Zid
By
Tania Tahir

کیوں آئے ہو تم یہاں ؟؟؟ منہاج نے دوبارہ سے اسکا بازو پکڑ لیا تھا۔۔۔
تمھیں لینے آیا ہوں چلو گھر چلتے ہیں۔۔۔ نہیں چلنا مجھے تمھارے ساتھ۔۔۔
شدید نفرت کرتی ہوں میں تم سے۔

۔۔مت روئیں آپ کیوں رو رہے ہیں ؟؟؟ ارے کیسے ناں روؤں۔۔۔
میری بیوی مجھ سے ناراض ہو گئی ہے اور تم کہتی ہو کہ تم مت روؤ۔۔۔۔
منہاج اٹھ گیا اور غصے سے چیخا میں کیسے ناں روؤں۔۔وہ مجھ سے ناراض ہو
گئی ہے اور میرے ساتھ واپس بھی نہیں آرہی وہ نہیں جانتی کہ میں اس سے
کتنا پیار کرتا ہوں۔۔۔اس کے بغیر میں ادھورا ہوں

www.kitabibasti.com

ضد

از قلم بتانیہ طاہر

فردوس کو آج بہت دیر ہو گئی تھی آج دین نے بہت دیر کر دی تھی۔ آ نے میں باقی لڑکیوں کو پہنچاتے پہنچاتے اور زیادہ دیر ہو جاتی تھی۔ اور آخر میں وہی گھر پہنچتی تھی۔۔ اسکا تعلق ایک چھوٹے سے گاؤں سے تھا۔۔ وہاں اعلیٰ تعلیم کا فقدان تھا۔ میٹرک تک اس نے گاؤں میں ہی تعلیم حاصل کی تھی۔ اسکا والد ماسٹر عظیم احمد۔ اس گاؤں میں ٹیچر تھا۔ گاؤں میں ماسٹر عظیم احمد کی

www.kitabibasti.com

www.kitabibasti.com

بہت عزت تھی۔۔کیونکہ ماسٹر عظیم احمد انکے بچوں کو تعلیم کے زیور سے آراستہ کر رہا تھا۔ماسٹر عظیم احمد اپنے بچوں کو بھی اعلیٰ تعلیم دلوانا چاہتا تھا۔ اسکے دو ہی بچے تھے ایک بیٹا فہیم احمد تھا جو کہ بڑا تھا اور اب وہ پڑھ لکھ کر شہر میں سرکاری نوکری کر رہا تھا ایک لاڈلی بیٹی تھی جسکی کسی بھی خواہش اس نے کبھی رد نہیں کیا۔۔وہ تھی فردوس عظیم احمد۔۔ عظیم احمد بڑھاپے کے دور میں تھا۔۔ مگر پھر بھی علم کی شمع روشن کیئے ہوئے تھا تاکہ گاؤں والوں کے بچے پڑھ لکھ کر کچھ بن سکیں۔گاؤں کے سردار صلاح الدین خان سے بات کر کے اس سے چھوٹی سی زمین کی فرمائش کی تھی۔ سردار صلاح الدین بھی اس کی عزت کرتا تھا۔گاؤں میں ماسٹر عظیم احمد ہی زیادہ پڑھا لکھا تھا۔

چودھری صلاح الدین خان نے عظیم احمد کو ایک زمین دے دی۔جہاں پر سردار صلاح الدین خان کے حکم پر ایک چھوٹا سا اسکول بھی تعمیر کر لیا گیا۔

www.kitabibasti.com

www.kitabibasti.com

جہاں پر گاؤں والوں کے بچے مفت تعلیم حاصل کر رہے تھے۔۔فردوس کو پڑھنے کا بہت شوق تھا۔دس جماعتیں پڑھنے کے بعد فردوس نے شہر کے کالج میں داخلہ لینے کی فرمائش کر دی۔ماسٹر عظیم بھی اپنی بیٹی کو پڑھانا چاہتا تھا۔مگر بات سردار صلاح الدین خان اور گاؤں کے روایت کی تھی۔آج تک شہر کی کوئی لڑکی شہر پڑھنے کے لئے نہیں گی تھی۔فردوس کی ضد کے آگے ماسٹر عظیم نے ہتھیار ڈال دیے۔اور سردار صلاح الدین خان سے بالآخر بات کر لی۔پہلے پہل تو سردار بہت غصہ ہوا۔مگر وہ جانتا تھا کہ ماسٹر عظیم احمد سے گاؤں کے لوگ کتنی عقیدت اور کتنی محبت کرتے تھے ۔۔۔اگر وہ اجازت نہ بھی دیتا تو ماسٹر عظیم اپنی بیٹی کو ضرور پڑھاتا۔اسی لئے اس نے اجازت دے دی تاکہ ماسٹر عظیم اس کا احسان مند رہے۔وہ نہیں چاہتا تھا کہ ماسٹر عظیم اس کے حکم کے خلاف کبھی کوئی کام کرے۔اگر ماسٹر

www.kitabibasti.com

عظیم اس کے فیصلے کے خلاف بغاوت کرتا تو سردار صلاح الدین خان جانتا تھا کہ گاؤں کے لوگ بھی اس کے خلاف بغاوت پر اتر آتے اور ماسٹر عظیم احمد کا ساتھ دیتے۔ یہی وجہ ہے کہ سردار صلاح الدین خان نے گاؤں والوں کے بچوں کے لیے زمین بھی دی اور اسکول بھی تعمیر کروا کر دیا تاکہ گاؤں والے بھی اس کے احسان مند رہیں۔ ورنہ اسے کیا پڑی تھی اپنی زمین گاؤں والوں کے بچوں کے لیے دینے کے لئے۔ خیر یوں فردوس کو شہر میں پڑھنے کی اجازت مل گئی۔ فردوس کی خوشی کا کوئی ٹھکانہ نہ تھا۔ اب مسئلہ شہر جانے کا تھا۔ شہر اس گاؤں سے کافی دور تھا۔ وہ پیدل کیسے جاسکتی تھی۔ بلا آخر یہ مسئلہ بھی حل ہو گیا۔ گاؤں کا فائق علی ایک وین چلاتا تھا۔ وہ صبح سویرے ہی گاؤں سے نکل جاتا اور کی طلبہ اور ٹیچرز کو اٹھاتا اور انھیں کالج پہنچاتا۔ یہ اس کے روز کا معمول تھا۔ فردوس نے باپ سے بات کی تو ماسٹر عظیم احمد نے فائق علی

www.kitabibasti.com

سے بات کی۔فائق علی منشی رفیق کا بیٹا تھا۔ منشی رفیق کی سفارش پر سردار

صلاح الدین خان نے اسکے بیٹے کو وین لے کر دی تھی۔۔اب فائق علی وین

چلاتا تھا۔۔وہ کالج کی لڑکیوں،اور ٹیچرز کو اٹھاتا تھا۔۔ماسٹر عظیم احمد کا کہا وہ

کیسے ٹال سکتا تھا۔اس نے حامی بھر لی مگر دین میں جگہ ناں تھی صرف ایک

ہی جگہ بچی تھی وہ تھی فائق علی کے ڈرائیونگ سیٹ کے برابر والی۔۔

فردوس کو ہر حال میں شہر کے کالج میں پڑھنا تھا۔۔اور یہ واحد راستہ تھا کالج

جانے کا۔۔تو سو فردوس مان

گئی۔۔فائق علی اسے اپنی چھوٹی بہن سمجھتا تھا اور فردوس بھی فائق علی کی

بہت عزت کرتی تھی۔۔فائق علی کو

فردوس بہنوں کی طرح عزیز تھی۔۔یوں فردوس کالج جانے لگی۔۔۔

آج فائق علی نے بہت دیر کر دی تھی۔۔اس سے پوچھا فائق بھائی آج آپ

www.kitabibasti.com

www.kitabibasti.com

نے بہت دیر کر دی کیوں ؟ہاں جی آج سردار صلاح الدین خان کا چھوٹا بیٹا معراج آیا تھا اسے ہی لینے گیا تھا۔۔اپنا جگری یار ہے وہ۔۔ کئی سالوں بعد لاہور سے تعلیم مکمل کر کے گاؤں آیا ہے۔۔

اوہ تو اس وجہ سے آپ نے آج دیر کر دی ؟ہاں جی معراج بابا تو بڑے صاحب بن کر آ گئے ہیں۔اس گاؤں میں آپ کے اوہ وہی ہیں جس نے زیادہ تعلیم حاصل کی ہے۔۔اور گاؤں سے باہر جا کر پڑھائی کی ہے۔۔فردوس مسکرادی۔۔گاؤں آ چکا تھا فردوس دین سے اتری نقاب لگایا اور کھیتوں سے ہوتی ہوئی سردار صلاح الدین خان کی حویلی کے پاس سے گزری اس نے دیکھا۔حویلی کے باہر بہت لوگوں کا رش تھا۔۔فردوس گھر میں داخل ہوئی۔۔ صحن میں ہی اسکی اماں نیک بخت چارپائی پر بیٹھی سلائی کر رہی تھی۔۔

www.kitabibasti.com

www.kitabibasti.com

السلام علیکم اماں۔۔۔

وعلیکم اسلام آگئی پتر۔۔۔جی اماں فردوس نقاب اتارتے ہوئے چارپائی پر بیٹھتے بولی اماں یہ ابا کہاں ہے ؟۔۔وہ کھڑے ہیں سامنے بناؤ سنگھار کر رہے ہیں۔۔فردوس نے گردن موڑ کر دیکھا۔تو اسکا والد سفید کپڑوں میں ملبوس دیوار پر لگے بڑے سے آئینے کے سامنے کھڑا بالوں کو کنگا کر رہا تھا۔۔۔

فردوس مسکرائی بابا یہ بناؤ سنگھار کیسا؟کہاں جارہے ہیں آپ ؟

ارے پتر سردار صلاح الدین خان کا بیٹا اتنے سالوں بعد تعلیم مکمل کر کے آیا ہے تو اسے مبارک باد دینے حویلی جارہا

ہوں۔۔

ہاں میں نے بھی دیکھا تھا لوگوں کا بہت ہجوم تھا میں نے سمجھا کہ خدانخواستہ

www.kitabibasti.com

www.kitabibasti.com

کوئی مر گیا ہے۔۔۔نیک بخت جلدی سے

بولی۔

ہیں کری

نی خیر منگ۔۔۔اچھا یہ بتا آج اتنی دیر کیوں کر دی؟

اماں دیر نہیں کی بلکہ دیر کروائی گئی ہے۔۔

کس نے دیر کروائی؟۔۔۔

سردار کے بیٹے نے۔۔۔

سردار جی کے بیٹے نے ہر سلیماں حیران ہو گئی

فردوس ہنس پڑی۔۔اماں میرا مطلب ہے کہ آج فائق بھائی سردار صلاح

الدین خان کے بیٹے کو کو لینے گئے

www.kitabibasti.com

تھے۔۔اسی وجہ سے دیر ہو گئی۔۔۔

اچھا اچھا۔۔ مجھے تو کچھ اور ہی سمجھ گئی تھی۔۔فردوس مسکرائی۔۔

اسکے والد نے کہا فردوس پتر میں زرا حویلی جا رہا ہوں توں اندر سے کنڈی لگا لے۔۔۔جی ابا۔۔فردوس اٹھی اور باپ کے جانے کے بعد اندر سے کنڈی لگالی۔۔۔

اماں کھانا تیار ہے۔؟ہاں پتر کچن میں رکھا ہے۔ گرم کر کے کھا لے۔۔جی اماں فردوس کتابیں اٹھا کر کمرے میں چلی گئی۔۔۔

بیٹے کے آنے سے سردار صلاح الدین خان خوشی سے پھولے نہیں سما رہا تھا۔ گاؤں کے تمام لوگ سردار صلاح الدین خان کو مبارکباد دینے آ رہے تھے۔۔

www.kitabibasti.com

حویلی کی پوری بیٹھک بھر چکی تھی حویلی کے باہر بھی لوگوں کا تانتا بندھا ہوا تھا۔ سردار صلاح الدین خان انکی خاطر مدارت کر رہا تھا۔۔۔ادھر زنان خانے میں سردارنی یعنی سردار صلاح الدین خان کی بیوی بھی گاؤں کی عورتوں سے مبارکباد وصول کر رہی تھی۔ حویلی میں خادماؤں کی فوج جمع تھی۔ ساری خادمائیں ہی کاموں میں مصروف تھیں۔۔ صبح سے رات گئے تک یہ سلسلہ جاری تھا۔۔۔ماسٹر عظیم احمد جونہی بیٹھک میں داخل ہوا۔ سردار صلاح الدین خان تعظیما اٹھ کھڑا ہوا۔ آیئے آیئے ماسٹر صاحب آئے بیٹھیے۔۔۔ سردار صلاح الدین خان نے ماسٹر عظیم احمد سے مصافحہ کیا۔۔ معراج پتر منہاج اور معراج بھی اٹھ گئے اور ماسٹر عظیم احمد سے مصافحہ یہ ماسٹر عظیم احمد ہیں۔۔ صلاح الدین خان نے اسے بٹھایا اور حال احوال پوچھنے لگے۔

www.kitabibasti.com

www.kitabibasti.com

سردار صلاح الدین خان نے پورے گاؤں میں اعلان کر دیا کہ آج کوئی بھی اپنے گھر میں کھانا ناں پکائے آج حویلی سے سب کے گھروں میں کھانا جائے گا۔۔۔ سردار صلاح الدین خان نے تیرہ بکرے ذبح کروائے اور میں دیگیں پکوانے کا حکم دیا۔ سردار صلاح الدین خان پورے گاؤں میں مٹھائی بانٹی۔۔۔۔

فردوس اپنے کام سے فارغ ہو کر باہر چار پائی پر آکر ماں کیساتھ بیٹھ گئی۔ اسکی ماں چارپائی پر بیٹھ کر کڑھائی کر رہی تھی۔۔ فردوس نے ایک نظر کچن میں ڈالی اماں یہ آج گھر کا چولہا کیوں ٹھنڈا ہے؟ کیا آج کھانا بنانے کا ارادہ نہیں ہے؟

www.kitabibasti.com

www.kitabibasti.com

www.kitabibasti.com

ہاں پتر۔۔

وہ کیوں بھلا۔۔۔وہ آج سردار صلاح جی نے کہا ہے کہ پورے گاؤں والوں کو وہ کھانا دینگے۔۔

کیوں خیریت؟کوئی مر گیا ہے؟

اللہ ناں کرے پتر۔۔۔

تو پھر یہ کھانا کس خوشی میں؟

سردار جی کا بیٹا آیا ہے ہے ناں اس خوشی میں۔۔اف ہو اماں خوشیاں تو ایسے منائی جا رہی ہیں کہ جیسے انکا بیٹا ماؤنٹ ایورسٹ سر کرنے آیا ہو بڑے لوگوں کے بڑے چونچلے۔وہ بڑبڑائی۔بقتنا ھی پڑھ لکھ جائیں وہی کنویں کے مینڈک ہی رہیں گے۔۔۔۔

www.kitabibasti.com

www.kitabibasti.com

ارے فری خاموش کر جا کہیں کوئی سن نا لے۔۔

اپ لوگ سردار صلاح الدین خان سے اتنا ڈرتے کیوں ہیں۔۔ وہ ہمارا خدا تو نہیں ہے۔۔ یا پھر ہم انکے گھر سے کھانا کھاتے ہیں کہ وہ ہمارا کھانا بند کر دیں گے۔۔۔

نی چپ کر جا چپ کر جا۔۔ پاگل بے وقوف لڑکی۔ تو ابھی نا سمجھ ہے ہم جو کر رہے ہیں ناں اسی میں ہماری بھلائی

ہے۔۔۔۔

کیا خاک بھلائی ہے اماں۔۔ پورے گاؤں کے معصوم اور سادہ لوگ اس سردار کے غلام بنے ہوئے ہیں۔ لڑکیوں کو پڑھنے کی اجازت نہیں ہے۔ گاؤں کے سردار کے ڈر سے اپنے بچوں کو سکول نہیں پڑھاتے۔۔ کیونکہ

www.kitabibasti.com

www.kitabibasti.com

سردار صلاح الدین خان نہیں چاہتے کہ گاؤں والوں کے بچے پڑھ لکھ کر کچھ بن جائیں۔۔انھیں خوف ہے کہ پھر انکی غلامی کرنے والا کوئی نہیں ہو گا۔۔ گاؤں کے لوگ اپنے بچوں کو سردار سے پوچھ کر ہی سکول میں داخل کرواتے ہیں۔کیا ہم پر تعلیم حاصل کرنا فرض نہیں ہے۔۔اپنے بیٹے کو تو لاہور بھجوادیا یہ کیسا انصاف ہے اماں۔۔دیکھنا اماں میں پڑھ لکھ کر وکیل بنوں گی اور ان سب کو انصاف دلاؤں گی۔انھیں اس غلامی سے نجات دلاؤں گی۔۔جو سالہا سال کئی نسلوں سے ان وڈیروں کی غلامی کرتے آرہے ہیں۔۔ہوتے کون ہیں یہ لوگ دوسروں کو اپنا غلام بنانے والے۔۔ہم سے ہمارا حق چھیننے والے۔۔۔نیک بخت غصے سے بولی تیرے منہ سے بغاوت کی بو آرہی ہے۔فی تیرا دماغ سٹھیا گیا ہے۔پاگل ہو گئی ہے تو۔۔۔اگر اسی طرح تیری زبان چلتی رہی ناں تو کہیں سردار جی تجھے ہی ناں نکلوادیں۔۔مت بھول کہ

www.kitabibasti.com

www.kitabibasti.com

آج تو اگر شہر جا کر تعلیم حاصل کر رہی ہے تو یہ سب سردار جی کا احسان ہے۔۔۔۔

احسان۔۔ کونسا احسان اماں۔۔۔ کوئی احسان نہیں کیا سردار جی نے۔۔ میں آج اگر پڑھ رہی ہوں تو اپنے بابا کی وجہ سے انکی سپورٹ کی وجہ سے۔۔ انکی ہمت اور محنت کی وجہ سے۔۔ سردار صاحب ہوتے کون ہیں مجھے کالج سے نکالنے والے۔۔ اماں اب دنیا بدل گئی ہے۔ اب کنویں سے زرا سر باہر نکال کر دیکھیں۔ وہ وقت گیا جب انکے باپ

دادا کا حکم چلتا تھا۔۔ اب وقت بدل گیا ہے۔ میری ایک آواز سردار صلاح الدین خان کو جیل بھیج سکتی ہے۔۔۔ اسکی ماں نے منہ پر ہاتھ رکھ لیا۔۔ ہائے اللہ ہم تجھے اسلئے تعلیم دلا رہے ہیں کہ تو سردار جی کیخلاف ایسا کرے۔۔ تو

www.kitabibasti.com

www.kitabibasti.com

بہت باغی ہوتی جا رہی ہے فری۔۔یہ تعلیم تیرا دماغ خراب کر رہی ہے۔۔۔۔

خدا کے لئے اماں تعلیم کو بیچ میں ناں گھسیٹیں۔۔اگر آپ پڑھی لکھی ہوتیں تو پتہ چلتا کہ تعلیم کیا ہے۔۔۔

نی تو مجھے انپڑھ اور گوار کہہ رہی ہے...نیک بخت کی بات سن کر فردوس مسکرا دی۔۔ تبھی ماسٹر عظیم احمد بھی گھر آگیا۔۔لو تیرا باپ آگیا اب اسکے سامنے یوں زبان ناں چلاویں۔۔۔فردوس اٹھ کر باپ کیلیئے پانی لے آئی۔۔۔ماسٹر عظیم چارپائی پر بیٹھ گیا۔۔فردوس نے اسے پانی کا گلاس پکڑایا۔۔۔۔

مل آئے سردار جی کے بیٹے سے۔۔۔ہاں نیک بخت مل آیا۔ماشاءاللہ بڑا پیارا

www.kitabibasti.com

www.kitabibasti.com

بچہ ہے۔میں تو حیران ہی ہو گیا تھا۔۔ماشاءاللہ اناوڈاکٹرابن گیا ہے۔۔وہ دونوں باتیں کرنے لگے اور فردوس انکے پاس بیٹھ کرانکی باتیں سننے لگی۔

www.kitabibasti.com

نیک بخت آج میں بہت خوش ہوں میر اشا گرد معراج باباڈاکٹر کی ڈگری لے کر آیا ہے۔میرے تو خوشی سے آنسو نکل پڑے بار بار اسے دیکھ رہا تھا۔میری خواہش ہے کہ گاؤں کے باقی بچے بھی معراج بابا کی طرح ڈاکٹر،انجینئر،یا پھر وکیل بنیں۔۔وہ بھی اپنے قدموں پر کھڑے ہو جائیں۔۔ناکہ اپنے ماں باپ کی طرح سردار جی کی حویلی کے ملازم۔۔۔۔نیک بخت۔ولی اے لے بیٹی تو بیٹی باپ تو بیٹی سے بھی دو ہاتھ آگے نکل گیا۔۔فردوس مسکرائی۔۔ماسٹر عظیم نے کیاارے تجھے کیا ہوا؟!ابھی تیری لاڈلی بھی یہی کچھ بکواس کر رہی تھی سردار جی کے

www.kitabibasti.com

خلاف۔۔۔فردوس باپ سے لگ کر بیٹھ گئی اور باپ کے گلے میں باہیں ڈال کر محبت سے بولی باباماں کو سمجھانا فضول ہے یہ نہیں سمجھے والی۔۔اپ بس اپنا کام کریں۔میں وعدہ کرتی ہوں کہ میں بھی اس نیک کام میں آپکا ساتھ دونگی۔۔گاؤں کے بچوں کا مستقبل روشن بناؤں گی۔۔ہم ملکر اس گاؤں کی حالت بدلیں

گے۔۔

عظیم احمد محبت سے بیٹی کے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے بولا انشاءاللہ۔۔۔

نیک بخت نے اپنے کانوں کو پکڑ کر کہا توبہ توبہ۔کیازمانہ آگیا ہے۔

نیک بخت دوبارہ اپنے کام میں مشغول ہوگئی۔۔دونوں باپ بیٹی ایک دوسرے کو دیکھ کر مسکرادیے۔۔

www.kitabibasti.com

www.kitabibasti.com

رات گئے تک مبارک باد کا سلسلہ جاری رہا تھا۔۔دنوں بیٹوں کے ساتھ

سردار صلاح الدین خان حویلی میں داخل ہوا سردارنی یعنی سردار کی اہلیہ بھی

ابھی جاگ رہی تھی دونوں بیٹوں نے محبت سے ماں کو سلام کیا۔اس نے

دونوں

بیٹوں کی پیشانی چومی اور دعا دی۔۔

جیتے رہو پتر جیتے رہو۔۔۔سردار صلاح الدین خان مسکرا کر اہلیہ سے بولا

آپ ہو گئیں فارغ؟؟

فارغ کہاں ہوئی ہوں زبردستی فارغ کروایا ہے۔۔سردار صلاح الدین خان

مسکرا کر بولے وہ کیسے؟؟

www.kitabibasti.com

www.kitabibasti.com

صبح سے گاؤں کی عورتیں مبارکباد دینے آرہی تھیں۔ابھی بھی اتنی رش تھی کہ کیا بتاؤں؟ پتہ نہیں کیسے کیسے میلے گندے سندے کپڑوں کیساتھ آرہی تھیں میرا تو دم گھٹ رہا تھا۔۔ صبح سے ایک جگہ بیٹھی مبارکباد وصول کررہی تھی۔۔میری تو کمر درد سے ٹوٹ رہی ہے۔۔یہ عورتیں اتنی ڈھیٹ ہیں کہ جب آتی ہیں تو اٹھنے کا نام نہیں لیتیں۔۔بڑی مشکل سے خیری سے کہا کہ انھیں نکالے۔۔پتہ نہیں کیسی کیسی عورتیں منہ اٹھا کر چلی آرہی تھیں۔۔ صبح سے کچھ کھایا بھی نہیں۔کم بخت سامنے بیٹھیں منہ کو تاک رہی تھیں۔۔

سردار صلاح الدین خان نے بیوی کی بات پر قہقہہ لگایا منہاج اور معراج بھی مسکرا دیئے۔۔اچھا بیگم جی اب آیئے کافی رات ہو گئی ہے چلیں۔چل کر سوئیں۔۔ہاں مجھے بھی آرام کی سخت ضرورت ہے۔سردار صلاح الدین

www.kitabibasti.com

www.kitabibasti.com

خان نے اپنے بیٹوں سے کہا تم بھی کر آرام کرو۔۔جی بابا دونوں بیٹے آپ سے کمروں کی طرف بڑھ گئے۔سردار صلاح الدین خان بھی اپنی بیوی کے ساتھ اپنے کمرے

میں چلا گیا۔

دوسرے روز بھی لوگوں کا رش تھا۔۔۔سب مبارک باد دینے آرہے تھے رش زرا کم ہوئی تو سردار صلاح الدین

خان زنان خانے آیا اور اپنی اہلیہ سے کہا

امیراں بیگم آج رات چودھری ربنواز اپنی بیوی اور بچوں کیساتھ آرہا ہے زرا کھانا وانا دیکھ لینا۔۔۔

ٹھیک ہے سردار جی۔۔۔سردار صلاح الدین خان دوبارہ سے بیٹھک چلا

www.kitabibasti.com

www.kitabibasti.com

گیا۔۔امیراں بیگم مسہری پر لیٹی کچھ سوچ رہی تھی۔۔دو ملازمائیں اسکے

پاؤں دبا رہی تھیں۔۔ تبھی منہاج اور معراج

بیٹھک جانے لگے تو امیراں بیگم نے انھیں بلایا سنو۔۔۔۔

جی اماں جی دونوں نے ایک ساتھ کہا۔۔اور ماں کے پاس آئے۔

آج چودھری ربنواز اپنی بیوی اور بچوں کیساتھ حویلی آرہا ہے۔۔۔

وہ کیوں ؟؟منہاج نے سوال کیا۔۔

امیراں نے کہا مبارکباد دینے آرہے ہیں۔اور ساتھ میں بانو بھی آرہی

ہے۔۔۔۔

بانو کون ؟؟؟؟؟۔۔۔۔۔دونوں نے ایک ساتھ کہا۔۔۔۔تو سردارنی نے

کہا بانو چودھری ربنواز کی اکلوتی بیٹی وہی

www.kitabibasti.com

www.kitabibasti.com

جو بچپن میں تم لوگوں کیساتھ کھیلتی تھی۔۔

اچھا اچھا وہی بانو۔۔۔ منہاج کو یاد آگئی تھی۔۔۔

امیراں نے کہا منہاج پیتر تو زرا بانو کو اچھی طرح سے دیکھنا۔۔۔

وہ جی؟؟؟ کیوں ماں

وہ پتر میں نے اور تیرے ابا نے فیصلہ کیا ہے کہ اب تجھے اپنا گھر بسا لینا چاہیئے۔۔ بانو کے علاوہ اور کوئی لڑکی ہماری حیثیت کی نہیں ہے۔۔۔ پھر تیرے ابا کی بھی یہی خواہش ہے کہ یہ دوستی اب رشتہ داری میں بدل جائے۔۔ تیری

شادی کی عمر ہو چکی ہے اب۔۔ میں چاہتی ہوں کہ میں تیرے بچوں کو اپنے ہاتھوں میں اٹھاؤں انھیں پیار

www.kitabibasti.com

کروں۔۔۔اماں جی میں فی الحال شادی نہیں کرنا چاہتا آپ ڈاکٹر صاحب کی شادی کر دیں بانو سے۔۔۔۔معراج چونک کر

بڑے بھائی منہاج کو دیکھنے لگا۔۔

کیا میری شادی وہ بھی ان پڑھ بانو سے؟ معراج اچھل پڑا تھا۔

نہیں نہیں اماں میرا فی الحال شادی کرنے کا کوئی ارادہ نہیں ہے۔ ابھی میں نے بہت کچھ کرنا ہے۔۔اے لے۔۔ فونوں بھائی شادی نہیں کرنا چاہتے تو کیا تیرے باپ کی شادی کراؤں۔۔۔ماں کی اس بات پر دونوں بھائی زیر لب مسکرائے

معراج نے جان چھڑاتے ہوئے کہا۔اماں جی میں گھوڑوں کے اصطبل جارہا ہوں۔ میں نے گھڑ سواری کرنی ہے۔۔بعد میں بات ہو گی۔۔ معراج وہاں

سے چلا گیا۔۔تو منہاج خان نے اپنے لئے خطرہ محسوس کیا۔تو جلدی سے بولا

اماں جی میں شائد اپنی گھڑی کمرے میں بھول آیا ہوں۔۔وہ لیکر آؤں۔۔

ہاں جا۔۔۔ منہاج جلدی سے وہاں سے غائب ہو گیا۔۔۔امیراں بیگم گہری

سوچ میں غرق تھی اور سردار صلاح الدین خان کھڑا اسے آواز میں دے رہا

تھا۔ تبھی منہاج بھی

اپنی کلائی پر گھڑی باندھتا ہوا ادھر چلا آیا۔۔۔

ارے سردارنی جی کہاں کھو گئیں ہیں میں کب سے آپکا آوازیں لگا رہا

ہوں۔۔۔ سردار صلاح الدین خان کے

جھنجھوڑنے پر امیراں بیگم ہڑبڑا گئی۔۔

ارے کہاں کھو گئیں آپ۔۔۔ نہیں کچھ بھی نہیں آپ کیئے۔۔۔ کیا کام

www.kitabibasti.com

تھا۔۔

میں یہ پوچھنے آیا تھا کہ کھانے کا تو کہہ دیاناں؟

ہاں ہاں کہہ دیا ہے خیری سے کہہ دیا ہے۔۔وہ دیکھ لے گی۔۔۔امیر اں کا موڈ آف دیکھ کر سردار نے کہا طبعیت ٹھیک ہے تمھاری؟

ہاں طبیعیت ٹھیک ہے میں سوچ رہی ہوں کہ پورا گاؤں آگیا ہمیں مبارک باد دینے مگر نیک بخت اور اسکی منہ زور بیٹی ناں آئیں۔۔نیک بخت خود کو سمجھتی کیا ہے۔بیٹا شہر میں نوکر کیا لگ گیا خود کو پتہ نہیں کیا سمجھنے لگ گئی ہے۔مجھے مبارک باد دینے نا آئی بیٹی شہر میں پڑھ رہی ہے اسی لئے وہ مغرور ماں بیٹی مجھے مبارک باد دینے نہیں آئیں۔۔پورے گاؤں کے لوگ آئے مگر ان ماں بیٹی کی اتنی لمبی ناک ہو گئی ہے۔میری حویلی تک نہیں آئیں۔ سردار جی آپ ماسٹر صاحب کو بلائیں حویلی۔۔میں ذرا اس نیک بخت کی اکڑ تو نکالوں ہم سے

www.kitabibasti.com

www.kitabibasti.com

برابری کرنے لگی ہے۔۔

چودھری ربنواز جیسا آدمی آرہا ہے۔ مگر ایک یہ ماں بیٹی ہیں کہ ادھر آنے کی زحمت تک گوارہ نہیں کی۔ منہاج بے اختیار مسکرادجا۔۔

بیوی کو غصے سے سرخ دیکھ کر سردار صلاح الدین خان نے کہا سردارنی جی آپ غصہ ناں کریں میں ابھی ماسٹر کو تمھاری خدمت میں بھیجتا ہوں۔۔

اسے کہنا کہ وہ نیک بخت اور بیٹی کو لے آئے۔۔۔ پھر کرلینا دل کھول انکی بے عزتی۔۔۔۔ ٹھیک ہے آپ بھیجیں

ماسٹر صاحب کو فوراً۔۔۔ہاں۔۔ سردار صلاح الدین خان چلا گیا۔۔۔

www.kitabibasti.com

www.kitabibasti.com

منہاج نے کہا اچھا اماں جی میں بھی چلتا ہوں۔۔

ہاں تو جانا یہاں کھڑا ہو کر میرا دیدار کیا کر رہا ہے۔۔۔ منہاج مسکراتا ہوا وہاں سے چلا گیا۔۔۔ معراج اصطبل میں کھڑا گھوڑوں کو دیکھ رہا تھا یہاں اعلیٰ قسم کے گھوڑے بندھے تھے جس سے سردار صلاح الدین خان کے بیٹے اپنا شوق یعنی گھڑ سواری کرتے تھے۔۔ معراج نے ایک کالے گھوڑے کی پیٹھ پر ہاتھ پھیرتے ہوئے

فائق علی سے بولا یہ اچھا رہے گا۔۔ تبھی منہاج بھی وہاں آگیا۔

منہاج کو دیکھ کر بولا بھائی یہ گھوڑا کیسا رہے گا۔۔ ریس کیلئے؟؟ ہوں بہت زبردست رہے گا۔۔ معراج مسکرایا۔۔

بھائی تو پھر ہو جائے ریس؟؟

www.kitabibasti.com

www.kitabibasti.com

نہیں یار میں بہت مصروف ہوں تم فائق کیساتھ گھڑ سوار ک

تم سوری کرو

مگر بھائی میں نے آپکو گھوڑا دوڑاتے دیکھنا ہے۔۔اچھا بھئی ٹھیک ہے ڈاکٹر صاحب۔ مگر صرف تھوڑی دیر۔۔۔ منہاج معراج کی ضد کے آگے ہتھیار ڈالتے ہوئے بولا۔۔۔جی مجھے منظور ہے۔۔دو نفس بھائیوں نے اعلیٰ نسل کے گھوڑوں کا انتخاب کیا اور گھڑ دوڑ کیلیے قریبی میدان کا رخ کیا تھا۔۔ معراج گھڑ دوڑ سے خوب محفوظ ہو رہا تھا۔۔۔فائق بھی انکے ہمراہ تھا۔۔ منہاج نے معراج کو ہرا دیا تھا وہ فخر کیساتھ بولا ڈاکٹر صاحب تم کسی بھی چیز میں میرا مقابلہ نہیں کر سکتے جب بھی مقابلہ کرو گے ہار جاؤ گے۔ کیونکہ منہاج صلاح الدین خان سے جیتنا ممکن نہیں ہے۔۔دونوں بھائی ہنسے تھے۔۔ منہاج کو خود پر بڑا غرور تھا جو چیز اسے پسند آجاتی تو وہ اسے ہر

www.kitabibasti.com

صورت میں خرید لیتا۔۔وہ بہت مغرور اور ضدی تھا۔۔ضد اسکی رگوں میں خون کی طرح دوڑتی تھی۔۔۔سردار صلاح الدین خان نے ماسٹر صاحب کو بلوایا اور پوری بات بتادی۔۔میری گھر والی بہت خفا ہے اسلئے کہہ رہا ہوں کہ اپنے بچوں کو حویلی بھیج دو ورنہ آپ جانتے ہو کہ سردارنی صاحبہ کے غصے سے تم اچھی طرح سے واقف ہو۔۔۔پورا گاؤں مبارک باد دینے آیا مگر وہ نہیں آئیں۔۔۔یہاں سب ہر ایک کی خوشی اور غمی میں شریک ہوتے ہیں۔۔اب یہ کیا بات ہوئی ہم اس گاؤں کے سردار ہیں ہماری بھی کوئی عزت ہے لوگ کیا کہیں گے اگر اس طرح رہا تو پھر باقی لوگ بھی اسی طرح کریں گے۔۔مگر یہاں بات میرے بیٹے کی خوشی کی بھی تھی۔۔اب جاؤ اور سردارنی صاحبہ کا غصہ ٹھنڈا کرو۔۔۔جی سردار جی میں سمجھ گیا۔۔ماسٹر عظیم احمد بے بسی کیساتھ زنان خانے داخل ہوا اور امیراں بیگم کے سامنے پیش

ہوا۔۔جو منہ بنائے مسہری پر لیٹی تھی۔۔السلام علیکم ملکانی جی۔۔۔امیران بیگم اٹھ گئی۔۔۔نی ماسٹر صاحب تیری یوی اور بیٹی کی اتنی بینک ہو گئی ہے۔ نیک بخت خو کو کیا مجھے گل ہے۔ین شہر میں نوکر کی لگا بیٹی شہر میں کیا پڑھنے لگی۔ کہ خود کوناں جانے کیا سمجھ لیا۔۔۔ایسی بات نہیں ہے ملکانی جی۔وہ سر جھکائے کھڑا تھا کسی مجرم کی طرح۔۔۔۔ایسی ہی بات ہے ماسٹر صاحب۔ مجھے مت سمجھا۔آج تم اور تم لوگوں کی منہ زور بیٹی جس مقام پر ہو

صرف اور صرف ہماری وجہ سے۔۔۔۔جی ملکانی جی۔۔۔نی کھڑا منہ کیا تاک رہا ہے جا جا کر اپنی بیوی اور بیٹی سے کہہ کہ وہ جھکی ہوئی گردن کیساتھ ادھر آئیں اور میرے سامنے ناک رگڑ کر معافی مانگیں۔۔اور مجھے مبارک باد دیں۔۔شائد اوقات بھول گئی ہیں اپنی۔۔۔جی ملکانی جی۔۔ماسٹر عظیم احمد وہاں سے گھر آگیا۔۔دروازہ فردوس نے کھولا تھا۔۔۔کیا کہا سردار جی نے؟

www.kitabibasti.com

فردوس نے دروازے کو کنڈی لگاتے ہوئے بولی۔۔ مگر ماسٹر عظیم جھکے

ہوئے سر کیساتھ آگے بڑھ گئے۔۔اور آکر چارپائی پر بیٹھ گیا۔۔نیک بخت

نے کہا کیا کہا سردار جی نے ؟؟ شکایت لگائی ہے۔۔۔۔شکایت ؟ کس کی

شکایت ؟ نیک بخت نے کڑھائی والی چارپائی پر رکھی اور عظیم کی طرف متوجہ

ہو گئی۔۔۔فردوس بھی آکر بیٹھ گئی تھی۔۔۔فی بتاناں کیا شکایت لگائی ہے۔۔

ماسٹر عظیم نے پوری بات بتادی۔تو نیک

بخت نے اپنا سر پیٹ لیا۔۔۔نامیں ناں کہتی تھی کہ ہمیں جانا چاہیے۔مگر یہ

منہ زور لڑکی ناں مانی اب دیکھ لیاناں۔۔ملکانی جی کتنا غصہ ہو گئی ہیں۔۔ہاں تو

ہونے دیں غصہ میری بلا سے۔۔ڈرتے ہیں کیا ان سے ! ہر ایک کی اپنی

مرضی ہے مبارک باد دینے جائے یا ناں جائے۔۔۔۔چل منہ بند کر اپنا اور

میرے ساتھ چل حویلی۔۔۔کیوں ؟ کیا معافی مانگنے کا ارادہ ہے ؟؟ نی تو چل

www.kitabibasti.com

میرے ساتھ۔اگر تھوڑی سی اور دیر ہو گئی ناں تو بہت برا ہو گا۔۔نیک بخت اسکا ہاتھ پکڑ کر اسے گھسیٹتے ہوئے اپنے ساتھ لے جانے لگی تو فردوس نے اپنا ہاتھ چھڑا لیا۔۔۔اماں میں نے کہیں نہیں جانا۔۔دیکھ رہے ہیں فہیم کے اہال۔بابا دیکھیں ناں اماں مجھے زبردستی لے کر جا رہی ہیں۔۔ماسٹر عظیم نے انتہائی بے بسی سے کہا۔۔ہاں بیٹا تمھاری ماں ٹھیک کہہ رہی ہے چلی جاؤ وگرنہ ملکانی جی طوفان کھڑا کر دیگی کیا پتہ کہ کہیں تمھیں کالج سے ناں نکلوادے۔۔۔۔۔سب کچھ اس طوفان کی نذر ہو جائے گا۔۔پر

بابا۔۔اس سے پہلے

کہ فردوس کچھ بولتی ماسٹر عظیم احمد اٹھ کر کمرے میں چلا گیا۔۔فردقس نے کہا ایک تو سردار جی بھی ناں جورو کا غلام ہے۔۔۔فی زیادہ بک بک نال کر چل میرے ساتھ۔۔اماں چادر تو پہنے دیں۔۔۔۔فردوس اندر بڑھ گئی

اور لمبی کالی چادر جس پر خوبصورت کشیدہ کاری کی گئی تھی وہ باہر آ کر چادر سر پر اوڑھتے ہوئے بولی اماں کبھی کبھار آپکا رقیہ دیکھ کر مجھے لگتا کہ آپ میری سگی ماں نہیں ہیں بلکہ جس طرح آپ سردار جی اور انکی فیملی کی طرف داری کرتی ہیں ناں تو لگتا ہے کہ وہ آپ کے سگے ہیں۔۔۔زیادہ بکواس ناں کر۔۔ چل میرے ساتھ۔۔نیک بخت نے اسکا ہاتھ پکڑ لیا۔اماں میں آپ کو بتا رہی ہوں میں سردار کی بیوی سے معافی ہر گز نہیں مانگوں گی۔۔ہاں ہاں چل میرے ساتھ۔۔۔چند منٹ بعد وہ دونوں حویلی میں موجود تھیں۔۔۔کئی سالوں بعد فردوس اس حویلی میں داخل ہوئی تھی وہ بچپن میں کئی بار ماں کیسا تھ آئی تھی وہ آخری بار تب اس حویلی میں آئی تھی جب وہ سات سال کی تھی۔۔اب تو کئی سال بیت گئے تھے۔۔۔فردوس حویلی کو دیکھنے لگی بہت شاندار حویلی تھی۔۔خادماؤں کی فوج جمع تھی۔ہر کوئی کام میں مصروف

تھا۔۔۔انکی حالت دیکھ کر فردوس کو دکھ ہوا تھا۔ کہ سردار اور اسکی بیوی نے

گاؤں کے معصوم لوگوں کو اپنا غلام بنا رکھا تھا۔۔۔نیک بخت نے ادھر ادھر دیکھا تو اسے خیری مل گئی تھی۔۔ خیری ادھر آنا ذرا۔۔ خیری اس کے پاس آئی۔۔ ملکانی جی کہاں ہے۔۔؟ آؤ میرے ساتھ۔۔۔ خیری انھیں اپنے ساتھ لے گی کہ فردوس نے دیکھا سامنے ہی امیراں بیگم مسہری پر بڑے آرام سے لیٹی ہوئی تھی۔ دو عورتیں اسکے پاؤں دبا رہی تھیں دو اسکے بازو دبا رہی تھیں اور ایک ناریل کے تیل سے اس کے سر کی مالش کر رہی تھی۔۔اور خود امیراں بیگم سامنے پلیٹ میں رکھے خشک میوے کھا رہی تھی۔۔ فردوس کو عورتوں کی حالت پر دکھ

اور امیراں بیگم پر غصہ آیا تھا۔۔۔اب وہ تینوں امیراں بیگم کے سامنے کھڑی

www.kitabibasti.com

تھیں۔۔۔ خیری نے کہا ملکانی جی نیک بخت اور اسکی بیٹی آئی ہیں۔۔امیراں ان دونوں کو دیکھنے لگی۔۔ پھر غصے سے سر کی مالش کرنے والی ملازمہ کو ڈانٹنے لگی تاکہ وہ سمجھ جائیں کہ وہ سخت غصے میں ہے۔۔ارج کم بخت، کمی کام چور تیرے ہاتھوں میں دم نہیں ہے۔بس مفت کا کھاتی رہنا۔۔ کام صحیح سے ناں کرنا۔۔۔۔وہ عورت ڈر گئی۔۔۔ نیک بخت بھی ڈر گئی تھی۔۔ ملکانی جی ملکانی جی معافی چاہتی ہوں کہ کل میں ناں آسکی۔۔۔ناں ناں معافی کیوں مانگ رہی ہے خوامخواہ میں گناہ ہو جائے گا۔۔۔نیک بخت تیری اور تیری بیٹی کی ناک بڑی لمبی ہو گئی ہے۔۔مجھے یعنی امیراں بیگم کو ہی مبارک باد دینے نہیں آئیں۔۔بیٹا نوکر لگ گیا ہے اور بیٹی شہر میں پڑھ رہی ہے اسلئے شو کر رہی ہے۔۔ تم لوگ بھول رہے ہو کہ یہ سب ہماری وجہ سے ہوا ہے ہم چاہیں تو ابھی اور اسی وقت دونوں کو واپس گاؤں میں بٹھا لیں۔۔۔احسان ہیں ہمارے

www.kitabibasti.com

www.kitabibasti.com

تم لوگوں پر۔۔۔فردوس کھڑی بے زاری سے یہ سب سن رہی تھی۔۔نیک بخت نے امیراں بیگم کے آگے ہاتھ جوڑ لئے۔۔یہ دیکھ کر فردوس کو غصہ آگیا وہ دیکھ رہی تھی کہ اس کی ماں امیراں بیگم کے سامنے کتنی بے بس اور لاچار ہے۔۔اسے رونا آرہا تھا۔ملکانی جی معاف کر دو۔ہم سے غلطی ہو گئی۔ ہم احسان فراموش نہیں ہیں۔۔آئندہ ایسی غلطی نہیں ہو گی۔دیکھیں میری بیٹی بھی آئی ہے۔۔فردوس ماں کو دیکھنے لگی۔۔۔امیراں نے پہلی بار فردوس کو بڑے غور سے دیکھا۔بڑی بڑی کالی خوبصورت آنکھوں اور خوبصورت نین ونقوش والی فردوس کو دیکھ کر ایک لمحے کو امیراں بیگم بھی دیکھتی رہ گئی تھی۔کالی کشیدہ کاری والی چادر میں اسکا چہرہ دمک رہا تھا۔۔اوہ تو یہ تیری بیٹی ہے۔۔۔جی ملکانی جی۔۔۔فری ملکانی جی کے پاؤں چھو اور سلام کر۔۔۔۔

فردوس نے پہلے ماں کو دیکھا اور پھر

www.kitabibasti.com

www.kitabibasti.com

امیراں بیگم کو۔۔۔امیراں نے پاؤں دباتی دونوں عورتوں کو اشارہ کیا تو انھوں نے اپنے ہاتھ کھینچ لئے۔۔۔امیراں بیگم نے اپنے پاؤں فردوس کی جانب کیے۔۔امیراں بیگم کے ہونٹوں پر بڑی طنزیہ مسکراہٹ تھی جیسے وہ فردوس کو جھکانا چاہتی ہو۔۔نیک بخت نے فردوس کو ٹہوکا دیا نی چھوناں ملکانی جی کے پاؤں۔۔امیراں بیگم نے بھنوئیں کے اشارے سے اپنے پاؤں کی طرف اشارہ کیا۔۔مگر فردوس کا اگلا قدم دیکھ کر امیراں بیگم غصے سے لال پیلی ہوگئی۔۔فردوس نے آگے بڑھ کر اسے سلام کیا السلام علیکم خالہ۔۔۔نیک بخت گھبرا گئی۔۔۔فردوس مسکرائی۔۔سوری خالہ میں نے آج تک اپنے ماں باپ کے علاوہ کسی کے پاؤں نہیں چھوئے۔۔اسلئے معزرت خواہ ہوں۔۔۔امیراں بیگم کو تاؤ آگیا۔۔یہ خالہ کسے کہا؟؟آپ کو اور کس کو؟ ظاہر ہے آپکا ہی سلام کیا ہے۔۔۔۔امیراں بیگم غصے سے بولی۔

www.kitabibasti.com

www.kitabibasti.com

میں کسی کی خالہ نہیں ہوں۔۔۔ہاں تو ناں ہوں مگر میں نے تو احتراما کہا ہے

اب آپکو آپکے نام سے پکارتے کر یہ تو نہیں کہہ سکتی کہ امیر اں بیگم السلام

علیکم۔۔یہ تو سراسر گستاخی ہو گی آپکی شان میں۔اور ویسے بھی میرے

والدین نے میری ایسی پرورش نہیں کی ہے کہ میں بڑوں کو ان کے نام سے

پکاروں۔۔۔امیراں بیگم کے تیور بگڑ گئے تھے۔فردوس کی باتوں نے اسے

لاجواب کر دیا تھا۔۔وہاں موجو آہستہ سے کھسر پھسر کرنی لگیں۔۔اور کچھ

مسکرا بھی رہی تھیں۔۔وہ بھی فردوس کی دیدہ دلیری کی معترف ہو گئ

تھیں۔امیراں بیگم نے ان سب کو مسکراتے ہوئے دیکھا تو غصے سے بولی۔نی

تم سب لوگ کس خوشی میں دانت نکال رہے ہو۔۔چپ کر جاؤ۔۔۔سب

خاموش ہو گئیں۔۔امیراں بیگم نے نیک بخت سے کہا بیٹھ جاؤ۔۔تو نیک بخت

نیچے بیٹھی عورتوں کے ساتھ بیٹھ گئ۔فردوس کو اچھاناں لگا تھا۔۔امیراں

www.kitabibasti.com

www.kitabibasti.com

بیگم نے اسے یوں کھڑا دیکھ کر کہا نی یہاں کھڑے

کھڑے میرا منہ کیا تاک رہی ہے کیا مار کے بھاگے گی کیا؟ فردوس نے دل

میں کہا کاش! یہ ممکن ہوتا۔۔۔ نیک بخت فردوس سے بولی آ جا تو بھی بیٹھ جا

میرے ساتھ۔ نیک بخت فرش پر ہاتھ مارتے ہوئے بولی۔۔ تو فردوس

امیراں بیگم کو دیکھتے ہوئے بولی۔ میں ادھر ہی ٹھیک ہوں۔۔ امیراں بیگم

نے کہا بڑی ہی کوئی ڈھیٹ اور ضدی لڑکی ہے۔۔ کس پر گئی ہے یہ نیک بخت

؟؟ نیک بخت خاموش ہو گئی تو فردوس بولی اللہ ہی جانے خالہ کہ میں کس پر

گئی یا اللہ نے مجھے ایسا ہی کیوں بنایا۔ امیراں بیگم منہ بنا گئی۔۔ خیر ۔۔ نی سن

نیک بخت آج تو گھر نا جاویں آج چودھری ربنواز آرہا ہے اپنی بیوی اور بچوں

کے ساتھ۔ مبارکباد دینے۔۔ امیراں بیگم نے دانت پیس کر فردوس کو دیکھتے

ہوئے کہا۔۔ تو نے جا کر باورچی خانہ سنبھالنا ہے اور کھانا وغیرہ بنانا ہے۔۔۔

www.kitabibasti.com

جی ملکانی جی۔۔نیک بخت اٹھ گئی۔۔سن خیری سب کو کچن سے باہر نکال ان

کھانا نیک بخت بنائے گی۔۔۔سن کوئی گڑ بڑ نہیں ہونی چاہیے کھانے اچھے

ہونے چاہئیں۔بریانی سے لیکر سالن روٹی سلاد تک تونے اکیلے بنانا ہے۔۔

کیونکہ آج بانو آرہی ہے میری ہونے والی بڑی بہو۔۔۔امیراں فردوس کو

دیکھتے ہوئے بولی۔۔جو اپنی ماں کو دیکھ رہی تھی جو اس سردارنی کے سامنے

کتنی بے بس تھی۔۔۔ایک مبارکباد آکر ناں دینے کی سزا یہ تھی کہ اس نے

اسکی ماں کو نوکرانی ہی بنالیا۔۔۔فردوس بول پڑی۔۔مگر ہم نے جلدی گھر

جانا ہے۔۔امیراں نے کہاہاں توتو چلی جا۔۔مگر میں اماں کیساتھ ہی جاؤں

گی۔۔۔اس سے پہلے کہ امیراں کچھ کہتی نیک بخت بول پڑی تو بھی گھر جانے

کے بجائے میرے ساتھ آکر کچن سنبھال لے۔۔کام جلدی ہو جائے گا۔۔۔

آجا جلدی یہ کہہ کرنیک بخت وہاں سے چلی گئی امیراں بیگم کے ہونٹوں پر

www.kitabibasti.com

بڑی طنزیہ مسکراہٹ دوڑ گئی۔۔فردوس جانے کو پلٹی تو امیراں بیگم نے کہا

سنو لڑکی زرا میرے لئے ایک کپ کڑک چائے کا بنا کر لے آؤ۔۔چائے تو

بنانی آتی

ہو گی ناں یا پھر یہ بھی نہیں آتی۔۔جی آتی ہے اور بہت اچھے طریقے سے آتی

ہے۔۔میں ابھی بنا کر لے آتی ہوں۔۔یہ کہہ کر فردوس وہاں سے کچن کی

طرف بڑھ گئی۔۔امیراں مسکرا پڑی۔۔ڈھیٹ لڑکی میں تو سمجھی تھی کہ

نہیں مانے گی۔پر مان کیسے گئی۔۔۔فردوس غصے سے کچن میں جارہی تھی کہ

اچانک اس کا سامنا اپنے بچپن کی سہیلی نصیبہ سے ہو گیا۔ارے نصیبو تم ؟؟

ارے فری تو ادھر۔۔۔دونوں ایک دوسرے کے گلے لگ گئیں۔۔۔دونوں

بچپن کی سہیلیاں تھیں۔ایک ساتھ کھیل کود کر بڑی ہوئی تھیں۔۔۔مگر

پچھلے چار سالوں سے ایک ہی گاؤں میں ہونے کے باوجود کبھی ایک

www.kitabibasti.com

www.kitabibasti.com

دوسرے سے ناں مل سکی تھیں۔۔۔ کیسی ہے تو۔۔اور تو تو بہت بدل گئی ہے۔۔سنا ہے کہ تو شہر میں پڑھ رہی ہے۔۔۔ہاں بالکل تعلیم حاصل کررہی ہوں اور یہی میرا مقصد ہے تم بتاؤ کہاں کھو گئی تھی۔ کس کونے میں دبکے کر بیٹھ گئی تھی کہ ہمارے گھر ہی نہیں آئی۔۔بس اب حویلی میں آجانے کے بعد دل ہی نہیں لگتا کہ اس حویلی سے باہر قدم رکھوں۔۔فردوس اسکا بغور جائزہ لیتے ہوئے بولی نصیبو تم نے یہ حلیہ کیسا بنا رکھا ہے اپنا حلیہ دیکھا ہے تم نے۔۔۔ نصیبو خود کو تعریفی نگاہوں سے دیکھتے ہوئے بولی کیا میں اچھی نہیں لگ رہی ؟؟ بات اچھی لگنے کی نہیں ہے نصیبہ بات حلیے کی ہے۔دیکھو تو سہی کیسے تنگ اور چست کپڑے پہن رکھے ہیں اور یہ بناؤ سنگھار اور یہ لپ اسٹک۔۔۔؟؟ کہیں تمھاری شادی تو نہیں ہو گئی۔۔۔فردوس مسکرا کر بولی تو نصیبہ نے شرما کر دانتوں تلے دوپٹہ دبا لیا۔اور ہنس پڑی۔۔اوہو ہوا کا مطلب

www.kitabibasti.com

www.kitabibasti.com

ہے کہ میں نے ٹھیک کہا۔ویسے وہ ہے کون لڑکا اور

دوپٹہ کب ہوئی شادی۔۔بے وفائر کی مجھے اپنی شادی پر بلایا بھی نہیں۔۔۔

زرا بتاؤ تو سہی کون ہے وہ خوش نصیب جس سے تمھاری شادی ہو گئی ہے۔۔

نصیبہ شرما کر بولی شادی ہوئی نہیں ہے بلکہ ہونے والی ہے میں اس حویلی کی

بڑی بہو اور

مالکن بنے والی ہوں۔۔۔۔بہو؟مالکن ؟؟میں کچھ سمجھی نہیں۔۔۔۔فردوس

پریشانی سے بولی۔مطلب کیا ہے تمھارا؟؟تم کس سے شادی کر رہی ہو؟؟؟

چھوٹے سردار سے۔۔کون چھوٹے سردار؟؟سردار جی کا بڑا بیٹا منہاج صلاح

الدین خان۔۔۔کیا؟؟؟؟فردوس بے یقین ہوئی۔۔۔۔نصیبہ نے شرما کر سر

ہاں میں ہلایا۔۔۔تمھیں اس نے خود کہا ہے؟؟ہاں ہر روز مجھ سے ملتا ہے۔۔

مجھ سے باتیں کرتا ہے اور مجھے پسند بھی کرتا ہے۔۔اوہ میرے اللہ میرے

www.kitabibasti.com

پیارے اللہ۔فردوس نے اپنے سر کو ہاتھ مارا۔کتنی بے وقوف ہر تم۔۔تم بالکل پاگل لڑکی ہو۔کہاں تم اور کہاں وہ سردار کا بگڑا بیٹا۔۔۔بھول میں ہو تم۔یہ بڑے لوگ تم جیسی لڑکیوں کو استعمال کر کے ٹشو پیپر کی طرح پھینک دیتے ہیں۔یہی ان وڈیروں کا کام ہے۔جانتے تم آج چودھری ربنواز آرہا ہے اسکے ساتھ اسکی بیٹی بانو بھی آرہی ہے۔سردار صلاح الدین خان اور اسکی بیوی طے کر چکے ہیں کہ وہ بانو کو اپنی بڑی بہو بنائیں گے۔۔اور تم ہو کہ یہ خواب دیکھتی پھر رہی ہو۔۔خدارا نصیبو ہوش میں آؤ۔خود کو اس درندے، مکار، بے شرم، اور ہوس کے پجاری حیوان نما انسان کے حوالے ناں کرو۔۔ ورنہ بہت پچھتاؤ گی۔۔۔آئے ہائے فری ایسا تو ناں کہہ اس کے بارے میں وہ میرا ہونے والا شوہر ہے۔۔۔۔بے وقوف ہو تم نصیبہ وہ تم سے صرف ٹائم پاس کر رہا ہے۔اور کچھ نہیں دیکھنا ایک

www.kitabibasti.com

اور دن سر پکڑ کر روؤ گی تم۔۔۔اسکے ماں باپ اسکی بات بانو کے والدین کیسا تھ طے کرنے والے ہیں۔۔۔ہاں تو کریں مگر مجھے منہاج کہہ چکا ہے کہ وہ مجھ ہی سے شادی کرے گا۔۔اچھامیں جارہی ہوں میرے چھوٹے سردار آتے ہی مگر ہونگے۔۔یہ کہہ کر نصیبہ اپنی چوٹی لہراتی ہوئی وہاں سے چلی گئی۔۔اور پلٹ کر حیرت سے نصیبو کو جاتے دیکھنے لگی۔۔وہ کچن میں آئی تو اسکی ماں کھانا بنارہی تھی۔۔فردوس نے خفگی سے ایک نظر نا۔کو دیکھا جب نیک بخت نے

اسے دیکھا تو فردوس نے اپنی بڑی آنکھیں گھمائیں اور یہ ناراضی کا ایک اظہار تھا جو کہ نیک بخت سمجھ گئی تھی۔فردوس چائے بنانے لگی۔۔وہ نصیبہ کے خیالوں میں گم تھی کہ نیک بخت چینی۔۔ارے فری کہاں کھو گئی ہے چائے گر رہی ہے۔۔۔فردوز نے ہڑبڑا کر جلدی سے چولہا بند کیا اور کپ میں

www.kitabibasti.com

چائے ڈال کر کچن سے نکل گئی۔۔۔چائے لیکر وہ امیراں بیگم کے پاس آئی۔۔ چائے۔۔۔امیراں بیگم نے اسے ایک نظر دیکھا اور اسکے ہاتھ سے چائے کا کپ لے لیا۔فردوس جانے لگی تو امیراں بیگم نے کہا رک۔۔زرا چائے چکھ تو لوں کہ کیسی بنی ہے۔۔۔فردوس وہیں رک گئی پندرہ منٹ بعد امیراں بیگم نے چائے کا کپ اٹھایا اور چائے کی چسکی لیتے ہی اس نے تھو کر کے پھینک دی۔۔۔۔نی اتنی شکر۔۔۔شوگر بڑھانے کا ارادہ ہے کیا۔۔۔چائے بنانا بھی نہیں آتا ماں نے کچھ نہیں سکھایا کیا؟؟فردوس دل جلا دینے والی مسکراہٹ کے ساتھ بولی۔میں نے خود ہی زیادہ شکر ڈالی تھی تاکہ میٹھا پینے سے آپکی زبان بھی میٹھی بنے۔۔۔امیراں کو تاؤ آگیا۔۔ناں جانے کیوں وہ اس لڑکی کے سامنے کچھ بول نہیں سکتی تھی۔۔۔یہ لے چائے اور دوبارہ بنا کر لے آ۔۔ اس بار شکر کم ہونا چاہیے۔۔ مجبوراً فردوس کو کپ لینا پڑا۔چاہتی تو انکار کر

سکتی تھی اور اسے کھری کھری سنا سکتی تھی کہ وہ اسکی نوکر نہیں ہے مگر وہ جانتی تھی کہ اس کی ایک چھوٹی سی غلطی اسکے ماں باپ کا جینا محال کر سکتی تھی۔۔۔ صرف ماں باپ کی خاطر اسے یہ کڑوا گھونٹ پینا پڑ رہا تھا۔۔ وہ چائے کا کپ لئے غصے سے بڑبڑاتی ہوئی کچن میں جا رہی تھی کہ اچانک ہی دوسری طرف سے آتے منہاج صلاح الدین خان سے ٹکرا گئی اور فردوس کے ہاتھ سے چائے کا کپ چھوٹ گیا۔اور منہاج صلاح الدین خان کے سفید کاٹن کے سوٹ کو داغدار کر گیا۔۔۔فردوس نے منہ پر ہاتھ رکھ لیا۔۔۔ منہاج اپنے سفید کاٹن کے کپڑوں کو دیکھنے

لگا۔۔چھناک کی آواز سن کر امیراں بیگم وہیں سے چینی ارے کم بخت توڑ دیا ناں پیالہ۔۔۔ منہاج کو غصہ آگیا۔۔اس نے فردوس کو مارنے کیلیئے اپنا ہاتھ اٹھایا۔۔فردوس نے ڈر کر اپنی آنکھیں بند کیں اور کلائی چہرے کے آگے کی

www.kitabibasti.com

تھی۔۔ ہلکی سی چیخ منہ نکلی تھی۔۔ مگر اگلے ہی لمحے منہاج کا ہاتھ خود بخود رک گیا تھا۔۔ تھپڑ ناں پڑی تو اس نے کلائی چہرے سے ہٹائی اور آہستہ آہستہ سے اپنی آنکھیں کھولیں۔۔ اور خوفزدہ سی نگاہوں سے منہاج کو دیکھنے لگی۔ منہاج نے جب فردوس کو دیکھا تو بس دیکھتا ہی رہ گیا۔۔ فردوس نے اسے دیکھا اور وہاں سے بھاگتی ہوئی چلی گئی۔ منہاج پلٹ کر اسے دیکھنے لگا۔ آواز سن کر خیری بھی ادھر ہی آ گئی تھی۔ منہاج نے خیری سے کہا اسے صاف کرو۔ جی چھوٹے سردار۔ خیری کپ کی کرچیاں اٹھانے لگی۔ منہاج ماں کو سلام کیسے ہی بغیر اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔ فردوس حویلی کے ایک گوشے میں آ کر آنسو بہانے لگی۔ کہ آج تک کسی نے اس کی طرف انگلی سے بھی اشارہ نہیں کیا۔ مگر آج کسی نے اس پر ہاتھ اٹھانے کی کوشش کی تھی۔ وہ نہیں جانتی تھی کہ وہ کون تھا۔ مگر پھر بھی اس کے اٹھے ہوئے ہاتھ کو وہ اپنی

www.kitabibasti.com

www.kitabibasti.com

بے عزتی تصور کر رہی تھی۔امیراں چائے کے انتظار میں تھی جب چائے نہ آئی تو ایک ملازمہ سے کہا۔بھاگاں جاؤ دیکھ تو آؤ یہ لڑکی چائے بنا رہی ہے یا پھر ہڈیاں گلا رہی ہے۔جی ملکانی جی۔وہ اٹھی اور کچن میں آگئی۔مگر کچن میں فردوس نہ تھی۔تو کھانا بناتی نیک بخت سے پوچھا۔یہ فردوس کہاں ہے؟ملکانی نے چائے بنانے کا کہا تھا۔مگر وہ تو بنا کر کی تھی۔اس میں شکر زیادہ تھا دوسری چائے بنانے کا کہا تھا۔پتہ نہیں۔پھر ادھر تو نہیں آئی۔

www.kitabibasti.com

تھی۔اس کہا بھاگاں کچن سے نکلی تبھی فردوس اسے کھڑی ملی۔بھاگاں نے کہا۔ملکانی جی کہہ رہی ہیں کہ چائے بنا کر لے آؤ۔فردوس کچھ نہ بولی اور کچن میں چلی گئی۔بھاگاں نے کندھے اچکائے اور کہا۔بڑی بد تمیز لڑکی ہے جواب ہی نہ دیا۔

www.kitabibasti.com

www.kitabibasti.com

فردوس چائے بنانے لگی۔وہ گہری سوچ میں گم تھی۔غالباً منہاج کے ہاتھ اٹھانے پر وہ بے حد گم صم تھی۔ تبھی اس کی ماں نیک بخت نے کہا۔تجھے کیا ہوا ہے؟تیرا منہ کیوں لٹکا ہوا ہے؟فردوس نے نظریں گھمائیں اور ماں کو تکنے لگی جو روٹی پکا رہی تھی۔فردوس ماں کو دیکھتی رہی۔مگر کوئی جواب نہ دیا۔چائے اہلنے لگی تو چولہا بند کر کے وہ چاہنے کپ میں ڈالنے لگی۔ارے ہوا کیا ہے آخر۔تم اتنی چپ چپ کیوں ہو؟کیا ملکانی جی نے کچھ کہا ہے؟فردوس نے کوئی جواب نہ دیا۔اور خاموشی سے چائے کا کپ لے کر کچن سے نکل گئی۔وہ امیراں کے پاس آئی۔چائے۔۔امیراں نے اسے دیر۔اتنی دیر کیا کر رہی تھی؟چائے بن رہی تھی یا ہڈیاں گل رہی تھیں؟۔۔فردوس نے لاپرواہی سے کہا۔جو آپ کو مناسب لگے وہ سمجھ لیں۔۔امیراں منہ بنا گئی۔۔۔ اور اسکے ہاتھ سے چائے کا کپ لے لیا۔فردوس کھڑی رہی اسے معلوم تھا کہ

www.kitabibasti.com

اب چائے چکھ کر ہی اسے جانے کی اجازت ملے گی۔۔۔فردوس نے کہا آپ چائے پی کر بتائیں مجھے گھر جانا ہے دیر ہو رہی ہے۔۔امیراں نے ایک نظر اسے دیکھا اور چائے کا کپ اٹھالیا۔۔امیراں نے کہا اری اوہ بھاگاں۔۔جی ملکانی جی۔۔وہ ادب سے بولی۔۔۔منہاج بابا آگیا ہے ؟؟جی ملکانی جی وہ آ گئے ہیں۔۔۔اچھا۔۔اسے حیرت ہوئی۔۔پر آج مجھے سلام کر کے نہیں گیا۔۔۔ فردوس امیراں بیگم کو دیکھنے لگی۔۔ بالآخر بول پڑی آپ باتیں بعد میں کر لیجئے گا مجھے چائے پی کر بتائیں۔مجھے گھر جانا ہے کھانا بنانا ہے اور بابا بھی آتے ہو نگے۔۔۔امیراں بیگم نے اسے نخوت سے دیکھا اور چائے کا کپ ہونٹوں سے لگالیا پہلی ٹاسک لیتے ہی بولی ہاں اب بہتر ہے۔۔فردوانے لمبی سانس لی۔شکر میں نے تو سمجھی تھی کہ تین چار چکر لگانے کے بعد ہی۔آئے پسند آئے گی۔۔یہ کہہ کر فردوس چل دی۔۔امیراں کو کچھ سمجھ ناں آیا۔۔اس نے

www.kitabibasti.com

فردوس کو آواز دی سنو لڑکی۔۔۔فردوا نے پلٹ کر کہا آپ نے مجھے کہا ہے۔۔۔ناں ناں میں نے تجھے نہیں کہا ہے۔۔۔امیراں طنز بولی۔۔کیا تیرے علاوہ کوئی اور لڑکی ہے۔؟فردوس نے بھی ترکی بہ ترکی جواب دیتے ہوئے کہا میرا۔نام لڑکی نہیں بلکہ فردوس عظیم احمد ہے۔۔۔اپ نام لیکر پکاریں تو بہت بہتر ہوگا ورنہ میں یہ سمجھ کر چلی جاتی کہ شاید آپ نے کسی اور کو پکارا ہے۔۔امیراں نے کہا اب بس کر مجھے زیادہ سبق ناں پڑھا جا کر منہاج بابا سے کہہ کہ اماں سائیں کا حکم ہے کہ مجھ سے آ کر مل۔۔جی بہتر۔ فردوس جانے لگی پھر پلٹی۔۔مگر کمرہ کدھر ہے؟؟امیراں نے سر پر ہاتھ رکھ لیا۔اری بھاگاں جا جا کر اسے منہاج بابا کا کمرہ دکھا۔۔بھاگاں فردوس کیساتھ چل دی۔۔یہ رہا منہاج بابا کا کمرہ۔۔۔شکریہ بھاگاں۔۔۔بھاگاں مسکرائی اور وہاں سے چلی گئی۔۔۔فردوس کمرے کی طرف بڑھ گئی۔۔اس سے پہلے کہ

www.kitabibasti.com

وہ کمرے میں جاتی وہ کسی کی آواز پر چونکی۔۔یہ آواز نصیبو کی ہی تھی۔۔وہ دوراززے کی اوٹ ہو گئی۔۔دروازہ کھلا تھا۔۔مگر پردہ گرا ہوا تھا اس نے زرا سا پردہ سرکا کر دیکھا مگر سامنے کا منظر دیکھ کر وہ ٹھٹھکی۔۔یہ وہی تھا۔جس نے اس پر ہاتھ اٹھایا تھا۔مگر اگلا منظر دیکھ کر اسے جھٹکا لگا۔۔منہاج نصیبہ کی کمر پر ہاتھ رکھے اپنا چہرہ اسکے چہرے کے پاس کیے۔کچھ کہہ رہا تھا اور کا چہرہ شرم سے سرخ ہو رہا تھا۔۔فردوس کا حیرانگی سے منہ کھل گیا یااللہ یہ سب کیا ہو رہا ہے۔ایسا لگتا ہے کہ میں کوئی خواب دیکھ رہی ہوں یا پھر کسی فلم کا کوئی رومانٹک سین دیکھ رہی ہوں۔۔۔یہاں ایسا بھی ہوتا ہے۔۔مگر نصیبو!!اس سے مجھے ایسی توقع ناں تھی۔۔قہ منہاج کو غصے سے دیکھتے ہوئے بولی۔مجھ پر ت نے ہاتھ اٹھایا تھا ان قسم خدا کی۔تم نے میری بے عزتی کی تھی ناں اب میں اس بے عزتی کا بدلہ ضرور لونگی۔۔فردوس نے وعدہ کیا تھا۔کہ منہاج

کے یہ کالے کرتوت اسکے والدین کے سامنے ضرور لاؤں گی۔۔تاکہ انکے والدین کو بھی پتہ چلے کہ اسکا بیٹا کتنے پانی میں ہے۔

نیک بخت کھانا بنا کر چلی گئی تھی۔سب کھانے کی میز پر آ بیٹھے تھے۔۔معراج منہ میں نوالہ ڈالتے ہوئے کہا آج کھانے کا ذائقہ بہت الگ اور زبردست ہے۔۔منہاج نے بھی تائید کی تھی۔۔تو امیر اں نے کہا ہاں آج میں نے خاص طور پر نیک بخت کو بلایا تھا اسکے ہاتھوں میں کمال کا ذائقہ ہے اسلئے۔۔۔ چودھری ربنواز کو بھی کھانا بہت پسند آیا تھا۔۔کھانے کے بعد سب نے چائے پی اور اس دوران باتوں کا بھی سلسلہ جاری رہا۔معراج اٹھ گیا تو منہاج بھی اسکے پیچھے چلا آیا وہ شرارت سے بولا ہاں بھئی ڈاکٹر صاحب کیسی لگی بانو؟؟معراج نے حیرت سے کہا بانووووو؟؟ہاں بھئی۔بانو ڈاکٹر صاحب جسے خاص طور پر بلایا گیا ہے۔۔معراج مسکرایا۔۔ناں کریں بھائی۔۔بانو اور مجھ

میں زمین آسمان کا فرق ہے۔۔۔۔۔۔۔ مگر اماں جی کا خیال ہے کہ بانو اچھی لڑکی ہے۔۔۔۔۔ ہو گی اچھی لڑکی بھائی مگر میں نے اسے اس نظر سے دیکھا ہی نہیں۔۔۔۔ منہاج شرارت کرتے ہوئے بولا تو دیکھ لو ناں ڈاکٹر صاحب۔۔تاکہ چودھری صاحب ہاں کا پیغام لے کر ہی جائیں۔۔۔۔۔ نہیں بھائی فی الحال میں شادی کے جھنجھٹ میں نہیں پڑنا چاہتا میرے بہت سے خواب ہیں۔ جنھیں میں عملی جامہ پہنانا چاہتا ہوں۔اسکے بعد ہی گھر بسانے کا سوچوں گا۔۔ منہاج مسکرایا اور معراج کی طرف جھکتے ہوئے رازداری سے بولا ڈاکٹر صاحب کہیں شہر میں ہی کوئی کڑی تو نہیں پھنسالی۔۔۔ معراج منہاج کی بات پر بے اختیار مسکرا پڑا۔۔ نہیں بھائی ایسا کوئی معاملہ نہیں ہے۔ منہاج نے کہا ڈرو مت اگر ایسی کوئی۔اے ہے تو بلا جھجک کہہ دو تیرا دوست اور بڑا بھائی ہوں پوری پوری سپورٹ کرونگا۔اگر کوئی لڑکی کا چکر ہے تو کہہ

www.kitabibasti.com

دے میں بابا سے بات کرلوں گا۔اور تیری اس سے شادی کراؤں گا وعدہ ہے میرا۔۔۔ معراج مسکرایا ہے شکریہ بھائی جان مگر فی الحال ایسا کوئی چکر نہیں ہے۔اگر کوئی لڑکی پسند آئی تو میرا وعدہ ہے کہ سب سے پہلے آپ ہی کو بتاؤں گا۔۔۔ منہاج نے اسے گلے سے لگا کر اسکے پیٹھ تھپتھپائی۔۔ چلو جا کر سو جاؤ۔۔۔جی بھائی جان۔۔۔ معراج کمرے کی طرف بڑھ گیا۔۔ منہاج اپنے کمرے میں آیا تو اسکا دماغ فردوس میں جا اٹکا۔۔ کون تھی وہ لڑکی؟ میں تو اسے کبھی حویلی میں نہیں دیکھا۔۔آخر تھی کون؟؟ اسے دوبارہ پھر فردوس نظر ناں آئی مگر وہ بے چین ہو گیا تھا۔۔ صبح ناشتے کے بعد چودھری ربنواز اپنی فیملی کیساتھ واپس جانے کو تیار ہوا بانو کے رشتے پر بھی بات ہوئی تھی۔۔ سردار صلاح الدین خان نے کہا کہ وہ اپنے بیٹوں سے بات کر کے اسے آپ سے فیصلے سے آگاہ کرے گا۔۔۔ منہاج اور معراج بھی

www.kitabibasti.com

www.kitabibasti.com

اپنے والدین کے ساتھ انھیں الوداع کہنے آئے تھے۔۔ بانو گاڑی میں بیٹھ گئ مگر اسکی نگاہیں ادھر کھڑے ہوئے معراج پر ہی جمی ہوئی تھیں۔۔ جو کہ معراج نے بھی نوٹ کیا تھا۔۔۔ پھر چودھری ربنواز چلا گیا۔۔۔۔۔

فردوس کالج جا چکی تھی۔ معراج بور ہو رہا تھا تو فائق علی کے پاس آگیا۔۔ یار کہاں تھے تم؟؟ بس یار وین میں استانیوں اور بچیوں کو چھوڑنے گیا تھا۔۔۔ ارے واہ تم وین چلاتے ہو۔۔۔ معراج حیران ہونے کیساتھ ساتھ خوش بھی ہوا۔۔ زبردست یار آج کے بعد میں بھی دین چلاؤں گا۔۔۔ کیا مطلب؟؟ مطلب کہ تم مجھے وین چلانا سکھاؤ گے۔۔۔ مگر یار سردار جی ناراض ہو جائیں گے۔۔۔ ارے بابا کا بتائے گا کون؟؟؟ تم مجھے آج ہی دین چلانا سکھاؤ گے۔۔۔ مگر۔ اگر مگر کو چھوڑ اور آؤ میرے ساتھ۔۔۔ پتہ نہں

www.kitabibasti.com

www.kitabibasti.com

یار تم عجیب سر دار زادے ہو تمھاری تو خواہشات ہی الگ ہیں۔۔۔ہاں یار فائق میں روایتی سر دار زادہ نہیں بن سکتا۔میں ان سر دار زادوں سے مختلف بننا چاہتا ہوں۔ خیر اب تم مجھے دین چلانا سکھاؤ گے۔۔اور بس !!!!!!!!

مجبوراً معراج کی ضد کے آگے فائق کو ہتھیار

ڈالنے پڑے۔۔۔اور اسے وین چلانا سکھانے لگا۔۔۔خود معراج بھی بہت انجوائے کر رہا تھا۔۔وہ بغیر کسی وقفے کے وین چلانا سیکھ رہا تھا اور اب کافی حد تک وہ سیکھ بھی چکا تھا۔۔۔معراج نے خوش ہوتے ہوئے کہا زبردست یار۔۔۔اب میں بھی وین چلا سکتا ہوں۔۔فائق نے کہا یار تمھاری وجہ سے مجھے دیر ہو گئی ہے کالج کے باہر استانیاں اور بچیاں میرا انتظار کر رہی ہو نگی۔۔۔تم اترو مجھے انھیں اٹھانے جانا ہے۔۔۔یار میں بھی تمھارے ساتھ چلتا ہوں۔۔بلکہ میں ہی وین چلاتا ہوں۔۔۔ارے توبہ کر و اگر سر دار جی کو

www.kitabibasti.com

www.kitabibasti.com

پتہ لگ گیاناں کہ میں سردار زادے سے وین چلوا رہا ہوں تو میری پکی شامت آجائے گی۔۔۔ہاتھوں دین بھی نکل جائے گی۔۔۔یات کچھ نہیں ہوتا۔ایک بار دیکھ تو لو کہ میں وین کیسی چلاتا ہوں۔۔۔۔۔نہیں یار معاف کرو اور اب اتر جاؤ۔سکھے دیر ہو رہی ہے۔۔فائق یار پلیز۔۔۔۔یار تم سمجھ کیوں نہیں رہے۔۔لوگ کیا کہیں گے کہ سردار صلاح الدین خان کا بیٹا وین چلا رہا ہے۔۔استانیوں کا ڈرائیور بنا ہوا ہے۔۔معراج نے قہقہہ لگایا۔۔تم ڈرو مت میں سب مینج کرلونگا۔۔آؤ بیٹھو۔۔۔فائق خفگی سے بولا بہت ضدی ہو یار تم۔ اپنی ضد منوا کر ہی دم لیتے ہو۔۔۔معراج نے مسکراتے ہوئے ایک نظر فائق کو دیکھا اور دین اسٹارٹ کردی۔۔۔وین کالج پہنچ چکی تھی۔۔معراج اور فائق اتر گئے تھے۔۔وین استانیاں اور طالبات چڑھنے لگیں۔۔۔معراج دین سے ٹیک لگائے کھڑا تھا۔۔فردوس بھی کالی چادر سے نقاب لگائے الی سیٹ پر

www.kitabibasti.com

www.kitabibasti.com

بیٹھ گئی۔فائق نے اندر جھانک کر دیکھا۔او بھی وین بھر چکی ہے۔معراج نے

آواز سنی اور جھجٹ سے ڈرائیونگ سیٹ کا دروازہ کھول کر ڈرائیونگ سیٹ

سنبھال لی۔۔مگر اپنے ساتھ والی سیٹ پر کسی لڑکی کو براجمان دیکھ کر وہ حیران

ہوا۔۔یہی حال فردوس کا بھی تھا۔۔فائق کی جگہ کسی اور کو ڈرائیونگ سیٹ

پر دیکھ کر وہ بھی

پریشان ہو گئی تھی۔۔خوف سے اسکے چہرے کا رنگ زرد پڑ گیا تھا۔وہ سوچنے

لگی کہ ناں جانے یہ کون ہے۔۔۔معراج نے وین اسٹارٹ کی تو فردوس نے

گھبرا کر دروازہ کھولا اور اترنے لگی۔۔معراج حیران ہوا۔۔فائق بھی حیران

ہوا فردوس اتر گئی تھی۔۔فائق نے کہا کیا ہوا فردوس بہن؟؟فردوس نے کہا

یہ کون ہے؟اور آپ خود ڈرائیونگ کیوں نہیں کر رہے؟؟میں نے نہیں

بیٹھنا یہاں۔۔۔سب فردوس کو دیکھنے لگے جس نے الگ ہی شوشہ کھڑا کر

www.kitabibasti.com

www.kitabibasti.com

دیا تھا۔۔ کہ وہ اس لڑکے کے ساتھ نہیں بیٹھے گی۔۔۔ فردوس بہن یہ میرا
دوست ہے۔۔اپ پریشان ناں ہوں۔۔ نہیں فائق بھائی میں نہیں بیٹھوں گی
وین پر۔۔۔ تو پھر گھر کیسے جاؤ گی۔۔۔۔ پیدل چلی جاؤں گی۔۔۔۔رات ہو
جائے گی فردوس بہن۔۔۔ مگر بھائی میں اس انجان ادمی کیساتھ کیسے بیٹھ سکتی
ہوں۔۔۔ معراج کی پیشانی پر بل آ گئے۔۔۔وہ فردوس کی باتیں سن رہا
تھا۔۔۔ فائق کے سمجھانے پر مجبورا فردوس کو بیٹھنا پڑا۔۔۔ معراج نے فائق
سے کہا یار تم بھی آجاؤ۔۔ نہیں یار جگہ نہیں ہے۔۔ تم فکر ناں کرو میں کسی
بس کے ذریعے آجاؤں گا۔۔اوکے۔۔۔ معراج نے وین اسٹارٹ کر دی۔۔۔
فردوس نے اپنا نقاب سے ڈھکا چہرہ کھڑکی کیطرف کر لیا تھا۔۔۔۔آہستہ
آہستہ سب استانیاں اور طلبہ اتر گئیں اب صرف فردوس ہی بچی تھی۔۔
فردوس نے پلٹ کر دیکھا پوری وین خالی تھی۔۔۔آخری طلبہ بھی اتر گئی

www.kitabibasti.com

تھی۔۔اب وہ دونوں وین میں اکیلے تھے۔۔معراج نے وین آگے بڑھادی۔

وہ بے حد خوفزدہ ہوگئی تھی بار بار پیچھے کی جانب دیکھتی اور خوف سے انگلیاں

مروڑنے لگی۔۔ناں جانے یہ کون ہے۔؟کیسا ہے۔۔؟میں اس انجان لڑکے

پر کیسے بھروسہ کرسکتی ہوں؟اس نے کئی بار پڑھا اور سنا تھا کہ فلاں فلاں لڑکی

کو زیادتی کے بعد قتل کردیا گیا۔۔اب وہ خوف سے تھر تھر کانپنے لگی۔

معراج نے اسے

پسینہ صاف کرتے ہوئے دیکھا تو وہ کو بریک لگادی۔۔۔بریک لگتے ہی خوف

سے اسکی بڑی بڑی آنکھیں اور بڑی ہو گئیں وہ خوف سے معراج کو دیکھنے لگی

کہ ضرور مجھے اکیلا دیکھ کر اس لڑکے کی نیت میں فتور آگیا ہے۔۔۔تبھی

معراج نے کہا دیکھئے ڈریے مت جیسا آپ میرے بارے میں اندازے

لگا رہی ہیں میں ویسا لڑکا بالکل بھی نہیں ہوں۔ٹرسٹ می۔۔آپ اپنے دل

www.kitabibasti.com

سے یہ خوف نکال دیں پلیز ریلیکس ہو کر بیٹھیں آپ مجھے بھی کنفیوژ کر رہی ہیں۔۔ معراج نے دوبارہ سے دین اسٹارٹ کر دی اب کی بار فردوس ریلیکس ہو گئی تھی۔۔وہ سمجھ گئی کہ ایسی باتیں پڑھا لکھا انسان ہی کر سکتا ہے۔۔ مگر شائف وہ اسے غلط بج کر بیٹھی تھی۔۔ معراج بھی مسکرایا تھا۔۔۔ گاؤں آچکا تھا۔اس کے بعد معراج نے اس سے مزید کوئی بات ناں کی تھی۔۔۔وہ دین سے اتری اور گھر کیطرف روانہ ہو گئی۔۔۔اسکو جاتے دیکھ کر معراج مسکرا پڑا تھا ناں جانے کیوں اسے اس لڑکی میں دلچسپی پیدا ہو گئی تھی آج جو کچھ بھی ہوا تھا وہ اس کیلئے یادگار بن گیا تھا۔۔۔ کیا دنیا میں ایسی لڑکیاں بھی موجود ہیں۔۔ وہ مسکرایا تھا۔۔ پھر تھوڑی دیر بعد فائق بھی وہاں آگیا معراج دین سے ٹیک لگائے کھڑا تھا۔۔فائق نے کہا جناب آپکا مشن مکمل ہو گیا؟ معراج مسکرایا۔۔ جی بالکل ہو گیا مکمل۔۔۔۔کوئی پریشانی تو نہیں ہوئی ناں ؟؟ نہیں بالکل نہیں

www.kitabibasti.com

بس زرا اس لڑکی نے ڈرا دیا تھا۔۔۔فائق مسکرایا اچھا تم فردوس کی بات کر رہے ہو۔۔۔۔۔۔پتہ نہیں کیا نام ہے مجھے تو ڈر ہی لگ گیا تھا اس سے مجھ بے چارے کو اس بد نام ہی کرنے والی تھی۔۔۔فائق بنا۔۔۔یار وہ بہت عزت دار لڑکی ہے۔اسی لئے شرم و حیاء کو مد نظر رکھتے ہوئے اس نے تمھارے ساتھ بیٹھنے سے انکار کر دیا تھا۔۔۔میں چاہتا تو اسے بتا دیتا کہ تم سر دار زادے ہو مگر وہاں موجود استانیوں کیوجہ سے خاموش ہو گیا تھا۔۔۔۔۔۔ویسے یہ فردوسِ بریں ہے کون؟؟؟؟؟فائق

ہنسا تھا۔۔اسکا نام فردوس عظیم احمد ہے۔۔وہ ماسٹر عظیم احمد کی اکلوتی بیٹی ہے۔۔اور بہت اچھی لڑکی ہے وہ آگے پڑھنا چاہتی ہے اسے پڑھنے کا بہت شوق ہے۔۔گاؤں کی وہ واحد لڑکی ہے جو گاؤں سے باہر جا کر پڑھ رہی ہے بہت ہمت والی ہے۔۔آج تک گاؤں کی کوئی لڑکی یہ ہمت نہیں کر سکی اور

ہمت کی تو فردوس عظیم احمد نے۔۔۔۔وہ ماسٹر عظیم احمد کی طرح کچھ کرنا چاہتی ہے اس گاؤں کے لوگوں کیلیئے۔۔۔۔۔۔واؤ آئی ایم امپر لیس یار۔یہ تو بہت ہی منفرد لڑکی ہے۔۔میں نے آج تک ایسی لڑکی نہیں دیکھی واقعی اسکی بہادری کی داد دینی ہو گی۔۔ معراج فردوس سے بہت

متاثر ہوا تھا۔۔۔۔۔

اب تو یہ ہر روز کا معمول بن گیا تھا۔معراج ہر روز وین پر استانیوں اور بچیوں کو لینے اور چھوڑنے جاتا۔دراصل وہ صرف فردوس کی وجہ سے ڈرائیور بن گیا تھا۔۔مگر اس نے کبھی بھی فردوس کو خود سے مخاطب نہی کیا۔۔فردوس کے امتحانات ہونے والے تھے۔۔ جسکی وہ بھرپور تیاری کر رہی تھی۔وہ باپ کی امیدوں پر پورا اترنا چاہتی تھی۔۔وہ دل لگا کر امتحانات کی تیاری کر رہی تھی۔۔ادھر امیراں نیک بخت کو ہر روز نیک بخت کو حویلی بلاتی اور اس

سے کھانا بنواتی دراصل منہاج کو اسکے ہاتھ کا کھانا بہت پسند آگیا تھا اسلئے اس نے فرمائش کی تھی کہ انکے بعد نیک بخت ہی اس کی لئے کھانا بنائے۔۔۔۔

امیراں اب اس بہانے اور بھی اس سے کام کروانے لگی تھی۔۔ نیک بخت گھر پہنچتی تو تھکن

امیراں بیاسے چور ہوتی۔ فردوس چارپائی پر بیٹھی امتحانات کی تیاری کر رہی تھی کہ نیک بخت درد سے کراہتی ہوئی بولی۔۔ہائے

اللہ میری کمر درد سے ٹوٹ رہی ہے فری پتر زرا کمر تو دبا دینا۔۔۔ فردوس ماں کو دیکھنے لگی۔اس نے کتاب اور پین چارپائی پر جانی۔اور ماں کے پاس آئی۔ اور جا کر کریں ناں انکی توکری۔۔اب انھیں انکار کیوں نہیں کرتیں۔۔آپ انھیں انکار کیوں نہیں کرتیں۔ سارا دن وہ آپ سے نوکروں کی طرح کام کراتے ہیں۔۔۔ارے پتر ہم لوگوں کے پاس ان کا حکم ماننے کے علاوہ اور

www.kitabibasti.com

کوئی چارہ نہیں ہے۔۔ تم تو جانتی ہو کہ ہم غریب کر ہی کیا سکتے ہیں۔۔۔۔ منہاج بابا نہ بابا کو میرے ہاتھ کا کھانا پسند ہے اسی جاتی ہوں میں۔۔۔۔۔ ہو نہ اب سمجھی اسکی تو ایسی کی تیسی۔۔اپنی نصیبو سے کھانا بنوائے ناں۔۔۔۔!!!! ارے یہ نصیبو کہاں سے آگئی۔۔ نصیبو کا منہاج سے کیا تعلق ؟؟ فردوس نے اپنے دانتوں تلے زبان دبائی۔۔ پھر کہا اماں بس آپ آئندہ نہیں جائیں گی۔۔ کہہ دیں کہ آپ کو کمر میں شدید درد ہے۔۔۔پتر تم صرف کہہ سکتی ہو ہم غریب کچھ نہیں کر سکتے۔۔۔۔اماں ایک تو آپ لوگوں کی غریبی ہر وقت بیچ میں آجاتی ہے۔ہر وقت اس غریبی کا رونا دھونا لگا رہتا ہے۔۔اسی لئے تو وہ سردار زادے مست ہو گئے ہیں۔۔وہ ہمیں کمتر سمجھتے ہیں۔۔۔۔فردوس نے دل میں کہا بس ایک بار میرے امتحانات ہوائیں میں وعدہ کرتی ہوں منہاج صلاح الدین خان تم سے اپنا بدلہ ضرور لو نگی۔ بہت

www.kitabibasti.com

www.kitabibasti.com

بڑا قرض ہے تمھارا مجھ پر وہ ضرور اتاروں گی۔۔۔ایسا سبق سکھاؤں گی کہ تمھاری سات نسلیں یاد رکھیں گی۔۔۔۔ تبھی دروازے پر دستک ہوئی۔۔ دروازہ کھولنے پر خیری اندر داخل ہوئی۔۔نیک بخت سے بولی ملکانی بی کا حکم ہے کہ جلادی سے حویلی پہنچو۔۔۔نیک بجنت کے بجائے فردوس نے کہا جا کر اپنی ملکانی جی سے کہہ دو کہ اماں کی طبعیت ٹھیک نہیں ہے۔۔۔۔نیک بخت نے خیری کو روک لیا۔۔رکو خیری چلتی ہوں تمھارے ساتھ۔۔۔مگر اماں آپکا کمر کا درد ہے۔۔۔ نہیں میں ٹھیک ہوں۔۔۔۔نیک بخت نے چادر نے اوڑھی اور خیری کیساتھ روانہ ہوئی۔۔فردوس بس بس وہیں کھڑی رہ گئی۔۔۔حویلی پہنچ کر نیک بخت سیدھی کچن میں چلی گئی۔۔۔اور خیری امیراں بیگم کے پاس آگئی۔۔۔ہاں خیری بول کہاں ہے نیک بخت؟؟؟وہ جی باورچی خانے میں ہے۔۔۔امیراں بیگم کیساتھ منہاج اور معراج بھی بیٹھے

www.kitabibasti.com

www.kitabibasti.com

تھے۔۔ خیتی نے کہا وہ ملکانی جی وہ فردوس ہے ناں ماسٹر عظیم احمد کی بیٹی ۔۔۔۔ہاں کیا ہوا اسے ؟؟ ہوا تو کچھ نہیں ہر ملکانی جی وہ نیک بخت سے کہہ رہی تھی کہ وہ حویلی ناں جائے۔ اسکی کمر میں درد ہے۔۔۔۔امیر اں سے کہا یہ لڑکی بہت ہی منہ پھٹ ہے پتہ نہیں کس پر گئی ہے۔۔ میرا تو بالکل بھی کہنا نہیں مانتی بہت ضدی اور منہ زور ہے۔ سوال کا جواب سوال ہی میں دیتی ہے۔۔۔۔ معراج کے ہونٹوں پر مسکراہٹ دوڑ گئی۔۔۔

ماں کیساتھ آئی تھی پہلی بار مگر تم لوگوں کو پتہ ہے اس نے میرے پاؤں چھونے سے انکار کر دیا کہ وہ ماں باپ کے علاوہ کسی کے پاؤں نہیں چھوتی۔ کم بخت کو چا۔نے بنے کا کہا تو شکر زیادہ الکر آئی دوبارہ بھیجا تو پیالہ ہی توڑ دیا۔۔۔ منہاج سمجھ گیا کہ اس دن والی لڑکی ہی ماسٹر عظیم احمد کی اکلوتی بیٹی فردوس تھی وہ یہ جان کر

www.kitabibasti.com

مسکرایا۔۔۔امیراں تمام باتیں ان دونوں کے گوش گزار کر رہی تھی۔۔

میرے سے تو وہ بالکل بھی نہیں ڈرتی۔۔۔۔ منہاج نے کہا اسکی اتنی ہمت کہ

وہ میری اماں کو جواب دے جاؤ میرا حکم ہے اس لڑکی کو فوراً سے حویلی

کے کر آؤ۔۔ میں اسے اچھی طرح سے دیکھتا ہوں اسکی اتنی جرآت۔۔۔

دروازے پر دستک ہوئی فردوس نے دروازہ کھولا تو سامنے خیری کھڑی

تھی۔۔۔ہاں اب کیا مسئلہ ہے؟اماں تو ٹھیک ہے ناں؟؟ہاں وہ ٹھیک ہے

مالکانی جی کا حکم ہے کہ تم جلدی سے حویلی آجاؤ۔۔۔فردوس کو غصہ آگیا جا کر

اپنی مکانی جی سے کہہ دیں کہ میرے پاس فضول ٹائم نہیں ہے میرے پیپر

ہونے والے ہیں اسکی تیاری کر رہی ہوں۔۔ خیر وہ وہاں سے واپس آگئی دونوں

بھائیوں کو فردوس کے آنے کا بے چینی سے انتظار تھا۔ تبھی خیری کو اکیلے

دیکھ کر وہ دونوں مایوس ہو گئے۔۔امیراں نے کہا کیا کہا اس لڑکی نے۔۔؟؟

www.kitabibasti.com

ملکانی جی اس نے کہا ہے کہ اسکے پاس فضول ٹائم نہیں ہے اسکے پرچے ہونے والے ہیں وہ پڑھ رہی ہے۔وہ نہیں آئے گی۔۔دیکھا!!!دیکھاناں اس منہ پھٹ اور بد تمیز لڑکی کو۔مجھے تو پہلے ہی دن سے شک ہو گیا تھا کہ وہ اچھی لڑکی نہیں ہے۔۔اج تک کسی نے میرا حکم نہیں۔ٹالا

مگر اس منہ زور اور ضدی لڑکی کے تو پاؤں زمیں پر نہیں سکتے۔۔۔منہاج اپنے چہرے پر ہاتھ پھیرتے ہوئے بولا۔۔اس لڑکی کو اسکی اوقات یاد دلانے پڑے گی۔۔۔معراج اپنے بھائی کو تکنے لگا اسے اسکی یہ بات پسند نہیں آئی تھی۔۔۔۔فردوس نے جب دیکھا کہ اسکی ماں دو بجے کے بعد بھی گھر نہیں آئی تو وہ پریشان ہو گئی تھی۔وہ سمجھ

گئی کہ ضرور امیراں بیگم اسکی ماں سے کام کررہی ہو گی۔۔وہ چادر اوڑھ کے حویلی روانہ ہو گئی۔۔وہ حویلی میں

www.kitabibasti.com

داخل ہوئی تو سامنے ہی اسکی نظر بڑے سے کھلے صحن پر پڑی جہاں پر گندم کا ڈھیر لگا ہوا تھا۔اور اسکی ماں باقی ملازماؤں کیساتھ گندم صاف کر رہی تھی۔۔

ااے بے حد دکھ ہوا تھا۔۔سامنے ہی مسہری پر امیراں بیگم لیٹی ہوئی بادام بھی کھا رہی تھی اور انکے کام کی نگرانی بھی کر رہی تھی۔۔فردوس کو دیکھ کر اس نے بھاگاں سے کہا۔۔اسے میرے پاس بلا لے۔۔۔بھاگاں فردوس کے پاس آئی۔۔ملکانی جی بلا رہی ہے۔۔فردوس امیراں کے پاس آئی اور اسے سلام کیا جسکا جواب امیراں بیگم نے ناں چاہتے ہوئے بھی دیا۔۔۔آپ نے بلایا۔۔۔ہاں!!!جی کیسے!!!!!میں نے تجھے بلایا تھا۔۔مگر تو ناں آئی۔۔ یہ کہا کہ تیرے امتحانات ہو رہے ہیں۔۔۔جی میں نے کہا تھا اور سچ کہا تھا۔ رہی یہاں آنے کی

بات تو میں آپ اپنی اماں کو لینے آئی ہوں۔۔انکی کمر میں درد ہے اور ویسے

www.kitabibasti.com

بھی میں کسی کے حکموں کی پابند نہیں ہوں۔۔یہ کہہ کر وہ آگے بڑھ گئی۔۔۔

پیچھے سے آتے منہاج نے اس کی باتیں سن لی تھیں۔۔۔۔وہ بھی حیران ہوا

تھا۔۔وہ ماں کے پاس آکر بیٹھ گیا۔۔۔فردوس ماں کے پاس گھٹنوں کے بل

بیٹھ گئی۔۔۔۔اماں گھر چلیں۔۔۔بس پتر تھوڑا سا رہ گیا ہے۔۔۔منہاج غور

سے فردوس کو دیکھتے ہوئے بولا۔۔اماں یہ کالی چادر والی لڑکی کون ہے ؟؟

لے صبح میں نے کس کے بارے میں اتنی بکواس کی تھی۔۔یہی تو وہ ضدی اور

منہ پھٹ لڑکی ہے ابھی ابھی مجھے جواب دے

کر چلی گئی ہے۔۔ہو نہ تو یہ ہے ماسٹر عظیم احمد کی بیٹی۔۔منہاج فردوس کو

گھورتے ہوئے دل میں کہا جتنی اکڑ دکھانی ہے دکھالو۔۔میرے سامنے سب

کی اکڑ نکل جاتی ہے۔وہ مسکرایا۔جب گندم صاف ہو چکی تو فردوس نے ماں کو

سہارا دے کر اٹھایا چلیں اماں۔۔۔۔پتر کچن میں میری چادر رکھی ہے وہ جا کر

www.kitabibasti.com

www.kitabibasti.com

لے آ پھر چلتے ہیں۔۔۔۔جی اماں فردوس کچن کی طرف بڑھ گئی۔۔کچن میں

آ کر اس نے ماں کی چادر اٹھائی وہ جو نہی پلٹی۔منہاج سے ٹکرا گئی جو

ناں جانے کب سے پیچھے آ کر کھڑا ہو گیا تھا۔۔وہ گھبرا گئی۔۔۔اس نے اپنی

نگاہیں نیچی کیں اور چادر لیکر جانے لگی تو منہاج نے کہا میرے لئے چائے

بناؤ۔۔فردوس نے کہا میں نوکرانی نہیں ہوں۔۔۔۔مجھے گھر جانا ہے دیر ہو

رہی ہے۔۔فردوز نے ایک قدم بڑھایا تو منہاج نے اسکے بازو سے مضبوطی

سے پکڑ کر اسے اپنی طرف کھینچا۔۔وہ سخت

غصے میں آ گیا تھا۔۔۔فردوس ڈر گئی تھی۔۔وہ اسکی بڑی بڑی آنکھوں میں

آنکھیں ڈالے غصے اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔چھوڑیں میرا ہاتھ۔۔چھوڑیں۔۔مگر

اسکی گرفت سخت تھی۔۔۔فردوس کو درد ہو رہا تھا۔۔۔وہ غصے سے دانت

پیستے ہوئے بولا۔۔میں جو کہوں وہ بغیر سوال جواب کے کر دیا کرو مجھے انکار

www.kitabibasti.com

www.kitabibasti.com

سے سخت نفرت ہے۔۔مجھے یہ بالکل بھی پسند نہیں کہ کوئی مجھے انکار کرے۔۔فردوس ڈر گئی تھی۔۔اس نے اپنا بازو چھڑایا۔۔۔منہاج اسکے قریب آنے لگا تو وہ خوفزدہ ہو گئی۔اور پیچھے کیطرف قدم بڑھانے لگی۔۔۔ قدم اٹھاتے اٹھاتے وہ دیوار سے جا لگی تھی۔۔منہاج اسکے قریب آگیا۔۔اور دیوار پر دونوں ہاتھ رکھ کر اسکا راستہ روک گیا۔۔پھر اسے چہرے کے قریب اپنا چہرہ کرتے اسے کے چہرے کو غور سے دیکھتے ہوئے بولا آج تک کسی لڑکی کو اتنی ہمت نہیں ہوئی کہ وہ منہاج صلاح الدین خان کو انکار کرے۔۔آج انکار کرنے کی غلطی کی ہے آئندہ مت کرنا۔۔ورنہ نقصان کی زمہ دار تم خود ہو گی۔۔وہ اسکا گال تھپتھپاتے ہوئے بولا جاؤ میرے لئے چائے بناؤ۔۔۔

فردوس ڈر گئی تھی اسکا چہرہ پسینے سے شرابور تھا۔منہاج مسکراتے ہوا کچن سے نکل گیا تو فردوس نے سانس لی اور چہرے پر آیا سینہ صاف کرنے

www.kitabibasti.com

www.kitabibasti.com

لگی۔۔۔۔پھر

وہ چائے بنانے لگی۔۔چائے بنا کر وہ منہاج کے کمرے کیطرف بڑھ گئی کہ

راستے میں اسے بھاگاں مل گئی اس نے بھاگاں سے کہا کہ وہ منہاج کو چائے

دے آئے تو وہ مان گئی۔۔اور چائے کا کپ لیکر منہاج کے کمرے کیطرف

بڑھ

گئی۔۔۔فردوس دروازے پر ہی رک گئی تھی۔۔منہاج کرسی پر ٹیک لگائے

فردوس کا منتظر تھا کہ بھاگاں کمرے میں داخل ہوئی۔۔چھوٹے سائیں چائے

!!!اس نے نظر اٹھا کر بھاگاں کو دیکھا وہ جو فردوس کے آنے کا منتظر تھا

بھاگاں کو دیکھ کر اسکے غصے کا پیرا گراف بڑھ گیا۔۔اور غصے سے چیخا۔۔۔تم

کیوں لے آئی ہو میں نے اسے کہا تھا ناں جاؤ دفع ہو جاؤ یہاں سے اور اسے کہو

کہ وہ خود لے آئے۔۔۔بھاگاں ڈر گئی تھی فوراً سے کمرے سے نکل گئی

www.kitabibasti.com

www.kitabibasti.com

تھی۔۔فردوس جو جانے کیلئے پلٹ رہی تھی منہاج کی دھاڑ سن کر ڈر گئی

تھی۔۔بھاگاں نے کہا چھوٹے سردار جی بہت غصے میں ہیں یہ لو

خود ہی لے جاؤ۔۔فردوس نے اس سے کپ لے لیا۔۔اور کانپتی ہوئی ٹانگوں

سے اسکے کمرے میں داخل ہوئی۔۔منہاج آنکھیں موندے کرسی پر ٹیک

لگائے بیٹھا تھا۔۔آہٹ سن کر اس نے یکدم اپنی آنکھیں کھول دیں۔۔اسکی

نظر سرخ قالین میں دو سفید پیروں پر جا پڑی۔۔اس نے

پاؤں سے لیکر سر تک فردوس کو دیکھا۔۔اور مسکرا کر اٹھ کھڑا ہوا۔۔۔

فردوس نے کانپتی آواز میں کہا۔۔چچ چائے۔۔۔۔منہاج قدم بڑھاتا اسکے

پاس آیا اس نے کرتے ہاتھوں سے منہاج کی طرف کپ برھایا۔۔منہاج

غور

سے اسکے چہرے کو دیکھتے ہوئے مسکرا کر بولا بالکل اسی طرح میرا کہنا مانتی رہا

www.kitabibasti.com

www.kitabibasti.com

کرو میں جو کہوں وہ میرا حکم مانو۔مجھے ناں سے سخت چڑ ہے میرا حکم ماننے میں ہی تمھاری بھلائی ہے فائدے میں رہو گی۔۔بہت اچھی لڑکی ہوتی اور بہت خوبصورت بھی۔اس نے چائے کا کپ لینے کیئے ہاتھ بڑھایا مگر کپ کے بجائے فردوس کا ہاتھ پکڑنا۔۔۔فردوس

کپ پکڑنا چاہا تو نے چائے کا کپ چھوڑ دیا اور کپ چھوٹ کر نیچے جا گرا۔۔۔ جلنے کے ڈر سے منہاج جلدی سے پیچھے ہٹا۔۔فردوس

کمرے سے بھاگ نکلی۔۔وہ پیچھے سے پیچا تھا۔۔۔یہ کیا کر دیا تم نے ؟؟؟رکو بھاگتی کہاں ہو تم۔۔۔۔مگر وہ جا چکی تھی۔۔ماں کو چادر تھمائی اور حویلی سے نکل گئی

اس رات فردوس بہت پریشان رہی تھی۔۔اس نے دل میں عہد کیا کہ اب کبھی وہ حویلی نہیں جائے گی۔۔ معمول کیطرح آج بھی معراج دین چلا رہا

www.kitabibasti.com

www.kitabibasti.com

تھا۔۔فردوس کا پیپر بہت اچھا گیا تھا وہ بہت خوش تھی۔سب سب اتر چکے

صرف فردوس اور معراج ہی رہ گئے تو معراج نے پوچھ لیا آج آپکا پیپر کیسا

رہا۔۔یہ سن کر وہ ٹھٹھکی۔۔پھر بولی اچھا تھا الحمدللہ۔۔معراج مسکرا کر گویا

ہوا میں آپ سے بہت متاثر ہوا ہوں۔میں نے آپکے بارے میں بہت کچھ سن

رکھا ہے مجھے بہت خوشی ہوئی کہ کوئی لڑکی تو ہمارے گاؤں سے تعلیم کے

لئے باہر نکلی۔۔کسی نے تو آواز اٹھائی اپنے حق کے لیے۔معراج نے فائق

والی بات بتادی تو فردوس حیرت سے اسے دیکھنے لگی۔اور سوچ رہی تھی کہ یہ

میرے

بارے میں اتنا کچھ کیسے جانتا ہے۔معراج نے کہا میں یہ بھی جانتا ہوں کہ

آپ ماسٹر عظیم احمد کی اکلوتی بیٹی ہیں۔۔فردوس نے کہا آپ نے بابا سے تعلیم

حاصل کی ہے۔۔ہاں بالکل آج میں جو بھی ہوں وہ ماسٹر عظیم احمد کی وجہ سے

www.kitabibasti.com

ہوں۔۔۔وہ حیران ہوئی تھی مگر اسے کچھ سمجھ نہیں آیا تھا۔۔۔معراج نے

ہی اسکی مشکل حل کی

تھی۔۔میرا نام معراج نے کہا میرا نام معراج

ہوں۔۔یہ سن کر والدین خان ہے۔۔میں سردار صلاح الدین خان کا چھوٹا

بیٹا

جبین کا لگا تھا۔صلات

سردار صلاح الدین خان کے بیٹے ہیں۔وہ مسکرایا ہاں بالکل۔۔مگر

آپ اس حالت میں اور اتنے گمنام۔۔۔وہ ہنسا میں ہر چیز کو دولت کے ترازو

میں نہیں تولتا۔۔انسان چاہے جتنا بھی

امیر و کبیر کیوں ناں ہو مگر سادگی بہترین چیز ہے۔۔۔فردوس اسکی باتوں

سے بہت متاثر ہوئی تھی ۔۔ گاؤں آچکا تھا۔ وہ دین سے اتری۔ اور اپنے گھر روانہ ہوئی ۔۔۔ کپڑے بدل کر اس نے کھانا کھایا اور پھر کمرے میں آکر وہ معراج کے بارے میں سوچنے لگی ۔۔ منہاج اور معراج میں کتنا بڑا فرق ہے ناں جیسے زمین آسمان میں ۔۔ وہ کتنا کم

۔ظرف، گھٹیا اور کمینہ شخص ہے ۔۔ مگر معراج بہت ہی اچھا اور شریف النفس انسان ہے۔ وہ تو سمجھی تھی کہ سردار کا دوسرا بیٹا بھی منہاج کی طرح ڈھیٹ، ضدی اور بگڑا ہوا ہو گا ۔۔ مگر اسکی سوچ غلط نکلی تھی ۔۔۔ شام کو اسکا باپ گھر آیا تو بہت خوش تھا ۔۔ فردوس نے وجہ پوچھیں تو کہا ۔۔ آج معراج بابا میرے سکول آیا تھا ۔۔ فردوس باپ کے پاس بیٹھ گئی کیا کہا معراج نے ؟؟؟ پتر اس نے مجھ سے وعدہ کیا ہے کہ وہ میرا ساتھ دے گا بہت جلد وہ گاؤں میں ایک بہت بڑی ہسپتال بنائے گا وہاں وہ خود مریضوں کا علاج کرے

گاوہ بھی مفت ۔۔وہاں علاج کی ہر سہولت موجود ہو گی ۔۔اب ہمیں علاج کے لیے شہر نہیں جانا پڑے گا اور معراج بابا ایک بہت بڑا اسکول بھی بنوائے گا اور اسکا نام ماسٹر عظیم احمد رکھے گا۔اور میں سکول کا پرنسپل ہو نگا۔۔۔

فردوس مسکرائی تھی۔ بابا معراج بہت اچھے ہیں ناں ۔۔ہاں

پتر بہت اچھا ہے معراج بابا۔۔وہ بہت ہی نیک اور پیارا بچہ ہے ۔۔اللہ اسے اسکے مقصد میں کامیاب کرے۔۔۔فردوس نے بے ساختہ آمین کہا تھا۔۔۔ صبح کالج سے واپسی پر فردوس نے معراج سے اس بارے میں بات کی تھی۔آپ کو پتہ ہے بابا بہت خوش ہو رہے تھے۔آپ بہت بڑا نیکی کا کام کر رہے ہیں۔۔۔ معراج مسکرایا۔۔یہ میں ان لوگوں پر احسان تھوڑی کر رہا ہوں یہ گاؤں والوں کا حق ہے انکا اپنا حق جو وہ بھولے بیٹھے ہیں۔ باباجان اور انکے دادا پر دادا انکا اور انکے بچوں کا حق صلب کرر کھا تھا اور اب میں انھیں انکا

ہوں۔۔۔ معراج صاحب مجھے بہت خوشی ہوئی آپ اپنا کام جاری رکھیں آپ ہر قدم پر مجھے اپنے ساتھ پائیں گے۔۔۔ معراج بہت خوش ہوا تھا۔۔۔ اسطرح انکی بہت اچھی دوستی ہو گئ تھی۔۔ پیپرز ختم ہو چکے تھے اب وہ فارغ تھی۔ وہ کچھ نیا سوچنے لگی۔۔ادھر معراج نے بالآخر باپ سے یہ بات کہہ دی۔۔ مگر بیٹا اس میں ہمارا کوئی فایدہ نہیں

ہے۔ ہم کیوں اپنی زمینیں سکولوں اور ہسپتالوں کے لیے دیں۔۔۔ بابا جان سیہ ان کا حق ہے۔۔اور ویسے بھی میں اپنے حصے کی زمین مانگ رہا ہوں۔ میں ان پر ہسپتال اور سکول بناؤں گا۔۔۔ امیراں بیگم نے کہا اوئے پاگل ہو گیا ہے تو۔۔اماں میں پاگل نہیں ہوں آپ لوگ سمجھ کیوں نہیں رہے۔ یہ ضروری ہے یہ انکا حق ہے کہ انکے بچے بھی تعلیم حاصل کریں۔ پڑھ لکھ کر کچھ بن

www.kitabibasti.com

سکیں۔اور ہمارے گاؤں کی حالت بدل سکیں۔۔۔۔ مگر اسطرح تو وہ باغی

ہو جائیں گے۔۔۔۔ بابا وہ باغی نہیں ہونگے بالکل وہ اور زیادہ آپ کے قریب

اور آپکے فرمانبردار ہو جائیں گے۔کہ سردار جی کتنے اچھے ہیں اپنی زمین انکے

بچوں کے روشن مستقبل کے لئے وقف کر دی۔اسطرح وہ آپ کے احسان

مند ہو جائیں گے۔جو کوئی بھی ہسپتال اور سکول دیکھے گا تو پوچھے گا کہ کس

نے بنوایا ہے تو لوگ آپکا نام لیں گے۔۔ بابا جو دنیا میں اچھے کام کرتا ہے ناں

اسکے اچھے کام اسکے مرنے کے بعد بھی زندہ رہتے ہیں۔اور وہ انکے لئے

صدقہ جاریہ بن جاتے ہیں۔۔۔ سردار صلاح الدین خان نے کہا اوئے پتر تو

نے میرا جی خوش کر دیا تو تو بڑا سمجھدار ہو گیا ہے ہاں۔۔۔ معراج مسکرایا۔

میں تو سمجھتا تھا کہ تو وہ چھوٹا سا بچہ ہے۔پر تو تو بڑی بڑی اور سمجھداری والی

باتیں کرنے لگا ہے جا جا کر دیکھ جو بھی زمین پسند آئے مجھے بتا دے اس پر کام

www.kitabibasti.com

www.kitabibasti.com

شروع ہو جائے گا۔۔ معراج خوشی سے باپ کے گلے لگ گیا۔۔۔صلاح الدین خان مسکرادیا۔۔اسی شام معراج منشی کیساتھ زمین دیکھنے گیا اسنے زمین پسند کی

اور پھر کل سے ہی اس پر کام کرنے کا فیصلہ کر لیا۔۔فردوس تک یہ بات پہنچی تو اس کے دل میں معراج کی عزت

مزید بڑھ گئی تھی

اسکے کالج کی چھٹیاں تھیں۔اور اب اسکا معراج سے رابطہ منقطع تھا۔۔معراج کی بھی خواہش تھی کہ وہ فردوس سے باتیں کرے مگر فی الحال اسکے کالج کی چھٹیاں چل رہی تھیں۔۔۔اور منہاج بھی فردوس کو دیکھنے کے لیے بے تاب تھا۔۔اس دن کے بعد اسے وہ کبھی نظر نہیں آئی۔۔نیک بخت بیمار رہنے لگی تھی مگر پھر بھی وہ باقاعدگی سے حویلی جاکر کھانا بناتی تھی۔کیونکہ منہاج کو

www.kitabibasti.com

اسکے ہاتھ کے کھانے پسند تھے۔۔اور امیران بیگم اس بہانے اس سے

دوسرے کام بھی کرواتی تھی جسے دیکھ کر فردوس کو بہت دکھ ہوتا تھا اس سے

ماں کی یہ حالت نہیں دیکھی جاتی تھی۔۔وہ حویلی نہیں جانا چاہتی تھی۔ مگر

ماں کیوجہ سے اس نے حویلی جانے کا فیصلہ کیا۔وہ ماں کیساتھ حویلی

آگئی دونوں ماں بیٹی کچن میں کھڑی کام کر رہی تھیں۔نیک بخت سبزی کاٹ

رہی تھی۔۔۔ تبھی اچانک منہاج کا ادھر سے گزر

ہوا۔۔۔اسے کھڑکی سے وہ چاند سا چہرہ نظر آیا جس کو دیکھنے کے لیے بے

تاب تھا۔۔وہ الٹے قدموں پیچھے کیطرف پلٹا۔۔اور کھڑکی سے دیکھنے لگا۔۔

سامنے ہی آس پاس سے بے خبر فردوس کھڑکی کے پاس کھڑی فردوس آٹا

گوندھ رہی تھی۔۔زرا سی چادر پیچھے کیجانب سرکنے کیوجہ سے اسکے بالوں کی

چند لٹیں بار بار اسکے چہرے کے سامنے آرہے تھے۔جسے بازو سے پیچھے کی

www.kitabibasti.com

طرف کرتی مگر زرا سا حرکت کرنے پر وہ پھر سے اسکے چہرے پر آجاتے جو

اسے پریشان کر رہے تھے۔۔ منہاج کے ہونٹوں پر دلکش مسکراہٹ دوڑ

گئی۔۔اس کے دل میں یہ خواہش آئی کہ وہ خود

اپنے ہاتھوں سے اسکے بال پیچھے کریں مگر یہ خواہش وہ اپنے دل میں ہی دبا

گیا۔منہاج مسکراتا ہوا اپنی کمرے کی طرف بڑھ گیا۔۔۔ مگر وہ بہت خوش تھا

فردوس کو یہاں دیکھ کر اسے بہت خوشی ہوئی تھی۔۔۔ تبھی معراج کا یہاں

سے گزر ہوا فردوس کو دیکھ کر اسے خوشگوار حیرت ہوئی۔۔ارے فردوس

بریں تم یہاں ؟؟؟فردوس معراج کو دیکھ

کر اور اسکی بات سن کر مسکرائی۔جی میں۔۔۔تم یہاں کیا کر رہی ہو ؟؟

فردوس آٹے سے بھرے ہاتھ دکھاتے ہوئے بولی آٹا گوندھ رہی

ہوں۔۔۔۔ مگر تم کیوں ؟ ملازمائیں کہاں ہیں۔۔۔آپکی اماں سائیں کا حکم

www.kitabibasti.com

ہے کہ ہم

ماں بیٹی کھانا بنائیں۔۔۔۔ معراج خاموش ہو گیا۔ پھر وہ وہیں پر ہی فردوس سے گفتگو کرنے لگا۔۔۔۔۔ فردوس کا یہاں ہر روز آنا جانا لگا رہنے لگا تھا۔۔۔ مگر منہاج صلاح الدین خان کے ارادے کچھ اچھے نہیں تھے۔۔ وہ جب جب فردوس کو اکیلا پاتا تو اسے حراساں کرنے کی کوشش کرتا۔ فردوس بڑی مشکل سے اپنی جان بچا کر وہاں سے چلی جاتی۔۔ اب اسے ڈر لگنے لگا تھا۔۔ منہاج کیلیئے وہ ماؤنٹ ایورسٹ بن گئی تھی جسے سر کرنا بے مشکل ہو گیا تھا۔۔ مگر فردوس اسکی ضد بن گئی تھی۔۔ وہ کسی بھی طرح سے اس ماؤنٹ ایورسٹ کو سر کرنا چاہتا تھا وہ کوہ پیما بن گیا تھا۔۔ آج تک حویلی میں ایسی کوئی لڑکی اسے نہیں ملی تھی جس نے اسکی آفر کو رد کیا ہو۔۔ اس سے منہ پھیرا ہو۔۔ منہاج بھی ضدی تھا۔ وہ اپنی ضد کو کسی بھی صورت حاصل کرنا چاہتا

www.kitabibasti.com

تھا۔ مھر فردوس کو حاصل کرنا اس لیے مشکل ہی نہیں ناممکن بن گیا تھا۔ ہر بار وہ اسے کبھی دھکا دیکر سبھی کاٹ کر تو کبھی زخم دیکر بھاگ جاتی تھی۔۔ مگر منہاج نے بھی ست نہیں ہاری تھی۔۔ وہ اسکی بہادری کا متعرف ہو گیا۔۔۔ اسے بہادر لوگ بہت پسند تھے۔۔ اور فردوس اسکے فکر کی تھی۔۔۔ اسے اپنے ٹکر کے لوگ بہت پسند تھے۔۔ جس طرح سے فردوس نے اسے تگنی کا ناچ نچایا تھا۔ کسی اور

لڑکی نے کبھی ایسا نہیں کیا تھا حویلی میں جو بھی خوبصورت لڑکی آئی تھی وہ اسکی ملکیت بن جاتی تھی۔۔ مگر فردوس اسکے آگے چٹان بن گئی تھی۔۔ مگر اس نے بھی ہار نہیں مانی تھی۔۔۔ انھی دنوں میں فردوس کی بختاور نامی لڑکی سے دوستی ہو گئی تھی جب دوستی گہری ہوتی ہے تو دلوں کے راز زبان پر آجاتے ہیں۔ فردوس نے موقع غنیمت جانا اور بختاور سے پوچھ لیا۔۔ یہ

www.kitabibasti.com

تمھیں منہاج صلاح الدین خان کیسا لگتا ہے ؟؟؟ بختاور ادھر ادھر دیکھنے لگی اور پھر رازدانہ انداز میں بولی آہستہ بولو کوئی سن ناں لے۔اگر ملکانی جی کو پتہ لگ گیا تو میری تو شامت آجانی ہے۔۔۔۔۔۔فردوس نے ادھر ادھر دیکھنے کے بعد کہا نہیں پہنچے گی میری زبان کا اعتبار کرو۔۔۔کیا بتاؤں اور کہاں سے شروع کروں ؟؟فردوس نے خود ہی بات شروع کرتے ہوئے کہا۔ویسے بختاور تم نے نوٹ کیا ہے کہ یہ نصیبو کچھ زیادہ ہی منہاج کیساتھ فری نہیں ہوتی۔۔۔ارے فری !! بات ہی ناں کرو تجھے پتہ ہے نصیبو اور چھوٹے سردار جی کا چکر چل رہا ہے۔۔فردوس انجان بنتے ہوئے بولی۔۔اچھا !!! مگر تمھیں کیسے پتہ چلا ؟؟؟ارے مجھے ہی نہیں بلکہ حویلی کی تمام ملازماؤں کو پتہ ہے یہ سب۔۔کیا ملکانی بھی یہ جانتی ہے ؟؟؟ہاں شائد کہ پتہ ہو مگر ظاہر نہیں کرتی وہ جانتی ہیں کہ یہ انکے بیٹے کا مشغلہ ہے۔بس اپنا دل بہلاتا ہے۔۔۔۔اور

www.kitabibasti.com

سردار صلاح الدین خان کیا وہ بھی جانتے ہیں۔۔۔ نہیں وہ

نہیں جانتے۔۔انھیں تو کچھ پتہ ہی نہیں ہے۔۔۔۔ نصیبو کے تو نصیب ہی

کھل گئے۔ ہیں بڑی امیر ہو گئی ہے۔ انگلیاں گھی میں تو سر کڑاھی میں ہے۔

اسکے تو پاؤں زمیں پر نہیں لگتے۔ بڑا معاوضہ ملتا ہے اسے اس کام کا۔۔ توبہ

استغفر اللہ۔۔۔دیکھنا منہ کی کھائے گی۔۔۔۔ وہ کیسے ؟؟؟اس سے بھی

پہلے چھوٹے سردار جی کے کئی لڑکیوں سے تعلقات رہے ہیں۔۔اور پھر کام

ہو جانے کے بعد وہ غائب ہو جاتی ہیں۔۔۔ کیا مطلب ؟؟؟اب غور

سے سنو۔۔۔ حویلی میں جب بھی کوئی خوبصورت لڑکی آتی تو وہ چھوٹے

سردار کی ملکیت بن جاتی ہیں۔ان سے اپنی

باتیں منواتا اور پھر بدلے میں ایک موٹی رقم انھیں ملتی۔اور پھر ایسا غائب ہو

ئیں کہ دوبارہ کبھی ناں نظر آئیں۔۔۔ فردوس صدمے سے بولی۔۔۔ کیا تم

www.kitabibasti.com

www.kitabibasti.com

بھی بختاور؟؟ بختاور نے کانوں کو ہاتھ لگاتے ہوئے کہا اللہ ناں کرے کہ میں ایسے حرام کام کروں۔۔اور ویسے بھی میری شکل ہی ایسی ہے کہ چھوٹے سردار مجھے دیکھنا ہی گوارا ناں کریں۔۔ فردوس سوچنے لگی کہ صرف سردار صلاح الدین خان ہی اس حقیقت سے لا علم ہے۔۔فردوس کے ہونٹوں پر شیطانی مسکراہٹ دوڑ گئی اب میں بتاؤں گی سردار صلاح الدین خان کو اسکے بیٹے کے کالے کرتوں کیخلاف۔۔۔بختاور کی مدد سے اس کے ہاتھ کئی ایسے راز ہاتھ آگئے تھے۔۔جو منہاج صلاح الدین خان کے لئے طوفان لا سکتے تھے ۔۔۔۔وہ بس صحیح وقت کے انتظار میں تھی۔۔۔ادھر اب منہاج کا نصیبہ سے دل اچاٹ ہو گیا

تھا۔۔وہ نصیبو کو لفٹ نہیں کروا رہا تھا۔۔ جسکا اندازہ نصیبو کو بھی بخوبی ہو گیا تھا۔۔ نصیبہ اسکے کمرے میں آئی

www.kitabibasti.com

تھی۔۔ چھوٹے سردار جی اب میں دیکھ رہی ہوں کہ آپ مجھے لفٹ نہیں کرا رہے۔۔ ناں مجھ سے باتیں کر رہے

ہیں۔۔ کیا بات ہیں بتائیں مجھے ؟آپ نے مجھ سے وعدہ کیا تھا کہ آپ مجھ سے شادی کریں گے۔۔ منہاج نصیبہ کو دیکھنے لگا۔۔۔ فردوس ادھر سے گزری تو نصیبہ کی آواز سن کر وہ وہیں رک گئی وہ دروازے کی اوٹ کھڑی ہو کر زرا سا سر باہر نکال کر پر وہ ہٹا کر وہ دیکھنے لگی۔ بھول جاؤ وہ سب باتیں۔ جو میں نے کہیں تھیں۔۔۔۔ کیسے بھول جاؤں

میں چھوٹے سردار آپ نے مجھ سے وعدہ کیا تھا۔اب آپ میری عزت سے کھیل کر مجھے دھوکہ نہیں دے سکتے۔ منہاج غصے میں آگیا اور نصیبو کے بازوؤں سے پکڑ لیا۔آج منہ سے یہ بات نکالی ہے۔آئندہ مت نکالنا۔۔ تمھین

www.kitabibasti.com

اس کام کا معاوضہ مل چکا ہے۔۔اب میری جان چھوڑ دو۔۔ورنہ جان سے مار ڈالوں گا۔۔ سمجھی تم۔۔۔ تبھی منہاج کی نظر فردوس پر پڑی۔۔فردوس ڈر گئی۔۔اس نے پردہ گرایا اور جلدی سے بھاگ گئی۔۔ منہاج بھی اسکے پیچھے لپکا۔فردوس جلدی جلدی سیڑھیاں اترنے لگی۔۔ منہاج اس کے پیچھے تھا۔۔۔اس نے گردن موڑ کر

دیکھا۔منہاج سیڑھیوں پر ہی کھڑا تھا۔۔وہ وہاں سے چلی گئی۔۔ منہاج نے اپنا سر تھام لیا وہ ڈر گیا تھا کہ کہیں فردوس کسی کو کچھ بتا ناں دے۔۔وہ غصے سے کمرے میں داخل ہوا اور نصیبہ کو بازو سے دبوچتے ہوئے بولا نکلو یہاں سے دفع ہو جاؤ یہاں اور آئندہ مجھے اپنی شکل مت دکھانا۔۔اس نے نصیبہ کو کمرے سے باہر نکالا اور دروازہ بند کر دیا۔۔۔نصیبہ نم آنکھوں سے بند دروازے کو دیکھنے لگی

www.kitabibasti.com

www.kitabibasti.com

منہاج کو ڈر لگ رہا تھا کہ کہیں فردوس سردار صلاح الدین خان کو ناں بتادے۔ مگر ایسا کچھ نہیں ہوا تھا۔۔دوسری طرف فردوس بھی خوفزدہ ہو گئی تھی۔پتہ نہیں وہ اسکا کیا حشر کر دیگا۔۔دو دن تک وہ حویلی ناں گئی تھی۔۔

عظیم احمد

کی طبعیت کچھ خراب تھی تو آج اسکی جگہ فردوس بچوں کو سکول پڑھانے آگئی تھی۔اتفاق سے آج منہاج منشی کیساتھ زمینوں کی سیر کو نکلا تھا۔۔کہ اچانک اسکی نظر فردوس پر پڑی۔اسکے ہونٹوں پر مسکراہٹ دوڑ گئی اسنے گاڑی روکنے کا حکم دیا۔گاڑی کے رکنے کی آواز سن کر فردوس اور سب بچے اسکی طرف متوجہ ہو گئے تھے۔۔منہاج گاڑی سے اتر چشمہ ہاتھ میں پکڑے وہ بڑا رعب سے چلتا ہوا فردوس کے پاس آیا۔ارے واہ ستانی کی آج آپ بچوں کو پڑھا رہی ہیں۔۔۔۔جی بالکل جیسا کہ آپ دیکھ رہے ہیں۔فردوس

www.kitabibasti.com

www.kitabibasti.com

نے جلے کے انداز میں کہا تو وہ مسکرا دیا۔۔ ہم

بھی پڑھنا چاہتے ہیں آپ سے استانی جی۔۔۔جی جی ضرور شوق سے کیوں

نہیں۔۔ آیئے بیٹھے مجھے آپ جیسے ان پڑھ شخص کو پڑھا کر بے حد خوشی

محسوس ہو گی۔۔ فردوس کا جواب سن کر منہاج کا قہقہہ بے اختیار نکل گیا۔۔

بہت

خوب استانی جی بہت خوب۔۔ آپ بالکل بھی نہیں ڈرتی اور مجھے بہادر لوگ

بہت پسند ہیں۔ آئی لائک اٹ۔۔ فردوس ادھر ادھر دیکھنے لگی۔ پھر کہا پلیز ا

گر آپ کو پڑھنا ہے تو آپ آکر بیٹھ جائیں ہمارا ٹائم ضائع ہو رہا ہے۔۔ منہاج

آنکھوں پر چشمہ لگاتے ہوئے کہا او کے او کے استانی جی غصہ ناں ہوں ہم

پڑھنا چاہتے ہیں مگر اپنے گھر آج رات ضرور حویلی آنا ہم آپ کا انتظار کریں

گے۔۔ یہ کہہ کر وہ مسکراتا ہو وہاں سے چلا گیا۔۔ فردوس غصے سے اسے

www.kitabibasti.com

www.kitabibasti.com

دیکھنے لگی۔۔ گاڑی گرد اڑاتی ہوئی وہاں سے چلی گئی۔۔۔ فردوس پھر سے بچوں کو پڑھانے لگی۔۔۔ منہاج انتظار ہی کرتا رہ گیا مگر فردوس ناں آئی۔۔

سردار صلاح الدین خان نے اپنے دونوں بیٹوں کو بلایا اور ان سے پوچھا میرے بچوں چودھری ربنواز کی بیٹی بانو کے بارے میں تم دونوں کا کیا خیال ہے۔۔۔ وہ مجھ سے بار بار فون کر کے پوچھ رہا ہے کہ ہمیں یہ رشتہ منظور ہے کہ نہیں۔۔۔ اب تم مجھے بتاؤ۔۔۔ وہ دونوں باپ کو تکنے لگے۔۔ دونوں بیٹوں کی خاموشی دیکھ کر وہ بولا ٹھیک ہے آج رات ہے تم لوگوں کے پاس ٹھنڈے دماغ سے سوچ کر فیصلہ کرو۔۔۔ جی بابا دونوں وہاں سے اٹھ کر چلے آئے۔ تو معراج نے منہاج سے کہا بھائی آپ نے مجھ سے وعدہ کیا تھا ناں کہ جو مجھے لڑکی پسند ہو گی آپ اس سے میری شادی کرائیں گے۔۔۔ ہاں مجھے اپنا وعدہ یاد ہے۔ بھائی مجھ ایک لڑکی پسند آگئی ہے۔ اچھا

www.kitabibasti.com

www.kitabibasti.com

کون ہے بھئی وہ لڑکی جو ہمارے ڈاکٹر صاحب کے دل کو بھا گئی ہے۔ نام کیا ہے؟ کون ہے وہ لڑکی؟. بھائی اسکا نام فردوس ہے ماسٹر عظیم احمد کی بیٹی ہے۔۔ یہ سننا تھا کہ منہاج کی مسکراہٹ یکدم غائب ہو گئی۔ اسے لگا جیسے کسی نے اسکے دل پر بھاری ضرب ماری ہو۔۔ فردوس!! یہ نام تو اسکے دل میں بستا تھا۔۔ مگر اسکا بھائی اسے اپنانا چاہتا تھا۔ جسے وہ اپنانے کے خواب دیکھ رہا تھا۔۔۔ بھائی آپ کہاں کھو گئے؟؟ ہاں ہاں نہیں کچھ بھی نہیں۔۔ ہاں بتاؤ تم کیسے ملی تمھیں وہ؟؟ معراج مسکرایا اور پوری کہانی سنا ڈالی۔۔۔اوہ یعنی کہ تم اسکے لئے وین ڈرائیور ہی بن گئے۔۔ معراج مسکرایا۔۔۔ منہاج نے کہا کیا فردوس بھی جانتی ہے کہ تم اسے پسند کرتے ہو۔ کیا وہ تمھیں جانتی ہے۔۔۔؟ جی بھائی بہت اچھی طرح سے جانتی ہے وہ مجھ سے بہت متاثر ہے وہ مجھ سے باتیں بھی کرتی ہے۔ اس نے مجھ سے وعدہ کیا ہے کہ وہ میرے ہر

www.kitabibasti.com

www.kitabibasti.com

قدم پر میرے ساتھ ہو گی۔۔ناں جانے کیوں یہ سن کر منہاج کو جلن سی ہونے لگی تھی۔۔۔منہاج نے دل میں سوچا کہ مجھ سے سیدھے منہ بات نہیں کرتی اور معراج سے وعدے کر لیے۔۔ناں جانے کیوں وہ حسد کی آگ میں جلنے لگا تھا اس کے ہونٹوں پر شیطانی مسکراہٹ دوڑ گئی۔۔اس نے معراج سے کہا تم

فکر ناں کرو تمھارا کام ہو جائے گا۔۔۔سچ بھائی۔۔ہاں بالکل۔۔۔معراج منہاج کے لگ گیا۔۔۔تھینک یو بھائی جان۔۔۔اب جاؤ جا کر سو جاؤ۔۔۔جی بھائی معراج خوشی خوشی وہاں سے چلا گیا۔۔منہان کمرے میں آیا اسکا چین قرار لٹ گیا تھا۔۔فردوزا اسکی ضد تھی بھلا وہ اپنی ضد کیسے اسکے حوالے کر سکتا تھا۔۔وہ رات سمجھو اس نے بستر کے کانٹوں پر گزاری تھی۔۔ صبح ہوئی وہ تیار ہو کر فردوس سے ملنے روانہ ہو گیا۔۔فردوس بچوں کو پڑھا رہی تھی کہ

www.kitabibasti.com

www.kitabibasti.com

معراج وہاں آگیا۔اسے دیکھ کر فردوس کو خوشگوار حیرت ہوئی ارے معراج صاحب آپ ادھر؟؟۔جی

میں نے سنا تھا کہ آپ بچوں کو پڑھا رہی ہیں تو میں خود کو ناں روک سکا اور ادھر چلا آیا۔۔آپ بچوں کو پڑھائیں گے۔۔کیوں آپ پڑھا سکتی ہیں تو میں کیوں نہیں۔۔۔معراج مسکرا کر بولا تو فردوس بھی مسکرا دی۔۔فردوس نے اسے کتاب تھمائی یہ لیں جناب اور شروع کریں۔۔۔معراج اسکے ہاتھوں سے کتاب لیتے ہوئے بولا آج کے بعد ہم دونوں مل کر گاؤں کے بچوں کو پڑھائیں گے۔۔۔منہاج کی گاڑی رک چکی تھی۔وہ گاڑی سے اترنے ہی والا تھا کہ

سامنے کا منظر دیکھ کر وہ ٹھٹھکا۔۔معراج اور فردوس کسی بات پر ہنس رہے تھے۔۔فردوس کو یوں معراج کیساتھ مسکراتا دیکھ کر ناں جانے کیوں اسے

www.kitabibasti.com

www.kitabibasti.com

جلن سی محسوس ہونے لگی تھی۔۔اسے بالکل بھی اچھا نہیں لگ رہا تھا۔اس نے

گاڑی واپسی کے لئے موڑ دی۔حویلی آکر وہ کمرے میں چلا گیا۔۔وہ بہت بے چین ہو گیا تھا۔۔ تبھی اس نے اپنے دوست یاور کو مشورے کیلئے بلا لیا۔۔

ارے یار تو کیسا ہے۔۔۔بالکل ٹھیک ہوں۔۔وہ اداس لہجے میں بولا تو یاور نے کہا کیا ہوا ہے تجھے۔۔۔ کیا بتاؤں یار۔۔کیوں کیا تیرا اور نصیبو کا چکر ختم ہو گیا ہے کیا؟؟ہاں۔۔کیوں؟؟بس میں نے خود ہی ختم کر دیا۔مگر اسکی وجہ؟؟ لڑکی ہے۔۔۔تو پھر مسئلہ کیا ہے اس کیساتھ بھی چکر چلا لے۔۔یار یہی تو مسئلہ ہے کہ وہ دوسری لڑکیوں کی طرح نہیں ہے۔وہ بہت مختلف ہے۔۔کیا خوبصورت ہے وہ؟بہت زیادہ اسکا کوئی مقابلہ نہیں ہے۔۔ سمجھو اس جیسی اور کوئی نہیں ہے وہ گوہر نایاب ہے۔۔۔کیا تم نے کوشش کی؟؟بہت بار مگر

www.kitabibasti.com

www.kitabibasti.com

ہر اربعہ مجھے ہی منہ کے بل گرا کر بھاگ گئی۔۔اور اسکی یہ حرکتیں مجھے پہ نہیں کیوں بہت اچھی لگتی ہیں تم تو جانتے ہو مجھے

گئی۔۔اپنے ٹکر کے لوگ کتنے پسند ہیں۔۔۔اسے اپنا غصہ رعب ودبدبہ دکھادولت دکھادیکھ کیسے نہیں بچھ جاتی۔۔سب کچھ کر کے دیکھ لیا ہے وہ بہت ضدی ہے۔۔۔میرے یار ضد میں تو تو بھی کم نہیں ہے۔۔۔منہاج مسکرایا اسکی وجہ

سے میری راتوں کی نیندیں حرام ہو گئی ہیں۔۔۔ہاں تو پھر باقاعدہ طور پر اس کے گھر اپنا رشتہ لے جا۔۔وہ نہیں مانے گی مجھے پتہ ہے وہ انکار کر دیگی۔۔یوں خوامخواہ میں پورے گاؤں میں میری بے عزتی ہو جائے گی۔۔۔پھر تو ایسا کر کہ اسے اٹھوالے۔۔نہیں کر سکتا یار اب تو ایک اور بھی پریشانی آڑے آگئی ہے..وہ کیا؟؟معراج!!!منہاج نے معراج والی کہانی

www.kitabibasti.com

www.kitabibasti.com

بتادی۔۔۔اوہ تو یہ بات ہے۔۔۔یار میں اسے کسی اور کا نہیں ہوتے دے سکتا چاہے وہ میرا بھائی ہی کیوں ناں ہو وہ میری ضد ہے اور میں اسے کسی بھی قیمت پر حاصل کرنا چاہتا ہوں۔۔ مگر اب بیچ میں یہ معراج آگیا ہے۔۔۔اور تو اور وہ لڑکی بھی اسے پسند کرتی ہے۔اس سے باتیں کرتی ہے یہاں تک کہ ساتھ نبھانے کے وعدے بھی کر لئے۔۔جو کہ مجھے بالکل بھی اچھا نہیں لگا۔۔یاور کے دماغ میں اچانک ایک آئیڈیا آیا یار میرے پاس ایک حل ہے۔۔۔وہ کیا؟؟ یاور نے جب وہ منصوبہ اسکے گوش گزار کیا تو اس کے ہونٹوں پر مسکراہٹ دوڑ گئی۔وہ یاور کے

گلے لگ گیا۔۔

www.kitabibasti.com

منہاج نے معراج کے دل میں اپنی جگہ برقرار رکھتے ہوئے اسے کہا کہ وہ اماں

www.kitabibasti.com

www.kitabibasti.com

بابا سے اس بارے میں بات کرے گا۔۔ منہاج کو پورا یقین تھا کہ اس کے والدین ہر گز بھی اس رشتے پر راضی نہیں ہونگے۔۔ معراج بہت خوش ہوا تھا۔۔اسکے دل میں اپنے بھائی کے لئے عزت اور محبت مزید بڑھ گئی تھی۔۔ شام کو موقع ملا تو منہاج نے پوری بات سردار صلاح الدین خان کے سامنے رکھ دی۔ یہ سن کر سردار صلاح الدین خان نمان سے زیادہ امیراں بیگم کا پارہ چڑھ گیا۔ وہ معراج سے بولی نی تجھے شادی کیلئے ملی بھی وہ منہ پھٹ لڑکی تھی۔ اسکا اور تیرا کیا جوڑ؟ کہاں وہ معمولی ماسٹر کی

بیٹی اور کہاں تو سردار صلاح الدین خان کا ڈاکٹر بیٹا! تجھے نہیں پتہ کہ وہ کتنی منہ پھٹ اور بد تمیز لڑکی ہے۔ میری تو وہ ایک نہیں سنتی۔ تو اس سے شادی کریگا۔۔اسے میری بہو بنائے گا۔نی تجھے اور کوئی لڑکی ناں ملی تھی۔ بانو میں کیا خرابی تھی۔۔۔ سردار صلاح الدین خان نے کہا ہاں بیٹا بانو میں کیا خرابی

www.kitabibasti.com

تھی۔اب میں چودھری ربنواز کو کیا جواب دونگا۔۔ بابا آپ بانو کی بھائی

سے شادی کرادیں۔۔اور ویسے بھی میرا اور بانو کا کوئی جوڑ نہیں ہے۔ بانو

ایک دیہاتی سادہ اوران پڑھ لڑکی ہے۔اور میں پڑھا لکھا باشعور لڑکا ہوں مجھے

بیوی بھی پڑھی لکھی چاہیئے۔اور میں سمجھتا ہوں کہ فروس بہترین لڑکی ہے

وہ بہترین چوائس ہے۔ ہم ایک دوسرے کو سمجھ سکتے ہیں۔ میرے اور اسکے

خیالات ایک جیسے ہیں۔۔ بابا بے جوڑ شادی کا کوئی فائدہ نہیں ہوتا خوامخواہ میں

میں اور بانو بھی خوش نہیں رہیں گے۔۔۔اگر آپ میری بات ٹھنڈے دماغ

سے سوچیں تو یہ اچھا فیصلہ ہے۔آپکی بہو ایک پڑھی لکھی ہونی چاہیئے۔۔اور

ویسے بھی بابا فردوس اچھی لڑکی ہے آپ اسے اچھی طرح سے جانتے بھی

ہیں۔۔۔ منہاج ناں جانے کیوں جل رہا تھا وہ بار بار پہلو

بدل رہا تھا۔اس سے یہ سب برداشت کرنا مشکل ہو رہا تھا۔۔اب وہ پچھتا نے

لگا تھا کہ خوامخواہ میں اس نے بابا سے بات کی۔۔کہیں یہ رشتہ پکا ناں ہو جائے۔۔اور یہی ہوا۔ سردار صلاح الدین خان نے بڑے غور سے بیٹے کی باتیں سنیں اور اسے سوچا۔اسے معراج کا فیصلہ درست لگا تھا۔۔ٹھیک ہے بیٹا میں اس رشتے سے راضی ہوں میں ماسٹر عظیم احمد سے بات کرتا ہوں۔۔ معراج خوش ہو گیا۔امیراں بول پڑی ارے سردار جی یہ آپ کیا کہ رہے ہیں۔آپ اس منہ پھٹ لڑکی کو میری بہو بنائیں گے۔۔۔امیراں تم نہیں سمجھو گی۔ہماری اولاد اب جوان ہو چکی فیصلے خود کر سکتی ہے۔۔اگر میں نے انکار کر بھی دیا تو یا یہ اسے بھگا کر شادی کر یگا یا پھر کبھی بھی شادی نہیں کریگا۔۔۔اگر بھاگ کر شادی کرلی تو پھر ہم گاؤں والوں کو کیا منہ دکھائیں گے۔بہتر یہی ہے کہ ہم اسکی بات مان لیں اور ویسے بھی فردوس اچھی بچی ہے وہ پڑھی لکھی ہے ہمارے معراج کیلئے بہترین لڑکی ثابت ہو

www.kitabibasti.com

گی۔۔امیراں منہ بنا گئی۔۔وہ میری نہیں سنتی ہے۔سردار جی امیراں کا شکواہ سن کر صلاح الدین خان مذاق کرتے ہوئے بولا جب بہو بن جائے گی تو عزت بھی کرنے لگے گی۔اور ویسے بھی سردارنی کی بہو کو ایسے ہی بہادر ہونا چاہیے۔معراج مسکرا کر باپ کو تکنے لگا۔۔بات طے ہو چکی تھی۔بس اب ماسٹر عظیم احمد سے بات کرنی تھی۔۔۔منہاج کی توراتوں کی ماسٹر نیندیں حرام ہو گئی تھیں۔اسکے سینے پر سانپ لوٹ رہے تھے۔کچھ ہی دیر بعد یاور آ گیا تھا۔۔یاور کے آتے ہی وہ غصے سے بولا تمھارے اس مشورے نے رہی سہی کسر بھی پوری کر دی اور فردوس کسی پکے ہوئے پھل کی طرح معراج

کی جھولی میں گر گئی۔۔کیا مطلب؟؟یہی کہ بابا مان گئے ہیں۔وہ بہت جلد ماسٹر عظیم احمد کے گھر جا کر ان سے فردوس کا رشتہ لیں گے۔پھر جلد ہی وہ

www.kitabibasti.com

معراج کی دلہن بن کر حویلی آجائے گی اور میں بس منہ دیکھتا ہی رہ جاؤں گا۔۔۔یقین نہیں آرہا یار سردار جی اتنی جلدی مان کیسے گئے۔۔ منہاج نے اپنا سر تھام لیا تو یاور اسکی پیٹھ تھپتھپاتے ہوئے بولا یار اگر وہ تیری قسمت میں نہیں ہے تو چاہے لاکھ کوششیں بھی کر لے وہ تجھے نہیں ملنے والی۔۔ان دونوں

کی قسمت میں ملنا لکھا ہے تو تیری کوششیں بے سود ہیں۔۔میری بات تو اس لڑکی کو بھول جا اور کوئی لڑکی ڈھونڈ۔۔یہ سن کر منہاج نے گردن موڑی اور غصے سے یاور کو آنکھیں دکھاتے ہوئے اس کے ہاتھ جھٹک کر بولا اپنے یہ فضول مشورے اپنے پاس رکھ۔مجھے وہ لڑکی حاصل کرنی ہے وہ بھی کسی بھی قیمت پر۔وہ میری ضد ہے اور میں اسے ہر صورت حاصل کرونگا اس کے لئے مجھے جو کچھ بھی کرنا پڑا میں کرونگا۔۔اگر وہ معراج کی قسمت میں

لکھی بھی ہے تو میں اسے اس سے چھین لونگا مجھے تیرے مشوروں کی ضرورت نہیں ہے۔ جا یہاں سے اب جو کرنا

ہوگا مجھے خود کرنا ہوگا۔۔ یہ کہہ کر منہاج وہاں سے اٹھ کر چلا گیا۔۔اور یاور افسوس سے سر نفی میں ہلانے لگا۔۔۔ معراج کی درخواست پر ہی آن فردوس حویلی آئی تھی۔ معراج اسے دیکھ کر بہت خوش ہوا تھا۔ تم آگئی۔۔جی آپکا جو حکم تھا وہ مسکرا کر بولی تو معراج بھی مسکرا دیا۔۔اتفاق سے منہاج ادھر سے گزرا تو اسکی ان دونوں پر نظر پڑی۔ جو کسی بات پر مسکرا رہے تھے۔ وہ بے اختیار انکی جانب چلا آیا۔۔ معراج نے سوچا کہ وہ فردوس سے اپنے دل کی بات کر دے تبھی تو اس نے اسے حویلی بلایا تھا۔۔ وہ گویا ہوا۔ وہ فردوس دراصل میں تم سے ایک بات کرنا چاہتا تھا۔ اسلئے تمھیں یہاں بلایا۔۔ فردوس مسکرا کر بولی ہاں کہو۔۔۔ وعدہ کرو کہ تم ناراض نہیں ہوگی۔۔۔

www.kitabibasti.com

نہیں بالکل

بھی نہیں۔ بھلا آپ سے بھی ناراض ہو سکتی ہوں کہو۔۔۔ابھی وہ کہنے ہی والا

تھا کہ منہاج نے وہاں انٹری دی۔۔ارے تم دونوں یہاں کیا کر رہے ہو ؟

معراج گھبرا گیا۔۔وہ۔۔وہ بھائی جان۔۔۔دراصل میں۔۔۔ تبھی فردوس

نے کہا ہم باتیں کر رہے تھے کیوں کوئی مسئلہ ہے کیا؟ منہاج نے غصے سے

مٹھیاں بھینچ لیں۔اس نے کہا معراج تم اپنے کمرے میں جاؤ۔۔جی بھائی

جان۔۔۔ معراج وہاں سے چلا گیا تو منہاج نے کہا ہاں ہے مسئلہ۔ بہت بڑا

مسئلہ ہے۔تم معراج سے تو ہنس ہنس کر باتیں کرتی ہو اور مجھ سے بات کرتے

ہوئے تمھارا منہ ٹوٹتا ہے۔۔یہ سن کر فردوس حیران ہو گی کہ وہ اپنے بھائی

سے جیلس ہو رہا تھا۔وہ سے مزید جلانے کے لئے بولی ہاں کیونکہ معراج بہت

اچھے انسان ہیں۔منہاج نے فردوس کو دیکھتے ہوئے کہا مجھے تو لگ رہا ہے کہ

www.kitabibasti.com

www.kitabibasti.com

تمھارے اور معراج کے درمیان کچھ چل رہا ہے۔۔فردوس مسکرائی جو بھی

سمجھنا ہے سمجھ لو۔۔مجھے کیا ہے۔۔فردوس وہاں سے چلی گئی۔اور منہاج

کھڑا

اسے دیکھتا رہ گیا۔۔وہ کمرے میں آکر بے چینی سے ٹہلنے لگا۔۔وہ سوچ رہا تھا

کہ وہ کیا کرے تبھی کوئی اندر داخل ہوا۔وہ مڑا تو پیچھے نصیبہ کھڑی تھی۔تم؟

تم یہاں کیوں آئی ہو۔؟میں نے منع بھی کیا تھا ناں کہ آئندہ میرے کمرے

میں مت آنا اور ناں مجھے اپنی شکل دکھانا۔۔نصیبو رو پڑی۔اس نے منہاج

کے آگے ہاتھ جوڑتے ہوئے بولی خدا کے لیے چھوٹے سردار مجھے اتنی بڑی

سزاناں دیں۔آپ نے مجھ سے وعدہ کیا تھا۔۔۔مہذج نے غصے سے کہا۔کیا

ہو گا

وعدہ مگر مجھے یاد نہیں ہے۔اب بھول جاؤان باتوں کو اب میرے اور

www.kitabibasti.com

www.kitabibasti.com

تمہارے درمیان ایسا کوئی رشتہ نہیں ہے۔۔۔ نصیبہ رونے لگی۔۔ اتفاق سے فردوس چھت پر کپڑے اتارنے جارہی تھی کہ نصیبو کے رونے کی آواز سن کر وہ منہاج کے کمرے کیطرف بڑھی۔۔ اس نے زرا سا پردہ اوپر کیا تو سامنے ہی نصیبو منہاج کے سامنے ہاتھ جوڑے کھڑی تھی۔۔ خدا کیلئے چھوٹے سردار میرے ساتھ ایسا ظلم ناں کریں میری عزت خراب کردی۔ اب مجھ سے کون شادی کریگا۔ میری زندگی تباہ کردی آپ نے۔۔ منہاج غصے میں آگیا وہ اسکی طرف بڑھا اور غصے سے اسکے بازوؤں کو دبوچتے ہوئے بولا تمھارا دور اب ختم ہو گیا۔ میرے سامنے اب تمھاری کوئی حیثیت نہیں رہی۔ تمھیں تمھارے کام کا معاوضہ مل چکا ہے۔ اب تم دفع ہو جاؤ یہاں سے۔ ورنہ بہت برا ہو گا ایک زندگی بچی ہے کہیں وہ بھی چھین ناں لوں۔۔۔ اس نے نصیبہ کو دھکا دیا وہ نیچے قالین پر جا گری۔۔۔ اچانک ہی

www.kitabibasti.com

www.kitabibasti.com

فردوس کے ہاتھ سے پردہ گرا اور

www.kitabibasti.com

اسی کلائی میں موجود چوڑیوں کی کھنک سے منہاج اور نصیبہ اسکی طرف متوجہ ہوئے۔۔ منہاج اسکی طرف لپکا۔۔ فردوس جلدی سے پلٹی اور تیزی سے سیڑھیاں اترنے لگی اور ساتھ میں وہ پیچھے مڑ مڑ کر دیکھ بھی رہی تھی۔۔ دیکھا کہ منہاج بھی اسکے پیچھے ہے۔۔ وہ بھاگتی ہوئی اچانک سامنے سے آتے معراج سے بری طرح سے ٹکرا

گئی اگر معراج اسے بروقت ناں تھامتا تو وہ بری طرح سے نیچے جا گرتی۔۔ ان دونوں کو دیکھ کر منہاج کے قدم بھی رک گئے۔ فردوس ہانپ رہی تھی۔۔۔

ارے کیا ہوا فردوس؟ تم یہ ہوا کے گھوڑے پر سوار ہو کر کہاں جا رہی ہو؟

معراج نے پوچھا تو فردوس نے انگلی سیڑھیوں کی طرف کرتے ہوئے بولی وہ

www.kitabibasti.com

www.kitabibasti.com

وہ۔۔۔ مگر منہاج جا چکا تھا۔۔ کون ہے وہاں؟؟ معراج نے پوچھا تو اچانک ہی فردوس ہوش میں آگئی اور مسکرا کر بولی وہ میں اور بختاور آنکھ مچولی کھیل رہی تھیں تو وہ مجھے پکڑ رہی تھی۔اسی لئے میں بھاگ رہی تھی۔۔ مجھے بہت سے کام ہیں میں جاتی ہوں فردوس وہاں سے چلی گئی تو معراج نے پلٹ کر اسے جاتے دیکھا اور مسکرا پڑا۔۔۔ سردار صلاح الدین خان نے فیصلہ کر لیا تھا کہ وہ ماسٹر عظیم احمد کے گھر جا کر فردوس کا رشتہ مانگے گا۔۔ ادھر منہاج اچھا خاصا تپا ہوا تھا کہ اب وہ کیا کرے۔۔ وہ کمرے میں کھڑا بے چینی سے ٹہل رہا تھا کہ اسے فردوس چھت پر جاتی نظر آئی وہ اسکے پیچھے لپکا۔۔۔ فردوس کپڑے تار سے اتار رہی تھی کہ اسے اپنے پیچھے کسی کا احساس ہوا تو فوراً سے پلٹی پیچھے بالکل اسکے قریب منہاج کھڑا تھا۔۔ اسکا سانس حلق میں اٹکا۔۔ وہ اسکے بہت قریب تھا۔۔ تت۔۔ تت۔ تم وہ ڈر کر پیچھے ہٹی۔۔ منہاج مسکرایا اور

www.kitabibasti.com

www.kitabibasti.com

اس کے پاس آنے لگا۔وہ پیچھے کیطرف قدم بڑھانے لگی۔۔۔وہ بالکل کونے

سے جا لگی تھی اگر ایک اور قدم اٹھاتی تو چھت سے نیچے گر جاتی۔۔۔ تبھی

منہاج نے اسے بازوؤں سے دبوچ کر اپنے قریب کیا۔۔اور کتنا دور بھاگو گی

مجھ سے بالآخر تمھیں میری طرف ہی آنا ہو گا۔ تم مجھے جانتی نہیں ہو۔اپنی

ضد کا پکا ہوں۔ جو چیز مجھے پسند ہو وہ میں لیکر ہی رہتا ہوں۔اگر ناں ملے تو پھر

زبردستی چھین لیتا ہوں۔ بالکل اسی طرح تم بھی میری ضد ہو اور میں تمھیں

اپنانا چاہتا ہوں۔ تم سے شادی کرنا چاہتا ہوں۔۔۔فردوس نفرت سے بولی۔

مجھے تمھاری شکل سے بھی نفرت

ہے۔۔۔ منہاج نے اسکے منہ پر ہاتھ رکھ کر اسے مزید کچھ کہنے سے روکا۔۔

مجھے یہ گستاخی بالکل بھی پسند نہیں ہے۔آج کی ہے آئندہ ایسی غلطی کی

کوشش بھی مت کرنا۔ ورنہ بہت برا ہو گا۔۔فردوس سے اسکا ہاتھ ہٹایا اور کہا

www.kitabibasti.com

www.kitabibasti.com

میں سب جانتی ہوں تمھارے بارے میں۔اور یہ بھی کہ تمھارااور نصیبو کا چکر چل رہا ہے صرف نصیبو ہی نہیں بلکہ اور بھی بہت سی لڑکیاں تھیں۔اگر میں نے زبان کھول دی ناں تو بہت برا ہو گا تمھارے لئے مسٹر منہاج صلاح الدین خان۔۔یہ سن کر پہلے اسکے چہرے کا رنگ اڑا پھر اس نے قہقہہ لگایا۔۔پھر غصے سے اسکے دونوں بازوؤں کو دبوچتے ہوئے غرایا مجھے دھمکی دے رہی ہو ہاں مجھے منہاج صلاح الدین خان کو۔۔۔اس نے اسکے بازوؤں کو چھوڑتے ہوئے کہا جاؤ جاکر کہہ دو جسے بھی کہنا ہے۔۔کون یقین کریگا۔ سب مجھ سے ڈرتے ہیں کون میرے خلاف گواہی دیگا۔۔وہ مسکرا کر فردوس کو دیکھنے لگا۔۔فردوس کی بڑی بڑی آنکھوں میں اسکے لئے نفرت در آئی وہ اسے غصے سے دیکھنے لگی۔۔۔منہاج نے اسکے چہرے کو غور سے دیکھتے ہوئے مسکرا کر بولا غصے میں تم اور بھی پیاری لگتی ہو۔۔۔منہاج نے کہا

www.kitabibasti.com

شادی تو میری تم ہی سے ہو گی ورنہ کسی سے بھی نہیں۔۔ تم میری نہیں ہوئی تو کسی کی بھی نہیں ہو گی تم پر صرف میرا حق ہے اور کسی کا بھی نہیں۔۔اج شام اماں اور بابا میرا رشتہ لیکر آرہے ہیں تیار رہنا اور جواب ہاں میں ہی ہونا چاہیے ورنہ انکار کی صورت میں بہت برا ہو گا تمھارے ساتھ۔یہ فردوس کا گال تھپتھاتے ہوئے مسکراکر بولا مجھے نگار سے سخت نفرت ہے اسلئے استانی ی

جواب ہاں میں ہونا چاہیے۔۔وہ مسکراتا ہوا وہاں سے چلا گیا۔۔اور فردوس وہیں بہت بنی کھڑی تھی۔۔

وہ گھر آکر بہت مضطرب تھی۔۔ادھر سردار صلاح الدین خان،امیراں بیگم اور رم پاک تیار ہوئے مٹھائی اور فروٹ کے ٹوکرے گاڑی میں رکھوائے اور پھر ماسٹر عظیم احمد کے گھر آگئے۔۔ماسٹر عظیم احمد اور نیک بخت انھیں اپنے

www.kitabibasti.com

گھر کے دیکھ کر حیران رہ گئے تھے۔خادمائیں مٹھائی اور پھلوں کے ٹوکرے

لیکر اندر رکھ آکر رکھ دیئے۔۔ سردار صلاح

الدین خان نے انھیں جانے کا حکم دیا۔ماسٹر عظیم احمد نے انھیں بٹھایا اور کہا

سردار جی یہ مٹھائی اور فروٹ کے ٹوکرے سب خیریت ہے ناں ؟تینوں

ساتھ بیٹھے ہوئے تھے۔ منہاج نے کہا کیا آپ کو ہمارے آنے کی خوشی نہیں

ہوئی۔۔ارے نہیں نہیں بیٹابیت خوشی ہوئی کہ آپ لوگ ہمارے غریب

خانے میں تشریف لے آئے۔۔ منہاج کی نگاہیں بھٹک رہی تھیں۔۔وہ

فردوس کو ڈھونڈرہا تھا۔نیک بخت نے فردوس کو آواز دی تو وہ باہر نکل آئی۔

انھیں

ٹھٹھی۔ پھر سلام کیا۔۔اس نے منہاج کو دیکھا جو اسے دیکھ کر دلکشی سے

مسکرا رہا تھا۔۔اور پھر اسے

www.kitabibasti.com

www.kitabibasti.com

دیکھ کووہ

اشارے سے مٹھائیوں اور پھلوں کے ٹوکروں کیطرف اشارہ کرتے ہوئے کہادیکھو میں لے آیا۔۔۔جاپتر جاکے سردار جی والوں کیلیئے چائے بنا کر لے آ۔۔جی اماں فردوس وہاں سے کچن میں چلی گئی۔۔۔سردار صلاح الدین خان نے کہاماسٹر جی ہم اپنے بیٹے کی پسند کے ہاتھوں مجبور ہو کرادھر آئے ہیں۔وہ کیاہے کہ معراج آپکی بیٹی کو پسند کرتا ہےاور اگر آپ اپنی بیٹی کارشتہ میرے بیٹے کے لئے دے دیں تو بڑی خوشی ہو گی۔۔۔یہ سن کر دونوں میاں بیوی کا منہ کھل گیا۔نیک بخت نے کہاارے سردار جی یہ آپ کیا کہ رہے ہیں ہماری بیٹی کارشتہ ؟ تھی میران بیگم نے منہ پھلا کر کہاآتو نہیں رہے تھے مگر بیٹے کی پسند کے آگے مجبور ہو گئے۔ورنہ میرے پڑھے لکھے ڈاکٹر بیٹے کے لئے لڑکیوں کی کمی نہیں تھی۔چودھری ربنواز کی اکلوتی بیٹی بانو کا بھی رشتہ آیا

www.kitabibasti.com

www.kitabibasti.com

تھا۔۔ مگر تیری بیٹی میں ناں جانے ایسا کیا

دیکھ لیا کہ اس رشتے سے انکار کر دیا۔ میں بھی اس رشتے سے بالکل بھی خوش

نہیں ہوں۔ سردار صلاح الدین خان نے امیراں بیگم کو خاموش کرادیا۔۔۔

جی ماسٹر صاحب آپ کیا کہیں گے۔۔ ارے سردار جی یہ تو میرے لئے اعزاز

کی بات ہو گی۔ کہ میری بیٹی آپکی بہو بنے گی۔۔۔ اس سے بڑی بات اور کیا ہو

گی۔۔ کہ میری بیٹی آپکی حویلی کی عزت بنے گی۔ مجھے یہ رشتہ قبول ہے۔۔

ماسٹر عظیم اور سردار صلاح الدین خان نے ایک دوسرے سے مصافحہ کیا۔

نیک بخت نے امیراں بیگم کو مبارکباد پیش کی جسے اس نے روکھے منہ وصول

کیا۔۔۔ سردار جی میری طرف سے یہ رشتہ

پکا۔۔ تبھی چائے لاتی فردوس یہ سن کر چونکی۔۔ وہ چائے رکھتے ہوئے

بولی۔ مگر مجھے یہ رشتہ منظور نہیں ہے۔۔ منہاج نے یہ سنا تو اسکے ہونٹوں پر

www.kitabibasti.com

www.kitabibasti.com

مسکراہٹ دوڑ گئی۔ وہ یہی تو چاہتا تھا کہ فردوس انکار کر دے۔۔ سب

www.kitabibasti.com

فردوس کو دیکھنے لگے۔۔ سردار صلاح الدین خان نے کہا مگر کیوں بیٹا؟ کیوں منظور نہیں ہے تمھیں یہ رشتہ؟ فردوس منہاج کو دیکھتے ہوئے بولی مجھے اس سے شادی نہیں کرنی۔۔۔ تبھی نیک بخت نے اسے جھاڑ دیا یہ کیا بکواس کر رہی ہے۔ کتنا اچھا رشتہ آیا ہے۔ اور تو انکار کر رہی ہے۔۔۔ اماں یہ میری زندگی ہے اور مجھے اپنی زندگی کے فیصلے خود کرنے دیں۔۔۔ میں اپنی زندگی کے فیصلے خود کر سکتی ہوں سردار جی آپکا بہت بہت شکریہ کہ آپ ادھر تشریف

لے آئے۔ مگر افسوس کے ساتھ میں آپکے بیٹے کیساتھ شادی نہیں کر سکتی۔۔۔ تبھی منہاج اسے مزید تاؤ دلاتے ہوئے بولا کیوں کیا خرابی ہے اس

www.kitabibasti.com

www.kitabibasti.com

رشتے میں جو تم انکار کرہ ہو۔۔۔ منہاج صاحب میں آپ کو بتا چکی ہوں کہ یہ

میری زندگی ہے اور میں اپنی زندگی کے فیصلے کرنے میں خود بااختیار ہوں۔۔

آپ لوگ اب جا سکتے ہیں۔۔۔امیراں

بیگم بڑبڑائی میں ناں کہتی تھی یہ منہ پھٹ، منہ زور اور ضدی لڑکی ہے۔ کر

وادی ناں آپکے بیٹے نے ہماری

بے عزتی۔۔۔۔ سردار صلاح الدین خان بیوی اور بیٹے کیساتھ روانہ

ہوا۔۔۔۔ نیک بخت فردوس کو برا بھلا کہنے

لگی۔ آخر برائی کیا تھی اس میں۔ کتنا پیارا اور خوبصورت بچہ ہے۔ بد بخت

لڑکی اپنے نصیب پر خود ہی کلہاڑی مار دی کیا اس سے زیادہ اچھے رشتے آئیں

گے تیرے لیے۔ ارے سمجھاناں فہیم کے ابا۔۔ ماسٹر عظیم احمد چارپائی پر

خاموش سا

www.kitabibasti.com

www.kitabibasti.com

بیٹھا تھا۔۔ فردوس غصے سے بولی بس کر دیں اماں۔ مجھے اور زیادہ تنگ ناں

کریں یہ کہہ کر فردوس کمرے میں چلی گئی۔۔۔ معراج بے چینی سے انکا

انتظار کر رہا تھا۔ جب وہ آئے تو وہ جلدی سے انکی طرف لپکا۔ بابا کیا کہا ماسٹر

جی نے ؟؟ سردار صلاح الدین خان اور امیراں بیگم خاموشی سے بیٹھ گئے۔۔

کیا ہوا؟ منہاج نے اسکے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔ لڑکی نے انکار کر دیا

ہے۔۔ کیا؟؟ معراج کو یقین ناں آیا۔۔ ہاں اسکا کہنا ہے کہ وہ تم سے شادی

نہیں کریگی۔۔۔ مگر کیوں ؟؟ پتہ نہیں۔ تم خود ہی پوچھ لو۔۔۔ تبھی امیراں

بیگم پھٹ پڑی منع کیا تھا کہ اس لڑکی کا رشتہ مت کے مگر کسی نے میری ایک

ناں سنی وہ منہ پھٹ اور بد تمیز لڑکی ہے اب کروا دی ناں بے عزتی۔ اس لڑکی

نے انکار کر دیا اب جب یہ بات پورے گاؤں میں پھیلے گی کہ ایک لڑکی نے

ہمیں انکار کر دیا تو کیا عزت رہ جائے گی ہماری لوگ ہنسیں گے ہم پر۔۔۔ مگر

www.kitabibasti.com

www.kitabibasti.com

ناں ناں اس شہزادے کو تو وہ لڑکی ہی چاہیے تھی۔اب دیکھ لیا ناں۔۔۔
منہاج دل ہی دل میں خوش ہو رہا تھا جیسا اس نے سوچا تھا بالکل ویسے ہی ہو
رہا تھا۔۔۔اسکا منصوبہ کامیاب گیا تھا۔۔ معراج
کو تو بالکل بھی یقین نہیں آرہا تھا کہ فردوس نے انکار کر دیا ہے۔۔۔نیک
بخت تو خاموش ہونے کا نام ہی نہیں لے
رہی تھی اور مجبوراتنگ آکر فردوس نے خود کو کمرے میں بند کر لیا۔۔۔ماسٹر
عظیم احمد بھی خاموش خاموش سے رہنے لگے تھے۔۔ابھی سردار صلاح
الدین خان نے گاؤں والوں کو کچھ نہیں بتایا تھا۔گاؤں والے سردار صلاح
الدین خان کی خاموشی پر کھسر پھسر کر رہے تھے۔کہ وہ ماسٹر عظیم احمد کے
گھر رشتہ لیکر گیا تھا مگر ابھی تک کوئی جواب نہیں ملا لوگ طرح طرح کی
باتیں بنا رہے تھے اور سردار صلاح الدین خان پریشان ہو گیا تھا کہ اب وہ

www.kitabibasti.com

گاؤں والوں کو کیا جواب دے منہاج یہی تو چاہتا تھا کہ کوئی حل ناں ملے تو وہ خود کو پیش کر دے۔۔۔اور فردوس سے اسکی شادی ہو جائے۔۔۔فردوس بچوں کو پڑھانے سکول آگئی تھی ماں کی باتوں سے بچنے کے لئے اس نے سکول کا رخ کیا تھا۔۔تیج معراج کی گاڑی گرد اڑاتی ہوئی وہاں آگئی۔۔فردوس کیسا تھ سب بچے بھی اسے دیکھنے لگے۔۔معراج گاڑی سے اترا اور فردوس کے پاس آیا۔۔فردوس مسکرائی۔ارے آپ یہاں کیسے ؟مجھے تم سے ایک ضروری بات کرنی ہے۔۔ہاں کہو۔۔۔ادھر نہیں وہاں چلو۔۔۔فردوس بچوں کو سبق یاد کرنے کا کہتی معراج کیسا تھ زرا سا آگے

آئی ہاں کہو کیا کہنا چاہتے ہو۔۔۔تم نے رشتے سے انکار کیوں کیا۔۔۔اوہ تو آپ اس بارے میں بات کرنے آئے ہیں۔۔جی۔۔ مگر میں اس ٹاپک پر بات نہیں کرنا چاہتی۔۔فردوس جانے لگی تو معراج پھٹ پڑا آخر مجھ میں کیا برائی

www.kitabibasti.com

تھی کہ تم نے میرا رشتہ ٹھکرادیا۔ میں تو سمجھتا تھا کہ تم خوش ہو گی کیونکہ تمھارا اور میرا ایک ہی مشن تھا۔ گاؤں والوں کے لیے اچھا سوچنا۔ سوچا تھا کہ مل کر کام کریں گے۔۔ مگر پتہ نہیں تم نے کیوں انکار کر دیا۔۔۔ یہ سن کر فردوس پلٹی۔ کیا کہا آپ نے؟ آپکا رشتہ؟۔۔ ہاں میرا رشتہ! فردوس نے اپنا سر تھام لیا۔۔ اوہ میرے خدایا۔۔ فردوس نے اپنی آنکھیں بند کر لیں آہستہ آہستہ اسے سب کچھ سمجھ میں آگیا۔ کہ یہ سب منہان کا کیا دھرا تھا۔۔۔ فردوس نے مسکرا کر کہا۔ معراج میں بالکل بھی نہیں جانتی کہ سردار جی آپکا رشتہ لیکر آئے ہیں۔ میں سمجھی تھی کہ وہ آپکے بڑے بھائی کا رشتہ لیکر آئے ہیں اسلئے میں نے انکار کر دیا۔۔۔ اور آپ نے بھی مجھے نہیں بتایا تھا کہ آپ اپنے والدین کو میرے گھر بھیج رہے ہیں تو میں غلط فہمی کا شکار ہو گئی۔۔۔ میں اس رشتے پر راضی ہوں۔ واقعی؟ معراج یہ سن بہت خوش ہوا

www.kitabibasti.com

تھا۔اس نے سکون کا سانس لیا اور جلدی سے واپس روانہ ہوا تاکہ اپنے ماں باپ کو یہ خوشخبری سنا سکے۔۔فردوس اسے جاتا دیکھ کر مسکرائی اور دل میں کہا۔منہاج صلاح الدین خان تمھارا یہ پلان فلاپ گیا۔تم کبھی بھی اپنے مقصد میں کامیاب نہیں ہو سکو گے۔۔۔سردار صلاح الدین خان پریشان بیٹھا تھا۔پاس ہی امیراں بیگم اور منہاج بھی بیٹھے تھے۔۔باپ کو پریشان دیکھ کر منہاج نے کہا بابا میں آپکی پریشانی سمجھ سکتا ہوں۔معراج کے رشتے سے اس نے انکار کر دیا مگر میرے پاس دوسرا حل ہے۔۔وہ کیا۔۔؟سردار صلاح الدین خان نے پوچھا تو منہاج نے ہمت جمع کر کے کہا بابا فردوس چونکہ معراج کو پسند نہیں کرتی اسلئے اس نے انکار کر دیا۔کیوں ناں آپ میری۔۔۔۔ابھی وہ کہنے ہی لگا تھا کہ معراج وہاں داخل ہوا۔۔وہ بہت خوش تھا۔۔وہ باپ کے پاس بیٹھ گیا اور اسکے ہاتھ پکڑ کر

بولا بابا فردوس اس رشتے سے راضی ہے۔وہ سمجھی تھی کہ آپ لوگ بھائی کا رشتہ

لیکر آئے ہیں اس لئے اس نے انکار کر دیا تھا۔۔ بابا وہ راضی ہے۔اس نے ہاں کہی ہے۔۔یہ سن کر سردار صلاح الدین خان نے پر سکون ہو گیا۔۔۔ منہاج پر گھبراہٹ طاری ہو گئی تھی۔۔امیراں بیگم نے کہانی اس نے ہماری اتنی بے عزتی کی اور اب ہم پھر اسکے گھر جائیں ناک رگڑنے۔۔۔ سردار صلاح الدین خان نے کہا بیٹے کی خوشی کے لئے

جانا ہو جانا ہو گا میراں بیگم۔۔۔ معراج خوش ہو گیا تھا۔

فردوس بھی بہت خوش تھی۔وہ سمجھ گئی تھی کہ یہ منہاج صلاح الدین خان کی شرارت تھی۔شکر تھا کہ وہ وقت پر جان گئی تھی۔وہ گھر آئی تو ماں کے گلے لگ کر بولی اماں میں اس رشتے پر راضی ہوں۔۔اور میں نے معراج سے

www.kitabibasti.com

بھی کہہ دیا ہے کہ وہ بارات لے آئیں۔۔۔۔واقعی ؟؟ نیک بخت خوش ہو گئی۔۔ہاں اماں میں راضی ہوں۔۔نیک بخت نے اسے گلے سے لگالیا۔۔ماسٹر عظیم احمد نے فردوس کا فیصلہ سنا تو بہت خوش ہوا تھا۔وہ بھی یہی چاہتا تھا کہ فردوس

کی شادی معراج جیسے لڑکے سے شادی کرے۔۔سردار صلاح الدین خان نے پورے گاؤں میں اعلان کرادیا

تھا۔کہ اسکے بیٹے کا رشتہ ماسٹر عظیم احمد کی بیٹی سے طے ہو گیا ہے۔۔پورے گاؤں میں مٹھائیاں تقسیم کی گئیں۔۔حویلی میں شادیانے بجنے لگے۔سردار صلاح الدین خان یہ شادی بڑی دھوم دھام سے کرانا چاہتا تھا۔سردار صلاح الدین بہت خوش تھا کیونکہ حویلی میں کئی سال بعد کوئی خوشی کا موقع آیا تھا۔اور امیر اں بھی ناچاہتے ہوئے بھی بیٹے کی خوشی میں خوش ہو گئی تھی

www.kitabibasti.com

www.kitabibasti.com

اور بقول اپنی منہ پھٹ، منہ زور، بد تمیز اور ضدی بہو کیلیئے زیوارات اور

کپڑے وغیرہ خریدنے لگی تھی۔ حویلی میں گھما گھمی تھی۔ ہر طرف شادی کی

تیاریاں ہو رہی تھیں۔۔ سب خوش تھے مگر

ناں خوش تھا تو صرف منہاج صلاح الدین خان! اسکا دل حسد کی آگ میں

جل رہا تھا۔ وہ بہت افسردہ اور پریشان تھا۔ اور اپنے کمرے میں بند تھا۔۔

ماسٹر عظیم احمد نے اپنے بڑے بیٹے فہیم کو بھی شہر سے بلا لیا تھا تا کہ بہن کی

شادی

ی تیاریوں میں انکی مدد کر سکے۔ معراج اچھا لڑکا تھا اور فہیم بھی اس رشتے سے

بہت خوش تھا۔ آج فردوس کی

امنگنی تھی۔۔ امیراں بیگم نے زیورات، کپڑے، مٹھائیاں، فروٹ اور ناں

جانے کیا کچھ اپنی منہ پھٹ اور بد تمیز بہو کے لئے خریدے اور پھر سر دار

www.kitabibasti.com

www.kitabibasti.com

صلاح الدین خان اور خادماؤں کے ساتھ ماسٹر عظیم احمد کے گھر باقاعدہ منگنی کی رسم کی

ادا کرنے آگئی۔۔فردوس کے ہی کہنے پر ادھر انکے گھر امیراں بیگم نے سادگی سے منگنی کی رسم کی۔اسکے بعد امیراں بیگم نے حویلی جاکر اس کی خوشی منانی تھی۔ مگر فردوس ان سب کیخلاف تھی۔۔امیراں بیگم نے فردوس کی انگلی میں

انگوٹھی پہناتے ہوئے کہا کہ یہ انگوٹھی بقول اس کے کہ یہ انگوٹھی خاندانی انگوٹھی تھی۔جو باری باری حویلی کی ساری بہوئیں پہنتی آرہی تھیں۔۔

امیراں بیگم نے ناں چاہتے ہوئے بھی اپنی منہ پھٹ اور بدتمیز بہو کو گلے سے لگالیا۔۔اور اسکا ماتھا چوما۔۔منہاج ماں باپ کیساتھ ناں گیا تھا امیراں بیگم اور صلاح الدین خان نے اس سے کہا بھی تھا

www.kitabibasti.com

کہ وہ بڑا بھائی ہے اسے وہاں چلنا چاہئے مگر اس نے طبیعیت کی خرابی کا بہانہ بنایا۔ وہ کیسے وہاں جا سکتا تھا۔ اج اسکے تمام دعوے دھرے کے دھرے رہ گئے تھے۔ یہ پہلی ضد تھی جسے وہ ناں پا سکا تھا۔۔ اسکی ہزار کوششوں کے باوجود بھی فردوس اسکے ہاتھ سے نکل گئی تھی۔ وہ کمرے میں بند بیٹھا تھا۔۔ بانو کا رشتہ ناں لینے پر چودھری ربنواز سردار صلاح الدین خان سے ناراض ہو گیا تھا مگر سردار صلاح الدین خان کو بھی پرواہ کہاں تھی اسے اپنے بیٹے کی خوشی عزیز تھی۔۔۔۔ ماسٹر عظیم احمد بھی خوش تھا کہ اسکی سردار صلاح الدین خان سے رشتہ داری ہو گئی ہے۔۔ امیراں

بیگم فردوس کو انگوٹھی پہنا کر آئی تو اسکی خوشی اس نے حویلی میں پوری دھوم دھام سے منائی۔۔ رشتہ ہو جانے کے بعد سردار صلاح الدین خان ماسٹر عظیم احمد کو بہت عزت و تکریم دے رہا تھا۔۔ گاؤں میں اب نیک بخت کی

www.kitabibasti.com

بھی بڑی عزت ہونے لگی تھی۔ نیک بخت کو اپنی بیٹی کی قسمت پر رشک آنے لگا تھا۔۔ اس نے تو کبھی خواب میں بھی یہ ناں سوچا تھا کہ اسکی بیٹی اس حویلی کی بہو بنے گی۔ جہاں پر وہ کبھی کام کرنے جاتی تھی۔۔ ادھر منہاج کے دل و دماغ کا برا حال تھا۔۔ اس کے ہاتھ سے سب کچھ نکل چکا تھا۔۔ ایسا پہلی بار ہوا تھا کہ اسکی کوئی ضد

پوری نہیں ہوئی تھی۔۔ فہیم واپس شہر جا رہا تھا کہ سردار صلاح الدین خان نے انھیں پیغام بھیجا کہ وہ شہر ناں جائے بلکہ آج رات وہ حویلی میں ان سب کی دعوت کر رہے ہیں وہ پوری فیملی کے ساتھ حویلی آئے۔۔ یہ خاص ان کے لیے ہی اہتمام کیا گیا ہے۔ ساتھ میں یہ حکم بھی تھا کہ فردوس کو بھی ساتھ لے آئیں۔ فردوس کو یہ سب اچھا نہیں لگا تھا مگر وہ کیا کرتے سردار صلاح الدین خان کا حکم جو تھا اور اسے ہر حال میں ماننا تھا۔۔ وہ سب حویلی جانے کی

www.kitabibasti.com

تیار یا کرنے لگے۔۔وہ سب تیار ہو کر گھر سے نکلنے ہی لگے تھے کہ دروازے پر دستک ہوئی۔ماسٹر عظیم احمد نے دروازہ کھولا تو سامنے بھاگاں اور دو تین ملازمائیں کھڑی تھیں۔انکے ہاتھوں میں کپڑے،زیورات،اور سنگھار وغیرہ تھے۔وہ اندر داخل ہوئیں۔نیک بخت نے خیری سے پوچھا یہ کس لیے ہے؟ بھاگاں نے آسمانی اور گلابی مکس کلر کا بہت ہی زیادہ کامدار خوبصورت جوڑا نیک بخت کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا کہ یہ ملکانی جی نے اپنی ہونے والی بہو کے لئے خاص طور پر بھجوایا ہے کہ فردوس یہ جوڑا اور یہ سب پہن کر حویلی آئے۔۔نیک بخت خوش ہو گئی۔۔ہاں ہاں ضرور کیوں نہیں۔۔تم لوگ جاؤ ہم بس آتے ہی ہیں۔۔بھاگاں سامان دیکر چلی گئی۔۔۔نیک بخت نے وہ سارا کچھ فردوس کو دیتے ہوئے بولی جا جا کر تیار ہو جا۔اور اسکا ماتھا محبت سے چومتے ہوئے بولی تو بہت خوش قسمت ہے۔تیری ساس نے کیسے محبت سے

www.kitabibasti.com

یہ سب بھیجا ہے۔ جاجا کر اچھے سے تیار ہو جاتا کہ وہ تجھے دیکھے تو خوش ہو جائے۔ فردوس بولی اماں وہ یہ سب بھیج کر کیا باور کرانا چاہتی ہیں کہ میرے پاس پہنے کو اچھے کپڑے نہیں ہیں۔۔ جھلی پاگل۔۔ جاجا کر جلدی سے تیار ہو نا ہمیں دیر ہو رہی ہے۔۔۔ جی اماں۔۔۔ فردوس ناں چاہتے ہوئے بھی تیار ہونے چل دی۔۔

باہر سب کھڑے فردوس کا انتظار کر رہے تھے۔ تبھی ان کے دروازے کے باہر معراج صلاح الدین خان گاڑی لیے حاضر ہوا۔ تینوں حیران ہوئے۔ مگر انھیں بے حد خوشی بھی تھی۔ نیک بخت، فہیم اور ماسٹر عظیم احمد باہر آ گئے۔ معراج گاڑی سے باہر نکلا۔ ماسٹر عظیم احمد اور فہیم سے مصافحہ کیا اور نیک بخت کو سلام کیا۔ جسکا جواب نیک بخت نے بڑی محبت سے دیا۔۔ ارے بیٹا تمھیں آنے کی کیا ضرورت تھی۔ خوامخواہ میں تکلیف کی۔ ہم خود آ جاتے۔

www.kitabibasti.com

www.kitabibasti.com

معراج مسکرایا نہیں چاچا اس میں تکلیف والی کونسی بات ہے۔اب تو ہماری رشتہ داری ہو گئی ہے۔۔۔یہ سن کر وہ چاروں مسکرائے معراج نے فرنٹ سیٹ کا دروازہ کھولا اور ماسٹر عظیم احمد کچھ جھجکتے ہوئے بیٹھ گیا۔ فہیم اور نیک بخت بھی گاڑی میں بیٹھ گئے تھے۔۔نیک بخت اپنی انگلیاں مروڑتے ہوئے غصے سے بولی پتہ نہیں یہ لڑکی کہاں مر گی ہے۔ کتنی دیر کر دی ہے اس نے۔۔ معراج نیک بخت کی بڑبڑااہٹ سن کر مسکرادیا۔میں جا کر دیکھتی ہوں۔نیک بخت اترنے ہی لگی تھی کہ فردوس باہر آئی۔۔معراج کے ہونٹوں پر مسکراہٹ دوڑ گئی۔۔وہ بے حد خوبصورت لگ رہی تھی اس نے سر پر بڑی چادر لے رکھی تھی۔معراج نے اسکے لئے دروازہ کھولا۔۔فردوس مسکراتی ہوئی بیٹھ گئی۔۔نیک بخت اسکے بیٹھتے ہی بول پڑی اتنی دیر کر دی کہاں مر گئی تھی۔۔

www.kitabibasti.com

www.kitabibasti.com

کب سے معراج بابا انتظار کر رہا ہے۔۔۔

۔فردوس نے تنگ آکر کہا۔اماں تیار ہو رہی تھی آپ ہی نے تو کہا تھا کہ خوب

تیار ہوؤں تا کہ ساس صاحبہ مجھے

دیکھیں تو خوش ہو جائیں۔یہ جملہ معراج ے کانوں پر پڑا تو اختیار و نو پر

مسکراہٹ دور گئی۔نیک بخت

بے ہونے ڈر کر معراج کو دیکھا تھا۔۔اس نے فردوس کو کہنی مارتے ہوئے

کہا زبان کے آگے خندق ہے۔جب بھی بولنا کفن پھاڑ کر بولنا۔۔۔۔گاڑی

حویلی کیطرف روانہ ہو چکی تھی۔۔ماسٹر عظیم احمد ہاتھ میں تسبی لئے ذکر میں

مصروف

تھا۔۔معراج کی نگاہیں بار بار بھٹک کر سامنے لگے آئینے پر اُٹھتیں جہاں سے

www.kitabibasti.com

www.kitabibasti.com

فردوس کا عکس نمایاں ہو رہا تھا۔وہ کھڑکی سے سر باہر نکالے باہر کا منظر دیکھ رہی تھی۔۔اس نے نگاہیں ہٹالیں کیونکہ اس وقت فردوس کا باپ اور بھائی بھی گاڑی میں

www.kitabibasti.com

موجود تھے۔۔وہ جونہی حویلی میں داخل ہوئے۔ملازماؤں نے پھولوں کی پتیاں ان پر نچھاور کر کے انکا استقبال کیا تھا۔۔امیراں بیگم اور سردار صلاح الدین خان بھی وہیں انکے استقبال کے لئے موجود تھے۔۔۔معراج ایک طرف ہو گیا تھا۔۔سردار صلاح الدین خان نے فہیم اور ماسٹر عظیم احمد سے مصافحہ کیا۔اور فردوس کے سر پر ہاتھ رکھا۔۔امیراں بیگم نے بھی فردوس کو گلے سے لگا کر پیار کیا اور اسکی خوب تعریف بھی کی۔۔وہ سب اندر کیطرف بڑھ گئے۔۔ملازمائیں چائے کیساتھ دیگر لوازمات بھی لے آئی تھیں۔۔حال

www.kitabibasti.com

www.kitabibasti.com

احوال کے بعد باتوں کا سلسلہ شروع ہوا۔ فردوس کی نگاہیں لاشعوری طور پر منہاج صلاح الدین خان کو ڈھونڈ رہی تھیں۔ حالانکہ منہاج جانتا تھا کہ آج فردوس حویلی آرہی ہے پھر بھی وہ غائب تھا۔۔اسے دیکھنے کے لئے ہی فردوس کی نگاہیں بھٹک رہی تھیں۔۔سب کو باتوں میں مشغول دیکھ کر فردوس وہاں سے اٹھ کر باہر آگئی۔۔وہ حویلی میں منہاج صلاح الدین خان کو ڈھونڈ رہی تھی۔وہ منہاج کے کمرے کے پاس کھڑی تھی اور ادر گرد کا جائزہ لینے کے بعد دروازہ کھول کر اندر جھانکا مگر منہاج کمرے میں بھی ناں تھا۔۔

اسکا ماتھا ٹھنکا! یہ شخص اس وقت کہاں ہو سکتا ہے؟ تبھی کسی ملازمہ کی آواز پر وہ ہڑبڑا گئی۔ کیا دیکھ رہی ہیں فردوس بی بی؟؟ وہ وہ منہاج صلاح الدین خان کہاں ہیں نظر نہیں آرہے؟ ناں چاہتے ہوئے بھی سچ اسکی زبان سے پھسل گیا۔۔وہ جی کسی کام کے سلسلے میں صبح سویرے ہی حویلی سے نکل گئے تھے

www.kitabibasti.com

۔۔وہ تجسس سے بولی۔ کہاں چلے گئے ؟؟ نہیں معلوم جی ! ! ناں جانے کیوں
وہ منہاج صلاح الدین خان کی حویلی میں غیر موجودگی سے ناں خوش تھی۔۔
تم کیا کرتے پھر رہے ہو۔ منہاج صلاح الدین خان۔اتنا تو میں جانتی ہوں کہ
تم مجھے کبھی بھی اگنور نہیں کر سکتے۔کوئی بات تو ضرور ہے۔۔وہ اسی سوچ
میں گم نیچے اتر آئی تھی۔ تبھی اسے نصیبہ مل گئی تھی۔۔ارے نصیبو تم ؟؟وہ
نصیبہ کے گلے لگ گئی۔۔ مگر نصیبہ کی اجڑی حالت دیکھ کر وہ ٹھٹھی تھی۔وہ
بولی نصیبہ ؟؟ہاں میں صرف نام کی نصیبہ ! میرے تو نصیب ہی خراب ہیں۔
نصیب تو تیرے جاگے ہیں ناں ! تو اس حویلی کی بہو بننے جارہی ہے اور یہ
سب مرد کیو جہ سے ہو رہا ہے۔۔اگر معراج پہل ناں کرتا تو کچھ بھی نہیں ہو
سکتا تھا۔ مگر افسوس کہ منہاج نے ایسا کچھ بھی ناں کیا۔ تیری بات بالکل
درست تھی۔ مجھ جیسی غریب لڑکیاں اس حویلی کی بہو کیسے بن سکتی

www.kitabibasti.com

ہیں۔۔۔۔یہ نصیبہ چند دن پہلے والی نصیبو سے بہت الگ نظر آرہی تھی۔۔

بہت ہی اجڑی ہوئی حالت میں۔اداس آنکھیں چہرے پر غم کے آثار واضح

تھے۔تو بالکل ٹھیک کہتی تھی منہاج ہے ہی کمینہ انسان میں میں اسے کیا

سمجھتی رہی اور وہ کیا نکلا میں تو

سچ میں اس سے بہت محبت کرتی تھی۔۔۔۔مت روؤ نصیبہ مت روؤ اللہ اس

ظالم کو پوچھے گا۔۔۔۔وہ تب کی بات

ہے ناں جب اللہ اسے پیچے۔مگر میں ابھی کی بات کر رہی ہوں۔میری زندگی

تو تباہ ہو گئی ناں۔۔اس نے میری زندگی برباد کر دی۔کون کریگا اب مجھ سے

شادی؟سنہرے خواب دکھا کر وہ مجھے بے وقوف بناتا رہا۔اور میں بے وقوف

بنتی

رہی۔مگر اب پچھتا رہی ہوں جب سب کچھ برباد ہو گیا۔کاش۔میں تمھاری

www.kitabibasti.com

باتوں کا یقین کر لیتی۔۔ نصیبہ رو دی۔ تبھی سفید کاٹن کے کپڑوں میں ملبوس منہاج صلاح الدین خان ایک ہاتھ میں چشمہ اور دوسرے ہاتھ میں موبائل فون پکڑے اندر داخل ہوا اور پہلی ہی نظر فردوس پر جا پڑی تھی۔اس نے دیکھا تو بس دیکھتا ہی گیا۔۔نصیبہ فردوس کے کندھے پر سر رکھے اور ہی تھی۔۔فردوس کی اچانک منہاج صلاح الدین خان پر پڑی تھی۔۔جو بغور اسے دیکھ رہا تھا۔فردوس کا دل دھڑ کا پھر خود پر قابو پاتے ہوئے نفرت سے بولی۔نصیبو اللہ بہت بڑا ہے وہ بہتر انصاف کرنے والا ہے۔اس ظالم انسان کو ضرور سزا ملے گی۔۔ تبھی نصیبہ نے سر اٹھایا تو اسکی نظر منہاج صلاح الدین خان پر پڑی۔۔جو غصے سے اسے دیکھ رہا تھا۔۔نصیبہ ڈر گئی تھی۔۔اور جلدی سے وہاں سے چلی گئی۔۔ منہاج نصیبہ کو جاتا تکنے لگا۔۔وہ نظروں سے اوجھل ہوئی تو وہ فردوس کو دیکھنے لگا۔۔فردوس نے ایک نفرت بھری نگاہ سے

www.kitabibasti.com

منہاج صلاح الدین خان کو دیکھا اور وہاں سے کچن کی طرف چلی گئی۔

منہاج غصے سے کمرے میں داخل ہوا۔ موبائل بیڈ پر سینخ دیا اور اپنا سر پکڑ کر بیڈ پر بیٹھ گیا۔ فردوس کچھ دیر کچن میں کھڑی رہی پھر کچن سے باہر نکل آئی۔ تبھی اسے سامنے منہاج مہمان خانے جاتا دکھائی دیا تو اسے تنگ کرنا ضروری سمجھا۔۔ وہ منہاج کے رستے میں حائل ہو گئی۔ بڑا گھمنڈ تھا تمھیں اپنی ضد پر۔ کہاں گئی تمھاری گھمنڈ اور

انا۔۔ فردوس اسکا مذاق اڑاتے ہوئے بولی۔ کیا کہا تھا تم نے مجھ سے یہی کہ میں تمھاری ضد ہوں۔ اور تم مجھے ہر حال میں اور کسی بھی قیمت پر حاصل کرو گے.. چہ چہ چہ۔۔۔ وہ اس پر ہنسی۔۔۔ بڑا ناز تھا تمھیں اپنی دولت پر۔ کہ دولت کے زور پر تم مجھے حاصل کر لو گے۔۔ اب کہاں ہے تمھاری وہ دولت ؟؟ مجھے حاصل کیوں ناں کیا؟؟ منہاج غصے سے اسے دیکھ رہا تھا وہ

www.kitabibasti.com

www.kitabibasti.com

اسکی برداشت کو آزما رہی تھی۔۔ منہاج صلاح الدین خان تم خود کو کیا سمجھتے ہو۔ کہ تم دولت کی مدد سے تم کوئی بھی لڑکی خرید سکتے ہو۔۔ تاکہ اپنی حوس پوری کو سکو۔۔۔ مگر نہیں منہاج صلاح الدین خان ہر بار ایسا نہیں ہوتا۔

فردوس اسکی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کہہ رہی تھی۔ تم نے ہر لڑکی کو اپنی پراپرٹی

سمجھ رکھا ہے۔ کہ جب دل چاہا کسی بھی لڑکی کو اپنے دل بہلانے کے لئے خرید لیا۔۔ مگر ہر لڑکی نصیبو نہیں ہوتی۔۔ کوئی فردوس عظیم احمد بھی ہوتی ہے۔۔ فردوس کو کبھی بھی ہلکا مت لیناوہ بہت بھاری پڑتی ہے اب دیکھ لیانا اپنا انجام!! کیسے شکست دے دی تھیں۔۔ تمھاری انا کو، تمھارے گھمنڈ کو، تمھارے غرور کو، اور خاص کر تمھاری ضد کو کیسے نیست و نابود کر دیا۔۔۔ افسوس کیساتھ تمھاری یہ خواہش بس خواہش ہی رہ گئی۔۔ آہ مسٹر صلاح

www.kitabibasti.com

www.kitabibasti.com

الدین خان فردوس عظیم احمد نے کیسے تمھارا غرور خاک میں ملا دیا۔۔ کیسا لگا

تمھیں میرا سرپرائز؟؟ وہ ہنسی۔۔۔اب تو میں تمھاری بھابھی بننے والی ہوں۔

اب زرا سنبھل کے رہنا کیونکہ اب ہر وقت میں تمھاری بھابھی بن کر

تمھارے بھائی کیساتھ رہوں گی۔ کیا تم یہ برداشت کر سکو گے۔۔ فردوس

مسکرائی تو منہاج نے غصے سے اپنی مٹھیاں بھینچ لیں۔۔ چہ چہ چہ۔۔۔ کتنے

افسوس کی بات ہے ناکہ تم کچھ بھی نہیں کر سکتے۔۔ یہ تمھارے اب بس میں

بھی کہاں ہے۔۔ وہ اسکا مذاق اڑاتے ہوئے بولی۔۔ ویسے دیور جی آپ میری

سوری یعنی ہماری منگنی پر بھی نہیں آئے

تھے۔ سب خیریت تھی ناں؟؟ سنا ہے کہ آپ کمرہ نشین ہو گئے تھے۔ خود کو

کمرے میں بند کر لیا تھا۔۔ منہاج ک غصے سے برا حال تھا۔۔ ویسے دیور جی

برے دکھ کی بات ہو گی کہ آپکی ضد آپکی نگاہوں کے سامنے آپ کے بھائی کی

www.kitabibasti.com

www.kitabibasti.com

بیوی ہو گی ویسے برداشت کر سکو گے۔۔ میرا ایک مفت مشورہ ہے کہ اپنا دل جلانے کے بجائے۔ آپ نصیبو سے شادی کر لیں۔ وہ آپ کے لیے بیسٹ ہے اور محبت بھی کرتی ہے خوب جے گی تم لوگوں کی جوڑی۔۔ ٹھیک کہا ناں۔۔۔ فردوس ہنسی۔۔۔ منہاج کیلئے فردوس کی یہ ہنسی ایک بے عزتی تھی۔۔ وہ غصے سے فردوس کی طرف بڑھا اور اسکے بازوؤں سے غصے سے پکڑ کر اپنا چہرہ اسکے چہرے کے قریب کرتے ہوئے دھاڑا۔۔ فردوس ڈر گئی تھی۔۔ تم کیا سمجھتی ہو کہ یہ سب کر کے تم جیت گئی۔۔ ہر گز بھی نہیں منہاج صلاح الدین خان اتنی آسانی سے ہار ماننے والوں میں سے نہیں ہے۔ تم نے جو کچھ ابھی کہا بہت بڑی غلطی کی ہے۔ تمھیں اسکی سزا ضرور ملے گی۔۔ ایسی سزا کہ تم پچھتاؤ گی۔ میں ہار ماننے والوں میں سے نہیں ہوں۔ میں اس بے عزتی کا بدلہ ضرور لونگا۔ وہ بھی سود سمیت یاد رکھنا سود سمیت !! وہ

www.kitabibasti.com

www.kitabibasti.com

ایک ایک لفظ چباتے ہوئے بولا۔۔ تبھی معراج کی آواز آئی تو منہاج نے

اسکے بازوؤں کو جھٹک دیا۔۔ فردوس گرتے گرتے بچی تھی۔۔ مگر خود کو

سنبھال لیا تھا۔۔ارے بھائی جان آپ کب آئے ؟منہاج صلاح الدین خان

مسکراتے ہوئے بولا بس ابھی آیا ہوں۔۔اچھا پھر تو آپ فردوس سے مل چکے

ہونگے۔۔۔وہ فردوس کو گہری نگاہوں سے دیکھتے ہوئے بولا ہاں پاک بلکہ

بہت اچھے طریقے سے مل چکا ہوں۔فردوس ہاکا سا

بہت

مسکرائی۔۔ معراج مسکراتے ہوئے بولا کیا باتیں کر رہے تھے آپ لوگ ؟؟

منہاج کی جگہ فردوس جلدی سے

بولی۔۔بس دیور جی سے باتیں کر رہی تھی۔بہت ہی اچھے ے ے ے

انسان ہیں۔وہ منہاج کو دیکھتے ہوئے اچھے کو کھینچ کر بولی۔۔ منہاج دانت

www.kitabibasti.com

پیں کر اسے دیکھنے لگا۔۔اور فردوس اس کی بے بسی پر مسکرانے لگی۔۔دیور جی

اتنے اچھے ہیں کہ میں نے کبھی ان جیسا اچھا انسان نہیں دیکھا۔ویسے معراج یہ آپ سے بڑے ہیں ناں؟ہاں بالکل۔۔۔فردوس منہاج کو دیکھتے ہوئے معراج سے معصومیت سے بولی۔۔تو کیا آج کے بعد میں بھی انھیں منہاج بھائی کہہ کر پکاروں؟؟یہ سن کر منہاج صلاح الدین خان کو دل جل کر خاک ہوا تھا۔گویا بھائی کا لفظ تیر بن کر اسکے دل میں پیوست ہوا تھا۔وہ اسکی تو ہین کر رہی تھی۔۔معراج نے خوش ہو کر کہا ہاں ہاں کیوں نہیں۔یہ تمھارا بھی بڑا بھائی ہے۔۔منہاج نے مٹھیاں بھینچ لی تھیں۔۔تبھی غصے سے کہا مجھے لگتا ہے کہ ہمیں اندر جانا چاہیئے۔۔وہ لوگ ہمارا انتظار کر رہے ہونگے۔۔جی بھائی جان۔۔معراج آگے بڑھ گیا۔۔تو منہاج نے فردوس کو دیکھتے ہوئے

دانت پیستے ہوئے آہستہ سے کہا تم اچھا نہیں کر رہی۔۔فردوس اسکی حالت سے خوب محفوظ ہو رہی تھی۔ وہ اپنی مسکراہٹ دباتے ہوئے بلند آواز میں کہا۔ چلیں منہاج بھائی جان !!! پھر وہ ہنستی ہوئی اندر کیطرف بڑھ گئی۔ وہ بھی پیچ وتاب کھاتا ہوا اندر کی جانب بڑھ گیا۔ لفظ بھائی اسکے دل پر چھریوں کے وار کر رہا تھا۔ اسے فردوس پر بے حد غصہ آ رہا تھا۔ وہ کسی بھی طرح سے فردوس سے اپنی اس بے عزتی کا بدلہ لینا چاہتا تھا۔۔تینوں اندر آ گئے تھے۔۔ معراج اور منہاج سردار صلاح الدین خان کے دائیں بائیں بیٹھ گئے تھے۔ البتہ فردوس کو امیراں بیگم نے اپنے پاس بٹھا لیا تھا۔۔ منہاج غصے سے فردوس کو دیکھ رہا تھا جسکے ہونٹوں پر مسکراہٹ تھی۔ وہ بھی اسے ہی دیکھ رہی تھی۔۔امیراں بیگم نے خیری کو آواز دی۔ خیری او خیری !! جی ملکانی جی۔۔۔جا جا کر میرے کمرے میں ایک سرخ دوپٹہ رکھا ہے

www.kitabibasti.com

وہ کے آ۔۔۔جی ملکانی جی۔۔۔کوئی کچھ بھی ناں سمجھ سکا۔۔ تبھی خیری ایک بھاری کامدار سرخ دوپٹہ لیکر آگئی۔امیراں بیگم نے خیری کے ہاتھ سے وہ دوپٹہ لیااور فردوس کے سرپراوڑھادیا۔یہ دوپٹہ ہماراخاندانی ہے۔میری ساس کواسکی ساس نے پہنایاتھا۔پھرمیری ساس نے مجھےاوراب میں تجھے یعنی اس حویلی کی ہونے والی بہوکوپہنارہی ہوں۔۔یہ ہمارے خاندان کی ایک رسم ہے۔انشاءاللہ پھرتم یہ دوپٹہ اپنی بہوکوپہنانا۔۔۔امیراں کی بات پر جہاں سب مسکرائے تھے وہیں۔فردوس شرم سے لال ہوگئی تھی۔ اور منہاج پیچ وتاب کھاتارہ گیا۔۔امیراں بیگم فردوس کی نظراتارتے ہوئے بولی ماشاءاللہ میری بہوتواس دوپٹے میں بالکل دلہن لگ رہی ہے۔۔معراج مسکراکرفردوس کودیکھ رہاتھا۔۔امیراں بیگم اس پرپیسے وارکرخیری کودیتے ہوئے بولی اللہ نظربد سے بچائے۔اوریہ ہماری حویلی میں خوشیاں لے

www.kitabibasti.com

آئے۔۔وہ فردوس کو ماتھا چومتے ہوئے بولی۔۔سب مسکرائے تھے۔۔

فردوس اور معراج ایک دوسرے کو دیکھ کر مسکرا رہے تھے۔منہاج کی

چھبتی نگاہیں ان دونوں پر تھیں۔۔فردوس نے اسے یوں دیکھا تو اسے مزید

تاؤدلاتے ہوئے بولی۔اسکے ہونٹوں پر شرارت بھری مسکراہٹ تھی۔

منہاج بھائی میں کیسی لگ رہی ہوں ؟؟؟؟ یہ سن کر منہاج تو تپ ہی گیا

تھا۔۔سب اسے ہی دیکھ رہے تھے۔اور فردوس اسے مذید جلاتے ہوئے بولی

منہاج بھائی آپ نے جواب نہیں دیا۔۔بھائی کا لفظ تیر کیطرح اسکے دل میں

چھا

تھا۔وہ غصے سے فردوس کو دیکھتے ہوئے دانت پیتے ہوئے بظاہر مسکرا کر بولا۔

بہت اچھی لگ رہی ہو۔بلکہ بہت ہی

زیادہ۔۔فردوس مسکرا کر بولی بہت شکریہ منہاج بھائی۔۔۔اب تو منہاج

کے صبر کا پیمانہ لبریز ہو گیا تھا۔ تبھی ملازمہ نے کھانے کا کہا تو سب اٹھ گئے۔۔ کھانا بہت ہی خوشگوار ماحول میں کھایا گیا۔۔ کھانے کے دوران جب بھی

منہاج کی نظر فردوس پر پڑتی تو فردوس اس پر طنز بھری مسکراہٹ اچھال دیتی۔ کیونکہ وہ جانتی تھی کہ اس وقت اسکے دل کی کیا کیفیت ہو گی۔اور وہ اسکے کیفیت سے خوب لطف اندوز ہو رہی تھی۔۔ کھانے کے بعد دوبارہ مہمان

خانے میں آکر بیٹھ گئے تھے۔۔ باتوں باتوں میں سردار صلاح الدین خان نے شادی کی بات چھیڑ دی کہ شادی کی تاریخ کب رکھی جائے۔۔ ہم تو چاہتے ہیں کہ شادی جلد از جلد ہو جائے۔۔ معراج اور فردوس نے ایک دوسرے کو دیکھا اور مسکرا دیے۔۔۔ فردوس وہاں سے اٹھ کر باہر چلی آئی۔۔ شادی کی

www.kitabibasti.com

باتیں ہونے لگیں اور منہاج کا صبر جواب دینے لگا تھا۔۔اس سے مزید وہاں بیٹھنا برداشت نہیں ہو رہا تھا۔ماسٹر عظیم احمد نے کہا جیسا آپ مناسب سمجھیں۔۔ مگر ہم نے ابھی جہیز وغیرہ بھی نہیں خریدا۔۔۔امیراں بیگم نے کہا ماسٹر جی ہمیں جہیز کی کوئی لوڑ نہیں ہے۔ ہمیں بس لڑکی سے غرض ہے۔ اللہ کا دیا ہمارے پاس سب کچھ ہے۔۔بس ایک بیٹی کی کمی ہے۔ ہم چاہتے ہیں کہ معراج کی شادی ہو جائے تو پھر منہاج بابا کی بھی شادی کر دیں۔ عمر نکلتی جا رہی ہے۔ منہاج نے گردن موڑ کر اپنی ماں کو دیکھا۔۔اسے اپنی ماں کی یہ بات پسند نہیں آئی تھی۔۔اسکا صبر جواب دے گیا اور وہ وہاں سے اٹھ کر باہر نکل آیا۔۔انکے درمیان طے پایا تھا کہ اس ہفتے کو چھوڑ کر اگلے ہفتے شادی ہو گی وہ بھی دھوم دھام سے۔۔سب ایک دوسرے کا منہ میٹھا کرنے لگے۔۔

فردوس حویلی کے صحن میں کھڑی سینے پر ہاتھ باندھے گہری سوچ میں گم

www.kitabibasti.com

تھی۔ وہ منہاج صلاح الدین خان کے بارے میں سوچ رہی تھی کہ شادی سے پہلے اس مکار شخص کا رویہ اسکے ساتھ ایسے ہے پھر شادی کے بعد کیسا ہو گا۔ کہیں وہ مکار شخص معراج اور اسکے درمیان کوئی غلط فہمی ناں پیدا کر دے۔۔ وہ جان چکی تھی کہ شادی کے بعد اسکا اصل امتحان شروع ہو گا۔ منہاج اور اسکی ضد کے درمیان جنگ چھڑ جائے گی۔۔ پھر کیا ہو گا۔ وہ انھی سوچوں میں گم تھی کہ منہاج اسے ڈھونڈتا ہوا وہاں آگیا۔۔ اسے یوں آرام سے کھڑا دیکھا تو اسے مزید غصہ آگیا۔۔ وہ غصے سے اسکی طرف بڑھا اور بے خبر خیالوں میں گم کھڑی فردوس کو بازو سے پکڑ کر اپنی طرف متوجہ کیا فردوس اس حملے کے لئے تیار ناں تھی۔ وہ گھبرا گئی کہ اچانک کیا ہوا۔۔ اس نے منہاج کو دیکھا جس کا چہرہ غصے سے

سرخ ہو چکا تھا۔۔۔ تم سمجھتی کی ہو خود کو؟ میری چپ اور چھوٹ کا یہ فایدہ

www.kitabibasti.com

اٹھارہی ہو تم۔ تم مجھے جانتی نہیں ہو۔۔۔ فردوس جلدی سے بولی۔۔ آں آں

بالکل بھی نہیں۔ میں تمھاری اس بات سے بالکل بھی متفق نہیں ہوں کہ

میں تمھیں جانتی نہیں ہوں۔۔ بلکہ سب سے زیادہ اور اچھے طریقے سے میں

ہی تمھیں جانتی ہوں۔۔ منہاج اسکے بازو پر مزید گرفت مضبوط کرتے

ہوئے بولا مجھے تڑپا کر اچھا نہیں کر رہی تم! تم جو میرا مذاق اڑا رہی ہو اور

میری بے بسی پر ہنس رہی ہو ناں خدا کی قسم میں اس مذاق اور بے عزتی کا بدلہ

تم سے سود سمیت لونگا۔۔۔ فردوس مسکرائی

مسٹر منہاج صلاح الدین خان یہ دھمکیاں کسی اور کو جا کر دینا میں تمھاری ان

دھمکیوں سے ڈرنے والی نہیں

ہوں۔۔ اور ویسے بھی میں تمھاری بھابھی بننے والی ہوں ذرا تمیز سے بات کر

و۔۔ بھابھی کا لفظ سن کر اس کے غصے کا پیرا گراف مزید بڑھ گیا اور اسکے بازو

www.kitabibasti.com

www.kitabibasti.com

پر گرفت مزید سخت کی تو وہ درد سے چل اٹھی۔۔ چھوڑو میرا بازو جنگلی۔۔۔

وہ طنزا بولا ابھی کہاں ؟ یہ تو بس شروعات ہے ابھی تو ایسی مزید چھینیں نکلنی

ہیں تمھارے منہ سے۔۔۔ تم نے یتیم ذات کو مذاق بنالیا ہے۔ بات بات پر

میرا انذاق ازا رہی ہو۔ مگریں ایک بار پھر تم پر یہ واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ میں

بھی اپنی ضد کا پکا ہوں۔ جو چیز مجھے پسند آجاتی تو سمجھو وہ میری۔۔ اسے کسی

بھی طرح سے حاصل کرلیتا ہوں چاہے زور زبردستی سے ہی سہی۔۔ اور تم

جان لو کہ تم میری ہی ہو۔ اور میری ہی رہو گی۔ منالو یہ وقتی خوشیاں !! تمھار

ازہر میں

www.kitabibasti.com

ڈوبا ایک ایک لفظ تیر کی طرح لگا ہے میرے دل میں۔ اور میں گنتا جا رہا

ہوں۔ جب بھی موقع ملا ایسا بدلہ لونگا کہ تم کسی کو منہ دکھانے کے قابل

www.kitabibasti.com

www.kitabibasti.com

نہیں رہو گی۔۔ منہاج صلاح الدین خان کو اتنا لکامت لیناوہ بہت بھاری پڑتا ہے۔۔ تم نے میری بے بسی، چپ اور چھوٹ کا ناجائز فائدہ اٹھایا۔ اگر میں چاہتا تو زور زبردستی سے تمھیں حاصل کر سکتا تھا اور یہ میرے لئے مشکل بھی نہیں ہے۔ مگر نہیں میں نے سوچا کہ پیار سے ذرا محبت سے تمھیں سمجھاؤں مگر ناں جانے تم نے خود کو کیا سمجھ لیا۔۔۔ اب دیکھنا اس غلطی کا خمیازہ تمھیں کس طرح سے بھگتنا پڑتا ہے ایسا حال کرونگا کہ کسی کو منہ دکھانے کے قابل نہیں رہو گی۔ میرے پاس بہت سے راستے ہیں۔ تم نے مجھے حوس کا پجاری کہا تھا تو اب دیکھنا یہ حوس کا پجاری کیا کرتا ہے تمھارے ساتھ۔۔ اور تم کچھ بھی نہیں کر سکو گی۔۔ یہاں تک کہ وہ معراج؟؟ جو تم سے اپنی محبت کے دعوے کرتا ہے۔ وہ بھی تمھیں چھوڑ دیگا۔ کوئی تم سے شادی نہیں کریگا۔ ایسا حال کرونگا میں تمھارا۔ تم نے میرے غصے کو دعوت دے کر اچھا نہیں کیا

www.kitabibasti.com

www.kitabibasti.com

فردوس عظیم احمد!!!فردوس سمجھ گئی کہ منہاج اسکے ساتھ کیا کرنے کی باتیں کررہاہے۔اسکی باتوں سے لگ رہا تھا کہ اسکا اگلا قدم بہت ہی خطرناک ہے۔۔یہ سوچ کر بے اختیار فردوس کی آنکھوں میں آنسو بہہ نکلے تھے۔وہ سوچ رہی تھی کہ اگر منہاج نے اسکے ساتھ کچھ برا کر دیا تو کیا ہوگا۔۔اسکے ماں باپ پر کیا بیتے گی۔وہ تو جیتے جی مر جائیں گے۔اور منہاج صلاح الدین خان ہمیشہ کی طرح بری

ہو جائے گا۔کون اسے قصور دیگا۔پھر اکا کیا ہوگا سکی عزت ہی تو اس کا سب کچھ تھا۔فردوس رو رہی تھی۔۔فرفوس کو روتے دیکھا تو منہاج کی گرفت خود بخود ڈھیلی پڑ گئی تھی۔اس نے فردوس کا بازو چھوڑ دیا۔۔فردوز کو معلوم نہیں تھا کہ وہ رو رہی ہے۔۔جب اسے اندازہ ہوا کہ کس کے سامنے رو رہی ہے تو اس نے جلدی سے اپنے

www.kitabibasti.com

www.kitabibasti.com

آنسو صاف کئے۔اس نے آنسو بھری نگاہیں اٹھا کر منہاج کو دیکھا۔اسکی بڑی بڑی خوبصورت آنکھوں میں آنسو تھے۔اسکی آنکھوں میں کیا کچھ نہیں تھا۔ شکواہ،ڈر،خوف،۔۔۔منہاج کے دل کو کچھ ہوا تھا۔۔فردوس نے اپنے گال رگڑے اور وہاں سے بھاگتی ہوئی چلی گئی۔۔اور منہاج بے بسی سے اسے جاتا دیکھتا رہ گیا۔۔۔پھر وہ سب واپس آ گئے۔۔منہاج نے اسے دیکھا تھا۔جاتے ہوئے وہ کتنی افسردہ گم مم اور مکمل چپ تھی۔اسکے ہونٹوں سے وہ شرارت بھری مسکراہٹ بھی غائب تھی۔۔ناں جانے کیوں منہاج کو تکلیف سی ہوئی تھی۔۔اسے جنسی مسکراتی فردوس ہی اچھی لگتی تھی۔اسے افسوس سا ہو رہا تھا۔۔

گھر آ کر اسے طرح طرح کے عجیب وسوسوں نے گھیر الیا تھا بار بار کانوں میں منہاج کی دھمکی گونج رہی تھی وہ کچھ بھی کر سکتا تھا اس سے اچھائی کی امید

www.kitabibasti.com

کرنا بے وقوفی تھا۔اگر اس نے کچھ غلط کر لیا تو پھر اسکے ماں باپ کا کیا ہو گا۔۔

وہ تو جیتے جی مر جائیں گے۔۔وہ تو کسی کو منہ دکھانے کے قابل بھی نہیں رہیں

گے۔۔۔وہ بہت پریشان تھی چار دن ہو چکے تھے مگر وہ گھر سے باہر ناں

نکلی۔۔اور ناں وہ بچوں کو سکول پڑھانے آرہی تھی۔۔منہاج نے کئی بار

سکول کا چکر بھی لگایا مگر بے سود! ناں جانے کیوں اسے فردوس کا آخری بار کا

گم صم اور افسردہ سا چہرہ آنکھوں کے سامنے آکر

اسے پریشان کر رہا تھا۔۔۔فردوس کا دل کچھ مطمئن ہو گیا تھا کیونکہ شادی

میں صرف تین دن رہ گئے تھے۔حویلی میں شادی کی تیاریاں زور و شور سے

جڑی تھیں۔امیراں بیگم خود کاموں کی نگرانی کری

و جاری تھیں۔۔امیراں تھی۔۔حویلی کو دلہن کی طرح سجایا جا رہا تھا۔۔

امیراں نے فردوس کے نکاح کیلئے خاص طور پر جوڑا تیار کرانے کا حکم

www.kitabibasti.com

دیا تھا۔۔ادھر نیک بخت،ماسٹر عظیم احمد،اور فہیم بھی شادی کی تیاریوں میں لگے ہوئے تھے۔۔حویلی میں ہر طرف شور و غل تھا۔۔کوئی ٹھیک سے کام ناں کرتا تو امیراں بیگم اسے جھاڑ کے رکھ دیتی۔۔۔سردار صلاح الدین خان بھی شادی کی تیاریوں کے انتظامات دیکھ رہا تھا۔۔۔منہاج کا حویلی میں دم گھٹنے لگا تھا تو وہ حویلی سے ہی باہر نکل آیا۔۔وہ گاڑی میں بیٹھا یونہی وقت گزاری کیلئے زمینوں کی سیر کو نکل آیا تھا۔۔ تبھی گاڑی سکول کے پاس سے گزری تبھی اسکی سکول کے برآمدے میں کھڑی فردوس پر پڑی جو کہ بچوں کو پڑھا رہی تھی۔۔اس نے گاڑی کو بریک لگا دی۔۔ایک پرسکون سی مسکراہٹ اسکے ہونٹوں پر دور گئی تھی۔اتنے دنوں بعد وہ اسے دیکھ رہا تھا۔۔ اس نے آنکھوں سے چشمہ اتارا اور فوراً گاڑی سے باہر نکل آیا۔۔اور فردوس کیطرف بڑھا۔۔فردوس بچوں کو ریاضی کا سوال سمجھا رہی تھی۔۔

www.kitabibasti.com

www.kitabibasti.com

ہاں تو بچوں """" کو کتنی بار تقسیم کریگا۔۔۔ فو تین بچوں نے ہاتھ اوپر اٹھایا۔۔ فردعس نے مصنوعی خفگی سے کہا۔ بس دو تین بچوں کے علاوہ اور کسی کو نہیں آرہا؟ بھئی ابھی تو سمجھایا تھا اتنا۔۔ سمجھتے کیوں نہیں آپ لوگ """" چھیں """" کو کتنی بار تقسیم کریگا؟ تیرہ بار تقسیم کردیگا۔۔۔ سمجھ گئے۔۔ کتنی بار ؟؟؟ فردوس نے بچوں سے پوچھا مگر جواب اسکے پیچھے کھڑے منہاج نے دیا تھا۔۔ تیرہ بار۔۔۔ آواز سن کر فردوس ڈر کر پلٹی۔۔ تو پیچھے منہاج صلاح الدین خان کھڑا مسکرارہا تھا۔ وہ دو تین قدم پیچھے ہوئی تھی۔۔۔۔تت۔تت تم یہاں

یا کررہے ہو۔۔۔ فردوس کو یوں خود سے خوفزدو دیکھ کر اسے بہت افسوس ہوا تھا۔۔ وہ خوف سے بولی تم یہاں کیوں آئے ہو۔۔۔؟ سب بچے بھی انھیں دیکھ رہے تھے۔۔۔ منہاج نے بچوں کو دیکھا تو ہاتھ بڑھا کر فردوس

www.kitabibasti.com

سے نرم لہجے میں بولا۔ڈرومت میں یہاں کچھ غلط نہیں کرنے آیا۔تم سے کچھ بات کرنی ہے۔۔فردوس فردوس خوفزدہ

سی ہوکر دو قدم مزید پیچھے ہوئی۔۔مجھے ہاتھ بھی مت لگانا۔ورنہ میں چیخوں گی۔۔سب بچے انھیں دیکھ رہے تھے۔۔منہاج کو ڈر لگا کہ کہیں کوئی بچہ گھر جاکر یہ بات ناں کہہ دے تو وہ فردوس سے بولا دیکھو فردوس میں نے تم سے کچھ بات کرنی ہے۔۔مگر مجھے کچھ بھی نہیں سننا۔چلے جاؤ یہاں سے۔۔وہ چیچنی تو منہاج نے ایک بار پھر نرم لہجے میں بولا فردوس تم مجھے غلط سمجھ رہی ہو۔میں ادھر بری نیت سے نہیں آیا ہوں۔بس تم سے معافی مانگنے آیا ہوں۔یہی کہ اس دن میں نے پتہ کیا کچھ بکواس کردی تھی جس پر مجھے شرمندگی ہے اس دن میں غصے میں تھا اب جب ٹھنڈے دماغ سے سوچا تو مجھے احساس ہوا کہ میں ہی غلط تھا۔اس دن تمھارے ساتھ بہت غلط بکواس کی تھی جس پر

مجھے شرمندگی ہے۔اس کی معافی مانگنے آیا ہوں۔۔۔فردوس کو یقین ناں آیا۔۔وہ بے یقینی سے منہاج کو دیکھ رہی تھی۔منہاج بچوں کو دیکھتے ہوئے بولا۔بچے دیکھ رہے ہیں ہم ایک جگہ جا کر بات کرتے ہیں۔۔فردوس نے کتاب رکھی اور کچھ فاصلے پر آ گئی۔۔منہاج فردوس کے آگے ہاتھ جوڑتے ہوئے بولا مجھے معاف کر دینا میں بہت شرمندہ ہوں آپ سے کہے اور کیے پر ۔مجھے یہ غلیظ بکواس نہیں کرنی چاہیے تھی۔اور خاص کر تب جب تم میری بھابھی بننے والی ہو۔۔آئی ایم سوری فردوس۔مجھے معاف کر دو۔میں نے ہار مان لی ہے۔تم جیت گئی تمھاری ضد جیت گئی۔۔اور میں ہار گیا لوگ سچ ہی کہتے ہیں۔جسموں کو تو قید میں رکھ سکتے ہو مگر دل کو نہیں۔۔۔میں دولت سے سب کچھ خرید سکتا ہوں پر تمھارے دل کو نہیں۔اسی لئے مجھے اپنے کئے پر پچھتاوا ہے۔آئی ایم سوری۔۔۔چار دن

سکتا ہوں ہو گئے ہیں میں ہر روز ادھر سے گزرتا تھا کہ تم مجھے مل جاؤ تو تم سے معافی مانگ کر اپنے دل کا بوجھ ہلکا کر لوں بہت اذیت میں تھا۔اب جب موقع ملا تو ادھر چلا آیا۔۔فردوس کو بالکل بھی یقین نہیں آرہا تھا۔کہ یہ سب

منہاج صلاح

الدین خان کہ رہا ہے۔۔۔تمھاری ضد نے میری ضد کو ہرا دیا اور آج میں آپ کی بار کا بھی اعلان کر رہا ہوں اس لیے اب میں نے فیصلہ کیا ہے کہ تمھاری اور معراج کی شادی کے بعد میں بھی نصیبو سے شادی کر لونگا۔۔۔ مجھے اپنی غلطی کا احساس کے اسی لئے نصیبو سے شادی کر کے میں اپنی غلطی کا ازالہ کرونگا۔۔۔یہ سن کر فردوس کے ہونٹوں پر مسکراہٹ دوڑ گئی۔۔اس نے منہاج کے جڑے ہوئے ہاتھ نیچے کرتے ہوئے کہا۔تم نے بہت اچھا فیصلہ کیا ہے۔میں نے بھی تمھیں معاف کر دیا ہے۔مجھے خوشی ہے کہ

www.kitabibasti.com

تمھیں اپنے کیے پر پچھتاوا ہے۔اب میرے دل میں

بھی تمھارے لئے کوئی نفرت اور ناراضگی نہیں ہے۔۔یہ ان کر منہاج بہت

خوش ہوا تھا۔۔فردوس کو یوں مسکراتے ہیں دیکھ کو وہ سوچ رہا تھا کہ کاش !

شروع ہی سے اسکا رویہ اسکے ساتھ ایسا ہی ہوتا۔۔منہاج نے کہا تم نے مجھے

دل سے معاف کر دیا ہے ناں ؟؟ہاں بھئی بالکل۔۔۔منہاج اسے دیکھتے

ہوئے بولا مگر مجھے یقین نہیں آرہا۔۔فردوس مسکرائی اور ہاتھ اٹھا کر بولی

میں فردوس عظیم احمد خدا کی قسم اٹھا کر کہتی ہوں کہ میں نے صاف وشفاف

دل سے منہاج صلاح الدین خان کو معاف کر دیا ہے۔یہ کہہ کر فردوس ہنس

پڑی۔اور منہاج اسکے اس انداز اور ہنسی میں ہی کہیں کھو گیا۔۔اسکے دل کو

سکون سا مل گیا تھا۔۔منہاج نے کہا آج کے بعد ہماری دشمنی ختم اور دوستی

شروع۔ٹھیک ہے ؟؟ٹھیک ہے۔۔وہ بھی جوابا مسکرا کر بولی۔۔تم لوگوں کی

www.kitabibasti.com

شادی کے بعد ہماری شادی کی باری ہے جو نہی تم لوگوں کی شادی ہو گی میں اماں جی سے بات کرونگا۔۔۔ہاں یہ تم نے اچھا فیصلہ کیا ہے۔ نصیب تم سے بہت محبت کرتی ہے۔۔ منہاج نے دل میں کہا اور میں تم سے کرتا ہوں اور تم ہی بس بے خبر ہو۔۔ تم نے نصیبو کو بتایا۔۔۔ نہیں فی الحال نہیں ورنہ وہ خوشی میں آپے سے ہی باہر ہو جائے گی۔۔۔ دونوں مسکرائے۔۔۔ کافی دیر تک

وہ خوشگوار ماحول میں باتیں کرتے رہے پھر منہاج چلا گیا۔۔اسکے جانے کے بعد اسکا دل پڑھانے میں نہیں لگ رہا تھا مگر وہ اب خوش اور مطمئن ہو گئی تھی کہ منہاج اسکے راستے سے ہٹ گیا تھا۔۔۔۔ منہاج کمرے میں آکر بہت اپ سیٹ تھا فردوس سے تو یہ سب کہہ دیا تھا مگر اپنے دل کا کیا کرتا وہ بے چین تھا۔۔اس کے لیے یہ سب برداشت کرنا مشکل تھا۔۔۔وہ سخت پریشان

تھااور کوئی دوسرا راستہ بھی ناں تھا۔۔اسکے پاس۔۔۔پرسوں فردوس کی شادی تھی۔پھر وہ دلہن بن کر ہمیشہ ہمیشہ کے لیے اس حویلی میں آجاتی۔۔

منہاج کمرے سے نکل آیا۔اسکی نظر سامنے ہی امیراں بیگم پر پڑی۔۔سامنے ہی دلہن کا سامان بکھرا پڑا تھا۔۔امیراں فردوس کے مایوں کے لئے سلائے گئے جوڑے کو دیکھتے ہوئے خیری سے بولی یہ جوڑا کیسا سلا ہے خیری؟۔۔

بہت خوبصورت اور بہت اچھا ملکانی جی۔قسم سے فردوس بی بی تو اس جوڑے میں اور اس رنگ میں خوب قیامت ڈھائیں گی۔۔امیتاں بیگم ہنس دی۔۔

تبھی اسکی نظر منہاج پر پڑی جو کھڑا ان کی باتیں سن رہا تھا۔۔اسکا دل جل کر خاک ہوا تھا۔۔ارے منہاج بابا ادھر کیوں کھڑا

ہے ادھر آ میرے پاس۔۔۔منہان۔اس کے پاس بیٹھ گیا۔۔امیراں اسے فردوس کے لئے بنائے گئے کپڑے دکھانے لگی۔۔کیسے ہیں؟؟جی اچھے

ہیں۔۔۔اور یہ دیکھ شادی کا جوڑا۔۔۔کیسا ہے؟پیارا ہے ناں؟؟جی اماں۔۔۔ ہاں ابھی میں خیری سے بھی یہی کہہ رہی تھی کہ فردوس کو اس میں خوب قیامت ڈھائے گی۔۔خدا میرے بچے کو خوش رکھے۔وہ تو خوش تو میں خوش۔۔منہاج ماں کو دیکھنے لگا۔امیراں بیگم بولی بس معراج بابا کی شادی ہو جائے تو پھر تیری باری ہے اصولاً تو تیری شادی ہونا تھی۔مگر پہلے۔معراج کی کرنی پڑ رہی ہے۔۔مگ تو فکر ناں کر پتر۔تیرے لئے تو میں حور جیسی لڑکی ڈھونڈوں گی۔۔۔منہاج طنز کرتے ہوئے بولا اماں کہیں آپ بانو کی تو بات نہیں کر

رہیں؟؟اگر ہاں!تو میری طرف سے صاف انکار ہے۔۔یہ سن کر امیراں بیگم ہنس پڑی۔۔بے وقوف چلیا۔۔۔میں بھلا اپنے پیارے پتر کی شادی بانو سے کراؤں گی۔۔میں تو اپنے شہزادے پتر کے لئے شہزادی ہی ڈھونڈوں

گی۔ایسی دھوم دھام سے شادی کراؤں گی کہ لوگ حیران رہ جائیں گے۔آخر تو میرا پہلا پتر ہے۔حق ہے تیرا۔کیوں کریگاناں شادی؟؟منہاج ماں کو دیکھتے ہوئے فیصلہ کن لہجے میں بولا انشاءاللہ اماں ضرور کرونگا شادی وہ بھی حور جیسی لڑکی سے۔۔اسکی آنکھوں کے سامنے فردوس کا مسکراتا چہرہ گھوم گیااور وہ مسکراپڑا۔۔اسے یوں مسکراتے دیکھ کرامیراں بیگم بھی مسکرادی۔۔منہاج وہاں سے اٹھ کر چلا گیا۔۔امیراں بیگم نے ملازماؤں سے سارا سامان سمیٹنے کا کہہ کر خود بھی اٹھ گئی۔۔منہاج بے مقصد ہی گاڑی ادھر ادھر دوڑاتا رہا۔۔اسے بالکل بھی چین نہیں آرہا تھا۔کل آخری دن تھا۔ فردوس نے مایوں میں بیٹھ جانا تھااور پھر وہ ہمیشہ ہمیشہ کے لیے معراج صلاح الدین خان کی ہو جائے گی۔۔یہ سوچ سوچ کر وہ پاگل ہو رہا تھا۔۔مگر اب کچھ بھی نہیں ہو سکتا تھا۔۔وہ بے سود حویلی چلا آیا۔۔۔تمام تیاریاں مکمل

www.kitabibasti.com

ہو گئی تھیں۔۔ماں ہاں نے منع بھی کیا کہ آج وہ سکول سے چھٹی کرے کل

اسکا مایوں ہے مگر وہ ناں مانی اور سکول چلی آئی۔۔اج وہ بے حد خوش تھی۔۔

دن کے بارہ بجنے والے تھے تبھی منہاج صلاح الدین خان

کی گاڑی گرد اڑاتی ہوئی وہاں آئی۔۔فردوس اور بچے گاڑی کو دیکھنے لگے۔۔

ڈرائیونگ سیٹ پر فائق علی بیٹھا تھا۔منہاج گاڑی سے نکلا اسکے چہرے پر

پریشانی کے آثار واضح تھے۔وہ فردوس کے پاس آیا۔۔فردوس اسے دیکھ کر

مسکرائی مگر وہ تو۔سجرا بھی ناں سکا۔۔کیا ہوا۔۔؟فردوس اسکے پریشان

چہرے کو دیکھ کر خود بھی پریشان ہو گئی تھی۔۔مگر وہ خاموش رہا۔۔۔بتاؤ ناں

کیا ہوا ہے منہاج؟؟کیسے بتاؤں میں۔۔مجھ میں ہمت نہیں ہے۔۔۔فردوس

کا دل ڈوب کر ابھرا۔۔کیا ہوا ہے سب خیریت ہے ناں۔۔۔؟منہاج نے

سر نفی میں ہلایا۔۔۔کیا ہوا ہے؟؟؟منہاج نے کہا وہ ماسٹر عظیم احمد!!!کیا

www.kitabibasti.com

ہوا بابا کو؟؟؟؟ وہ ماسٹر عظیم احمد کو ہرٹ اٹیک ہوا ہے۔۔۔ کیا؟ فردوس کے ہاتھ سے کتاب چھوٹ کر نیچے جا گری۔۔۔ بابا۔۔۔ کہاں ہیں بابا؟؟؟ آنسو اسکی آنکھوں سے رواں تھے۔۔ماسٹر کو بابا، فہیم، اور معراج شہر کے ہاسپٹل لے گئے ہیں۔اور میں تمھیں لینے آگیا۔۔ تمھاری امی بھی وہی ہے۔۔۔۔ فردوس نے سر پکڑ لیا۔اوہ میرے خدا یہ کیا ہو گیا اور کیسے ہو گیا۔۔ابھی صبح ہی بابا بہت خوش تھے۔۔ پھر

جلدی سے بولی تم کہاں جا رہے ہو؟؟ میں ہاسپٹل ہی جا رہا تھا سوچا کہ تمھیں بتاتا چلوں۔۔۔ میں بھی ساتھ چلوں گی۔۔۔ فردوس نے چادر اوڑھی اور بچوں سے بولی کہ وہ چھٹی کر لیں۔۔ منہاج نے گاڑی کا دروازہ کھولا۔۔ فردوس پیچھے بیٹھ گئی۔۔ منہاج بھی فردوس کیساتھ پیچھے ہی بیٹھ گیا۔۔اور فائق نے گاڑی اسٹارٹ کر دی۔۔ گاڑی گاؤں کے کچے راستے پار کرتی

www.kitabibasti.com

ہوئی۔۔اب پکی سڑک پر فراٹے بھر رہی تھی۔۔فائق علی بالکل خاموش تھا۔۔اور دوسری طرف فردوس بے غمزدہ اور پریشان تھی۔۔وہ دعائیں مانگ رہی تھی کہ اسکا باپ ٹھیک ہو۔۔فردوس نے ساتھ بیٹھے منہاج سے کہا اور کتنادور ہے ہاسپٹل ؟؟ہاں بس پہنچنے والے ہیں۔

فائق علی پورے راستے میں خاموش رہا تھا۔وہ خاموشی سے ڈرائیونگ کرتا رہا۔ تھوڑی دیر بعد گاڑی ایک عالیشان کوٹھی میں داخل ہوئی۔فردوس حیرانگی سے دیکھنے لگی۔یہ ہم کہاں گئے ؟ یہ ہاسپٹل کی عمارت تو نہیں لگتی ؟ منہاج صلاح الدین خان کے ہونٹوں پر پراسرار مسکراہٹ دوڑ گئی۔۔۔ منہاج کی یہ مسکراہٹ دیکھ کر اسے خطرے کی بو محسوس ہوئی۔۔کہیں تم نے مجھے دھوکہ تو نہیں دیا؟؟منہاج ہنس پڑا۔۔فردوس کی آنکھیں پھیل گئیں۔۔دھوکے باز تم مجھے دھوکہ دیا۔۔مجھے بے

www.kitabibasti.com

www.kitabibasti.com

وقوف بنا کر مجھے دھوکے سے اغواء کر کے یہاں لے آئے۔۔ منہاج گاڑی سے اترا اور فردوس کی جانب آکر اس نے گاڑی کا دروازہ کھولا اور فردوس کے بازو سے پکڑ کر اسے گاڑی سے زبردستی باہر نکالا۔۔۔ چھوڑو مجھے چھوڑو۔ وحشی، درندے، دھوکے باز انسان، چھوڑو مجھے۔۔۔ وہ اسے زبردستی اندر لے جانے لگا۔۔ فائق علی خاموشی سے گاڑی میں بیٹھا یہ سب دیکھ رہا تھا۔۔
فائق بھائی پلیز مجھے

بچائیں۔ پلیز فائق بھائی۔۔ مجھے اس درندے سے بچائیں۔ آپکو اللہ کا واسطہ ہے فائق بھائی۔۔۔۔۔ وہ مڑ مڑ کر فائق کو اپنی مدد کے لئے پکار رہی تھی۔ مگر افسوس کہ وہ بے چارہ کچھ بھی نہیں کر سکتا تھا۔۔ فردوس کی فریاد اسکے کانوں تک پہنچ رہی تھیں۔ مگر وہ بے بس تھا۔ اس نے بے بسی سے اپنا سر سیٹ کی پشت سے ٹکا دیا۔ وہ لڑکی جسے وہ ہمیشہ اپنی بہن مانتا آرہا تھا آج جب

www.kitabibasti.com

www.kitabibasti.com

اسکی عزت کو خطرہ تھا تو وہ کچھ بھی نہیں کر سک رہا۔۔بے بسی سے دو آنسو ٹوٹ کر گالوں پر بہہ آئے تھے۔۔ منہاج اسے بازو سے پکڑ کر گھسیٹتا ہو سیڑھیاں چڑھ کر ایک کمرے کے سامنے رک گیا۔اس نے جیب سے چابیاں نکالیں اور دروازہ کھول دیا۔وہ اندر داخل ہوا اور فردوس کو بیڈ پر پخ دیا۔وہ بیڈ پر جا گری۔۔ مگر جلدی ہی سنبھل کر سیدھی ہوئی اور بپھری ہوئی شیرنی کی طرح اس پر جھپٹی۔۔دھوکے باز تم نے مجھے دھوکہ دیا۔تم نے مجھے بے وقوف بنایا۔۔ منہاج نے قہقہ لگایا اور اس کے دونوں ہاتھ اپنی گرفت میں لے لئے۔ تمھاری یہ بہادری ہی مجھے تمھاری طرف کھینچتی ہے۔تم سب سے مختلف ہو۔۔فردوس نے اپنے ہاتھ چھڑائے۔۔کاش کہ میں تمھاری یہ مکاری سمجھ جاتی۔۔ منہاج سینے پر ہاتھ باندھے کھڑا فردوس کو دیکھ کر مسکرا رہا

www.kitabibasti.com

www.kitabibasti.com

تھا۔۔۔ کیا کرتا۔اسکے علاوہ میرے پاس اور کوئی چارہ نہیں تھا۔۔۔۔ تم نے مجھ سے معافی کا بھی ڈھونگ رچایا تھا؟؟؟ وہ اطمینان سے سر ہاں میں ہلاتے ہوئے بولا۔۔ ہوں ہوں بالکل۔۔ کیونکہ میں جانتا تھا کہ تمھیں میری کسی بات کا یقین نہیں آئے گا تو سو میں نے پہلے معافی کا ڈھونگ رچا کر تمھارا اعتماد حاصل کیا۔تاکہ تمھیں اغواء کرنے میں کوئی مشکل پیش ناں آئے۔۔۔۔ گھٹیا، ذلیل انسان، کتنے شاطر ہو تم۔اور میں کتنی بے وقوف کہ تم جیسے مکار انسان پر یقین کر لیا۔۔تف ہے مجھ پر۔۔۔۔۔۔۔ منہاج ہنس پڑا۔میں نے تمھیں بتایا تھاناں کہ میں ہار ماننے والوں میں سے نہیں ہوں۔ تم میری ضد ہو اور جو چیز مجھے پسند آجائے سمجھو وہ میری۔۔۔اس پر صرف اور صرف میرا حق ہے۔اور تم پر بھی صرف اور صرف میرا ہی حق ہے۔۔ تم نے مجھے بہت تڑپایا۔ بہت زیادہ۔ایک ایک بات اور ایک ایک لمحہ میرے دل و دماغ پر

www.kitabibasti.com

نقش ہے۔۔۔۔کتنے گھٹیا انسان ہو تم۔تم نے اپنے نے اپنے بھائی کیسا تھ
دھو کہ کیا اور اسکی ہونے والی بیوی کو اغواء کر لیا۔کتنے شرم کی بات ہے یہ۔
تمھیں شرم بھی ناں آئی یہ گھٹیا حرکت کرتے ہوئے۔۔۔؟منہاج سر ناں
میں ہلاتے ہوئے کہا۔۔نہیں بالکل بھی نہیں۔۔منہاج صلاح الدین خان
صرف اپنا مفاد دیکھتا ہے۔کسی کی عزت،اور خوشی نہیں دیکھتا،اور پھر تم تو
میری ضد،اور خوشی ہو۔۔بھلا میں تمھیں اپنے ہاتھ سے کیسے جانے دیتا۔۔۔
کتنے مکار انسان ہو تم۔میں نے تو تمھیں سچے دل سے معاف کر دیا رھا۔مگر
مجھے کیا معلوم تھا کہ تمھارے دل میں میرے لئے خناس اور بغض بھرا ہوا
ہے۔۔۔بہت اچھی بات ہے کہ تم نے مجھے معاف کر دیا۔مجھے بے حد خوشی
ہوئی۔۔۔فردوس غصے سے بولی مگر اب میں تمھیں اس حرکت پر کبھی بھی
معاف نہیں کرونگی۔۔۔۔منہاج اسے دیکھنے لگا۔۔فردوس کچھ دیر توقف

کے بعد بولی۔۔دیکھو منہاج مجھے جانے دو۔وہاں

میری شادی ہونے والی ہے۔میری اور میرے ماں باپ کی عزت کا سوال

ہے پلیز مجھے جانے دو۔۔۔منہاج مسکراتے ہوئے بولا بالکل بھی نہیں۔بڑی

مشکل سے تو ہاتھ آئی ہو۔بھلا ایسا خوشنصیب موقع پھر کہاں ملے گا۔۔۔وہ

ڈر گئی کہ پتہ نہیں منہاج اس کے ساتھ کیا کرنے والا ہے۔۔لک۔۔لک۔کیا

مطلب ہے تمہارا؟؟وہ

خوفزدہ سی ہو گئی تھی۔۔منہاج اسکے خوف سے خوب محفوظ ہوا۔۔بتاتا ہوں

بتاتا ہوں کہ میں کیا کرنے والا ہوں۔۔تم نے مجھے بہت تڑپایا۔میں نے پیار

سے محبت سے تمھیں قائل کرنے کی کوشش کی مگر نہیں۔تم ہر بار مجھے گہر

ازخم دیکر چلی جاتی۔میری چھوٹ اور میری محبت کو تم نے ناجائز فایدہ اٹھایا۔

میری توہین کی۔بلکہ میری بے عزتی کا بیڑہ ہی تم نے اٹھالیا۔۔بہت رسواء کیا

تم نے مجھے۔۔ تم جانتی نہیں ہو کہ میں اپنی بے عزتی کا بدلہ کس طرح لیتا ہوں۔ آج تمھیں اسکا اندازہ ہو جائے گا۔۔ منہاج اسے خوفزدہ کرتے ہوئے بولا۔۔۔ فردوس واقعی میں ڈر گئی تھی۔ وہ سمٹ کر بیٹھ گئی۔ تم کیا سمجھتی تھی کہ تم کبھی بھی میرے ہاتھ نہیں آؤ گی۔ مگر یاد ہے تمھیں ؟ میں نے بھی تم سے وعدہ کیا تھا کہ میں تم سے اپنی اس بے عزتی کا بدلہ لونگا اور وہ بھی سود سمیت۔۔۔ اور آج وہ وقت بھی آگیا ہے۔ سود سمیت قرض لوٹانے کا۔۔ بڑا ناز اور گھمنڈ تھا ناں تمھیں اپنی خوبصورتی اور بہادری کا آج ایک ایک کر کے سارے بدلے لونگا۔۔ سوچو جب تم بے آبرو ہو کر گاؤں جاؤ گی تو کیا ہو گا؟؟ اب تک تو بات پھیل گئی ہو گی کہ تم

اپنے کسی شہری آشنا کیساتھ بھاگ گئی ہو۔ میں نے یہ بات پھیلانے کیلیئے اپنا ایک آدم متعین کردہ تھا اور اب تک تو اس نے یہ بات پھیلا بھی دی ہو گی۔۔

www.kitabibasti.com

اور تمھاری محبت کادم بھرنے والا معراج صلاح الدین خان۔۔وہ بھی تم سے بد ظن ہو گیا ہو گا۔سوچو تمھاری بدنامی کا سن کر تمھارے گھر والوں پر کیا بیت رہی ہو گی۔؟؟فردوس رونے کے

قریب آگئی۔۔منہاج اسکے خوف سے خوب محفوظ ہو رہا تھا۔تم سمجھتی ہو کہ تم سب کو میرے بارے میں بتادو گی کہ یہ سب میں نے کیا ہے تو بھول جاؤ کہ کوئی تم یقین کریگا۔۔کوئی تم پر یقین نہیں کریگا۔۔اور اگر کوئی گواہ ہے تمھارے پاس جو گواہی دے سکے میرے خلاف یعنی کہ فائق علی۔جس کے بارے میں شاید تم سوچ رہی ہو گی تو۔مت سوچو یہ۔فائق علی ہمارے ٹکڑوں پر پلنے والا ہمارا پالتو کتا ہے۔وہ ہمارا وفادار ہے۔وہ میرے خلاف ایسا نہیں کر سکتا کیوں کہ وہ بھی میرے ساتھ اس منصوبے میں شامل تھا۔۔

فردوس نفرت سے اسے دیکھنے لگی۔۔۔منہاج ہنسا پھر گویا ہوا۔عزت سے

www.kitabibasti.com

www.kitabibasti.com

مان جاتی تو نوبت یہاں تک ناں آتی۔ کہا فایدہ ملا تمھیں۔ بالآخر میرے ہاتھ
آہی گئی ناں !!! فردوس خاموش رہی۔۔ منہاج اسکے پاس بیڈ پر بیٹھ گیا۔۔ وہ
اسے دیکھتے ہوئے بولا ہاں ایک حل ہے میرے پاس۔ اگر تم ہاں کرو تو !!
اسطرح تمھیں عزت بھی مل جائے گی۔ سہارا بھی اور طاقت بھی۔ کوئی بھی
تمھاری طرف آنکھ اٹھا کر بھی نہیں دیکھے گا۔۔ بولو منظور ہے۔؟؟ فردوس
اسے سوالیہ نگاہوں سے دیکھنے لگی تو منہاج کے ہونٹوں پر مسکراہٹ دوڑ گئی
وہ اسکی مشکل آسان کرتے ہوئے بولا یقین جانو تمھارے اتنا کچھ کرنے کے
باوجود بھی۔ میں تم سے اتنی ہی محبت اور تمھیں اتنا ہی پسند کرتا ہوں۔ بلکہ
شاید اضافہ ہی ہوا ہے۔ آج تک میں نے کسی بھی لڑکی سے اظہار محبت نہیں
کی۔ بس دل بہلاتا رہا۔ مگر آج فیصلہ کرلیا ہے کہ میری شریک حیات تم جیسی
بہادر، نڈر، پڑھی لکھی، شرارتی، اور خوبصورت لڑکی ہی ہو۔۔ بولو شادی کرو

www.kitabibasti.com

گی مجھ سے ؟فائدے میں گی۔۔۔یہ سن کر فردوس پھٹ پڑی۔۔لعنت بھیجتی

ہوں میں تم پر اور تمھاری محبت اور اس آفر پر۔مر جاؤں گی مگر تم جیسے گھٹیا

اور زانی شخص سے شادی نہیں کرونگی۔۔۔۔۔منہاج کو تو تاؤ ہی آ گیا

تھا۔۔۔سوچ لو پھر بھی عزت سے

رہو

کہ رہا ہوں۔ تمھیں اپنی عزت بنانا چاہتا ہوں۔وہی عزت اور احترام دینا چاہتا

ہوں جو ایک محبوب بیوی کو ملتی ہے۔۔نہیں کرونگی میں تم جیسے زانی شخص

سے شادی۔۔ہر گز بھی نہیں۔مر جاؤں گی مگر تمھاری خواہش کے آگے

نہیں جھکوں گی۔۔یہ سن کر منہاج بھی غصے میں آ گیا۔۔تو پھر تم بھی کان

کھول کر سن لو اسطرح سے ناں تو میں

تمھیں چھوڑوں گا اور ناں اتنی آسانی سے تمھیں مرنے دونگا۔۔جب

www.kitabibasti.com

تمھاری عزت پامال ہو گی تب میں دیکھوں گا

کہ کون تم سے شادی کرتا ہے۔ تمھیں عزت راس نہیں آرہی میری بیوی بننا تمھیں قبول نہیں ہے ناں تو ناں

سہی۔۔ تیار ہو جاؤ اپنی بربادی کے لئے۔ جب عزت نیلام ہو گی تب میں تمھارا یہ غرور دیکھوں گا۔۔۔ یہ کہہ کر وہ بیڈ سے اٹھ گیا۔۔ فردوس دی سے اٹھی۔۔ تم میرے ساتھ ایسا کچھ نہیں کرو گے سمجھے ؟؟ منہاج طنزآ مسکرا کر بولا اوہ بی بی کس خوش فہمی ہو کہ میں تمھارے ساتھ ایسا نہیں کرونگا۔۔ منہاج جانے لگا تو فردوس نے اسکے بازو سے پکڑ

کر روک لیا۔۔۔ منہاج اپنے بازو پر اسکے دونوں ہاتھ دیکھ کر مسکرایا اور پھر پلٹ کر فردوس کو دیکھنے لگا۔۔ اسکی آنکھوں میں آنسو تھے۔۔ تم میرے ساتھ ایسا کچھ نہیں کرو گے ؟؟ منہاج نے اسکے ہاتھ جھٹک دیئے۔۔ خوشفمی

www.kitabibasti.com

ہے تمھاری۔۔ تمھیں کتنی بار عزت سے اور پیار سے سمجھایا مگر نہیں تمھیں عزت راس ہی کہاں آتی ہے۔ تمھیں تو اپنی ضد اور انا عزیز ہے ناں۔ جب عزت ہی نہیں رہے گی تو یہ غرور بھی ختم ہو جائے گا۔۔۔ فردوس کو کچھ سمجھ میں نہیں آرہا تھا کہ وہ کیا کرے۔ منہاج سے کسی اچھے کی امید کرنا فضول ہی تھا۔ اسکی عزت کا سوال تھا۔ تو سو اس نے فی الحال ہار ماننے میں ہی عافیت جانی۔۔ ٹھیک ہے میں تم سے شادی کیلئے تیار ہوں۔۔۔ وہ جو جا رہا تھا یہ سن کر فور پلٹا اور فردوس کو دیکھنے لگا جسکا سر جھکا ہوا تھا۔ اسکے ہونٹوں پر دلکش مسکراہٹ دوڑ گئی۔ وہ یہی تو چاہتا تھا اسے ڈرا کر اب

وہ آپ سے مقصد میں کامیاب ہو گیا تھا۔۔ فردوس گھٹنوں کے بل نیچے بیٹھ گئی تھی۔۔ ٹھیک ہے میں مولوی صاحب اور گواہوں کو بلانے جا رہا ہوں تم بھی تیار ہو جاؤ۔ وارڈروب میں تمھارے لیے نکاح کا جوڑا رکھا ہے وہ پہن کر

جلدی سے تیار ہو جاؤ میں بس ابھی آیا۔۔وہ سیٹی کی دھن بجاتا ہوا ہونٹوں پر فاتحانہ مسکراہٹ لئے وہاں سے نکل گیا۔۔اور فردوس چہرہ ہاتھوں میں چھپا کر پھوٹ پھوٹ کر رو پڑی۔۔۔آدھ گھنٹے بعد جب منہاج کمرے میں داخل ہوا تو وہ دلہن بنی بیٹھی بیڈ پر گم صم بیٹھی تھی۔۔اسکے ہونٹوں پر مسکراہٹ دوڑ گئی۔۔وہ فردوس کا ہاتھ پکڑ کر باہر لے آیا۔۔جہاں پر مولوی صاحب کے علاوہ، منہاج کے تین دوست ،یاور ،اور فائق علی بطور گواہ موجود تھے۔۔ مولوی صاحب نے انکا نکاح پڑھانا شروع کر دیا۔۔۔فردوس بنت عظیم احمد آپکا نکاح منہاج صلاح الدین خان کے ساتھ بطور حق مہر میں لاکھ روپے کیا یہ نکاح قبول ہے۔۔۔؟؟فردوس نے سر اٹھایا اسکی آنکھوں میں آنسو تھے۔ اور وہ شکایت بھری نگاہوں سے فائق علی کو دیکھنے لگی۔فائق نے ندامت اور دکھ سے گردن جھکالی۔مولوی نے دوبارہ سے وہی الفاظ دہرائے تو فردوس

www.kitabibasti.com

نے نگاہیں اٹھائیں اور سامنے بیٹھے منہاج صلاح الدین خان کو دیکھا جو مسکرا رہا تھا اسکی آنکھوں اور دل میں نفرت بھر آئی اسکے دل میں خیال آیا اور ایک فیصلہ کر کے اس نے قبول ہے کہا۔۔۔۔تینوں بار قبول ہے کرنے کے بعد مولوی نے منہاج سے پوچھا۔۔قول واقرار کے بعد دونوں نے نکاح نامے پر سائن کیئے۔یوں فردوس عظیم احمد سے فردوس منہاج صلاح الدین خان بن گئی۔سب اٹھ کر منہاج کو مبارکباد دینے لگے۔۔اور وہ خوشی خوشی اپنا حق سمجھ کر مبارکباد وصول کر رہا تھا۔۔فردوس نے سر جھکا لیا تھا آنسو تیزی سے اسکے گالوں پر بہہ رہے تھے۔۔منہاج انھیں چھوڑنے چلا گیا تھا۔۔فردوس کمرے میں آگئی الماری کھولی جہاں پر منہاج نے فردوس کے لئے کپڑے اور ضرورت کی ہر چیز رکھی تھی یعنی کہ وہ اس سب کا بہت پہلے سے یہی پلان بنا چکا

www.kitabibasti.com

تھا۔۔اس نے ایک جوڑ لیا اور واش روم میں جا کر چینج کر آئی۔۔۔وہ بیڈ پر بیٹھی تھی تبھی منہاج کمرے میں داخل ہوا۔۔وہ فردوس کو دیکھ کر مسکرایا آج بالآخر میری ضد مجھے مل ہی گئی۔۔میں نے تمھیں پا لیا فردوس منہاج صلاح الدین خان!! کیوں؟ بتاؤ تو زرا میں جیت گیا ناں؟؟اور میری ضد بھی۔۔۔فردوس نے سر اٹھایا اور نفرت سے بولی یہ تمھاری خیام خیالی ہے کہ تم نے مجھے پا لیا میں نے صرف انی عزت بچانے کیلیۓ تم سے مجبور نکاح کیا مگر تم اسے اپنی فتح مت سمجھو۔عنقریب یہ شادی تمھارے لیے بربادی کا پیغام لے کر آۓ گی۔تم مجھے پا کر بھی ناں پا سکو گے۔میں تمھیں اتنا تڑپاؤں گی اتنا تڑپاؤں گی کہ تمھیں مجھ سے اس نکاح پر افسوس ہونے لگے گا۔۔ایک ایک لمحے کو تمھارے لیے عذاب بنادونگی۔۔پچھتاؤ گے اپنے اس فیصلے پر کہ خوامخواہ تم نے مجھ سے نکاح کیا۔میں بھی تمھیں اتنی آسانی سے سکھ کا سانس

www.kitabibasti.com

نہیں لینے دونگی۔۔۔فردوس کی دھمکیاں سن کر منہاج نے قہقہہ لگایا۔اوہ میری شیرنی بیگم صاحبہ مجھے آپکا ہر رویہ اور ہر سزا دل وجان سے قبول ہے۔ وہ اپنے دل پر ہاتھ رکھتا ہوا بولا۔۔۔ہم صبر کیساتھ قبول کر لیں گے آپکا ہر رویہ۔مجھے بس اس بات کی زیادہ خوشی ہے کہ میں نے تمھیں پا لیا۔۔۔اس ماؤنٹ ایورسٹ کو سر کر لیا جسے سر کرنا میرے لئے عذاب بن گیا تھا۔۔ بالآخر میں نے اس پہاڑ کو اپنی ہمت سے سر کر ہی لیا۔۔۔۔فردوس غصے سے بولی ہمت سے نہیں بکہ چالاکی، مکاری اور دھوکے سے۔فردوس کی اس بات پر منہان کا قہقہہ بے ساختہ تھا۔۔ویسے ب بڑا مزہ آئیگا تمھارے ساتھ ہر وقت رہنے سے اور تمھیں تنگ کرنے سے۔۔۔فردوس نے بھی ترکی بہ ترکی جواب دیتے ہوئے بولی۔ہاں بالکل بہت ہی مزہ آئیگا تمھیں ہر وقت تڑپانے سے اور میں وعدہ کرتی

www.kitabibasti.com

www.kitabibasti.com

www.kitabibasti.com

ہوں۔ کہ میں ایسا موقع ہاتھ سے نہیں جانے دونگی تمھیں تڑپانے کا۔۔

منہاج بے اختیار مسکرا پڑا۔۔ٹھیک ہے بیگم صاحبہ ہمیں آپکی ہر شرط اور ہر فیصلہ قبول ہے۔اب خوش؟؟فردوس نے نفرت سے کہا خوش تو میں تب ہونگی جب میں تمھیں تڑپتا ہوا دیکھوں گی۔۔منہاج مسکرایا اچھا تم یہیں کمرے میں رہو ملازمہ تمھیں کھانا کمرے میں دے جائے گی۔میں زرا گاؤں کی خیر خبر لے آؤں کہ وہاں کیا کھچڑی پک رہی ہے۔۔یہ کہہ کر وہ مسکراتا ہوا کمرے سے نکل گیا اور فردوس بے بسی سے بند دروازے کو دیکھنے لگی۔

کچھ ہی دیر بعد وہ فاتحانہ مسکراہٹ لئے اندر داخل ہوا۔آج بالآخر مجھے میری ضد مل ہی گئی۔بلآخر میں نے تمھیں پا ہی لیا۔۔کیوں؟ بتاؤ زرا۔جیت گیا ناں میں؟۔۔۔اور میری ضد بھی۔منہاج ہنس پڑا۔۔تو فردوس نے

www.kitabibasti.com

سر اٹھایا اور نفرت سے اسے دیکھ کر بولی۔ یہ تمہاری خام خیالی ہے۔ میں نے
صرف اپنی عزت بچانے کے لیے مجبوراً تم سے نکاح کیا۔ مگر تم اسے اپنی فتح
مت سمجھو۔ عنقریب یہ شادی تمہارے لیے بربادی کا پیغام لے کر آئے گی۔
تم مجھے پاکر بھی نہ پاسکو گے۔ میں تمھیں اتنا اثر پاؤں گی اتنا کہ تم سوچ بھی
نہیں سکو گے۔ ایک ایک لمحہ تمہارے لئے عذاب بنادونگی۔۔۔۔ پچھتاؤ گے
تم اپنی اس خواہش پر کہ ناحق تم نے مجھ سے نکاح کیا۔ میں بھی تمہیں اتنی
آسانی سے سکھ کا سانس نہیں لینے دونگی۔ فردوس کی باتیں سن کر منہاج نے
قہقہ لگایا۔ بیگم جی آپ کا ہر رویہ مجھے قبول ہے۔ ہم صبر
کے ساتھ اور برداشت کے ساتھ قبول کرلی سے مر رویہ جو بھی ہو مجھے بہت
خوشی ہے کہ میں نے تمہیں پا
گے لیا۔ اس ماؤنٹ ایورسٹ کو میں نے سر کر ہی لیا جسے سر کرنا میرے لئے

بہت ہی مشکل تھا۔مگر ساری مشکلات

برداشت کر کے میں نے اپنی ہمت سے سر کر ہی لیا۔فردوس غصے سے بولی۔

ہمت سے نہیں، بلکہ چالاکی، مکاری اور دھوکے سے۔فردوس کی اس بات پر

منہاج نے قہقہہ لگایا۔۔۔ویسے اب بڑا مزہ آئیگا تمھارے ساتھ ہر وقت

رہنے سے۔ہر وقت تمہیں تنگ کرنے سے۔۔فردوس نے بھی ترکی بترکی

جواب دیتے ہوئے کہا۔ہاں بلکل بہت ہی مزہ آئے گا۔تمہیں ہر وقت

تڑپانے سے اور میں وعدہ کرتی ہوں کہ میں کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہیں

دونگی۔تمہیں تڑپانے کا۔منہاج بے اختیار مسکرا پڑا۔ٹھیک ہے بیگم صاحبہ

ہمیں آپ کی ہر شرط قبول ہے۔۔۔اب خوش؟فردوس نے نفرت سے کہا۔

خوش تو میں تب ہونگی۔جب میں تڑپتا ہوا دیکھوں گی۔منہاج مسکرایا۔اچھا

تم یہیں رہو۔ملازم تمہیں کھانا دے جائے گا۔میں زرا گاؤں کا چکر لگا آؤں۔

www.kitabibasti.com

کی وہاں کیا کھچڑی پک رہی ہے۔یہ کہہ کر وہ مسکراتا ہوا کمرے سے نکل گیا۔ اور وہ بے بسی سے بس دروازے کو دیکھتی رہ گئی۔ادھر جب فردوس نہ آئی تو نیک بخت کو پریشانی لاحق ہو گئی۔نہ جانے اس لڑکی نے آج اتنی دیر کیوں کر دی۔ارے فہیم کے ابا جا کر دیکھ تو آ۔۔۔ماسٹر عظیم احمد گھر سے نکل گیا۔ وہ جو نہی باہر نکلا۔اس کے کانوں سے یہ خبر ٹکرائی کہ فردوس کسی لڑکے کے ساتھ گاڑی میں بیٹھ کر شہر چلی گئی۔ماسٹر عظیم احمد کو اپنے کانوں پر یقین نہ آیا۔۔ارے یہ تم لوگ کیا بکواس کر رہے ہو میری بیٹی کے خلاف۔اسی ماسٹر جی یہ سچ ہے۔پورے گاؤں والوں کو پتہ چل گیا ہے کہ آپ کی بیٹی کسی شہری بابو کے ساتھ بھاگ گئی ہے۔بند کرو بکواس۔ورنہ زبان کھینچ و نگا۔ مسٹر عظیم چینا تو ایک شخص نے کہا۔ماسٹر جی کس کس کی زبان کھنچیں گے۔ سچ تو سچ ہی ہوتا ہے ناں۔اب جب بھاگ گئی ہے تو اتنا غصہ کیوں دکھا رہے ہے

www.kitabibasti.com

ہیں۔ماسٹر عظیم احمد نے دل پکڑ لیا۔وہ گرنے ہی والا تھا کہ دو نوجوانوں نے ماسٹر عظیم احمد کو سہارا دیا اور گھر لے آئے۔جوں ہی ماسٹر

عظیم اندر داخل ہوا۔نیک بخت اس کے پاس آئی۔کہاں ہے فردوس؟ کچھ پتا چلا۔ماسٹر عظیم احمد نے کوئی جواب نہ دیا۔ارے آپ بتاتے کیوں نہیں۔ ماسٹر عظیم احمد چارپائی پر آکر بیٹھ گیا۔بتائیں ناں چپ کیوں ہیں۔ماسٹر عظیم تو بت بنا بیٹھا تھا۔ تبھی فہیم کمرے سے نکل آیا۔کیا ہوا ہے اماں؟ارے پتر تیر ا باپ بتا ہی نہیں رہا کہ فردوس کہاں ہے؟ فہیم باپ کو دیکھتے ہوئے بولا۔ابا۔۔۔کہاں ہر فری؟۔۔۔مگر ماسٹر عظیم احمد نے کوئی جواب نہیں دیا تو نیک بخت رونے لگی۔ارے مجھے کچھ تو بتاؤ میری بیٹی کہاں ہے؟میرا دل بیٹھا جا رہا ہے۔۔۔اماں میں دیکھتا ہوں۔یہ کہہ کر فہیم گھر سے نکل گیا۔ماسٹر عظیم احمد کو یہ سب جھوٹ لگ رہا تھا۔اسے اپنی بیٹی پر پورا اعتماد تھا۔کہ وہ ایسا

کر ہی نہیں سکتی۔ نیک بخت چارپائی پر بیٹھی آنسو بہا رہی تھی۔ بھی مہیم غصے

سے بپھرا اندر داخل ہوا۔ فہیم جو دیکھ کر نیک بخت اٹھ گئی اور اس کے پاس

آ گئی۔ کہاں ہے پتر فردوس؟ فہیم غصے سے بولا۔ اماں نام نہ لیں اب اسکا۔ مر

چکی ہے اب وہ ہمارے لئے بے غیرت کہیں کی۔ ہماری ساری عزت خراب

کر کے بھاگ گئی۔ ہیں ہیں بھاگ گئی۔ کہاں بھاگ گئی؟ اپنے یار کے ساتھ

۔۔۔ یہ کہہ کر نیک بخت نے منہ پر ہاتھ رکھ دیا اور غصے سے بولی۔ شرم کر کچھ

اپنی بہن کے بارے میں ایسی بکواس کر رہا ہے۔ تمھیں شرم نہیں آ رہی

؟۔۔۔اماں یہ صرف میں نہیں کہہ رہا بلکہ پورا گاؤں کہہ رہا ہے۔ کہ انھوں

نے خود اسے دیکھا ہے کسی شہری لڑکے کیساتھ گاڑی میں فرار ہوتے۔۔۔ یہ

سن کر نیک بخت

بے سدھ پر بے سدھ چارپائی پر بیٹھ گئی۔ اے اللہ یہ تو کیا کہہ رہا ہے۔ فری ایسا

www.kitabibasti.com

کیسے کر سکتی ہے۔اس کی تو شادی ہونے والی تھی۔۔۔ہاں اماں مگر اسے ہماری عزت کی فکر ہوتی تب ناں؟؟اماں اس نے ہمیں کسی کو منہ دکھانے کے لائق نہیں چھوڑا۔اگر وہ دوبارہ گاؤں آئی ناں تو میں اسکا قتل کر دونگا۔۔ یہ کہہ کر وہ غصے سے کمرے سے نکل گیا۔۔۔نیک

بخت اپنا سر پیٹنے لگی۔۔ہائے اللہ یہ کیا کر دیا تو نے بد بخت فری۔۔اب ہم کس کس کو منہ دکھانے کے لائق نہیں چھوڑا۔۔اب ہم کس کس کو منہ دکھائیں گے۔اور سردار جی کو کیا کہیں گے۔۔ہائے فری اللہ تجھے موت دے۔۔۔

نیک بخت رونے لگی۔۔۔۔ادھر یہ بات اڑتی اڑتی حویلی جا پہنچی کہ فردوس کسی لڑکے کیساتھ بھاگ گئی ہے۔۔حویلی کی تمام ملازمائیں کھسر پھسر کرنے لگیں۔۔امیراں نے یہ سنا تو ماتھا پیٹنے لگی کہ ہائے اللہ یہ کیا کر دیا اس بد بخت نے۔۔ادھر شادی کی تیاریاں مکمل تھیں کل شادی تھی اور یہ لڑکی بھاگ

www.kitabibasti.com

گئی۔اب ہم لوگوں کو کیا جواب دیں گے۔۔۔معراج کو تو بالکل بھی یقین نہیں آرہا تھا۔ سردار صلاح الدین خان سخت پریشان ہو گیا تھا کہ اب کرے تو کیا کرے۔ شادی کا تو سب کو پتہ چل گیا تھا۔اب بدنامی کا خوف کھا رہا تھا۔۔۔معتاج کو تو بالکل بھی یقین نہیں

آرہا تھا کہ فردوس ایسا کر سکتی ہے ؟آخر اس نے ایسا کیوں کیا؟آخر کیوں وہ ہماری عزت کا جنازہ نکال کر چلی گئی۔۔۔امیراں بیگم اپنا ماتھا پیٹ رہی تھی کہ کتنی چاہ سے ہم اسکا رشتہ لینے گئے تھے اور اس نے لڑکی نے کیا کیا؟؟ بے غیرت لڑکی اسے تو یہ عزت اور مقام راس ہی ناں آیا۔۔۔ عظیم احمد اور نیک بخت نے خود کو گھر میں ہی بند کر لیا تھا۔۔ فہیم دو تین بار گھر سے نکلا تو لوگ اسے دیکھ کر کہتے وہ رہا فہیم جسکی بہن بھاگ گئی ہے۔۔ فہیم کے صبر کا پیمانہ لبریز ہو جاتا تو وہ لڑ پڑتا۔۔۔اس سے بہتر تھا کہ وہ یہاں سے چلا ہی جائے

اور پھر فہیم واپس شہر چلا گیا۔ کیونکہ

اب اسکا یہاں رہنا محال ہو چکا تھا۔ماسٹر عظیم احمد تو بت سا بن گیا تھا اور رہی سہی کسر امیراں نے گھر آکر پوری کر دی انھیں خوب بے عزت کیا۔۔ماسٹر عظیم احمد کے لئے یہ کافی صدمہ تھا۔۔اسے دل کا دورہ پڑا تھا۔بھلا وہ کیسے برداشت کر سکتا تھا کہ کوئی اسکی پاکدامن بیٹی کے بارے میں ایسی بکواس کرے۔ماسٹر عظیم احمد کی طبعیت بگڑی تو

نیک بخت حویلی مدد کے لئے بھاگی۔امیراں نے اسے دھکے دے کر نکالنا چاہا مگر معراج نے اسے روک لیا اور پھر ماسٹر صاحب کو ہاسپٹل لے آیا۔۔اس اٹیک کیوجہ سے ماسٹر عظیم احمد کے جسم کا آدھا حصہ ناکارہ ہو گیا تھا۔۔اس واقعے کے بعد ماسٹر عظیم احمد کے ہونٹوں سے مسکراہٹ غائب ہو گئی تھی۔۔وہ بستر سے لگ گیا تھا اور ہر وقت بس اپنی بیٹی کو یاد کرتا رہتا تھا۔اسے

www.kitabibasti.com

اپنی بیٹی پر اور اپنی کی ہوئی تربیت پر پورا بھروسہ تھا۔۔

منہاج نے گاؤں جانے کا ارادہ ترک کر دیا تھا۔۔اس نے سردار صلاح الدین خان کو بتایا تھا کہ وہ یاور کیساتھ ملتان گیا ہوا ہے۔۔کچھ دنوں کے بعد وہ گاؤں واپس آئے گا۔۔۔۔دو ہفتے ہو چکے تھے۔اس واقعے کو۔ہر کوئی فردوس کو بھول کر اپنے کاموں میں لگ گیا تھا۔۔ادھر فردوس کو ماں باپ اور گاؤں کی بہت یاد آرہی تھی۔۔وہ واپس اپنے گاؤں جانا چاہتی تھی۔۔منہاج گاؤں کے حالات پر نظر رکھے ہوئے تھا۔۔فائق اسے لمحہ بہ لمحہ گاؤں کے حالات کے بارے

میں بتارہا تھا۔فائق علی سے اپنے جگری یار یہ اداسی دیکھی نہیں جارہی تھی۔۔مگر اسکے بس میں کچھ بھی ناں تھا۔۔۔۔منہاج واش روم سے نہا کر باہر نکلا۔۔فردوس بیڈ پر بیٹھی اسے نفرت سے دیکھ رہی تھی۔۔وہ تولیے سے

www.kitabibasti.com

www.kitabibasti.com

اپنے گیلے بالوں کو خشک کرتا ہوا آئینے کے سامنے آکر کھڑا ہو گیا۔۔اس نے گیلا تولیہ فردوس کیطرف اچھال دیا جو اسکے چہرے پر آ گرا تھا۔۔فردوس نے غصے سے تولیہ نیچے پھینک دیا تھا۔۔۔ منہاج مسکرا دیا۔۔وہ آئینے کے سامنے کھڑا بالوں کو کنگھا کر رہا تھا۔اور ساتھ میں آئینے میں اپنے بیچے بیڈ پر بیٹھی خود کو نے سے گھورتی فردوس کو بھی دیکھ رہا تھا۔۔ایسے کیا دیکھ رہی ہو۔ کیا بہت پیارا لگ رہا ہوں۔۔۔فردوس نے کوئی جواب نہ دیا۔۔ویسے دیکھنے میں کوئی حرج بھی نہیں ہے تمھارا ہوں دیکھ سکتی ہو۔۔وہ مسکرایا۔۔۔فردوس نے آنکھیں گھمائیں۔۔فردوس کی اس حرکت پر وہ مسکرا دیا۔۔فردوس نے کہا میں گاؤں جانا چاہتی ہوں۔۔مجھے گاؤں لے جاؤ۔۔۔یہ سن کر منہاج نے کنگھا رکھا اور فردوس کی طرف پلٹا۔۔یہ آج گاؤں کی کیسے یاد آ گئی۔۔۔گاؤں میرا وطن ہے۔وہاں میرے ماں باپ ہیں۔مجھے وہاں جانا ہے اور بس!!!!

www.kitabibasti.com

www.kitabibasti.com

منہاج چند لمحے اسے دیکھتا رہا پھر بولا ٹھیک ہے میں تمھیں لے جاؤں گا۔ مگر تم وہاں جا کر کوئی حرکت نہیں کرو گی اور نا کسی کو کچھ بتاؤ گی کہ تمھارے ساتھ کیا ہوا تھا۔۔اگر کسی کو بتانے کی کوشش کی تو بہت برا ہو گا۔۔جو میں کہوں گا تم وہی کہو گی۔۔اگر تمھیں یہ منظور ہے تو ٹھیک۔۔ورنہ یہیں بیٹھی رہو۔۔مجھے بھی کوئی اعتراض نہیں ہے۔۔۔فردس غصے سے منہاج کو دیکھنے لگی۔۔پھر دل میں کچھ سوچ کر بولی ٹھیک ہے مجھے منظور ہے۔۔میں کچھ بھی نہیں بولوں گی۔۔۔یہ سن کر منہاج خوش ہو کر بولا۔۔یہ ہوئی ناں بات اچھی بیویوں والی بات۔۔ٹھیک ہے ہم شام کو چلیں گے۔۔۔۔منہاج گنگناتا ہوا کمرے سے نکل گیا۔۔۔فردوس کے ہونٹوں پر زہریلی مسکراہٹ دوڑ گئی۔ایک بار گاؤں پہنچ جانے دو منہاج صلاح الدین خان۔ پھر میں ایسا تماشہ کھڑا کروں گی کہ تم کسی کو منہ دکھانے کے لائق نہیں رہو

www.kitabibasti.com

www.kitabibasti.com

گے۔۔۔اس نے خود سے عہد کیا تھا کہ وہ اس جھوٹے، مکار دھوکے باز اور چالاک آدمی سے ضرور بدلہ لے گی۔۔۔وہ شام ہونے کا بے چینی سے انتظار کر رہی تھی۔۔۔۔شام کو منہاج گھر آیا تو فردوس نے کہا چلیں؟؟ منہاج اسکی طرف پلٹا اور اسکی بے چینی دیکھ کر طنز بولا۔ تمھیں گاؤں کی یاد آ رہی ہے یا پھر کسی اور کی۔۔۔ منہاج کا اشارہ معراج کی ہی طرف تھا۔۔جو کہ فردوس اچھی طرح سے سمجھ چکی تھی۔۔فردوس نے کہا میں نے کچھ پوچھا ہے تم سے؟.. منہاج اپنی بات کہتے ہوئے بولا معراج کو بھول جاؤ اب ۔۔اب تم میری بیوی میری عزت ہو۔۔میرے ہوتے ہوئے کسی غیر کے بارے میں سوچنا بھی مت۔۔یہ مجھ سے برداشت نہیں ہو گا کہ تم کسی غیر مرد کے بارے میں سوچو۔۔

فردوس نظرت سے بولی۔۔۔ گھٹیا پن کی بھی کوئی حد ہوتی ہے منہاج

www.kitabibasti.com

www.kitabibasti.com

صلاح الدین خان مگر تم تو گھٹیا پن میں ہر حد پار کر چکے ہو۔ لیکن بہر حال تم اپنا موازنہ میرے ساتھ ناں ہی کرو تو بہتر ہے۔ میری سوچ تمھاری طرح گھٹیا نہیں ہے۔۔۔ منہاج یہ سن کر زرا ساغصے میں آگیا۔۔ فردوس نے کہا یہ بتاؤ کہ ہم کب جارہے ہیں؟ ہم نہیں جارہے؟ کیوں؟ کیوں نہیں جارہے؟ میں وہاں جانا چاہتی ہوں اور میں ضرور جاؤں گی۔۔۔ اچھا ٹھیک ہے پھر میں بھی دیکھتا ہوں کہ کسطرح جاتی ہو تم۔۔۔ اس گھر سے باہر ایک قدم بھی باہر نکال کر دیکھو۔ ٹانگیں توڑ دونگا میں تمھاری۔۔۔ یہ کہہ کر منہاج کمرے سے نکل گیا۔۔۔ فردوس بے سدھ بیڈ پر بیٹھ گئی۔۔ وہ رو رہی تھی۔۔ وہ خود کو بے حد بے بس محسوس کر رہی تھی۔۔ زندگی میں وہ کبھی اتنی بے بس اور مجبور نہیں ہوئی تھی۔ اسے ماں باپ بہت یاد آرہے تھے نا جانے انکا کیا حال

www.kitabibasti.com

www.kitabibasti.com

ہوا ہو گا۔۔۔فردوس نے روتے ہوئے کہا۔منہاج صلاح الدین خان میں تمھیں کبھی بھی معاف نہیں کروں گی۔۔۔ کبھی بھی نہیں۔۔۔۔روت ہو چکی تھی۔۔ منہاج گھر آیا تو ملازمہ کھانا لگا چکی تھی۔۔منہاج کھانے کی میز پر بیٹھا تو اسے فردوس کا خیال آیا۔۔اس نے ملازمہ سے پوچھا فردوس بی بی نے کھانا کھالیا ہے؟؟ نہیں صاح میں پوچھنے گئی تھی مگر انوں نے کھانا کھانے سے انکار کر دیا۔شام کو چائے بھی لیکر گئی تھی مگر انھوں نے واپس کر دی کہ اسے نہیں پینا۔۔اچھا ٹھیک ہے تم جاؤ۔۔۔۔منہاج اٹھ کر کمرے میں چلا آیا۔

دروازہ کھول کر وہ اندر داخل ہوا فردوس گھٹنوں کے گرد بازو پھیلائے خاموش بیٹھی تھی۔۔ منہاج اسکے پاس آکر بیٹھ گیا۔۔تم کھانا کیوں نہیں کھا رہی؟تم کھانا کیوں نہیں کھا رہی۔میری مرضی یہ میری زندگی ہے۔میں کھاؤں یا ناں کھاؤں۔وہ غصے سے پھٹ پڑی۔۔۔منہاج نے کہا۔اٹھو چلو

www.kitabibasti.com

کھانا کھاؤ۔ میں نے کہاناں مجھے نہیں کھانا۔۔ کیا اب کھانا بھی تمہارے حکم پر کھاؤں۔۔ نہیں یہ میں نہیں کرونگی۔ میں کھانا نہیں کھاؤں گی۔ منہاج نے زرا پیار سے نرم لہجے میں کہا۔ دیکھو کھانا کھالو۔ ورنہ بیمار پڑ جاؤ گی اور کیا پتہ مر جاؤ۔ ہاں میں یہی چاہتی ہوں میں بھوکی مر جاؤں۔ مگر میں کھانا ہر گز نہیں کھاؤں گی۔ یہ کہہ کر فردوس نے لائٹ آف کی اور چادر تان کر سو گئی۔ منیاں کھڑا دیکھتا ہی رہ گیا۔ وہ کمرے سے باہر آیا۔ فردوس نے کھانا نہیں کھایا تھا بھلا وہ کیسے کھا سکتا تھا۔ اس نے ملازمہ سے کھنا اٹھانے کا کہا اور واپس کمرے میں آگیا۔ وہ صوفے میں آکر بیٹھ گیا۔ وہ سامنے بیڈ پر سوئی ہوئی فردوس کو دیکھنے لگا۔ وہ صوفے پر بیٹھا سوچ رہا تھا اور وہیں بیٹھے بیٹھے اسے نیند آگئی تھی۔۔۔ صبح ہو چکی تھی۔ فردوس اٹھی تو اس کی نظر سامنے صوفے پر لیٹے منہاج پر جا پڑی۔ اس نے نفرت سے اسے دیکھا۔۔ وہ ملنے لگا تو فردوس

www.kitabibasti.com

جلدی سے دوبارہ سو گئی۔ منہاج آنکھیں ملتا ہوا اٹھ گیا۔ تبھی دروازے پر دستک ہوئی۔ آجاؤ۔ منہاج کی آواز پر ملازمہ اندر آئی۔ صاحب جی ناشتہ تیار ہے۔ اچھا ٹھیک ہے تم جاؤ ہم آرہے ہیں۔۔ جی صاحب جی۔ ملازمہ چلی گئی۔ منہاج صوفے سے اٹھ گیا۔ وہ فردوس کو دیکھنے لگا جو سونے کی ایکٹنگ کر رہی تھی۔ وہ واش روم چلا گیا۔ ہاتھ منہ دھو کر وہ باہر نکلا تو فردوس ابھی تک لیٹی ہوئی تھی۔ منہاج اسکے پاس آیا۔ اٹھ جاؤ صبح ہو چکی ہے۔ مگر فردوس نے کوئی جواب ناں دیا۔ منہاج مے اس کے اوپر سے چادر کھینچ لی تو فردوس جلدی سے اٹھ گئی۔ وہ غصے سے بولی۔ کیا مسئلہ ہے تمہیں۔ کیوں تنگ کر رہے ہو

مجھے۔ کیا اب میں اٹھوں بھی تمہاری مرضی سے۔ میں نے کب کہا ہے میری مرضی سے اٹھو۔ ہاں تو پھر کیوں اٹھا رہے ہو مجھے۔؟ سونے دو ناں۔ اٹھو

www.kitabibasti.com

ناشتہ کرلو۔ ٹھنڈا ہو رہا ہے۔ تم کرلو۔ مجھے نہیں کرنا ناشتہ۔ دیکھو ضد مت کرو رات کو بھی کھانا نہیں کھایا تم نے۔ اور تمہاری وجہ سے میں نے بھی کھانا نہیں کھایا۔ ہاں تو پھر کھانا کھانا چاہیئے تھا ناں تمہیں۔ میرے سوگ میں رہنے کی کیا ضرورت تھی۔ میں ابھی زندہ ہوں مری نہیں ہوں کہ تم میرے سوگ میں کھانا نہیں کھا رہے ہے۔ جاؤ پلیز مجھے تنگ مت کرو۔ سونے دو مجھے۔ یہ کہہ کر فردوس چادر تان کر سو گئی۔ منہاج فردوس کی اس بھوک ہڑتال سے پریشان ہو گیا تھا۔ اگر فردوس بھوکی رہتی تو پھر بھلا یہ کھانا کیسے کھا سکتا تھا۔ بلآخر

اس نے فردوس کی ضد کے آگے ہتھیار ڈال دیے۔ ٹھیک ہے ہم آج ہی گاؤں جائیں گے۔ اب خوش؟ یہ سن کر فردوس اٹھ گئی اور بیڈ سے اترنے لگی تو منہاج نے کہا۔ کہاں جا رہی ہو؟ تیار ہونے۔ نہی۔ جب تک تم ناشتہ نہیں

کروگی میں تمہیں نہیں لے جاؤں گا۔یہ سن کر فردوس دوبارہ بیڈ پر بیٹھ گئی اور چادر اٹھا کر لیٹ گئی۔ پھر کیا ہوا ہے؟فردوس نے غصے سے کہا۔میں تمہاری چالاکی سمجھ سکتی ہوں۔ تم مجھے بے وقوف بنانا چاہتے ہو۔تا کہ میں ناشتہ کرلوں اور پھر تم مکر جاؤ۔ نہیں۔۔میں سچ کہہ رہا ہوں۔ نہیں ہے مجھے تم پر یقین۔اچھا ٹھیک ہے مت کرو یقین۔منہاج نے موبائل سامنے رکھے ٹیبل سے اٹھایا اور فائق علی کا نمبر ڈائل کیا۔کچھ دیر بعد رابطہ ہوا تو منہاج نے کہا۔ہاں فائق میں منہاج بات کر رہا ہوں۔ہی چھوٹے سردار۔فائق تم ایسا کرو کہ حویلی جا کر گاڑی لے کر آؤ۔میں گاؤں آرہا ہوں۔فردوس کے ساتھ؟ فائق نے سوال کیا تو منہاج نے کہا۔ہاں اپنی بیوی کے ساتھ آرہا ہوں۔یہ سن کر فردوس منہاج کو آنکھیں دکھانے لگی۔منہاج نے موبائل آف کیا اور پاس بیٹھی فردوس سے کہا۔اب تو اٹھ جاؤ۔ناشتہ

www.kitabibasti.com

کرو۔اٹھ کرو۔ پھر جلدی سے تیار ہو جاؤ۔فائق آنے والا ہے۔فردوس اٹھ بیٹھی چادر بیڈ پر رکھی اور الماری سے کپڑے نکال ل گھس گئ۔منہاج باہر کھانے کے میز پر آکر فردوس کا انتظار کرنے لگا۔کچھ ہی دیر بعد فردوس تیار کر واش روم میں ہو کر کھانے کی میز پر آ بیٹھی تھی۔منہاج اسے دیکھنے لگا۔۔ ہاں وہ ضدی تھی اور اپنی ضد منا کر رہتی تھی یہ منہاج اچھی طرح سے جان چکا تھا۔۔فردوس خاموشی سے ناشتہ کرنے لگی۔۔ناشتے کے دوران بار بار منہاج نظر اٹھا کر اسے دیکھتا۔مگر فردوس اسے نظر انداز کر کے ناشتہ کرنے لگی۔۔ناشتے کے بعد منہاج فریش ہونے چلا گیا۔۔اور فردوس کپڑے نکال کر بیگ میں ڈالنے لگی جو نکاح سے پہلے منہاج اس کے لیے خرید کر لا یا تھا۔۔

وہ بیگ پیک کر

چکی تھی۔۔ تبھی منہاج بھی نہا کر واش روم سے نکل آیا تھا۔۔وہ آئینے کے

www.kitabibasti.com

www.kitabibasti.com

سامنے کھڑا بالوں کو کنگھا کرنے لگا۔۔ تبھی گاڑی کے ہارن کی آواز آئی تو فردوس نے جلدی سے چادر اوڑھ کر باہر کو نکلی۔۔ منہاج بس دیکھتا ہی رہ گیا۔۔اسکے پیچھے منہاج بیگ لیکر باہر نکلا۔۔فردوس گاڑی کے پاس آئی تو اسکا سامنا فائق علی سے ہو گیا جو ادب سے

ہاتھ پیچھے کیطرف باندھے کھڑا تھا۔۔فردوس نفرت سے بولی فائق بھائی بڑی اچھی اور بھاری رقم پر بکے ہیں آپ۔۔۔مجھے آپ سے یہ امید نہیں تھی۔ فائق کا سر شرم سے جھک گیا۔۔یہ کہ کر فردوس گاڑی کا پچھلا دروازہ کھول کر بیٹھ گئی۔۔فائق نے منہاج سے بیگ لیکر گاڑی میں رکھا۔۔ منہاج پیچھے ہی فردوس کیساتھ بیٹھ گیا۔۔فائق

نے ڈرائیونگ سیٹ سنبھالی اور گاڑی اسٹارٹ کر دی۔۔گاڑی گھر سے نکلی اور سڑک پر فراٹے بھرنے لگی۔۔فردوس کھڑکی سے سر نکالے باہر کا منظر

www.kitabibasti.com

دیکھ رہی تھی اسکے ہونٹوں پر مسکراہٹ تھی۔۔ منہاج اسے ہی دیکھ رہا تھا

کتنی خوش تھی وہ۔۔۔ مگر اسے ایک خوف بھی تھا کہ ناں جانے اس مکار

شخص نے وہاں کیا کچھ اس کے خلاف

غلط باتیں پھیلائی ہونگی۔۔ گاڑی تیزی سے فاصلہ طے کر رہی تھی۔۔ دور ہی

سے فردوس جو اپنے گاؤں کے لہلہاتے کھیت نظر آئے۔۔ اسکے ہونٹوں پر

مسکراہٹ پھیل گئی پھر یہ فاصلہ کم سے کم ہوتا گیا۔۔ گاڑی حویلی میں داخل

ہوئی۔۔ فردوس نے ناگواری سے کہا مجھے اماں بابا کے پاس جانا تھا۔۔ یہ اب

تمھارا اصلی گھر ہے تمھیں اب یہیں ہی رہنا ہے۔ اتر آؤ اب گاڑی سے۔۔۔

منہاج گاڑی سے باہر نکلا۔۔ فائق نے گاڑی سی بیگ نکالا اور اندر لے گیا۔۔

بیگ

دیکھ کر امیراں بیگم نے کہا منہاج بابا آگیا ہے کیا؟؟ جی ملکانی جی۔۔۔ خیری!

www.kitabibasti.com

!!امیراں بیگم نے خیری کو آواز دی۔۔جی ملکانی جی۔۔۔جاؤ یہ بیگ منہاج بابا کے کمرے میں رکھ آؤ۔۔۔جی ملکانی جی۔۔۔۔منہاج نے فردوس کو گاڑی میں بیٹھا دیکھ کر کہا اب اتر بھی آؤ۔۔فردوس نا چاہتے ہوئے بھی گاڑی سے اتر آئی۔۔اور منہاج کے پیچھے پیچھے چل پڑی۔۔ملازماؤں نے منہاج کیساتھ فردوس کو دیکھا تو کھسر پھسر کرنے لگیں۔۔۔منہاج جونہی اندر داخل ہوا امیراں بیگم اسی کے استقبال کے لئے کھڑی تھی۔۔ مسکرا اٹھی۔۔۔السلام علیکم اماں جی۔۔۔وعلیکم السلام آگیا میرا پتر۔۔۔امیراں بیگم نے اسکا چہرہ اپنے ہاتھوں میں لیکر اسکے سر کا بوسہ لیا۔۔کتنے دنوں بعد آیا ہے کہاں تھا تو؟؟منہاج مسکرایا۔۔۔اماں جان آپ کے لیے ایک خوشخبری ہے۔۔کیسی خوشخبری؟آپ خود ہی دیکھ لیں اماں جی۔۔۔ تبھی منہاج کے پیچھے سے فردوس نکلی۔۔۔ازے دیکھ کر امیراں بیگم کا پارہ ہائی ہوا۔یہ یہ لڑکی

www.kitabibasti.com

ادھر ؟۔۔ کیا کر رہی ہے ادھر ؟؟ماں جی میں اسے ادھر لایا ہوں۔۔ توں؟

جی اماں ہی۔ مگر کیوں پتر ؟ تجھے پتہ بھی ہے کہ یہ

۔۔؟اپنے عاشق کیساتھ بھاگ گئی تھی۔۔ ہماری ساری عزت اور نیک نامی

ڈبو کر۔۔۔اسے دفع کرو میری نگاہوں سے۔۔ شکل بھی نہیں دیکھنا چاہتی

میں اسکی۔۔ اگر تو اسے معافی دلانے کے لیے لایا ہے تو میں بتا دیتی ہوں کہ میں

سے ہر گز بھی معاف نہیں کروں گی جو اس نے حرکت کی ہے۔۔اماں جی

ایسی کوئی بات نہیں ہے۔میں نے ملتان میں فردوس سے نکاح کر لیا تھا۔۔۔

کیا؟؟؟ نکاح؟؟؟وہ بھی اس بھاگی ہوئی لڑکی سے؟؟امیراں بیگم کا منہ کھل

گیا۔۔اس بھاگی ہوئی بے شرم لڑکی سے تو نے نکاح کر لیا۔۔۔ خیری کیساتھ

ساتھ تمام ملازمائیں کھسر پھسر کرنے لگیں انھیں یقین نہیں آ رہا تھا کہ

www.kitabibasti.com

منہاج سچ کہہ رہاہے بلکہ انھیں توشک تھا کہ یقیناً منہاج نے ہی فردوس کا اغواء کیا ہوگا کیونکہ جس دن فردوس غائب ہوئی تھی اسی دن ہی منہاج بھی ملتان جانے کا بہانہ کر کے گیا تھا۔۔ منہاج نے کہا اماں جی بات دراصل یہ ہیکہ فردوس جس لڑکے کیساتھ بھاگی تھی۔اس نے اسے دھوکہ دے دیا۔ بے چاری وہاں اکیلی تھی۔میری اس سے ملاقات ہوگئی تو اس نے میری منت سماجت کی کہ میں اس سے نکاح کرلوں۔وگرنہ وہ کس

منہ سے گاؤں واپس جائے گی۔۔میں نے سوچا کہ بے چاری کہاں جائے گی تو میں نے اس پر ترس کھا کر اس سے نکاح کرلیا۔۔۔کیونکہ معراج کیساتھ وہ منسوب تھی۔۔میں نے سوچا کہ خاندان کی بدنامی ہوگی تو اس سے نکاح کر لیا۔۔فردوس بت بنی کھڑی منہاج کی گھڑی ہوئی کہانی سن رہی تھی آنسو بے اختیار آنکھوں سے نکل کر گالوں پر بہہ رہے تھے۔۔امیراں نے نفرت سے

www.kitabibasti.com

www.kitabibasti.com

کہا اس بے حیا کو وہیں مرنے دیتے نا۔۔ پتہ نہیں اس لڑکے کیساتھ کیا کچھ کیا ہو گا۔۔اب منہ کالا کر کے میرے معصوم اور سیدھے سادے بچے کو پھنسا کر اس سے نکاح کر لیا۔۔فردوس کی برداشت یہی تک تھی وہ آگے بڑھی کچھ کہنے کے لیے مگر منہاج نے اسکا ہاتھ پکڑ کر اسے روک لیا کوئی بھی بات کہنے سے۔وہ شکوہ بھری نم آنکھوں سے اسے دیکھنے لگی۔۔ منہاج کا دل ڈوب کر ابھرا تھا۔۔۔ کیا کچھ نہیں تھا اسکی آنکھوں میں۔۔۔فردوس اپنا ہاتھ چھڑانے لگی مگر منہاج کی گرفت مضبوط تھی۔۔۔۔اماں جی جو ہونا تھا وہ ہو چکا ۔۔ مگر میں اس بے شرم اور بھاگی ہوئی لڑکی کو اپنی بہو قبول نہیں کر سکتی۔۔اسے ابھی اور اسی وقت طلاق دے کر اس حویلی سے دھکے دیکر نکال دو۔۔۔اماں جی۔۔۔یہ اب کہیں نہیں جائے گی۔۔۔یہ میری بیوی ہے۔۔۔ عزت ہے میری۔۔۔۔امیراں غصے سے فردوس کو دیکھنے لگی تو منہاج نے

www.kitabibasti.com

www.kitabibasti.com

خیری سے کہا خیری بی بی کو کمرے میں چھوڑ آؤ۔۔جی چھوٹے سردار جی۔۔ آئیں فردوس بی بی۔۔۔ خیری فردوس کو لیکر وہاں سے چلی گئی۔۔ منہاج نے ملازماؤں کو کھسر پھسر کرتے دیکھا تو انھیں ڈانٹ کر کہا تم لوگ یہاں کیوں کھڑی ہو جاؤ جا کر اپنا کام کرو۔۔۔ ملازمائیں جلدی سے وہاں سے رفو چکر ہو گئیں۔۔ منہاج نے امیراں بیگم کو کندھوں سے پکڑ کر صوفے پر بیٹھایا اور خود بھی ساتھ بیٹھ گیا۔۔ میری پیاری اماں جی۔آپ پلیز ناراض ناں ہوں۔۔۔ کیسے ناراض ناں ہوں۔۔ تو نے اس بھاگی ہوئی لڑکی سے نکاح کر لیا اور ہمیں خبر تک ناں ہونے دی۔۔وہ بھی اس لڑکی سے نکاح کر لیا جو ہماری عزت کا جنازہ نکال کر اپنے یار کیساتھ بھاگ گئی۔۔۔اماں میں جانتا ہوں مگر پ بھی جانتی ہیں کہ مجھے کتنی جلدی ترس آجاتا ہے۔میں اپنی خدا ترسی کی عادت سے مجبور ہوں۔۔۔بس اماں جان فردوس کے معاملے میں بھی مجھے

www.kitabibasti.com

ترس آگیا میرا دل پگھل گیا۔۔اور پھر نکاح کر لیا۔۔امیراں بیگم اپنے لاڈلے مگر مکار بیٹے پر پیار آگیا اسکے سر پر بوسہ دیتے ہوئے بولی۔۔میرا بچہ۔۔میر العل تو کتنا اچھا ہے۔۔کتنی فکر ہے تجھے سب کی۔۔۔اماں جی صرف اسکی ہی نہیں

بلکہ لڑکی وہ مجھے آپ لوگوں کی بھی فکر تھی۔کیونکہ وہ دارای معراج کیساتھ منسوب تھی۔اگر کل کلاں سب براری والوں اور خاص کر چودھری ربنواز کو پتہ چلتا تو پھر وہ تو ہمارا مذاق اڑاتے ناں اسی لئے۔۔آپ لوگوں کی عزت پر آنچ ناں آئے تو فردوس سے خود نکاح کر کے اسے اپنی عزت بنا لی تاکہ لوگ اس پر انگلی ناں اٹھا سکیں۔۔اگر لوگوں نے

کچھ کہا تو میں انھیں یہ کہوں گا کہ وہ بھاگی نہیں تھی بلکہ مجھ سے نکاح کیا تھا اور میں اسے پسند کرتا تھا۔۔آپ بھی یہیں کہیں گی۔۔۔امیراں بیگم بیٹے پر

www.kitabibasti.com

صدقے واری ہونے لگی۔۔میرا لعل میرا بچہ۔میرا جگر تجھے کتنی پرواہ ہے

ہماری کہ خود کو ہی قربان کر لیا۔۔۔امیراں بیگم نے اسے سینے سے لگا لیا۔۔

اور منہاج اپنی مکاری پر مسکرا

پڑا۔۔ کتنی جلدی وہ اپنی ماں کو آئینے میں اتار کر اسے بے وقوف بنا چکا تھا۔۔

منہاج ماں سے الگ ہوا پھر ماں کے ہاتھ

پکڑتے ہوئے بولا آپ بابا اور معراج کو بھی یہی سمجھائیں گی۔۔تو فکر ناں کر

پتر۔۔میں سب سنبھال لونگی۔۔۔منہاج مسکرا دیا۔۔

سب جمع تھے۔معراج، سر داصلاح الدین خان سر پکڑے بیٹھے تھے۔منہاج

سر جھکائے بیٹھا تھا اور امیراں بیگم ی بیان کی گھڑی ہوئی کہانی شاری تھی۔

میراپتی نے روتے ہوے کہا اور میرے لیے خود کو اپنی کا انھیں منہاج کی

www.kitabibasti.com

www.kitabibasti.com

گھڑی ہوئی کہانی سنا رہی تھی۔ امیراں بیگم نے روتے ہوئے کہا۔ اور میرے بیٹے نے خود کو قربانی کا بکرا بنا کر اس حویلی کی اور ہماری عزت بچا لی۔ کرنا بڑا دل ہے میرے بچے کا کتنا خیال ہے اسے ہماری عزت کا۔۔۔ ایک وہ ہے بے شرم، بغیرت لڑکی، اس نے ہماری عزت رولنے میں کوئی کسر نہ چھوڑی تھی۔ معراج نے کہا۔ بھائی جان آپ کو اس لڑکی سے نکاح نہیں کرنا چاہیے تھا۔ وہ بھاگی ہوئی لڑکی ہے ناں جانے کس آشنا کے ساتھ بھاگ گئی تھی۔ اسے وہیں پڑا رہنے دیتے۔ تا کہ اسے پتہ تو چلتا کہ اس غلط کام کی سزا کتنی بڑی ہوتی ہے۔ منہاج کو غصہ آ گیا تھا۔ مگر وہ ضبط کر گیا۔ نہیں معراج تم چھوٹے ہو تم ھان نہوا گر اسطرح ہماری میں اس سے نکاح نہیں کرتا تو ہماری بدنامی ہوتی۔ اماں اور بابا جان کسی کو منہ دکھانے کے قابل نہ ہوتے اور تو اور چودھری ربنواز بھی ہمارا مذاق اڑاتا کی

www.kitabibasti.com

www.kitabibasti.com

دیکھو میری بیٹی کا رشتہ ٹھکرا کر جس لڑکی کا رشتہ لیا وہی کسی اور کے ساتھ بھاگ گئی۔ منہاج نے ڈنکے کی چوٹ پر بات کی تھی جو کہ سید ھاسر دار صلاح الدین خان کے دل کو لگی تھی۔ تبھی وہ بول اٹھا۔ معراج بیٹے منہاج ٹھیک کہہ رہا ہے۔ بلکل ٹھیک کہہ رہا ہے۔ چودھری صاحب کو تو موقع مل جاتا ہمارا تماشہ لگانے کا اور وہ تو ایسے ہی مواقعوں کی تلاش میں ہے۔ میری نظر سے منہاج نے جو کیا بلکل ٹھیک کیا۔ مگر بابا کیا آپ کسی بھاگی ہوئی لڑکی کو اپنی بہو تسلیم کر لیں گے۔؟ وہ لڑکی جس نے بھاگنے سے ہماری اپنی عزت کا ذرا برابر بھی خیال نہیں کیا۔ یہ سن کر منہاج کو بہت

برا لگا۔۔اس مے ذرا سخت لہجے میں کہا۔ معراج تمہیں فردوس کے بارے میں ایسی زبان استعمال نہیں کرنے چاہیے۔ وہ جیسی بھی ہے، اس نے جو بھی کیا۔ مگر اب وہ میری بیوی ہے۔ اور اس گھر کی عزت ہے۔ تمہیں اس کے

www.kitabibasti.com

بارے میں ایسی زبان استعمال نہیں کرنی چاہیے۔یہ مجھے برداشت نہیں ہو گا۔ معراج کو اپنے الفاظوں پر شرمندگی ہوئی۔ سوری بھائی جان۔ وہ بس غصے میں یہ الفاظ نکل گئے۔ منہاج نے اسے دیکھتے ہوئے کہا۔اب تمہیں یہ غصہ کنٹرول کرنا ہو گا۔اب وہ اس گھر کی بہو ہے۔۔ کی بھائی جان۔ معراج نے جھکے ہوئے سر سے کہا۔ سردار صلاح الدین خان نے بھی منہاج کی اس گھڑی ہوئی کہانی ہر اعتبار کر لیا تھا۔اور نہ چاہتے ہوئے بھی اس نے فردوس کو اپنی بہو قبول کر لیا تھا۔ منہاج بے حد خوش ہوا تھا کی اس کی بتائی ہوئی کہانی پر سب نے آنکھیں بند کر کے یقین کر لیا تھا۔اور اب فردوس اس حویلی کی بہو تھی۔ جو کہ امیرا اور سردار صلاح الدین خان نے قبول کر لیا تھا۔ جس طوفان کے اٹھنے کا منہاج کو خطرہ تھا وہ اس نے اس کے سر اٹھانے سے پہلے ہی اس کو ٹال دیا تھا۔اب اس کے سامنے اور کوئی پریشانی نہ تھی۔ماں باپ مان چکے

www.kitabibasti.com

تھے۔ معراج کو اتنی ہمت نہ تھی کی وہ کوئی احتجاج کرتا۔ وہ چھوٹا تھا۔ اس لیے منہاج کے سامنے اس کی ایک نہ چلتی۔ اب صرف فردوس کا مسئلہ تھا کی وہ بس اس سے راضی ہو جائے۔ اور باقی سب کچھ ٹھیک تھا۔ سردار صلاح الدین خان نے منہاج کے کہنے پر ہی یہ اعلان کر دیا کی اس کے بیٹے نے فردوس سے نکاح کر لیا ہے۔ کیونکہ فردوس کو معراج پسند نہ تھا۔ کیونکہ وہ منہاج کو پسند کرتی تھی۔ اس لئے اس نے منہاج سے نکاح کر لیا۔ یہ سننا تھا کی گاؤں والے باتیں بنانے لگے۔ غرض کی جتنا منہ اتنی باتیں۔ جس کے منہ میں جو آرہا تھا۔ وہ وہی کہہ رہا تھا۔ کسی جو یقین نہیں آرہا تھا کہ فردوس اور منہاج کے درمیان کچھ چل رہا تھا۔۔۔۔ تبھی ان دونوں نے چوری چھپے نکاح کر لیا۔ بہت سے لوگوں کا یہی خیال تھا کہ یہ سب جھوٹ ہے۔ ضرور منہاج نے ہی فردوس سے زبردستی نکاح کیا ہوگا۔۔ مگر یہ سب باتیں وہ ایک

www.kitabibasti.com

www.kitabibasti.com

دوسرے سے کہہ رہے تھے۔۔ان میں اتنی ہمت کہاں تھی کہ وہ منہاج،

امیراں بیگم یا پھر سردار صلاح الدین خان کے سامنے یہ سب باتیں کریں۔

سردار صلاح الدین خان نے اعلان ک کی وہ بہت جلد پورے گاؤں والوں کی

دعوت کرے گا۔بیٹے کی شادی کی خوشی منائے گا۔منہاج اور فردوس کی

شادی کا سننا تھا کی گاؤں کے مرد اور عورتوں نے حویلی کا رخ کیا۔اور دیکھتے

ہی دیکھتے حویلی کی بیٹھک اور حویلی مرد اور عورتوں سے بھر گئی۔ہر کوئی

سردار صلاح الدین خان اور امیراں بیگم کو مبارکباد دینے آرہے تھے۔

امیراں بیگم بے دلی سے ان کی مبارک بادیں وصول کر رہی تھی۔سردار

صلاح الدین خان اپنے بڑے بیٹے منہاج کی رائے ہر مسئلے اور معامل لیتا

تھا۔وہ جانتا تھا اس کا بڑا پیا بہت ہی عظمند اور ہوشیار تھا۔یہی وجہ تھی کہ

سردار صلاح الدین خان ہر مسئلے میں منہاج کی رائے لیتا تھا۔اور اسی کی ہی

www.kitabibasti.com

www.kitabibasti.com

رائے پر عمل کرتا۔ کوئی ایسا معاملہ یا کوئی ایسی بات نہ تھی جس میں سردار صلاح الدین خان نے منہاج کی رائے نہ لی ہو۔ وہ معراج سے زیادہ منہاج کے

مشوروں پر عمل کرتا تھا۔ اور سردار صلاح الدین خان کو معلوم تھا کہ آج تک منہاج کا دیا ہوا مشورہ ایک بھی غلط ثابت ناں ہوا تھا۔ ہر مشورہ سردار صلاح الدین خان کے لئے سود مند اور فائدہ مند ثابت ہوا تھا۔ یہی وجہ تھی کی وہ منہاج کی کوئی بات نہیں ٹالتا تھا۔ اس پر آنکھیں بند کر کے یقین کرتا تھا۔۔۔

بات اڑتے اڑتے نیک بخت کو بھی معلوم پڑ گئی۔ اسے فردوس پر بے حد غصہ چڑھا ہوا تھا۔ ماسٹر عظیم احمد بے چارہ لاغر اور کمزور سا ہو گیا تھا۔ وہ بستر پر پڑا رہتا تھا۔ نیک بخت اس کے پاس اس آئی۔ ارے سنا آپ نے کچھ؟ ماسٹر جی۔ آپ کی چہیتی منہ کالا کر کے اب گاؤں آ گئی ہے۔ سلعی ہماری عزت ملیامیٹ

www.kitabibasti.com

www.kitabibasti.com

کر کے اپنا منہ کالا کر کے گاؤں واپس آگئی ہے۔ چھوڑ دیا اس کے عاشق نے اسے۔ فردوس کے آنے کا سن کر ماسٹر عظیم احمد ادھر ادھر دیکھنے لگا۔ غالباً وہ اپنی بیٹی کو ڈھونڈ رہا تھا۔ ماسٹر عظیم احمد کی بھٹکتی نگاہیں دیکھ کر نیک بخت نے غصے سے کہا۔ وہ یہاں نہیں ہے۔ اور آئے گی بھی تو کس منہ سے۔ ٹانگیں توڑ دونگی اسکی۔ گلہ گھونٹ دونگی میں اس بدبخت بے غیرت کا۔۔۔ ماسٹر عظیم احمد کی آنکھوں سے آنسو نکل کر اس کے گالوں پر بہ آئے۔ ماسٹر عظیم احمد کو روتے ہوئے دیکھ کر نیک بخت طنزآ بولی۔۔۔۔ اوئے ہوئے ماسٹر جی رو رہا ہے۔۔۔ ماسٹر جی اگر آپ اس بے لگام لڑکی کو لگام ڈالتے تو آج آپ کی یہ حالت نہ ہوتی۔ اور نہ آج یوں منہ چھپا کر بستر پر پڑے رہتے۔۔ یہ سب آپ ہی کی وجہ سے ہوا ہے۔ اب بھگتو اپنے کیے کی سزا۔ کس نے کہا تھا کہ اس لڑکی کو اتنی آزادی اور چھوٹ دو۔ ظاہر ہے اس چھوٹ کا اس نے فائدہ

www.kitabibasti.com

www.kitabibasti.com

اٹھایا ہے ناں۔اور شہر میں اپنا عاشق ڈھونڈ لیا۔مسٹر جی اب وہ بے غیرت آگئی ہے۔اب تو اور بھی آپ کو رونا پڑے گا۔کچھ آنسو بچا کے رکھیو۔۔۔ آگے کام آئیں گے۔یہ کہہ کر نیک بخت کمرے سے نکل گئی۔اور بے چارہ بے بس پڑا ماسٹر عظیم احمد رو پڑا۔وہ بہت بے بس اور لاچار ہو گیا

تھا۔۔۔ منہاج خوشی خوشی کمرے میں داخل ہوا تو فردوس کمرے میں نہ تھی۔اس نے واش روم جا کر دیکھا تو وہاں بھی نہ تھی۔منہاج پریشان سا ہوا۔وہ کمرے سے نکلا اور غصے سے چیخا۔۔۔ خیری۔۔۔ خیری۔خیری جلدی جلدی منہاج کے پاس آئی۔۔جی چھوٹے سردار۔یہ فردوس بی بی کہاں ہے؟وہ چھوٹے سردار اسے کمرے میں چھوڑ آئی تھی۔مگر یہاں تو وہ نہیں ہے۔وی چھوٹے سردار فردوس بی بی کو میں مہمان والے کمرے میں چھوڑ آئی تھی وہ ڈرتے ڈرتے بولی۔تو منہاج کو اس پر غصہ آگیا۔میں نے

www.kitabibasti.com

www.kitabibasti.com

تمہیں کہا تھا اسے میرے کمرے میں چھوڑ آؤ اور تم اسے مہمانوں والے کمروں میں چھوڑ آئی۔ معافی چاہتی ہوں چھوٹے سردار غلطی ہو گئی۔ میں نے صحیح سے سنا نہیں تھا۔ میں ابھی اسے لے کر آتی ہوں۔ خیری جانے لگی تو منہاج غصے سے بولا۔ کوئی ضرورت نہیں ہے۔ میں خود ہی اسے لے کر آتا ہوں۔ کوئی کام ٹھیک سے ناں کرنا۔ بس کھانے آتی ہو۔ منہاج وہاں سے آگے بڑھ گیا۔ اور خیری سر جھکائے کچن میں چلی گئی۔ منہاج کمرے میں داخل ہوا تو فردوس بیڈ پر گم صم بیٹھی تھی۔ منہاج مسکرایا۔ اور اس کے پاس آ کر بیٹھ گیا۔ فردوس نے اسے غصے سے دیکھا اور کہا۔ یہ تم نے اپنی ماں سے میرے بارے میں کیا بکواس کی ہے۔ تم نے میرے کردار پر انگلی اٹھائی۔ میرے کردار کو مشکوک کر دیا۔ تم نے جھوٹ کہا۔ کیوں کیا تم نے۔ منہاج مسکرایا۔ تم شاید بھول رہی ہو کی شہر سے آنے سے پہلے تم نے مجھ سے وعدہ

www.kitabibasti.com

www.kitabibasti.com

کیا تھا کی تم کچھ نہیں بولو گی۔ میں جو کہونگا تم وہ خاموشی سے سنو گی۔ اچھا یعنی کہ تم جو بھی بکواس کرو۔ میں چپ چاپ سنتی رہوں۔ ہاں بلکل یہی معاہدہ ہوا تھا ہمارے درمیان۔ یہ اب تمہاری غلطی ہے کہ تم نے میرے ساتھ ایسا معاہدہ کیوں کیا۔ اب تمہیں یہ برداشت کرنا ہی پڑے گا۔ خواہ میں کر بھی جھوٹ بولوں۔ فردوس اس دیکھنے لگی۔ منہاج اٹھ گیا۔ اب آؤ۔ کہاں؟ بھٹی اپنے کمرے میں اور کہاں۔ میں یہیں تم ٹھیک ہوں۔ منہاج نے اس کی ایک نہ سنی اور اسے بازو سے پکڑ کر اٹھایا۔ اب چلو میرے ساتھ۔ منہاج آگے بڑھ گیا۔ اور فردوس ناں چاہتے ہوئے بھی اس کے ساتھ ہوئی۔ منہاج اپنے کمرے میں داخل ہوا۔ فردوس بھی اندر آگئی۔ منہاج نے اسے دیکھتے ہوئے کہا۔ آج کے بعد یہ تمہارا کمرہ ہوا۔ کیسا لگا؟ فردوس نے بغور کمرے کو دیکھتے ہوئے کہا۔ کچھ زیادہ اچھا نہیں لگا۔ منہاج یہ سن کر مسکرایا۔ کوئی بات

www.kitabibasti.com

نہیں۔بہت جلد کمرے کے ساتھ ساتھ میں بھی تمہیں اچھا لگنے لگوں گا۔وہ شرارت سے بولا۔تو فردوس گھور کر اسے دیکھنے لگی۔پھر سینے پر ہاتھ باندھتے ہوئے بولی۔شاید وہ میری زندگی کا آخری دن ہو گا۔منہاج ہنس پڑا۔ تبھی فردوس اسے دیکھتے ہوئے بولی۔ کبھی وقت ہوا کرتا تھا اس کمرے پر نصیبو کا راج ہوا کرتا تھا۔یہ کہہ کر وہ بیڈ پر جا بیٹھی۔

یہ سن کر منہاج کا موڈ آف ہو گیا تھا وہ فردوس کو دیکھنے لگا بظاہر اسے فردوس کی یہ بات سخت ناگوار گزری تھی۔۔۔فردوس اس پر طنز کرتے ہیں بولی کیوں کیا ہوا کیا میں نے کچھ غلط کہہ دیا ہے۔۔؟نہیں جناب بالکل بھی نہیں۔ میں نے بالکل سچ کہا ہے اور سچ ہمیشہ کڑوا ہی ہوتا ہے۔میں نے خود کئی بار ان گنہگار آنکھوں سے تم دونوں کو رنگ رلیاں مناتے دیکھا ہے۔ قسم سے بس جھوٹ نہیں بول رہی۔۔فردوس جنسی تو منہاج کو غصہ آ گیا۔۔اس سے

جواب ناں بن پڑا تو وہاں سے نکل گیا۔ ابنایا ہے اور وہاں سے نکل گیا۔

فردوس نے فرت سے کہا دھوکے باز شاطر انسان میں تمہیں اس طرح کبھی

خوش نہیں ہونے دونگی۔۔ تم نے میری زندگی تباہ کر دی۔۔ میرے کچھ

خواب تھے سب تمھاری وجہ سے برباد

ہو گئے۔۔ میں فردوس عظیم احمد وعدہ کرتی ہوں کہ مجھے جب جب موقع ملا

میں تمھیں چھوڑوں گی نہیں۔۔ تم نے مجھے ہر جگہ بدنام کر دیا۔ کسی کو منہ

دکھانے کے لائق نہیں چھوڑا۔۔ میرے ماں باپ مجھ سے بدظن ہو گئے۔

منہاج

صلاح الدین خان میں تمھیں کبھی بھی معاف نہیں کروں گی کبھی بھی

نہیں۔۔۔ وہ بیڈ سے اٹھ کر کھڑکی کیطرف آئی اور باہر کا منظر دیکھنے لگی تبھی

اسکی نظر معراج پر پڑی۔ اسکا دل بے اختیار دھڑکا۔۔۔ وہ جلدی سے کمرے

سے باہر نکلی۔۔ معراج!!! جانی پہچانی آواز سن کر معراج پلٹا تو پیچھے فردوس

کھڑی تھی۔۔اسکے دل میں فردوس کیلیئے نفرت در آئی۔ معراج مجھے تم سے

کچھ کہنا ہے۔۔۔۔۔ مگر مجھے کچھ بھی نہیں سننا۔۔۔ مگر کیوں معراج؟؟؟

کیونکہ ہمارے درمیان ایسا کوئی رشتہ نہیں رہا کہ میں تمھاری باتیں

سنوں۔۔۔ معراج میری پوری بات تو سنو۔۔۔۔ کیا سنوں ہاں کیا سنوں؟

کیا بتانا چاہتی ہو۔۔یہی کہ شادی سے ایک دن پہلے تم اپنے کسی آشنا کیساتھ

بھاگ گئی۔۔ نہیں معراج یہ جھوٹ ہے۔۔۔۔اچھا ہم سب جھوٹے ہیں سچی

تو صرف تم ہی ہو ناں؟ بتاؤ آخر میرا کیا قصور تھا۔جب شادی نہیں

کرنی تھی تو سیدھی طرح سے انکار کر دیتی ہوں میری ذات اور خاندان کا

تماشہ بنانے کی کیا ضرورت تھی۔۔مجھے تم سے یہ امید نہیں تھی۔۔۔۔ مگر

معراج میری پوری بات تو سنو۔۔۔۔اب سننے کو رہ ہی کیا گیا ہے؟ ہاں

www.kitabibasti.com

بولو۔۔۔مجھے کچھ بھی نہیں سننا سمجھی تم!!اب ہٹو میرے راستے سے۔۔اس نے بازو سے پکڑ کر فردوس کو آگے سے ہٹایا اور وہاں سے سیدھا اپنے کمرے میں گیا اور دروازہ زور سے بند کر دیا۔فردوس کمرے میں آکر وہ پھوٹ پھوٹ کر رو پڑی۔۔اسے معراج سے بالکل بھی یہ توقع ناں تھی۔کہ وہ اسکے ساتھ ایسا رویہ برتے گا۔۔اسے معراج پر بھروسہ تھا کہ چاہے پورا گاؤں اسکی مخالفت میں کھڑا ہو جائے مگر معراج اسکا ساتھ دیگا۔۔مگر وہ غلط تھی اسکی سوچ غلط تھی۔

آج معراج نے اسکا بھروسہ اور مان توڑ دیا تھا۔وہ معراج پر اندھا اعتماد کرتی تھی مگر آج معراج نے اسکی یہ پٹی بھی اتار پھینکی تھی۔۔اسے معراج پر سخت غصہ آرہا تھا۔کہ اسکی پوری بات سنے بغیر اس نے اسے جھوٹی اور قصوروار قرار دے دیا تھا۔۔اب اس نے بھی وعدہ کیا تھا کہ اب وہ کسی کو بھی اپنی بے

www.kitabibasti.com

www.kitabibasti.com

گناہی کا یقین نہیں دلائے گا۔۔اسے اپنے رب پر مکمل یقین تھا کہ ایک ناں ایک دن وہ اسکی بے گناہی سب کے سامنے ضرور لائے گا۔۔اسکا انسانوں پر سے اعتماد اٹھ چکا تھا۔۔ایک دن یہ سب لوگ اپنے کہے اور کیے پر شرمندہ ہونگے اسے اس وقت کا انتظار تھا۔۔اسے اب معراج سے کوئی محبت اور دلچسپی ناں تھی۔۔دلچسپی تھی تو صرف اپنے دشمن منہاج صلاح الدین خان سے۔۔۔وہ بس اسے تکلیف میں دیکھنا چاہتی تھی۔۔۔منہاج امیراں بیگم کے ساتھ بیٹھا باتیں کر رہا تھا کہ فردوس ان کے پاس آئی اور کہا مجھے اماں بابا کے پاس جانا ہے۔۔منہاج اسے دیکھنے لگا۔۔امیراں بیگم نے اسے ٹوکا۔۔ نفی تجھے ماں باپ نے تمیز نہیں سکھائی بڑوں سے بات کرنے سے پہلے سلام کرتے ہیں۔۔۔فردوس جھٹ سے بولی الحمدللہ میرے ماں باپ نے میری پرورش بہت اچھے طریقے سے کی ہے۔۔۔ہاں تبھی تو اپنے عاشق کیسا تھ

www.kitabibasti.com

www.kitabibasti.com

بھاگ گئی تھی۔۔فردوس غصے سے بولی آنٹی پلیززززز۔۔۔میرے کردار پر انگلی مت اٹھائیں۔اپنے بیٹے سے پوچھیں کہ وہ لڑکا کون تھا؟ جس نے مجھے !

اس سے پہلے کہ فردوس منہاج کا بھانڈا پھوڑتی منہاج جلدی سے بول پڑا۔۔

! ! ! اماں جانے دیں ناں

ارے پتر تونے دیکھا نہیں کس طرح سے یہ لڑکی میرے سے زبان پکار ہی ہے۔میں نے پہلے ہی کہ دیا تھا۔کہ

یہ منہ پھٹ بد تمیز لڑکی میرے سے کبھی سیدھے منہ بات نہیں کرے گی۔۔ پتہ نہیں میرے سے اسکی کیا دشمنی ہے۔۔۔فردوس نے آنکھیں گھمائیں۔۔۔۔امیراں توتپ ہی گئی تھی۔۔البتہ منہاج مسکرادیا تھا۔۔دیکھادیکھاتو

نے کسطرح سے آنکھیں گھمارہی ہے۔۔منہاج کچھ ناں بولاالبتہ وہ ان

www.kitabibasti.com

www.kitabibasti.com

دونوں کی نوک جھونک سے خوب لطف اندوز ہو رہا تھا۔۔۔اماں جی جانے دیں ناں! میری خاطر پلیززززز۔۔۔ منہاج نے لاڈ سے ماں کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر پیار سے التجاء کی تو وہ اپنے لاڈلے بیٹے کی بات ٹال ناں سکی۔۔۔ فردوس نے کہا بعد میں کر لینا یہ التجائیں۔پہلے مجھے یہ بتائیں کہ میں جاؤ کہ نہیں۔۔۔امیراں بیگم اسے دیکھتے ہوئے بولی نی پہلے یہ تو بتا کہ کہہ کس سے رہی ہے مجھ سے یا پھر اپنے شوہر سے۔۔۔ منہاج دلچسپی سے اسے دیکھنے لگا۔۔شوہر کے لفظ پر اسکا منہ کڑوا ہو گیا۔۔۔وہ بے زاری سے بولی جو بھی سمجھ لیں۔۔۔امیراں بیگم جل کر بولی انداز تو دیکھو اس لڑکی کا۔۔اماں جی جانے دیں ناں۔۔۔ منہاج نے فردوس سے کہا تم جاؤ۔۔۔فردوس نے اسے غصے سے گھورا اور واپس کمرے میں چلی گئی تا کہ چادر اوڑھ کر آئے۔۔امیراں بیگم نے کہا کتنی منہ پھٹ اور بدزبان لڑکی ہے

www.kitabibasti.com

www.kitabibasti.com

یہ۔آج پہلا دن ہے اور یہ میرے ساتھ ایسا سلوک کر رہی ہے۔۔ناں جانے آگے جا کر کیا کرے گی۔۔۔اماں جی آپ پریشان ناں ہوں۔۔ تبھی چادر اوڑھے فردوس یہاں سے گزری۔۔۔اور بولی میں جا رہی ہوں۔۔۔خدا حافظ۔۔۔امیراں بیگم بڑبڑائی۔۔ہونہہ

جمعہ جمعہ آٹھ دن نہیں ہوئے اور یہ چلی ہے آپ سے مائیکے۔۔۔آج پہلا دن ہے اور اپنے مائیکے کا رخ کر لیا۔۔فردوس امیراں بیگم کو دیکھنے لگی۔۔منہان نے اس سے کہا تم چلو میرے ساتھ۔۔۔۔فردوس نے کہا کہاں ؟ بھئی تمھاری ماں کے گھر اور کہاں ؟۔۔فردوس نے کہا میں نے تمھارا پوچھا ہے کہ تم کہاں آرہے ہو۔۔۔ بھئی تمھارے ساتھ اور کہاں ؟ کوئی ضرورت نہیں ہے تمھارے ساتھ آنے کی میں خود چلی جاؤں گی۔۔میرے ہاتھ پاؤں سلامت ہیں۔۔اور میں نے اپنے ماں باپ کا گھر بھی دیکھ رکھا ہے۔۔ تمھیں

www.kitabibasti.com

www.kitabibasti.com

تکلیف کرنے

کی ضرورت نہیں ہے۔۔فردوس چادر ٹھیک کرتے ہوئے وہاں سے آگے

بڑھ گئی۔۔ منہاج نے کہا میرا ساتھ آنا بہت ضروری ہے۔فائدے میں رہو

گی۔۔فردوس نے پلٹ کر کہا۔۔اپنی یہ آفر اپنے پاس رکھو۔ سمجھے۔۔۔یہ

کہہ کر فردوس آگے بڑھ گئی۔۔ منہاج اسکے انداز پر مسکرا پڑا۔۔۔امیراں

بیگم بول پڑی۔۔ کتنی منہ پھٹ اور بے حیا لڑکی ہے۔۔میرے ساتھ تو

میرے ساتھ اس نے تجھے بھی ناں بخشا۔۔کیسا رویہ رکھا ہوا ہے اس نے

تیرے ساتھ ! میرے بچے تو نے مجھے بتایا کیوں نہیں۔۔ کیا ضرورت تھی۔

اس بھاگی ہوئی لڑکی سے نکاح کر کے اسے اپنی عزت بنانے کی وہ اس لائق

ہے ہی نہیں۔۔اب دیکھ لیا ناں اس نیکی کا صلہ۔۔تجھے وہ اپنے جوتے کی نوک

پر رکھ رہی ہے۔۔ تیرے ساتھ اسکا رویہ کیسا ہے۔۔اللہ میری توبہ تو اسے

www.kitabibasti.com

www.kitabibasti.com

سبق کیوں نہیں سکھاتا۔۔ منہاج مسکرایا اس نے ماں کے دونوں کندھوں سے تھاما اور پیار سے بولا اماں جی سختی کرنے کو کوئی فائدہ نہیں ہے۔ آہستہ آہستہ مان جائے گی۔۔ آپ بے فکر رہیں۔۔ یہ کہہ کر وہ اٹھا۔۔ ارے کہاں جا رہے ہو؟ اس کے ساتھ جا رہا ہوں۔ آپ سے آ کر بات کرتا ہوں۔۔ یہ کہہ کر وہ باہر نکل گیا۔۔ امیراں بیگم دل تھام کر بولی۔۔ بد بخت، ناشکری، بے شرم لڑکی میرا بیٹا اس سے کتنی محبت کرتا ہے۔ اور ایک وہ ہے کہ اسے میرے بچے کی پرواہ ہی نہیں ہے۔۔ منہ پھٹ بے شرم لڑکی امیراں بیگم بڑ بڑانے لگی۔۔۔۔

فردوس ڈرائیو کے ساتھ اپنے ہاآپ کے گھر عمران نے انسان ہے اور مال گئی تھی۔۔ معراج نے اپنا سامان باندھا اور شہر روانہ ہو گیا۔ فردوس سے دور رہنے کا یہی ایک واحد راستہ تھا۔۔ اس نے ماں سے

www.kitabibasti.com

www.kitabibasti.com

یہ جھوٹ بولا کہ اسکے دوست کی شادی

ہے اسی لیے وہ شیر جا رہا ہے۔۔۔فردوس گاڑی سے اتری۔۔۔دروازے

پر پہنچتے ہی اسکی آنکھیں بھر آئی تھیں۔۔۔وہ جونہی دروازے سے اندر داخل

ہونے لگی اسے دیکھتے ہی نیک بخت چینی تھی۔۔وہی رک جاؤ خبردار جو

تم نے ایک قدم بھی اس گھر میں داخل کیا تو۔۔۔بے شرم بے غیرت

لڑکی۔۔۔۔فردوس روتے ہوئے بولی اماں میری بات تو سنیں۔۔۔وہ ماں کی

طرف بڑھی تو نیک بخت نے اسکے بازو سے پکڑا اور اسے گھسیٹ کر زبردستی

گھر سے نکالنے لگی۔۔۔اماں میری بات تو سنیں۔۔۔نکل جا میرے گھر سے

بے غیرت لڑکی۔۔اس گھر میں اب تیری کوئی جگہ نہیں ہے۔۔اماں پلیز

مجھے بابا سے تو ملنے دیں۔۔۔۔میں بے قصور ہوں اماں۔۔۔نیک بخت پر

فردوس کے آنسوؤں کا کوئی اثر ناں ہوا تھا وہ اسے گھسیٹتی ہوئی دروازے

www.kitabibasti.com

www.kitabibasti.com

کے پاس لائی اور اسے دھکا دیتے ہوئے کہا نکل جا

میرے گھر سے۔۔۔فردوس گرنے ہی والی تھی کہ دو مضبوط ہاتھوں نے

اسے گرنے سے پہلے تھام لیا۔۔۔فردوس نے سر اٹھا کر دیکھا تو منہاج

مسکرا رہا تھا۔۔وہ فردوس کے شانوں پر بازو پھیلائے اسے اپنے ساتھ لگائے

اندر داخل ہوا تھا منہاج کو دیکھ کر نیک بخت گھبرا گئی تھی۔۔اسے منہاج بابا

آپ ادھر؟؟ آیئے منہاج بابا

آیئے اندر آیئے۔۔۔وہ اسے ادب واحترام سے اندر لے آئی۔۔منہاج خفگی

سے بولا خالہ آپ یہ کیا کر رہی تھیں۔۔کیوں نکال رہی تھیں اسے۔۔۔پتر

یہ ہے ہی اس لائق۔۔۔فردوس نے سر اٹھا کر منہاج کو دیکھا۔۔۔وہ اسے

مزید چھیڑتے ہوئے بولا میں مانتا ہوں خالہ کہ اس نے غلطی کی۔۔مگر اسے

اس غلطی کی سزا بھی ملی ہے۔۔میں نے اماں نے اور بابا نے بھی اسے معاف

www.kitabibasti.com

www.kitabibasti.com

کر دیا ہے۔۔آپ کو بھی اسے معاف کر دینا چاہیے۔۔۔میں مانتا ہوں کہ یہ مشکل ہے مگر غلطی تو انسان سے ہی ہوتی ہے ناں۔۔۔۔۔ہاں پتر احسان ہے تیرا کہ تو نے اسے اپنے نکاح میں لیکر

اسے یہ عزت بخشی ورنہ کون اس بھاگی ہوئی لڑکی سے شادی کرتا۔۔یہ سن کر فردوس نے نفرت سے منہاج کو دیکھا۔۔جو اس کی بے بسی پر مسکرا رہا تھا۔۔۔۔فردوس نے غصے سے اسکا بازو اپنی پشت سے ہٹایا اور ماسٹر عظیم احمد کے کمرے کی طرف بڑھ گئی۔۔۔منہاج مسکرا کر اسے جاتا تکنے لگا پھر نیک بخت سے گویا ہوا۔۔خالہ جو ہوا سو ہوا اب اسے بھول جائیں فردوس اب میری بیوی ہے میری عزت ہے۔۔اب آپ بھی اسے ان الفاظوں سے ناں پکاریں۔۔۔اسے اتنی ہی عزت دیں جتنا کہ ایک سردار کی بیوی کو ملتی ہے۔۔پتر تو بے فکر رہے تیری بیوی کو اس

www.kitabibasti.com

www.kitabibasti.com

غریب خانے میں کوئی پریشانی یا تکلیف نہیں ہو گی۔۔۔۔ منہاج مسکرایا شکریہ خالہ۔۔۔۔ فردوس کے قدم دروازے پر ہی رک گئے تھے۔۔۔ سامنے ہی اسکا باپ چار پائی پر پڑا تھا۔ وہ انتہائی لاغر اور کمزور ہو گیا تھا۔۔ باپ کی یہ حالت دیکھ کر فردوس بھاگ کر اپنے باپ کے سینے سے لگ گئی تھی۔ اور پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔۔ ابا یہ کیا ہوا ہے آپ کو۔۔۔ وہ ماسٹر عظیم کے ہاتھ پکڑے دیوانہ وار چوم رہی تھی۔۔۔۔ ماسٹر عظیم احمد مسکرایا اور اپنا لرزتا ہوا ہاتھ اسکے سر پر رکھا۔۔۔ فردوس نے سر اٹھایا اور بولی بابا آپ بھی مجھے اماں کیطرح غلط سمجھ رہے ہیں ناں۔۔ مگر بابا آپ قسم کے لیں آپکی فردوس نے کوئی غلط قدم نہیں اٹھایا یہ سب اس منہاج صلاح الدین خان کا بنایا گیا پلان تھا۔۔ بابا اس نے مجھ سے زبردستی نکاح کیا اور عزت کے خوف سے میں نے یہ نکاح کیا ورنہ وہ درندہ میری

www.kitabibasti.com

www.kitabibasti.com

۔۔۔۔اس سے آگے وہ کچھ ناں کہہ سکی اور پھوٹ پھوٹ کر رو پڑی۔۔ماسٹر عظیم نے اپنا ہاتھ اسکے سر پر رکھا تو فردوس نے سر اٹھا کر اسے دیکھا آپ بھی مجھے غلط سمجھ رہے ہیں ناں بابا۔۔۔ماسٹر عظیم احمد نے مسکرا کر سر ناں میں ہلایا۔۔اور اسکے سر پر ہلکی ہلکی تھپکی دینے لگا۔۔۔فردوس باپ کو یوں مسکراتے دیکھ کر وہ بھی مسکرائی

عزت۔۔۔۔

تھی۔۔ تبھی نیک بخت اور منہاج وہاں داخل ہوئے تھے۔۔۔فردوس غصے سے منہاج کو دیکھنے لگی۔۔۔منہاج آگے بڑھا اور ماسٹر عظیم احمد کی ٹانگ پر ہاتھ رکھتے ہوئے بولا کیسے ہیں آپ ماسٹر صاحب۔۔۔؟؟ماسٹر عظیم احمد نے نفرت سے اسے دیکھا اور اپنی ٹانگ ہٹا دی تھی۔۔۔منہاج نے یہ نوٹ کیا تھا اور وہ مسکرا دیا تھا۔۔۔ماسٹر جی آپ تو بہت کمزور اور لاغر ہو گئے

www.kitabibasti.com

www.kitabibasti.com

ہیں۔۔خالہ آپ انکا علاج کیوں نہیں کرواتی۔۔۔ہاں پتر بیمار تو بہت ہو گئے ہیں پر ہمارے پاس اتنے پیسے کہاں سے آئیں گے تمھیں تو پتہ ہے ناں کہ مہنگائی کتنی بڑھ گئی ہے اور ایسے میں کمانے والا

بھی ایک ہی ہے۔۔۔کوئی بات نہیں خالہ میں ماسٹر صاحب کا شہر میں بہت اچھے ہاسپٹل میں علاج کرواؤں

گا۔۔۔آپ خرچے کی بالکل بھی فکر ناں کریں۔۔۔۔جیتارہ پتر نیک بخت نے اسکے سر پر ہاتھ رکھ کر اسے دعا دی۔۔۔منہاج خود کو غصے سے دیکھتی فردوس کو دیکھ کر مسکرایا۔۔۔فردوس غصے سے بولی مسٹر منہاج صلاح الدین خان بہت شکریہ آپ کی اس آفر کا۔۔اپنی یہ آفر اپنے پاس رکھیں۔۔۔ ہمیں تمھاری بھیک کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔۔میں خود اپنے باپ کا علاج کرواؤں گی۔۔ابھی ماسٹر عظیم احمد کی بیٹی زندہ ہے۔۔فردوس باپ کیطرف

www.kitabibasti.com

جھک کر بولی اچھا بابا چلتی ہوں۔۔ پھر آؤں گی۔۔ماسٹر عظیم احمد نے اپنا ہاتھ اسکے سر پر رکھا۔۔۔اپنا خیال رکھیے گا بابا۔۔۔ یہ کہہ کر فردوس نیک بخت کے پاس سے گزر کر باہر نکل گئی۔۔۔اچھا خالہ پھر خدا حافظ ۔۔خدا حافظ پتر۔۔۔خدا حافظ پتر۔۔۔نیک بخت نے اسکے سر پر ہاتھ پھیرا۔اچھا ماسٹر جی خدا حافظ۔یہ کہ کر منہاج وہاں سے نکل گیا۔۔۔فردوس باہر آئی۔تو وہاں گاڑی کو نا دیکھ کر پریشان ہو گئی تھی۔یہ ڈرائیور کہاں چلا گیا کہا بھی تھا کہ یہیں رکنا میں جلدی آجاؤں گی۔۔۔ تبھی پیچھے سے منہاج نے کہا ڈرائیور نہیں آئے گا۔۔۔۔کیوں؟؟میں نے اسے بھیج دیا

تھا۔۔۔کس خوشی میں بتانا پسند کرو گے؟؟اب میں کیسے جاؤں گی حویلی۔۔۔میری گاڑی ہے ناں پھر ڈرائیور کیساتھ جانے کی کیا تک بنتی ہے۔۔نہیں چلنا مجھے تمھارے ساتھ۔۔۔کیوں کوئی مسئلہ ہے۔۔۔؟ہاں

www.kitabibasti.com

بہت بڑا مسئلہ ۔۔۔۔۔ دیکھو ضدمت کرو اور چلو میرے ساتھ ۔۔۔۔۔ کہاں ناں کہ نہیں جانا تمھارے ساتھ کہیں بھی ۔۔۔ میں پیدل ہی چلی جاؤں گی ۔۔ فردوس پیدل جانے لگی تو منہاج نے اسکے بازو سے پکڑا ۔ اور زبردستی دروازہ کھول کر گاڑی میں بٹھا دیا اور خود ڈرائیونگ سیٹ سنبھال لی ۔۔۔ فردوس غصے سے بولی تم ہر دفعہ میرے ساتھ زبردستی نہیں کر سکتے مسٹر منہاج صلاح الدین خان ۔۔۔۔۔۔ وہ گاڑی اسٹارٹ کرتے ہوئے دلکشی سے مسکرا کر بولا کیوں نہیں کر سکتا زبردستی ۔۔ بیوی ہو تم میری ۔۔ حق ہے میرا تم پر ۔۔۔۔۔ تم سمجھتے ہو گے مگر میں تمھیں اپنا شوہر نہیں مانتی ۔۔۔ میرے سامنے یہ نکاح صرف اور صرف زبردستی تھی ۔۔ اس سے آگے کچھ بھی نہیں ۔۔۔ منہاج ہنسا چلو کوئی بات نہیں آہستہ آہستہ سب ٹھیک ہو جائے گا ۔۔۔ ایک دن بالآخر تم مجھے اپنا شوہر

www.kitabibasti.com

www.kitabibasti.com

تسلیم کر ہی لو گی۔۔۔ بھول ہے تمھاری یہ مسٹر منہاج صلاح الدین خان میں اتنی آسانی سے ہار ماننے والی نہیں ہوں۔۔۔۔ہاں سہی کہا اسی بہادری اور دیدہ دلیری نے ہی تو مجھے تمھارا گرویدہ بناڈالا تھا۔۔۔منہاج صلاح الدین خان میں تمھاری زندگی تم پر تنگ کردوں گی۔۔۔۔۔فردوس کی بات پر منہاج صلاح الدین خان نے قہقہہ لگایا تھا۔فردوس اسے نظرانداز کر کے کھڑکی سے باہر دیکھنے لگی۔ویسے تم کمال کی لڑکی ہو یا۔ویسے تم نے کیا کہا تھا اپنے باپ سے کہ تم اسکا علاج کرواؤ گی۔؟؟ہاں تو اس میں حیران ہونے والی کونسی بات ہے۔۔۔ٹھیک ہی تو کہا ہے میں نے۔۔۔۔اچھا کہاں سے لاؤ گی اتنی بڑی رقم؟؟فردوس جل کر بولی چوری کروں گی ڈاکے ڈالوں گی یا پھر تمھاری طرح اغواء کروں گی۔۔۔منہاج کا قہقہہ بے ساختہ تھا۔۔۔۔تم بھی ناں فردوس کیسے مذاق کرلیتی ہو۔۔میں مذاق نہیں کررہی۔۔۔۔میں جو

www.kitabibasti.com

www.kitabibasti.com

کہتی ہوں وہ کر کے رہتی ہوں۔۔۔اچھا پھر کہاں سے لاؤں گی اتنی بڑی رقم ؟؟؟۔۔۔۔تم فکر ناں کرو مل جائیں گے بھیک مانگوں گی یا پھر یہ ناں ہو سکا تو پھر خود کو بیچ ڈالوں گی۔۔۔مگر اپنے باپ کا ضرور علاج کراؤں گی۔۔۔۔یہ سنتے ہی منہاج نے گاڑی کو بریک لگا دی۔۔وہ غصے سے فردوس کو دیکھنے لگا۔۔آج کہا ہے آئندہ ایسے الفاظ اپنے لیے استعمال مت کرنا۔۔کیوں؟ کیوں ناں کروں یہ میری زندگی ہے اور میری مرضی۔۔۔تمھاری مرضی کی ایسی کی تیسی تم اب میری زمہ داری ہو تمھاری ضروریات پوری کرنا میرا فرض

ہو.

ہے۔۔آج ایسا کہا ہے آئندہ مت کہنا۔۔۔۔مجھ سے یہ برداشت نہیں ہو گا۔۔کیونکہ تم اب میری بیوی

www.kitabibasti.com

۔۔۔۔۔۔۔۔ پھر وہی بات۔۔ میں نے کہا ناں کہ میں اس رشتے کو نہیں مانتی۔۔۔ ہاں مانو یا نا مانو مجھے کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ بتاؤ کتنے پیسے چاہیئں ۔۔۔۔ مر جاؤں گی مگر تم سے ایک پھوٹی کوڑی نہیں لونگی۔۔ سمجھے تم اور اپنی یہ آفر اپنے پاس رکھو۔۔ جلدی سے گاڑی چلاؤ مجھے دیر ہو رہی ہے یہ کہہ کر فردوس نے چہرہ کھڑکی کیطرف پھیر لیا۔۔۔ منہاج مسکرایا اور گاڑی اسٹارٹ کر دی۔۔

گاڑی حویلی میں داخل ہوئی۔۔ فردوس گاڑی سے نکل کر وہ اندر داخل ہوئی منہاج بھی اسکے پیچھے آیا تھا۔ امیراں اسے ہال میں ہی مل گئی تھی۔۔ وہ صوفے پر بیٹھی بادام کھا رہی تھی فردوس نے نا چاہتے ہوئے بھی اسے سلام کر ڈالا السلام علیکم۔۔۔ امیراں بیگم آنکھیں گھما کر بولی وعلیکم السلام۔۔۔ تبھی منہاج بھی وہاں چلا آیا السلام علیکم اماں

جان۔۔۔وعلیکم السلام پتیر۔۔۔امیراں بیگم نے اس کے کندھے پر تھپکی دی۔۔فردوس اس ماں بیٹے کی محبت کے مظاہرے دیکھنے لگی۔۔پھر وہ سر جھٹک کر اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئی۔۔۔تجھے پتہ ہے معراج شہر چلا گیا ہے۔۔۔فردوس کے بڑھتے قدم یہ سن کر رک گئے تھے۔۔منہاج نے اسے رکتے دیکھا تھا۔۔۔وہ فردوس کی پشت

کو دیکھتے ہوئے بولا اچھا ہوا اماں بلکہ بہت اچھا کیا معراج نے کہ شہر چلا گیا۔۔۔فردوس کمرے کی طرف بڑھ گئی تھی۔۔امیراں بیگم اسے جاتا دیکھ کر بولی یہ بہت ہی بدزبان اور منہ پھٹ لڑکی ہے۔۔۔۔اماں میری پیاری اماں منہاج نے اسکے شانوں کے گرد اپنا بازو پھیلاتے ہوئے کہا دیکھیں اماں جی اب وہ میری بیوی ہے اور آپ مجھ سے پیار کرتی ہیں ناں؟؟ہاں بالکل پتر کیوں نہیں کروں گی پیار۔۔۔تو اماں جی آپ بھی اس سے پیار کریں۔۔وہ

www.kitabibasti.com

بہت خوش ہو گی۔۔۔پر پتر وہ بہت ہی منہ پھٹ ہے مجھ سے تو سیدھے منہ بات تک نہیں کرتی۔۔ کرے گی اماں جی کیوں

نہیں کرے گی۔۔بس زرا ٹیڑھی ہے جلد ہی سیدھی ہو جائے گی۔۔اماں جی آپ میری خاطر اس سے محبت کریں۔۔وہ میری بیوی ہے مجھے اس سے محبت ہے آپ پلیز اسے ناں ڈانٹیں۔۔۔وہ آپکے بیٹے کی بیوی ہے اور آپکی محبت اور پیار کی حقدار ہے۔۔وہ بڑی بہو ہے آپکی اماں جی۔۔۔ بڑی محبت کرتا ہے تو اس سے ہاں۔۔۔ماں کی بات پر وہ مسکرایا جی اماں جی اب بیوی ہے تو محبت تو کرنی ہی پڑے گی ناں۔۔۔ مگر آپ سے زیادہ پیار نہیں اس سے پیار نہیں کرتا۔ہائے میرا شہزادہ پتر تو بے فکر رہ میں اس سے بھی اسی طرح پیار کروں گی۔۔۔میری پیاری اماں جی۔۔۔وہ ماں سے پلٹ گیا اور امیراں بیگم اپنے بیٹے کی محبت پر قربان ہو گئی۔۔۔ماں کے سر کا بوسہ لیکر وہ اپنے کمرے

www.kitabibasti.com

www.kitabibasti.com

کیطرف بڑھ گیا۔۔امیراں بیگم بولی بے وقوف لڑکا کتنی محبت کرتا ہے۔کتنا خیال کرتا ہے وہ اسکا مگر ایک وہ

ہے ضدی لڑکی جسے میرے بیٹے کی پرواہ ہی نہیں ہے۔۔۔فردوس کمرے میں آکر رونے لگی تھی۔۔باپ کی ایسی حالت دیکھ کر اسے رونا آرہا تھا۔تبھی منہاج کمرے میں داخل ہوا تھا اور فردوس کو یوں روتے ہوئے دیکھ کر وہ پریشان ہو گیا تھا وہ اسکے پاس بیڈ پر بیٹھ گیا کیا ہوا فردوس تم رو کیوں رہی ہو ۔۔اس نے فردوس کا ہاتھ پکڑا تو اس نے غصے سے اپنا ہاتھ اسکی گرفت سے چھڑاتے ہوئے کہا مجھے ہاتھ بھی مت لگانا گھٹیا انسان۔تم نے مجھے کہیں کا نہیں چھوڑا ہے۔۔۔ہر جگہ مجھے بدنام کر کے رکھ دیا ہے۔میں تمھیں کبھی بھی معاف نہیں کروں گی منہاج صلاح الدین

خان۔۔۔تم نے مجھے میرے ماں باپ کی نگاہوں میں بھی گرا دیا۔۔منہاج

www.kitabibasti.com

نے اسکے بازو پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔۔دیکھو فردوس میں مانتا ہوں کہ تم بہت دکھی ہو ماسٹر صاحب کی حالت دیکھ کر مگر۔۔۔۔۔وہ غصے سے چیخی ہاتھ بھی مت لگانا مجھے اور دفع ہو جاؤ یہاں سے مجھے تمھاری شکل بھی نہیں دیکھنی جاؤ یہاں سے۔۔۔وہ چینی تو منہاج خاموشی سے کمرے سے نکل گیا۔۔۔

رات کے کھانے پر خیری اسے بلانے آئی تو اسے نے کھانا کھانے سے انکار کر دیا۔۔امیراں بیگم نے اسکا کھانا کمرے میں بھجوایا تو اس نے واپس کر دیا۔۔۔اس وقت سردار صلاح الدین خان،امیراں بیگم اور منہاج کھانا کھارہے تھے خیری کو کھانا لاتے دیکھ کر امیراں بیگم بولی کھانا کیوں واپس لائی ہے۔۔۔وہ ملکانی جی فردوس بی بی نے کہا کہ وہ کھانا نہیں کھائے گی۔۔۔تو پھر کیا کھائے گی۔۔۔بھوکی مرے گی کیا؟سردار صلاح الدین خان نے کہا شاید منہاج کیساتھ کھائے گی۔اے لے وہ تو نہان بابا کو منہ تک نہیں لگاتی۔۔۔

سیدھے منہ بات نہیں کرتی تو کھانا کہاں ساتھ کھائے گی۔۔۔ سردار صلاح الدین خان مسکرایا آج اسکا پہلا دن ہے اس حویلی میں اور آپ نے اسکے بارے سب کچھ جان لیا۔۔۔ارے سردارنی یہ سب کچھ ہوتا رہتا ہے آپ ٹینشن ناں لیں اب ہمارے بیٹے نے نکاح کیا ہے تو اسے نبھانا تو پڑے گا ناں۔۔۔ خیری تم کھانا رکھ دو۔۔جی سردار جی۔۔۔امیراں بیگم نے کھانے کے دوران ہی سردار صلاح الدین خان کو معراج کے بارے میں بتایا تھا۔۔ چلیں جیسے اسکی مرضی۔۔۔ کھانا کھانے کے بعد سردار صلاح الدین خان اپنے کمرے میں چلا گیا تھا۔۔ منہاج حویلی سے باہر گیا ہوا تھا اور امیراں بیگم اپنے چہیتے بیٹے کا انتظار کرنے لگی۔۔جب کافی دیر ہو گئی اور منہاج ناں آیا تو سردار صلاح الدین خان نے امیراں بیگم کو کمرے میں بلا لیا۔۔جانے سے پہلے خیری سے کہہ دیا کہ وہ منہاج آجائے تو اسے خبر

www.kitabibasti.com

کر دے۔۔۔امیراں بیگم اپنے کمرے میں چلی گئی۔۔منہاج دیر دیر حویلی آیا تھا۔۔حویلی میں اندھیرا چھایا ہوا تھا۔وہ ہال میں داخل ہوا تو خیری کو جاگتے پایا۔۔چھوٹے سردار جی کچھ چاہیئے۔۔نہیں یہ بتاؤ فردوس بی بی نے کچھ کھایا۔۔نہیں چھوٹے سردار جی میں کھانا لیکر گئی تھی مگر انھوں نے دروازہ ہی نہیں کھولا۔۔اچھا ٹھیک ہے تم جا کر سو جاؤ۔۔جی چھوٹے سردار جی۔۔۔منہاج اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔۔دروازہ کھولنا چاہا مگر یہ کیا وہ اندر سے لاکڈ تھا۔۔منہاج دروازہ کھٹکھٹانے لگا۔۔کافی دیر بعد ہی فردوس نے آکر دروازہ کھولا تھا۔۔وہ ابھی تک سخت غصے میں تھی۔۔۔منہاج اندر داخل ہونے لگا تو فردوس نے سامنے آکر راستہ روک لیا یہ کیا تم منہ اٹھائے کمرے میں گھسے آرہے ہو۔۔۔کیا مطلب ہے اس بات کا؟۔۔بھئی سونا ہے مجھے ۔۔تم یہاں نہیں سوؤ گے۔۔نکلو یہاں سے۔۔کیا مطلب نکلو یہاں ہے۔۔

www.kitabibasti.com

www.kitabibasti.com

میں کہاں سوؤں گا۔۔۔اب سے یہ میرا مرد ہے اور تم یہاں نہیں سوؤ

کمرہ گے۔۔۔۔پھر میں کہاں سوؤں گا۔۔۔۔یہ میرا دردِ سر نہیں ہے۔۔

جہاں بھی سو جاؤ میری بلا سے جہنم میں جاؤ میں نے تمھارا کوئی ٹھیکہ نہیں

اٹھا رکھا۔۔۔فردوس نے اسے بازؤں سے پکڑ کر کمرے سے نکال باہر

کیا۔۔۔وہ دروازہ

بند کرنے لگی تو منہاج نے کہا یار تکیہ اور چادر تو دے دو۔۔۔نہیں ہیں

میرے پاس کوئی تکیہ چادر۔۔یہ کہہ کر فردوس نے کمرے کا دروازہ بند کر

دیا۔۔۔منہاج بے بسی سے بند کمرے کے دروازے کو دیکھنے لگا۔۔پھر

ٹھنڈی سانس خارج کرتے ہوئے خود سے بولا لو منہاج بیٹے آج تمھاری یہ

سزا ہے کہ آج رات باہر ہی سوؤ۔۔۔چلو بھئی منہاج صلاح الدین خان بیوی

کی دی ہوئی سزا تو اب بھگتنی تو پڑے گی ناں۔۔۔۔وہ سیڑھیاں اتر کر نیچے

www.kitabibasti.com

آگیا۔۔وہ صوفے پر لیٹ گیا اور کشن سر کے نیچے رکھ کر آنکھیں موندھ لیں۔۔جلد ہی اسے نیند آگئی۔۔۔امیراں بیگم رات کو ایک بار پوری حویلی کا راؤنڈ لگا کر سوتی تھی۔۔وہ اپنے کمرے سے نکل کر منہاج کے روم کیطرف آئی دروازے کو ہاتھ لگا کر دیکھا تو وہ اندر سے بند تھا۔۔وہ مطمئن سی ہو کر نیچے آگئی مگر صوفے پر کسی کا وجود دیکھ کر وہ حیران ہوئی تھی۔۔وہ نزدیک آئی تو دیکھا یہ اسکا لخت جگر ہی تھا۔۔وہ چند لمحے تو حیران ہی رہ گئی۔۔پھر اسکے قریب گئی تو وہ گہری نیند میں تھا۔۔ہائے میرا بچہ پتہ نہیں یہ کیسی لڑکی میرے بچے کے سر لگ گئی ہے۔میرے بچے کو اسکے کمرے سے ہی نکال دیا۔۔بے چارا اتنی سخت سردی میں ادھر سو رہا ہے۔۔امیراں بیگم کو تو رونا ہی آگیا تھا وہ اپنے کمرے میں گئی اور کمبل لا کر منہاج کے اوپر ڈال دیا۔۔پھر جھک کر اسکے سر کا بوسہ لیا میرا معصوم مسکین سا بچہ۔۔۔کتنی محبت کرتا ہے

اس سے اور ایک وہ ہے کہ میرے بچے کی اسے کوئی پرواہ ہی نہیں ہے۔۔
اسے تو میں صبح ہی دیکھ لوں گی۔۔۔ وہ اپنے میں چلی آئی۔۔۔ صبح ہوتے ہی
امیراں بیگم نے رو رو کر سردار صلاح الدین خان کو پوری بات بتادی۔۔
سردار صلاح الدین خان کچھ دیر خاموش رہا پھر گویا ہوا کوئی جھگڑا ہو گیا ہو گا
ان میاں بیوی کے درمیان۔ تم کیوں پریشان ہوتی ہو یہ ان دونوں میاں
بیوی کا معاملہ ہے تم کیوں خود کو ہلکان کر رہی ہو۔۔۔ تم خاموش رہو۔۔ کیسے
خاموش رہو

سردار جی آج اس نے میرے بچے کو کمرے سے نکالا ہے کل کو تو وہ اسے گھر
سے ہی نکال دے گی۔۔۔۔۔ یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ منہاج خود باہر جا کر سویا
ہو۔۔۔اب چلو چل کر ناشتہ کرتے ہیں۔۔۔یہ کہہ کر سردار صلاح الدین
خان کمرے سے نکل گیا۔۔امیراں بیگم غصے سے بولی اسے صرف اس پرائی

www.kitabibasti.com

لڑکی سے ہمدردی ہے مگر اپنے بیٹے سے نہیں۔۔امیراں بیگم بھی کمرے سے نکل آئی۔۔۔منہاج ابھی تک سویا ہوا تھا ادھر سے گزرتے ہوئے سردار صلاح الدین خان گزرا تو اسکی نظر سوئے ہوئے منہاج پر پڑی وہ اسکے پاس آیا اسکے اوپر سے کمبل کھینچتے ہوئے بولا اٹھ جاؤ برخوردار صبح ہو گئی ہے۔۔۔سردار صلاح الدین خان کی آواز سن کر وہ ہڑبڑا کر اٹھ بیٹھا مگر جگہ دیکھ کر وہ شرمندہ سا ہو گیا۔۔باپ کن اکھیوں سے اسے دیکھ رہا تھا اس سے پہلے کہ باپ کوئی سوال جواب کرے وہ اٹھ کر کمرے کی طرف بڑھ گیا۔۔

سردار صلاح الدین خان اور امیراں بیگم ناشتے کی میز پر آ بیٹھے۔۔سردار صلاح الدین خان نے خیری سے کہا۔۔خیری۔۔جی سردار جی۔۔جاؤ فردوس بی بی کو بلاؤ آ کر ناشتہ کر لے۔۔اگر ناں آئے تو پھر اسے میرا نام کہنا کہ میں اسے بلا رہا ہوں۔۔جی سردار جی۔۔خیری وہاں سے چلی گئی۔۔۔وہ

www.kitabibasti.com

www.kitabibasti.com

کمرے میں داخل ہوا تو فردوس بیڈ پر بیٹھی کوئی کتاب پڑھ رہی تھی۔۔ منہاج نے اسے ایک نظر دیکھا۔ مگر وہ اسے بالکل نظر انداز کر گئی۔۔ منہاج نے کپڑے نکالے اور واش روم چلا گیا۔۔۔ تبھی خیری اندر داخل ہوئی وہ فردوس سے بولی فردوس بی بی آئیں ناشتہ کریں۔۔ مجھے بھوک نہیں ہے خیر کی۔ وہ جی بڑے سردار جی نے کہا ہے کہ انکا نالوں۔ وہ آپکا بارہے ہیں۔۔۔ فردوس نے کچھ سوچ کر کہا ٹھیک ہے تم جاؤ میں آرہی ہوں۔۔ جی بی بی جی۔۔۔ خیری نے جا کر سردار صلاح الدین خان کو فردوس کا جواب بتایا۔۔ ٹھیک ہے تم جاؤ۔۔۔۔ سردار صلاح الدین خان فردوس کا انتظار کرنے لگا تو امیر اں بیگم نے نخوت سے کہا نہیں آئے گی وہ لڑکی۔۔۔۔ ڈھیٹ ضدی لڑکی۔۔ اسکی وجہ سے ساری رات میرا بچہ سردی میں ٹھٹھرتا رہا۔۔ احسان جانے وہ میرے بچے کا وہ اس نے اس سے نکاح کر کے اسے عزت

www.kitabibasti.com

www.kitabibasti.com

دی۔۔وگرنہ اسے کون منہ لگاتا۔۔۔بس کردو امیراں وہ آنے والی ہے۔۔۔ خوامخواہ میں ناراض ہو جائے گی۔۔۔ہوتی ہے تو ہونے دو میری بلا سے۔۔اسکی تو بڑی فکر ہے آپ کو مگر اپنے بچے کی نہیں ہے۔۔۔ادھر کی طرف آتی فردوس امیراں بیگم کی آواز پر رک گئی تھی۔۔۔۔سردار صلاح الدین خان نے کہا ضرور تمھارے بیٹے کا کوئی قصور ہو گا ناں۔۔۔۔ہاں آپ تو بس اس لڑکی کی ہی طرف داری کرتے رہنا۔۔۔دیکھو امیراں یہ ان دونوں میاں بیوی کا معاملہ ہے انھیں انکے حال پر چھوڑ دو اور ویسے بھی جب اس نے نکاح کیا ہے تو یہ سب اسے اب برداشت تو کرنا پڑے گا ناں۔۔یہ سن کر سردار صلاح الدین خان اسکی سائیڈ لے رہا ہے تو فردوس کو ایک خیال آیا تھا کیوں ناں وہ سردار صلاح الدین خان کو اپنی طرف کر لے۔۔ہاں یہ بہت بہتر تھا۔۔۔ تبھی وہ خود کو بہت ریلیکس سا کرتی موڈ خوشگوار کرتی وہاں آئی السلام

www.kitabibasti.com

علیکم بابا السلام علیکم آنٹی۔۔۔وہ مسکرا کر کرسی پر بیٹھ گئی۔۔اپنے لیے آنٹی کا لفظ سن کر

امیراں بیگم منہ بنا گئی تھی۔۔البتہ سردار صلاح الدین خان مسکرایا تھا۔۔۔

وعلیکم السلام بیٹا کیسی طبعیت ہے تمھاری۔۔۔جی اللہ کا شکر ہے بابا۔۔۔تبھی

منہاج بھی سلام کرتا ہوا فردوس کے ساتھ والی کرسی پر آ کر بیٹھ گیا۔۔سب

نے ناشتہ شروع کیا سردار صلاح الدین خان نے فردوس سے کہا بیٹا آپ نے

رات کو کھانا کیوں نہیں کھایا تھا۔۔۔فردوس مسکرائی وہ بابا در اصل میرا دل

نہیں چاہ رہا تھا۔۔۔سردار صلاح الدین خان نے کہا طبیعت ٹھیک ہے نا۔

بیٹا۔۔۔جی جی بابا بالکل ٹھیک ہوں میں۔۔۔منہاج حیرانگی سے یہ سسر بہو

کی باتیں سن رہا تھا کہ یہ

راتوں رات کیا معجزہ ہو گیا۔۔۔یہ فردوس اچانک سے اسکے باپ کو اتنی پیاری

کیوں ہو گئی۔۔؟ تبھی امیراں بیگم نے

جل کر کہا آپ کا بیٹا ساری رات باہر سردی میں سوتا رہا ہے آپ کو اسکی کوئی

پرواہ نہیں ہے؟ یہ بھی اس سے پوچھ لیں۔۔۔۔ہاں بیگم جب رات دو بجے

گھر آئے گا تو پھر اسکے ساتھ یہی کچھ ہونا ہے ناں۔۔ منہاج کا حیرت سے منہ

کھل گیا تھا۔۔۔ہاں برخوردار رات کے تم دو بجے گھر لوٹتے ہو یہ کوئی بات

ہوئی تمھاری بیوی تمھارا انتظار کرتے کرتے سو جاتی ہے یہ کہاں کا انصاف

ہے؟مت بھولو کہ اب تم کنوارے نہیں ہو شادی شدہ ہو اور ایک عدد بیوی

بھی رکھتے ہو۔۔وہ اپنے ماں باپ کو چھوڑ کر یہاں آئی ہے تو اسکا اور اسکی

ضروریات کا خیال رکھنا تمھاری زمہ داری ہے۔۔۔ منہاج نے کہا جی بابا

جان۔۔۔فردوس دل ہی دل میں خوش ہوئی۔۔ تبھی کچھ یاد آنے پر سردار

صلاح الدین خان نے کہا کہیں تم نے رات کو بچی کیساتھ جھگڑا تو نہیں کیا

www.kitabibasti.com

تھا؟؟ نہیں بابا ایسی تو کوئی بات نہیں ہے۔۔اچھا پھر باہر کس خوشی میں سورہے تھے۔۔۔۔وہ بابا منہاج ہڑ بڑا گیا۔البتہ فردوس سکون سے ناشتہ کر رہی تھی۔۔وہ بابا بس یونہی لیٹے لیٹے وہیں نیند آگئی تھی۔۔۔۔اچھا مگر یاد رکھنا خبردار جو تم نے کبھی میری بہو کیساتھ جھگڑا بھی کیا تو۔۔ورنہ بہت برا ہو گا۔۔ادھر اسکا ایک اور باپ بھی موجود ہے۔۔۔جی بابا۔۔۔فردوس بیٹا۔۔۔فردوس جلدی سے بولی جی بابا۔۔۔بیٹا اگر یہ تم سے جھگڑے تو فوراً سے میرے پاس آجانا۔۔۔جی بابا ضرور۔۔۔وہ منہاج کو کن اکھیوں سے دیکھ کر بولی تھی کہ وہ تلملاتا تھا۔کچھ دیر توقف کے بعد سردار صلاح الدین خان نے کہا فردوس بیٹا کسی چیز کا کیا پھر کسی رقم کی ضرورت تو نہیں ہے۔۔۔ فردوس جلدی سے بولی نہیں نہیں بابا مجھے کسی چیز کی ضرورت نہیں ہے۔بیٹا اگر کسی چیز کی ضرورت ہو تو بلا جھجک مجھے کہہ دینا میں تمھارا باپ ہی ہوں۔۔

www.kitabibasti.com

www.kitabibasti.com

فردوس مسکرا کر بولی

جی بابا۔ کیوں نہیں ضرور کہوں گی۔۔ وہ منہاج کو دیکھ کر بولی۔۔۔۔ اسکی مسکراہٹ منہاج کو بہت زیر کے رہی تھی۔۔۔ آج تک اسکے باپ نے اسے یوں ناں ڈانٹا تھا مگر آج فردوس عظیم احمد کی وجہ سے اس نے اپنے باپ سے ڈانٹ کھائی تھی۔۔۔ فردوس ناشتے کے بعد کمرے میں آئی تو منہاج بھی اسکے پیچھے کمرے میں چلا آیا۔۔ فردوس اپنا

بستر لپیٹ کر رکھ رہی تھی منہاج آئینے کے سامنے کھڑا بالوں کو کنگھا کر رہا تھا۔۔ وہ گویا ہوا میں اب سمجھا۔۔۔۔ فردوس نے نا سمجھی سے اسے دیکھا تو منہاج خود ہی گویا ہوا یعنی کہ اب تم باباجان سے رقم لیکر اپنے باپ کا علاج کرواؤ گی۔۔۔ یہ سن کر فردوس نے غصے سے چادر بیڈ پر پھینکتے ہوئے کہا کتنی گھٹیا سوچ ہے ناں تمھاری۔۔ خیر میرا کیا ہے۔ یہ تمھارا مسئلہ ہے مگر ایک

www.kitabibasti.com

بات ذہن نشین کرلو منہاج صلاح الدین خان کہ ناں میں تم سے بھیک مانگوں گی اور ناں ہی تمھارے باپ سے۔۔وہ تو میں نے بس انکا دل رکھنے کے لیے کہا تھا۔۔۔۔۔اچھا پھر کہاں سے لاؤ گی اتنی بڑی رقم؟؟فردوس غصے سے بولی یہ تمھاری سوئی بار بار اس مسئلے پر کیوں آکر اٹکتی ہے۔۔یہ میرا مسئلہ ہے۔اور حل بھی میں خود کروں گی سمجھے۔۔ تمھیں زیادہ ٹینشن لینے کی ضرورت نہیں ہے۔۔یہ کہہ کر فردوس چادر سیٹ کر کے رکھنے لگی۔۔

منہاج مسکرا پڑا۔۔۔ تبھی دو تین ملازمائیں ہاتھوں میں رنگ برنگے مختلف مردانہ اور زنانہ کپڑے لیکر اندر داخل ہوئیں۔۔اور انھیں بیڈ پر رکھ دیا۔۔ فردوس نے پوچھا یہ کیا ہیں؟ کس کے سوٹ ہیں یہ؟؟ تبھی شال اوڑھے باوقار سی چال چلتی امیراں بیگم اندر داخل ہوئی یہ تمھارے اور منہاج کے کپڑے ہیں میں تو سوچا تھا کہ تمھاری شادی ہو گی تو تمھیں دونگی مگر تم نے تو

www.kitabibasti.com

اسکی نوبت ہی نہ آنے دی۔۔ فردوس ادھر ادھر دیکھنے لگی۔۔۔اچھا اب منہ ناں بناؤاور یہ تمام کپڑے الماری میں سیٹ کر کے رکھ دو۔۔ بہت قیمتی کپڑے

ہیں۔۔اور یہ منہاج بابا کے کپڑے ہیں یہ بھی رکھ دو۔۔۔۔جی رکھ دونگی۔۔ فردوس کا جواب سن کر امیراں بیگم کمرے سے نکل گئی۔۔۔۔ فردوس نے ایک نظر ان کپڑوں پر ڈالی اور اپنے کپڑے اٹھا کر رکھنے لگی۔۔۔ منہاج کے کپڑے وہیں پڑے ہوئے تھے منہاج نے کہا میرے کپڑے بھی رکھ دوناں۔۔۔ فردوس نے اطمینان سے کہا نصیبو سے کہہ دو وہ محبت سے سیٹ کر کے رکھ دو گی۔۔۔ فردوس کا جواب سن کر تینوں ملازمائیں منہ پر ہاتھ رکھ کر ہنس پڑیں۔۔۔ منہاج کو غصہ آگیا تم تینوں ادھر کیا کر رہی ہو دفع ہو جاؤ یہاں سے۔۔۔ ملازمائیں جلدی سے وہاں سے نکل گئیں۔۔۔ فردوس

www.kitabibasti.com

www.kitabibasti.com

الماری میں کپڑے رکھ رہی تھی کہ منہاج اسکے پاس آیااور غصے سے اسکا بازو پکڑ کر اسے طرف متوجہ کیا۔ کتنی بار بکواس کی ہے کہ ملازماؤں کے سامنے ایسی باتیں مت کیا کرو کیا سوچیں گی میرے بارے میں۔۔۔؟۔۔فردوس طنزآ بولی سب ملازمائیں تمھارے اور نصیبو کے بارے میں سب کچھ جانتی ہیں۔۔کہ تم دونوں کے درمیان کیا کچھ چل رہا تھا۔۔بلکہ میں نے تو خود اپنی ان گنہ گار آنکھوں سے دو تین بار دیکھا ہے۔۔کیا کہو گے اس بارے میں منہاج صلاح الدین خان۔۔فردوس آنکھوں اور بھنوؤں سے اشارہ کرتے ہوئے بولی۔۔۔۔کیا ہوا کوئی جواب نہیں بن پا رہا۔۔؟؟ منہاج غصے سے بولا بس کر دو فردوس بس کر دو۔۔۔جو ہونا تھا۔ وہ ہو چکا کیا ہم ماضی کو نہیں بھول سکتے ؟۔۔۔فردوس نے جلدی سے کہا نہیں بالکل بھی نہیں کم از کم میں تو نہیں بھول سکتی۔۔فردوس نے الماری میں اپنے کپڑے رکھے اور دروازہ

www.kitabibasti.com

www.kitabibasti.com

زور سے بند کر کے کمرے سے نکل گئی۔۔ منہاج بے بسی سے بند

میں اپنے درد دروازے کو دیکھنے لگا۔۔

فردوس سیڑھیاں اتر رہی تھی جبھی اس نے امیراں بیگم کو فون پر کسی سے

بات کر رہی تھی۔۔ ہاں ہاں اماں آپ لوگ بے فکر ہو کر آ جائیں۔۔۔ ہاں

ہاں کیوں نہیں آ کر دیکھ لیں میری بہو کو۔۔ ہاں ہاں سب کو لے کر آ ؤ۔۔ اچھا

ٹھیک ہے اب فون رکھتی ہوں۔۔ زرا تیاریاں بھی دیکھ لوں ناں۔۔ خدا حافظ

۔۔۔ امیراں بیگم کے چہرے سے

خوشی عیاں تھی۔۔ فردوس جو نہی سامنے سے گزری تو امیراں بیگم نے اسے

پکار لیا سنو دلہن ! ! ادھر آنا زرا۔۔۔ فردوس امیراں بیگم کے پاس آئی جی۔۔

ادھر آ بیٹھ میرے پاس دلہن۔۔۔ اف ہو کیا یہ آپ نے دلہن دلہن کی رٹ

لگا رکھی ہے فردوس نام ہے میرا۔۔۔ اچھا اچھا ٹھیک ہے بیٹھ تو سہی میرے

www.kitabibasti.com

www.kitabibasti.com

پاس۔۔۔۔جی کہیے۔۔سن

میری بات آج ناں میرے مانگے والے آرہے ہیں۔۔میری اماں، بہنیں، بھا بھیاں، بھانجیاں، بھتیجیاں، بھائی وغیرہ۔۔۔۔۔وہ کس خوشی میں۔۔۔۔

ارے بھئی تجھے دیکھنے آرہے ہیں سب ناراض ہیں مجھ سے کہ میں نے انھیں منہاج پتر کی شادی میں کیوں نہیں بلایا اب میں انھیں کیا بتاتی کہ کس طرح شادی ہوئی ہے تم دونوں کی۔۔۔۔سیدھی طرح سے کہہ دیتیں کہ میں کسی لڑکے کیساتھ بھاگ گئی تھی تو آپ کے رحمدل بیٹے نے مجھ پر ترس کھا کر نکاح کر لیا۔۔۔۔آئے ہے پاگل لڑکی بھلا میں بے وقوف ہوں جو ان سے اپنی بہو کی گلہ کر کے اسکو برا پیش کر کے انھیں خود ہر بننے کا موقع دونگی۔۔۔۔میں تو چاہتی ہوں کہ وہ تجھے دیکھیں تو بس دیکھتے ہی رہ جائیں۔۔ میرے دشمن جل

www.kitabibasti.com

مریں۔۔بس تو اچھے سے تیار ہونا۔جو میں نے تجھے سوٹ بھجوائے ہیں ناں

ان میں کوئی ستارے موتیوں والا کوئی سوٹ پہن لینااور ایسا تیار ہونا کہ وہ

دیکھتے ہی اپنی انگلیاں منہ میں دبا لیں۔۔اور کہہ اٹھیں کہ امیراں بیگم کی بہو تو

حور پری ہے۔۔یہ سن کر فردوس کے ہونٹوں پر بے اختیار مسکراہٹ دوڑ

گئی۔۔اور دل میں کہا کہ ہر ایک کو اپنی اونچی

ناک کی فکر ہوتی ہے۔۔امیراں بیگم نے پیار سے کہا سن رہی ناں دلہن؟؟

اچھے سے تیار ہونا۔میرے مانگے والوں کا معاملہ ہے وگرنہ سب میرا مذاق

اڑائیں گے۔۔۔فردوس نے مسکرا کر کہا آپ بالکل بے فکر رہیں آنٹی میں

بہت اچھے طریقے سے تیار ہوں گی۔ایسے کہ وہ لوگ مجھے دیکھتے ہی رہ جائیں

گے۔۔۔ہاں ہاں بالکل ایسے ہی تیار ہونا جا شاباش جلدی سے تیار ہو۔۔وہ

لوگ نکل چکے ہیں۔۔۔جی اچھا۔۔وہ جانے لگی تو امیراں بیگم نے اسے پکارا

اور ہاں دلہن ؟؟جی۔۔۔دیکھ یہ ان کے سامنے مجھے آنٹی شانٹی ناں بولیں وہ وگ میرا مذاق اڑائیں گے۔۔تو ناں مجھے اماں جی بلانا۔۔۔۔فردوس یہ سن کر مسکرائی۔۔جی ٹھیک ہے اماں جی۔۔۔آپ بالکل بے فکر رہیں ویسا ہی ہو گا جیسا آپ چاہیں گی۔۔۔۔۔ہائے میں تیرے صدقے واری۔۔ کبھی کبھی تو تجھ پر بہت پیار آتا ہے۔۔فردوس مسکراتی ہوئی سیڑھیاں چڑھ کر اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئی۔۔وہاں سے نکلتے منہاج سے اسکا سامنا ہوا تھا۔۔ مگر وہ اسے نظر انداز کر کے کمرے میں گھس گئی۔۔۔منہاج نیچے آیا۔۔ السلام علیکم اماں جان۔۔۔اپنی ماں کے ساتھ بیٹھ گیا۔۔وعلیکم السلام پتر۔۔ کیا ہو رہا تھا اماں جی۔۔۔پتر میں سوچ رہی ہوں کہ یہ لڑکی اتنی بری ہے نہیں جتنا یہ خود کو برا پیش کر کے دکھاتی ہے۔۔۔۔کس لڑکی کی بات کر رہی ہیں آپ اماں جی۔۔۔۔۔پتر تیری بیوی کی اور کس کی۔۔تجھے پتہ ہے تیرے

ننھیال والے سب حویلی آرہے ہیں۔۔۔۔۔۔کیوں خیریت؟؟..ارے بھئی انھیں تیری شادی کا پتہ چل گیا ہے سبھی ناراض ہو رہے تھے کہ انھیں شادی پر کیوں نہیں بلایا اب میں انھیں کیا کہتی کہ تو نے کس طرح یہ نکاح کیا تھا۔۔اب یہ سب بتا کر اپنی بے عزتی تو نہیں کروانی تھی ناں تیری مامیوں کو تو بس موقع مل جائے۔۔اب وہ میری بہو یعنی تیری بیوی کو دیکھنے آرہے ہیں میں نے دلہن سے کہہ دیا کہ وہ اچھے طریقے سے تیار ہو تا کہ وہ لوگ اسے دیکھیں تو بس دیکھتے ہی رہ جائیں۔۔۔۔اماں جی میری بیوی ہے ہی ایسی کہ وہ اسے دیکھ کر حیران ہی ہو جائیں گے۔۔۔۔میں نے تیری بیوی سے یہی کہا تو اس نے ادب سے کہا کہ وہ ایسا ہی کرے گی۔۔تا کہ میرے مانگے والوں کو باتیں بنانے کا موقع ناں مل سکے۔۔ویسے سچی بتاؤں پتر یہ لڑکی بری ہے نہیں بس خود کو برباد کھاتی ہے ابھی جس طرح سے اس نے

www.kitabibasti.com

میری بات کو سمجھا۔۔میں تو اسکے صدقے واری ہو گئی۔۔۔۔۔یہ سن کر منہاج مسکرایا اماں جی وہ دل کی بری بالکل بھی نہیں ہے۔۔بس زبان کی زرا تیز ہے آپ فکر ناں کریں جلد ہی وہ ٹھیک ہو جائے گی۔۔۔ہاں پتر میرا گھر جنت بنا رہے اس سے زیادہ اور مجھے کیا چاہئیے۔۔ خیر تو بھی جا اور جا کر تیار ہو وہ لوگ بس آتے ہی ہونگے میں بھی زرا کام شام دیکھ لوں۔۔جی اماں منہاج اٹھ کر کمرے کی طرف بڑھ گیا۔۔امیراں بھی کام دیکھنے کی غرض سے اٹھ گئی۔۔فردوس کپڑے نکالے کھڑی دیکھ رہی تھی کہ کونسا جوڑا پہنے۔۔سب کپڑے ہی بہت عمدہ اور کڑھائی شدہ تھے۔۔ مگر سب رنگوں کو چھوڑ کر اس نے جان بوجھ کر کالے رنگ کے جوڑے کا انتخاب کیا تھا۔جسکے گلے آستین اور دامن میں خوبصورت کشیدہ کاری کی گئی تھی۔۔وہ کچھ سوچ کر مسکرائی تھی۔۔یقیناً کُھاں جی کو کالا رنگ بالکل بھی اچھا نہیں لگے گا۔۔مجھے اس

www.kitabibasti.com

www.kitabibasti.com

کالے رنگ کے سوٹ میں دیکھ کر وہ ضرور غصہ ہو نگی اور وہ یہی تو چاہتی تھی

۔۔وہ سوٹ لیکر واش روم گھس گئی۔۔۔وہ کمرے میں داخل ہوا تو فردوس

واش روم میں تھی وہ

بیڈ پر بیٹھ کر موبائل چلانے لگا۔ تھوڑی دیر بعد فردوس نہا کر باہر نکلی وہ تولیے

سے بال خشک کرتی ایک نگاہ موبائل میں گم منہاج پر ڈالتی آئینے کے سامنے

آکر رک گئی تھی۔۔۔منہاج نے یونہی سر اٹھا کر اسے دیکھا تھا اور پھر اسکی

نگاہیں پلٹنے کو انکاری ہو گئیں۔۔۔وہ اس کالے رنگ کے سوٹ میں بہت

خوب صورت لگ رہی تھی۔۔منہاج

کو یوں خود کو دیکھتا پا کر وہ غصے سے بولی ایسے کیا گھور کر دیکھ رہے ہو۔اپنے کام

پر دھیان دو۔۔منہاج نے موبائل بند کیا اور اسے نگاہوں کے حصار میں لیتے

ہوئے کہا اب دل نہیں لگ رہا کسی کام کو ہاتھ لگانے میں بس دل ایک ہی

www.kitabibasti.com

www.kitabibasti.com

خواہش کر رہا ہے کہ ایک لڑکی کو دیکھتا رہوں بس!!!فردوس نے جلدی سے کہا نصیبو کو؟؟؟نصیبہ کا نام سن کر وہ

بدمزہ ہوا تھا اور غصے سے اٹھ کر اپنے کپڑے الماری سے نکالے اور واش روم گھس گیا اور فردوس تیار ہونے لگی۔۔۔جب وہ بالکل تیار ہو چکی تو اب اپنی تیاری کا جائزہ لیکر وہ مسکرا پڑی تبھی منہاج بھی تولیے سے بال خشک کرتا واش روم سے باہر نکلا وہ اسکے آ کر رک گیا فردوس اسے سر تا پا دیکھنے لگی۔۔ منہاج اسے دیکھ کر مسکرایا۔۔بالوں کو کنگھا کیا پھر پرفیوم اٹھا کر خود پر چھڑکنے لگا۔ایسے کیا دیکھ رہی ہو کیا میں بہت زیادہ خوبصورت لگ رہا ہوں۔۔۔وہ غصے سے بولی کتنے جیلسی ہو تم۔۔میں نے بلیک کلر پہنا تو تم نے بھی بلیک کلر پہن لیا۔کتنا حسد کرتے ہو تم مجھ سے۔۔منہاج نے ہنس کر کہا بیگم اسے حسد نہیں بلکہ محبت کہتے ہیں۔آخر لوگوں کو بھی پتہ تو چلے کہ ان

www.kitabibasti.com

میاں بیوی میں کتنی محبت ہے کہ دونوں نے ہی ایک ہی کلر کا لباس پہنا ہوا ہے۔۔۔فردوس نے جلدی سے کہا محبت نہیں نفرت۔ چلو نفرت ہی سہی وہ تو کرتے ہیں ناں۔۔فردوس پیر پٹختی وہاں سے جانے لگی تو منہاج نے شرارت سے کہا بہت پیاری لگ رہی ہو۔۔ نظر کا ٹیکہ لگا کر جاؤ۔ نظر لگ جائے گی۔۔ ہمارے خاندان والوں میں کچھ لوگ بہت بد نظر ہیں۔ایسا ناں ہو کہ وہ تمھیں نظر لگا دیں۔۔۔فردوس نے پلٹ کر کہا کی خیر ہے میرے نزدیک تم ہی سب سے بڑے بد نظر ہو یہ کہہ کر فردوس کمرے سے نکل گئی اور پیچھے منہاج نے اس جملے ہر قہقہہ لگایا تھا۔۔

فردوس مسکراتی ہوئی نیچے آئی تھی۔ جہاں امیراں بیگم ملازماؤں کو حکم دے رہی تھی کہ وہ سب کام اچھے سے کریں۔ اسکے مانگے والوں کو کوئی شکایت کا موقع ناں ملے۔۔ ملازمائیں چلی گئیں تبھی فردوس وہاں آئی۔ وہ مسکرا کر بولی

اماں جی میں کیسی لگ رہی ہوں۔۔؟امیراں بیگم اسے کالے رنگ کے سوٹ میں دیکھ کر بولی آئے ہائے لڑکی تونے

کالے رنگ کا سوٹ پہن لیا تجھے پتہ بھی ہے کہ کالا رنگ سوگ کی علامت سمجھا جاتا ہے ہمارے ہاں اب میرے مانگے والے کیا کہیں گے۔۔۔آف ہو اماں جی میں اس توہم پرستی میں نہیں پڑتی۔۔کوئی کچھ نہیں ہوتا یہ سب لوگوں کی پھیلائی ہوئی باتیں ہیں۔۔ تبھی منہاج بھی وہاں آگیا اسے بھی کالے رنگ کے سوٹ میں ملبوس دیکھ کر امیراں بیگم بولی اے لے بیگم سیر ہے تو میاں سوا سیر ہے تو بھی کالا رنگ پہن کر آگیا۔۔۔اب میرے مانگے والے باتیں بنائیں گے۔۔۔امیراں بیگم کو اپنی ہی فکر کھائے جا رہی تھی۔۔ آف ہو اماں جی آپ فکر کیوں کرتی ہیں وہ کچھ بھی بولیں گے تو میں انھیں دیکھ لونگی آپ فکر مند ناں ہوں۔۔۔میں ان سے بات کروں گی۔۔آپ ٹینشن

www.kitabibasti.com

ناں لیں۔۔۔ منہاج نے کہا دیکھا اماں جی اسے کتنی فکر ہے آپکی۔۔ہاں تبھی تو کالا رنگ پہن کر آ گئی۔۔۔اماں جی اب جانے دیں نا!! یہ تو بتائیں کہ آپ کی بہو کیسی لگ رہی ہے۔۔۔وہ فردوس کو اپنی نگاہوں کے حصار میں لیتے ہوئے کہا تو فردوس نے آنکھیں گھمائیں۔۔اسکی اس ادا پر وہ دل سے مسکرایا۔۔۔امیراں بیگم نے اسے ستائش بھری نگاہوں سے دیکھا بلاشبہ وہ اس سوٹ میں بہت خوب صورت لگ رہی تھی۔۔دل ہی دل میں اس نے اسکی نظر اتاری تھی۔۔اچھا اماں جی میں اپنے کمرے میں جا رہی ہوں جب مہمان آجائیں تو آپ مجھے بلا لیجیئے گا۔۔یہ کہہ کر فردوس اپنے کمرے میں چلی گئی تھی۔۔امیراں بیگم بڑبڑائی ناں جانے اس لڑکی کا کیا مسئلہ ہے ہر وہ کام کرتی ہے جس سے میں منع کرتی ہوں۔اماں جی آپ یہ بھی تو دیکھیں ناں کہ وہ اس رنگ میں سے کتنی پیاری رہی ہے۔۔آپ خوامخواہ میں ہی پریشان ہو

www.kitabibasti.com

www.kitabibasti.com

رہی ہیں وہ کہہ رہی ہے ناں کہ وہ خود سب سنبھال لے گی۔۔اور کیا پتہ کہ اسے یہ رنگ بہت پسند ہو۔۔امیراں بیگم منہ بنا گئی۔۔۔۔۔ تھوڑی دیر بعد ہی امیراں بیگم کے مائکے کی ساری فوج آگئی۔۔ماں، بھابیاں، بہنیں، بھانجیاں، بھتیجیاں، بھائی، وغیرہ خاندان کی ساری لڑکیاں جو منہاج سے شادی کی خواہشمند تھیں کہ وہ ہی منہاج صلاح الدین خان کی دلہن بنیں مگر ان کے ارمانوں پر اوس پڑ گئی تھی۔۔اب وہ منہاج صلاح الدین خان کی بیوی کو دیکھنے آئی تھیں۔۔ تمام مرد حضرات کو سردار صلاح الدین خان بیٹھک لے گیا تھا۔۔ منہاج بھی بیٹھک میں ہی تھا۔۔امیراں بیگم نے ان سب کا پرتپاک استقبال کیا تھا۔۔ملازماؤں کو جوس لانے کا کہا تھا۔۔سب کی نگاہیں ادھر ادھر بھٹک رہی تھیں غالباً وہ فردوس کو ڈھونڈ رہی تھیں۔۔ امیراں بیگم کی ماں نے کہا امیراں تو کتنی خود غرض ہو گئی ہے بڑے بیٹے کی

www.kitabibasti.com

شادی کرادی اور ہمیں ناں بلایا اور ناکانوں کان خبر ہونے دی۔۔وہ تو ہمیں ہی کہیں سے پتہ لگ گیا تو چلے آئے وگرنہ تو ہمیں کبھی بھی پتہ ناں چلتا۔۔ نیا رشتہ کیا بنایا پرانے رشتوں کو ہی بھول گئی ہے۔۔اماں جی ایسی کوئی بات نہیں ہے وہ تو بس لڑکی کی خواہش تھی کہ نکاح سادگی سے ہو تو بس اسی لیے۔۔ مگر ہم بہت جلد ایک بڑی دعوت رکھیں گے اور آپ سب کو بھی بلائیں گے انشاءاللہ۔۔امیراں کی بڑی بہن بولی رہن دے امیراں اب بھی ناں بلا ہمیں۔۔امیراں بیگم کی بڑی بھابھی بولی نی امیراں تونے اپنے خاندان کی اتنی ساری لڑکیوں کو چھوڑ کر جاکر پرائی لڑکی کو بیاہ کر لے آئی۔۔کیا ہماری بچیاں منہاج کے لائق نہیں تھیں کیا؟؟ارے نہیں نہیں بھرجائی ایسی کوئی بات نہیں ہے میرے خاندان کی بچیاں تو ماشاللہ بہت ہی خوبصورت اور پیاری ہیں۔۔مگر منہاج بابا کو فردوس ہی پسند تھی تو اس لیے۔۔۔اچھا تو یہ

www.kitabibasti.com

پسند کی شادی ہے ؟؟؟ جی۔امیراں بیگم کی بھتیجی فوزیہ بولی بو کی منہاج نے

اس لڑکی کو پسند کیا تھا۔ہاں منہاج بابا کو وہ پسند آ گئی تھی اسی لیے ماشاءاللہ

سے بہت خوب صورت اور بڑی پڑھیں لکھی ہے۔۔فوزیہ جل کر بولی پھر تو

یہ لڑکی بڑی بے شرم ہی ہوئی ناں۔۔۔امیراں بیگم کو فوزی کی یہ بات بالکل

بھی پسند

نہیں آئی تھی وہ جلدی سے بولی ارے نہیں نہیں میری بہو تو ماشااللہ سے بہے

ہی باحیا اور شرم و حیا والی ہے اپنے سر سے تو وہ دوپٹہ تک نہیں اتارتی۔۔

امیراں بیگم کے منہ سے فردوس کی تعریفیں سن کر وہ سب جل بھن گئی

تھیں۔۔امیراں بیگم دیکھ سکتی تھی کہ اسکی بھابھیاں اور بہنیں کس طرح سے

حسد کر رہی تھیں۔۔تبھی منہاج بھی مسکراتا ہوا وہاں آیا۔۔السلام علیکم۔۔

سب کو سلام کیا اور نانی اماں کے گلے لگ گیا۔۔جیتا رہ پتر جیتا رہ۔نانی نے

www.kitabibasti.com

www.kitabibasti.com

اسے پیار کیا۔۔ منہاج باری باری سب سے ملنے لگا۔۔ خاندان کی لڑکیاں اسے غصے سے گھور رہی تھیں۔ وہ سب کی نگاہوں سے بچتا ہوا نانی اماں کے ساتھ صوفے پر بیٹھ گیا۔۔ منہاج کی ممانی بولی منہاج پتر تو کتنا بدل گیا ہے۔۔ کیا ہوا ممانی جان؟؟ مجھ سے پوچھ رہا ہے تو۔۔ اپنی خاندان کی لڑکیوں کو چھوڑ کر تو نے پرائی غیر لڑکی سے بیاہ رچا لیا۔۔ وہ بھی اپنی پسند سے۔۔ کیا ہماری بچیاں تمھارے لائق نہیں تھیں کیا پھر ان میں کوئی عیب تھا۔۔ ارے نہیں نہیں ممانی جان آپ کیسی باتیں کر رہی ہیں۔۔ ایسی کوئی بات نہیں ہے۔۔ اچھا پھر تو نے غیر لڑکی سے شادی کیوں کی کیا وہ بہت زیادہ خوبصورت ہے کیا؟؟ منہاج نے مسکرا کر کہا خوبصورت نہیں بلکہ بہت زیادہ خوبصورت ہے میری بیوی! آپ دیکھیں تو سہی اسے آپ کو بھی بہت پسند آئے گی۔۔۔ منہاج کا جواب سن کر سب تلملا اٹھی تھیں۔۔ امیراں بیگم کی

www.kitabibasti.com

بڑی بھابھی بولی ارے بھئی اب اس ہیرے کو لے بھی آؤتا کہ ہم بھی دیکھیں

تو سہی کہ وہ کونسی لڑکی ہے جس کی تعریفیں تم ماں بیٹا کرتے ہوئے بے

ہوش ہوئے جارہے ہو۔۔ منہاج مسکرایا۔امیراں بیگم نے خیری کو آواز

امیر لگائی۔۔ خیری۔۔جی ملکانی جی۔۔ جاجا کر فردوس بی بی کو بلا کر لے آ۔۔

جی ملکانی جی۔۔۔ خیری چلی گئی تھی۔۔سب کی نگاہیں سیڑھیوں پر ہی جمی

تھیں۔۔ منہاج نے مسکرا کر کہا دیکھنا آپ لوگوں کو بھی میری بیوی بہت

پسند آئے

گی۔۔ تبھی خیری کیساتھ فردوس سیڑھیاں اترتی دکھائی دی۔۔سب کی

نگاہیں اس پر جم سی گئی تھیں۔۔فردوس انکے پاس آئی اور سب کو ایک ساتھ

سلام کیا۔۔امیراں نے بڑی محبت سے اسکے سلام کا جواب دیا اور بولی بھوان

سے ملو یہ میرے مانگے والے ہیں۔۔امیراں بیگم باری باری سب کا تعارف

کروانے لگی۔۔اتنا بڑا تعارف کہ فردوس ان سے ملتے ملتے پریشان ہو گئی تھی۔۔سب حسد بھری نگاہوں سے فردوس کو دیکھ رہی تھیں۔۔لڑکیوں کو خود پر غصہ آنے لگا تھا کہ خوامخواہ میں آکر اپنی بے عزتی کروا دی۔۔یہ تو انکی سوچ سے بھی بڑھ کر نکلی تھی۔۔فردوس کے حسن کے آگے انکا حسن تو کچھ بھی ناں تھا۔امیراں بیگم اختر میں اسے اپنی ماں کے پاس کے آئی بہو یہ میری اماں ہے۔فردوس نے اس بوڑھی عورت کو دیکھا پھر سر جھکا کر ادب سے اسے سلام کیا۔۔نانی اماں بڑی محبت سے بولی وعلیکم السلام اس نے بڑی محبت سے فردوس کو خود سے لگا کر پیار کیا تھا۔۔سب جل بھن گئی تھیں۔۔فی امیراں تیری بہو تو حور پری ہے ماشاءاللہ سے۔۔قسم سے اسے دیکھتے ہی میرا سارا غصہ اڑن چھو ہو گیا ہے۔۔کتنی پیاری بہو بیاہ لائی ہے۔۔ارے کہاں سے ڈھونڈ کر لائی ہے یہ چاند کا ٹکڑا!!!امیراں بیگم تو تعریف سن کر خوشی

www.kitabibasti.com

سے پھولے نہ سما رہی تھی۔۔نانی ماں نے فردوس کو اپنے دائیں طرف بٹھالیا تھا دائیں طرف منہاج بیٹھا ہوا تھا۔۔ماشاءاللہ بہت ہی خوبصورت بیوی ہے تیری منہاج پتر تیری پسند کی تو داد دینی پڑے گی۔۔منہاج فردوس کو دیکھ کر مسکرایا۔۔یہ دیکھ کر فوزی جل کر بولی اب بس بھی کردیں دادی اماں کب سے تعریفیں کیے جا رہی ہیں آپ۔۔ہم بھی کم خوبصورت نہیں ہیں۔۔ فردوس مسکرائی تھی۔۔وہ سمجھ گئی تھی کہ آس پاس والے جل رہے ہیں۔۔ منہاج بھی مسکرایا تھا۔۔نانی اماں غصے سے بولی تو جل رہی ہے اس سے۔۔ فوزی کو تاؤ آگیا میں کیوں جلوں گی اس سے جلے میری جوتی۔۔میں اس سے زیادہ خوبصورت ہوں۔۔وہ نخوت سے بولی۔۔سب ایک دوسرے کو دیکھنے لگیں۔۔امیراں بیگم تو نہال ہوئے جا رہی تھی۔۔ تبھی اس کی بڑی بھابھی نے کہا ویسے امیراں خوشی کے موقع پر تیری بہو نے

www.kitabibasti.com

www.kitabibasti.com

کالا رنگ پہن رکھا ہے۔۔اور تو اور شوہر نے بھی کالا رنگ ہی پہن لیا۔۔

امیراں سر جھکا گئی۔۔اور فردوس سے امیراں بیگم کا یہ جھکا سر دیکھا ناں

گیا۔۔وہ بول پڑی دراصل میں ان توہمات پر یقین نہیں رکھتی ہمارا یقین کامل

صرف اللہ تعالی پر ہی ہے اسکی طرف سے ہی ہر مشکل اور آزمائش آتی ہے یہ

کالا سفید رنگ وغیرہ سے کچھ بھی نہیں ہوتا۔۔منہاج بھی بول پڑا جی ممانی

جان میری بیوی ماشاءاللہ سے بہت پڑھی لکھی اور سمجھدار بھی ہے وہ ان تو

ہمات میں نہیں پڑتی۔۔منہاج کا جواب سن کر وہ سب تلملا سی گئیں۔۔

فردوس کو ذلیل کرنے کا یہ موقع بھی ہاتھ سے نکل گیا تھا۔ان سب کا منہ بند

کروانے پر امیراں بیگم بھی بہت خوش ہوئی تھی۔۔منہاج نے مسکرا کر

فردوس کو دیکھا تھا جس نے ان سب کے سامنے اسکی ماں کی عزت رکھ کی

تھی وہ مان گیا تھا وہ دل کی بری ہر گز بھی نہیں تھی۔۔منہاج کسی کام سے

www.kitabibasti.com

اپنے کمرے میں گیا تو حسد کی آگ میں جلتی فوزی بھی اسکے پیچھے کمرے میں چلی آئی۔۔ منہاج فون پر کسی سے بات کر رہا تھا وہ کال کرنے کے بعد جو نہی پیچھے پلٹا اس نے اپنے پاس بالکل قریب فوزی کو پایا۔۔ وہ جلدی سے پیچھے کو ہوا ارے فوزی تم یہاں ؟؟ شکر ہے کہ تمھیں میرا نام تو یاد ہے وگرنہ مجھے تو لگا تھا کہ تم میرا نام ہی بھول ے۔ کوئی بات نہیں ہے۔ فوری صے سے بولی یہی ہی بات ہے وہ لڑکی ہر وقت گئے ہو گے مسکرایا نہیں ایسی

ایسی

تمھارے سر پر سوار رہتی ہے۔۔ کتنے دھوکے باز ہو تم۔ بے وفا ہو تم شادی کے وعدے مجھ سے اور شادی کسی اور سے۔۔ مجھ سے شادی کرنے کے وعدے کیے تھے تم اور تم نے اس لڑکی سے شادی کر لی۔۔ کیوں کیا تم نے ایسا۔۔

فوزی اسکے دونوں بازوؤں سے پکڑے اسے جھنجوڑتے ہوئے کہہ رہی تھی۔۔دیکھو فوزی اس وقت مجھے عقل نہیں تھی وقتی پسند کو محبت کا نام دے دیا مگر مجھے اب احساس ہوا ہے کہ مجھے اصل محبت اپنی بیوی فردوس سے ہوئی ہے۔۔جو ماضی میں ہوا وہ بھول جاؤ اور آگے بڑھ جاؤ۔۔آگے بڑھ جاؤں کیسے بڑھ جاؤں آگے ہاں بولو۔۔وہ اسے بازوؤں سے پکڑ کر جھنجوڑتے ہوئے بولی۔ تبھی اچانک ہی فردوس وہاں آئی تھی دونوں کو یوں اتنے قریب دیکھ کر وہ بولی اوہ آئی ایم سوری مجھے نہیں معلوم تھا کہ ادھر یہ سب ہو رہا ہے۔ معزرت شاید میں غلط ٹائم پر آگئی ہوں۔۔مجھے آپ لوگوں کو ڈسٹرب نہیں کرنا چاہیے تھا۔۔فردوس کو دیکھ کر منہاج گھبرا گیا تھا اور جلدی سے فوزی کی گرفت سے اپنے دونوں بازوں چھڑائے اور بولا تم غلط سمجھ رہی ہو ایسا کچھ بھی نہیں ہے۔۔تم آؤ ناں مل کر باتیں کرتے ہیں۔۔فردوس اسے

www.kitabibasti.com

دیکھتے ہوئے بولی بہت شکریہ آپ کا۔۔میرے پاس فضول کا وقت نہیں

ہے۔۔آپ دونوں ہی انجوائے کریں۔۔یہ کہہ کر فردوس کمرے سے نکل

گئی۔۔فوزی نے جل کر کہا تمھاری بیوی بہت ہی گھمنڈی اور مغرور ہے۔۔

منہاج نے اسکا بازو پکڑا اور غصے سے اسے کمرے سے نکالتے ہوئے کہا دفع ہو

جاؤ یہاں سے۔آئندہ میرے سامنے یا پھر میرے کمرے میں آنے کی

ضرورت نہیں ہے۔۔منہاج نے اسکے منہ پر دروازہ بند کر دیا۔۔وہ

پریشان ہو گیا تھا کہ ناں جانے اب فردوس اسکے بارے میں کیا سوچ رہی ہو

گی۔۔۔وہ پریشان ہو گیا تھا۔ب کھانے کی میز پر جع تھے۔ تبھی منہاج اور

فوری بھی وہاں آ گئے۔منہاج نے ادھر ادھر دیکھا اور پھر فردوس

کی۔کے ساتھ والی کرسی پر بیٹھ گیا۔۔فردوس نے اسے گھورا تو وہ اسے دیکھ کر

مسکرا دیا۔۔ان دونوں کو یوں ایک ساتھ

www.kitabibasti.com

دیکھ کر وہ سب جل بھن گئی تھیں۔۔ان سے اب اور زیادہ برداشت کرنا مشکل ہو رہا تھا۔۔کھانے کے سب نے چائے پی اور پھر روانگی کے لیے اٹھ کھڑی ہوئیں اب انکا یہاں رکنا فضول تھا۔۔امیراں بیگم نے انھیں تیار ہوتا دیکھ کر بولی ارے آپ لوگ جا رہے ہیں اتنی دور سے آئے ہیں رات تو ادھر گزارتے۔۔امیراں بیگم کی بڑی بھابھی بولی نہیں ہمیں جانا ہے ادھر اور بھی بہت سے کام ہیں۔۔امیراں بیگم انھیں الوداع کرنے لگی۔۔فردوس بھی انھیں مروتا خدا حافظ کہنے لگی۔۔نانی ماں تو فردوس کی دیوانی ہی ہو گئی تھی جاتے جاتے اسے اپنے سینے سے لگایا اور ڈھیر ساری دعائیں دے ڈالیں۔۔ سدا سہاگن رہو۔۔اللہ تمھاری گود جلد ہری کرے۔۔میں جلد ہی تم دونوں کی دعوت کروں گی اپنے گھر منہاج پتر تو اسے ضرور لے آنا۔۔جی نانی جی ضرور کیوں نہیں۔۔وہ فردوس کو اپنی نگاہوں کے حصار میں لیتے ہوئے

www.kitabibasti.com

بولا۔۔سب جل کر خاک ہوئی تھیں۔۔ سردار صلاح الدین خان اور منہاج انھیں دروازے تک چھوڑنے گئے تھے۔۔امیراں بیگم تو بہت خوش تھی۔۔ منہاج اور سردار صلاح الدین خان واپس آگئے تھے۔۔امیراں بیگم خوش ہو کر بولی۔۔سب کو میری بہو بہت پسند آئی تھی خاص کر اماں جی تو اسکے صدقے واری ہوئے جارہی تھیں۔۔ قسم سے سردار جی سعیدہ،امینہ،رشیدہ ان سب کے تو چہرے ہی اتر گئے تھے میری بہو کو دیکھ کر۔۔انکا سارا شو ہی رفو چکر ہو گیا تھا۔۔ قسم سے سردار جی ہماری بہو نے ہماری لاج رکھ لی۔۔امینہ کی تو اس نے بولتی ہی بند کر دی تھی۔ بڑی آئی تھیں مجھے کہنے والی۔۔سردار صلاح الدین خان امیراں بیگم کیساتھ صوفے پر بیٹھتے ہوئے بولا اب تو خوش ہو ناں بیگم۔۔۔ہاں بہت زیادہ خوش ہوں سردار جی۔۔ منہاج ماں کی بات سن کر مسکرایا اور اپنے کمرے کیطرف بڑھ گیا۔۔۔وہ کمرے میں داخل ہوا

www.kitabibasti.com

www.kitabibasti.com

فردوس آئینے کے سامنے بیٹھی چوڑیاں اتار رہی تھی۔۔ منہاج اسے دیکھتا ہوا بیڈ پر جا بیٹھا۔۔ فردوس نے اسے دیکھ کر کہا ویسے بڑی ہی شرم کی بات ہے کہ گاؤں کی لڑکیاں تو لڑکیاں تم نے تو اپنی ماموں کی بیٹی کو بھی ناں چھوڑا۔۔ منہاج اسے دیکھنے لگا۔۔ فردوس اپنے جھمکے اتارنے لگی۔۔

منہاج اٹھ کر اسکے پیچھے کھڑا ہوا۔۔ وہ آئینے میں اسکے خوبصورت سے سراپے کو اپنی نگاہوں کے حصار میں لیتے ہوئے بولا ویسے سب میری پسند کی داد دے رہے تھے کہ میں نے ایک حور پری جیسی لڑکی ڈھونڈی ہے۔۔

فردوس اٹھی اور جھٹ سے بولی ہاں واقعی نصیبو حور پری جیسی ہی ہے۔۔ یہ کہہ کر وہ آئینے میں دیکھنے لگی۔۔ نصیبو کا نام سن کر اسکا موڈ آف ہو گیا تھا۔۔ وہ غصے سے اسکے بازو سے پکڑ کر اسے اپنی طرف متوجہ کرتے ہوئے بولا میں نصیبو کی نہیں بلکہ تمھاری یعنی اپنی بیوی کی بات کر رہا ہوں۔۔ فردوس اسکی

www.kitabibasti.com

www.kitabibasti.com

گرفت سے اپنا بازو چھڑاتے ہوئے بولی پھر وہی۔۔ کتنی دفعہ کہا ہے کہ نہیں ہوں میں تمھاری کوئی بیوی۔۔ نہیں مانتی میں اس زور زبردستی کے نکاح کو۔۔۔ویسے کیا ہی اچھا ہو جاتا کہ تم نصیبو سے شادی کر لیتے۔۔بہت ہی اچھی اور محبت کرنے والی بیوی ثابت ہوتی وہ۔۔۔ منہاج نے تپ کر کہا یہ ہر دفعہ نصیبو کو یوں ہمارے بیچ میں گھسیٹ کے آتی ہو۔۔۔۔ نصیبو کو بیچ میں نہیں بلکہ بیچ میں تم مجھے گھسیٹ کر لے آئے ہو۔۔۔۔وہ اسے وارن کرتے ہوئے بولا خیر آئندہ میں نصیبو کا نام ناں سنو سمجھ گئی تم۔۔ منہاج کمرے سے نکل گیا۔۔۔۔۔۔ خیری امیراں بیگم کے کہنے پر فردوس کو رات کے کھانے پر بلانے آئی تو فردوس نے کہا کہ وہ آرہی ہے۔۔جب وہ کمرے سے باہر آئی تو اسے ہال میں ہی منہان اور امیراں بیگم بیٹھے اور دکھائی دیے۔۔وہ انکے پیچھے کچھ فاصلے پر کھڑی تھی۔۔ قسم سے پتر میرا

www.kitabibasti.com

www.kitabibasti.com

دل تو باغ باغ ہو گیا جب جب اماں جی فردوس کی تعریفیں کر رہی تھی۔۔اور ان سب کے چہرے سیاہ ہو گئے تھے۔۔دیکھا نہیں تھا کیسے جل رہی تھیں سب کی سب۔۔میرا تو دل بڑا خوش ہوا۔۔اچھا ہوا کہ تیری بیوی نے میری عزت رکھ لی ورنہ تو میں ڈر رہی تھی کہ تیری منہ پھٹ بیوی کہیں ان سب کے سامنے کچھ الٹا سیدھا ناں بول دے اور کہیں ان سب کے سامنے مجھے شرمندگی ناں اٹھانی پڑے۔۔مگر کمال کر دیا تمھاری بیوی نے۔۔۔یہ سن کر فردوس کو زرا سا غصہ آیا تھا منہاج نے کہا اماں جی آپ نے میری بیوی کو ایسا سمجھا تھا کیا؟آپ کو تو فخر کرنا چاہیئے کہ آپ کو ایسی بہو ملی ورنہ چراغ لیکر ڈھونڈیں تب بھی آپ کو ایسی لڑکی نہیں ملے گی کہیں بھی۔۔آخر پسند کس کی ہے۔۔۔امیراں بیگم مسکرائی ہاں یہ تو ہے۔۔بس پتر اب میں سوچ رہی ہوں کہ معراج پتر کے لیے بھی کوئی ایسی لڑکی ڈھونڈوں۔۔اماں جی کم

www.kitabibasti.com

www.kitabibasti.com

از کم فردوس جیسی لڑکی تو نہیں ملے گی آپ کو کہیں بھی۔۔ فوزی یا پھر خاندان کی کسی لڑکی کو بہو بنالیں۔۔۔ ہیں ں ں پاگل سمجھا ہوا ہے کیا مجھے کہ میں اپنے خاندان کی کوئی لڑکی لو نگی اپنے معراج پتر کے لیے مجھے کیا تک پڑی ہے۔۔ کہ وہاں جاکر اپنے بیٹے کا رشتہ طے کروں۔۔ ہاں لڑکیوں سے تو میں اللہ کی پناہ مانگتی ہوں۔۔ بہت ہی منہ پھٹ اور بدتمیز لڑکیاں ہیں اپنی ماؤں سے بھی دو قدم آگے ہیں دیکھا نہیں تھا فوزی کو کیسے زبان چلا رہی تھی اماں کیساتھ بالکل اپنی ماؤں پر گئی ہیں۔۔ منہاج نے شرارت سے کہا اماں جی کیوں ناں آپ معراج کی بانو کیساتھ شادی کرادیں۔۔ دونوں کی جوڑی خوب بچے گی۔۔ دونوں ہی ایک دوسرے کے لیے بنے ہیں۔۔ یہ کہہ کر منہاج ہنس پڑا تو امیراں بیگم بھی اپنے لاڈلے بیٹے کے ہاتھ پر تلی مار کر ہنسنے لگی۔ بہت شیطان ہو گیا ہے تو منہاج پتر۔۔۔ فردوس نے افسوس سے سر نفی میں

www.kitabibasti.com

www.kitabibasti.com

ہلاتے ہوئے بولی دونوں ہی ماں بیٹا ایک سکے کے دو رخ ہیں۔۔۔ تبھی سردار

صلاح الدین خان آیا تو وہ دونوں بھی اٹھ کر کھانے کی میز پر چلے آئے اور ان

کے پیچھے فردوس بھی چلی آئی۔ فردوس کھانا کھانے

کے بعد تھوڑی سی چہل قدمی کرنے لگی۔۔ چہل قدمی کر کے وہ واپس

کمرے میں آئی تو منہاج بیڈ پر لیٹا بازو آنکھوں پر رکھے سو رہا تھا۔۔ اسے غصہ

آگیا وہ اسکے پاس آئی۔۔ چالاک انسان آج میرے آنے سے پہلے ہی میرے

بیڈ پر تم نے قبضہ کر لیا۔۔ اٹھو یہاں سے۔۔۔ منہاج نے آنکھوں سے بازو

ہٹایا اور اسے غصے میں دیکھ کر مسکرایا۔۔ ارے بھئی کیا مسئلہ ہے اتنا بڑا بیڈ ہے

ہم دونوں آرام سے سو سکتے ہیں۔۔ کیا مسئلہ ہے۔۔ آجاؤ۔۔۔ نہیں ہرگز

بھی نہیں اٹھو یہاں سے۔۔ یہ میرا بیڈ ہے اور میری اجازت کے بغیر کوئی

میرے بیڈ پر نہیں سو سکتا۔۔۔ وہ مسکرا کر بولا اور میں "کوئی" نہیں ہوں

www.kitabibasti.com

www.kitabibasti.com

تمھارا شوہر ہوں۔۔۔ وہ غصے سے بولی میرا دماغ خراب مت کرو میں تھکی ہوئی ہوں مجھے آرام کرنا ہے۔اٹھو یہاں سے۔۔۔۔ پھر میں کہاں سوؤں۔۔۔ باہر جاکر سو جاؤ۔۔۔۔ تم خود جاکر سو جاؤ میں ادھر ٹھیک ہوں۔۔ فردوس کو اسکی ڈھٹائی پر غصہ آرہا تھا دیکھو عزت سے اٹھ جاؤ ورنہ میں ٹانگوں سے گھسیٹ کر باہر پھینک دوں گی۔۔۔اچھا واقعی!!! وہ مزے سے بولا اور اپنی ٹانگیں اسکی طرف کرتے ہوئے بولا یہ لو گھسیٹ کر پھینکو۔۔۔ فردوس کو شدید غصہ آرہا تھا۔۔ تم کیا سمجھ رہے وہ کہ میں تمھارے ساتھ ہنسی مذاق کروں گی۔۔ ہر گز بھی نہیں۔۔ مر جاؤ تم۔۔۔اس نے اسکے سر کے نیچے سے تکیہ کھینچ لیا اس نے تکیہ نیچے قالین پر پھینکا اور پھر منہاج کے اوپر سے چادر بھی کھینچ کر اتار لی میرے چادر بھی دو مجھے۔۔۔اس نے چادر پکڑی اور نیچے قالین پر لیٹ گئی۔۔ منہاج نے سر اٹھا کر اس ضدی

www.kitabibasti.com

www.kitabibasti.com

لڑکی کو دیکھا۔۔ منہاج مسکرایا بہت ضدی ہو تم فردوس عظیم احمد۔۔ وہ مسکرایا اور آنکھیں بند کر لیں۔۔۔۔۔ خبر اڑتے اڑتے نصیبہ کے کانوں میں بھی پڑی کہ منہاج نے فردوس سے شادی کر لی ہے۔۔ نصیبو کو تو بالکل بھی یقین ناں آیا کہ بھلا اسے روکنے والی فردوس خود کیسے منہاج سے شادی کر لی۔۔ وہ سچ

جاننے کے لیے حویلی آگئی۔۔ تب اسے یہ پتہ چلا کہ یہ سچ ہے اب فردوس منہاج صلاح الدین خان کی چہیتی بیوی ہے۔۔ ناں جانے کیوں نصیبو حسد کا شکار ہونے لگی اس سے یہ سب برداشت نہیں ہو رہا تھا وہ منہاج سے محبت کرتی تھی اس نے کیا کیا خواب نہیں دیکھے تھے یہاں تک کہ اس چکر میں وہ اپنی قیمتی شے اپنی عزت سے بھی ہاتھ دھو بیٹھی۔۔۔۔۔ وہ یہ سمجھ رہی تھی کہ فردوس یہ سب اسے اسلیے کہتی تھی تاکہ نصیبو کو ہٹا کر وہ منہاج کی بیوی

www.kitabibasti.com

بن جائے اور ایسا ہی کیا اس نے۔۔۔۔وہ یہ سمجھ رہی تھی کہ منہاج تو اس سے محبت کرتا تھا یہ سب فردوس کی ہی سازش تھی۔۔اسی نے ہی یہ سارا کھیل کھیلا ہے۔۔میں اس فردوس کو نہیں چھوڑوں گی جس نے مجھ سے میرا منہاج چھینا۔۔۔فردوس اپنے کمرے سے باہر نکلی تو اسکی نظر سامنے سے آتی نصیبو پر پڑی۔۔وہ خوش ہو کر اسکے پاس آئی ارے نصیبو تم یہاں وہ اسکے گلے لگنا چاہتی تھی مگر نصیبہ نے اسے پیچھے کیطرف دھکیلتے ہوئے نفرت سے کہا تو کتنی گھٹیا ہے فردوس۔۔میں تجھے اپنی سہیلی اور بہن سمجھتی رہی اور تو میری پیٹھ پیچھے یہ کھیل کھیلتی رہی۔۔بکیوں میری پیٹھ پر چھرا گھونپا۔۔کیا کہہ رہی ہو تم نصیبو؟؟۔۔واہ پوچھ تو تم ایسے رہی ہو کہ تم کچھ جانتی ہی نہیں ہو۔۔۔۔میں نے کیا کیا ہے؟؟۔۔۔کتنی معصوم دکھتی ہو تم فردوس۔۔مگر ہو نہیں۔۔کاش کہ میں تمھاری چالاکی سمجھ جاتی۔۔تم نے منہاج کے

www.kitabibasti.com

بارے میں میرا دل خراب کرنا چاہا تو کہ تمھارا راستہ آسان ہو جائے۔۔اور ادھر منہاج کو اپنی خوبصورتی کے جال میں پھنسا کر اسے میرے بارے میں بھڑکایا کہ وہ آہستہ آہستہ مجھ سے دور ہوتا گیا۔پھر تم نے مجھے راستے سے ہٹا کر خود ہی منہاج سے شادی کرلی وہ منہاج جو تمھیں زرا بھی اچھا نہیں لگتا تھا تو اب کیسے کرلی تم نے اس شادی۔۔۔ہاں بول۔۔۔بڑا بکواس کرتی پھرتی تھی کہ منہاج ایسا ہے منہاج ویسا ہے اب کہاں گئے وہ

دعوے۔۔ہاں بول۔۔منہاج اتنا ہی برا تھا تو شادی کیسے کرلی تو نے ہاں بول؟؟؟نصیبو میری بات کا یقین کرو ایسا کچھ بھی نہیں ہے جو تم سمجھ رہی ہو ۔۔منہاج برا تھا اور برا ہے۔۔میں نے اس سے شادی نہیں کی ہے اس نے مجھ سے زبردستی نکاح کیا ہے۔۔۔ہاں ہاں وہ پاگل تھا ناں جو تمھاری مرضی کے بغیر تجھ سے نکاح کرلیا۔۔۔میری بات کا یقین کرو نصیبو۔۔

www.kitabibasti.com

فردوس کی آنکھوں میں آنسو آ گئے تھے۔۔۔بس کر دے فردوس بس کر دے۔۔بتو نے مجھے دھوکہ دیا تو دھوکے باز لڑکی ہے۔ سن کے کان کھول کر منہاج میرا تھا اور میرا ہی رہے گا۔۔ چھین لونگی میں تجھ سے منہاج کو۔۔بگاڑ دوں گی میں تمھاری یہ خوبصورتی۔۔۔ نفرت کرتی ہوں میں تجھ سے سنا تم نے شدید نفرت۔۔ نصیبو پاگل ہو رہی تھی۔اس نے فردوس کو مارنے کے لیے ہاتھ اٹھایا ہی تھا کہ پیچھے سے منہاج چینا نصیبو!!! نصیبہ اور فردوس چونکی تھیں۔۔ منہاج آگے بڑھا اور کھینچ کر نصیبہ کے منہ پر تھپڑ دے ماری وہ غصے سے پھنکارا تمھاری ہمت بھی کیسے ہوئی میری بیوی پر ہاتھ اٹھانے کی۔۔ہاں بولو۔۔۔الٹے ہاتھ کی تھپڑ نصیبو کا گال لال کر گئی تھی وہ بے یقینی سے منہاج صلاح الدین خان کو دیکھنے لگی جو کبھی اس سے محبت کا دعوے دار ہوا کرتا تھا۔وہ نصیب کا بازو پکڑ کر غصے سے بولا بولو تمھاری ہمت بھی کیسے

ہوئی میری بیوی پر ہاتھ اٹھانے کی شاید تمھیں تمھاری اوقات یاد نہیں رہی۔۔ نصیبو روتے ہوئے بولی منہاج تم نے مجھ پر ہاتھ اٹھایا۔۔۔ہاں اگر دوبارہ یہ حرکت کی تو میں تمھاری جان ہی لے لونگا۔فردوس آگے بڑھی اور اسکی گرفت سے نصیر کا بازو چھڑاتے ہوئے بولی چھوڑاے۔نصیبہ رو رہی تھی۔۔وہ روتے ہوئے بولی میں سب کو بتاؤں گی۔کہ تمھارے اور میرے بیچ کیا کچھ ہوا ہے۔۔ہاں ہاں جا کر کہہ دو جس سے بھی کہنا ہے میں کسی سے ڈرنے والا نہیں ہوں۔۔۔۔نصیبہ نے شکوہ بھری نگاہوں سے فردوس کو دیکھا اور

وہاں سے بھاگتی ہوئی نکل گئی۔۔چوہ غصے سے منہاج سے بولی تم خود کو سمجھتے کیا ہو آخر؟؟اس بے چاری ہر ہاتھ اٹھا کر تم سمجھ رہے ہو کہ تم خود کو میرے سامنے ہیرو ثابت کروگے؟؟ہر گز بھی نہیں۔نفرت کرتی ہوں میں تم سے

منہاج صلاح الدین خان۔۔ سنا تم نے نفرت کرتی ہوں اور کرتی رہوں گی ہمیشہ۔۔۔ یہ کہہ کر فردوس نصیبو کے پیچھے چلی گئی تھی۔۔ منہاج وہیں افسوس سے اسے جاتا دیکھنے لگا۔۔۔ فردوس باہر تک گئی تھی مگر نصیبو اس سے پہلے ہی وہاں سے جا چکی تھی۔۔ فردوس کو بہت افسوس ہوا تھا۔۔ کہ نصیبو اسے ہی غلط سمجھ رہی ہے۔۔ اس دن کے بعد پھر دوبارہ اسے نصیبو کہیں بھی دکھائی ناں دی تھی۔۔ فردوس نے کئی ملازماؤں سے بھی نصیبو کا پوچھا مگر انھوں نے اپنی لاعلمی کا اظہار کیا کہ وہ کچھ نہیں جانتیں۔۔ فردوس نصیبہ کی وجہ سے پریشان تھی۔۔ یہ بات منہاج نے بھی نوٹ کی تھی کہ فردوس اب چپ چپ کسی اور گم سم سی رہنے لگی ہے۔۔ وہ فردوس کی وجہ سے پریشان ہو گیا تھا۔۔ یوں دو ہفتے گزر گئے تھے۔ تبھی بختاور کے زریعے اسے پتہ چلا تھا کہ نصیبو اپنی بوڑھی نابینا ماں کیساتھ گمنامی کی زندگی گزار رہی ہے۔۔ فردوس

www.kitabibasti.com

خوش ہو گئی تھی کہ چلو نصیبہ کا کچھ پتہ تو چلا۔۔۔فردوس نے بختاور سے نصیبہ کے گھر کا پتہ لیا تھا۔۔اور پھر دوسرے ہی دن وہ بوڑھے مگر بھروسہ مند ڈرائیور بخشو کو اعتماد میں لیا اور اسے بتایا کہ وہ اپنی بچپن کی سہیلی سے ملنے جا رہی ہے۔۔ پھر وہ بخشو کیساتھ روانہ ہو گئی۔۔اس بخشو کو نصیبہ کے گھر کا ایڈریس دیا تھا وہ دل ہی دل میں پریشان ہو رہی تھی کہ ناں جانے وہاں جا کر نصیبہ کا رویہ اسکے ساتھ کیا ہو گا۔ گاڑی مخالف سمت بڑھ گئی دل تھی۔ کھیتوں سے ہوتی ہوئی گاڑی ایک جگہ رک گئی۔سامنے ہی ایک کچا مٹی کا چھوٹا سا گھر بنا ہوا تھا۔فردوس چادر سنبھالتی ہوئی گاڑی سے اتر گئی سامنے ہی لکڑی کا ٹوٹا پھوٹا دروازہ تھا۔۔دروازے کے باہر ایک میلا کچیلا پھٹا پرانا پردہ لگا ہوا تھا۔۔گھر کی یہ حالت دیکھ کر فردوس کو بہت دکھ ہوا تھا کہ نصیبو ایسی زندگی گزار رہی ہے۔۔ ضرور یہ سب منہاج صلاح الدین خان کا ہی کیا دھرا

www.kitabibasti.com

www.kitabibasti.com

ہے۔۔یہاں توآس پاس کوئی آبادی بھی نہیں تھی چاروں طرف کھیت ہی

کھیت تھے۔۔وہ اندر داخل ہوئی۔۔یہ ایک بہت ہی چھوٹا سا گھر تھا۔۔جو

ایک کمرے کچن اور چھوٹے سے صحن پر مشتمل تھا۔۔وہ اندر آئی آہٹ سن

کر باہر رکھی چارپائی پر نصیبہ کی نابینا والدہ بیٹھی تھی۔۔ارے بھئی کون

ہے۔۔فردوس جلدی سے آگے بڑھی اور بولی خالہ میں ہوں فردوس۔۔

نصیبو کی سہیلی۔۔۔وہ خوش ہو کر بولی فردوس پتر کیسی ہے۔۔۔وہ فردوس

کے سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے بولی۔۔جی خالہ میں بالکل ٹھیک ہوں۔۔آپ

کیسی ہیں۔۔بس پتر جو زندگی بچی ہے اسے جی رہی ہوں۔۔۔۔فردوس

تھوڑی دیر تک اس سے ادھر ادھر کی باتیں کرتی رہی پھر بولی خالہ نصیبو

کدھر ہے؟؟ ہو گی کدھر پتر اندر کمرے میں ہو گی۔۔دو ہفتوں سے بیمار پڑی

ہے۔۔بخار میں تپ رہی ہے۔۔ہمارے پاس اتنے پیسے نہیں کہ دو وقت کی

www.kitabibasti.com

www.kitabibasti.com

روٹی کھا سکیں تو اسے کہاں سے اسپتال لے جائیں۔۔ کہاں سے کراؤں اسکی دوائی۔۔ تبھی اندر سے کھانسنے کی آواز آئی تو فردوس بے چین سی ہو کر اٹھ گئی خالہ میں جا کر اسے دیکھتی ہوں۔۔ہاں پتر جا۔۔۔فردوس کمرے کیطرف بڑھ گئی مگر جونہی وہ کمرے میں داخل ہوئی اور سامنے چارپائی پر اسکی نظر پڑی وہ حق دورہ گئی کیا یہ وہی نصیبو تھی جو زندگی سے بھرپور لڑکی تھی۔۔ ہنستی مسکراتی لڑکی۔۔۔ مگر سامنے تو کمزوری لاغری نصیبو تھی۔جو ہڈیوں کا ڈھانچہ بن گئی تھی۔۔فردوس بے اختیار اس کے پاس آئی۔۔ نصیبو ؟؟سہی

حال نصیبو کا بھی تھا فردوس کو ادھر دیکھ کر وہ بھی حیران رہ گئی تھی۔۔

نصیبو یہ تم نے اپنا کیا حال بنا رکھا ہے کیا ہوا ہے تمھیں ؟۔۔فردوس پریشان سی ہو گئی تھی۔۔ نصیبو نے بمشکل آنکھیں کھولیں۔۔۔بے رونق چہرہ اور

www.kitabibasti.com

آنکھوں کے گرد سیاہ حلقے نمایاں تھے۔یہ وہ نصیبو تو تھی ہی نہیں۔۔وہ بخار میں تپ رہی تھی۔۔فری۔۔تو ادھر ؟؟؟ہاں نصیبو میری پیاری بہن میں ہوں یہ فری تیری دوست۔۔۔میں قسم اٹھا کر کہتی ہوں نصیبو اس میں میرا کوئی قصور نہیں ہے اس شخص نے مجھ سے یہ زبردستی نکاح کیا ہے۔۔منہاج تو تمھارا تھا شروع سے اور تمھارا ہی رہے گا۔۔۔یہ سن کر نصیبو روتی رہی۔۔نصیبو میری بہن کیا ہو گیا ہے۔۔۔فردوس نے اسے گلے سے لگا لیا تھا۔۔فردوس نے روتے ہوئے نصیبو کو پوری بات بتادی تھی۔۔نصیبو تم مجھے غلط مت سمجھو۔۔منہاج تمھارا تھا اور تمھارا ہی رہے گا یہ میرا تم سے وعدہ ہے کہ میں خود تمھاری شادی منہاج سے کرواؤں گی۔۔۔نصیبہ حیرانگی سے فردوس کو دیکھنے لگی۔۔میں سچ کہہ رہی ہو نصیبو۔۔یہ سن کر نصیبو خوش ہو گئی تھی۔۔فردوس نے یہ وعدہ تو کر لیا تھا مگر وہ جانتی تھی کہ یہ مشکل ہی

www.kitabibasti.com

نہیں بلکہ ناممکن بھی ہے۔۔ چلو آؤ میں تمھیں شہر کے ہاسپٹل لے چلوں۔۔ دیکھو تو سہی کیا حال بنالیا ہے تم نے اپنا۔۔ کتنی کمزور ہو گئی ہو تم۔۔۔ فردوس کے کہنے پر ایک نئ آس بندھی تھی۔۔۔ پھر نصیبو نے کپڑے بدلے اور فردوس اسے سہارا دیکر وہ اسے باہر لے آئی وہ اسکی ماں سے بولی کہ وہ نصیبہ کو اپنے گھر لیکر جارہی ہے۔۔ اسکی ماں نے بخوشی اجازت دے دی تھی۔۔

فردوس نصیبہ کو باہر لے آئی۔۔ فردوس نے نصیبو کو گاڑی میں بیٹھایا اور پھر خود بخشو بابا کے پاس آئی بابا گاڑی شہر کے کسی اچھے سے ہاسپٹل لے جائیں۔۔ مجھے نصیبو کا علاج کروانا ہے۔۔ جی ٹھیک ہے بیٹا۔۔ فردوس گاڑی میں بیٹھ گئی اور بخشو بابا نے گاڑی شہر کی طرف موڑدی۔۔ نصیبو نے اپنا سر فردوس کے کندھے پر رکھ دیا تھا۔۔ فردوس اسکے سر پر پیار سے آہستہ آہستہ سے

www.kitabibasti.com

www.kitabibasti.com

ہاتھ پھیر رہی تھی۔۔ فردوس نے کچھ سوچ کر کہا بخشو بابا آپ پلیز اس بات کا کسی سے بھی ذکر مت کیجیے گا۔۔ کہ میں نصیبو کو ہاسپٹل لیکر گئی تھی۔۔۔ اگر کوئی پوچھے تو انھیں کہہ دیجئے گا کہ میں اپنی کسی سہیلی کے گھر گئی تھی۔۔ ٹھیک ہے بیٹا۔۔۔ گاڑی ہاسپٹل کے سامنے تک گئی تھی۔۔

فردوس نے سہارا دیکر نصیبو کو گاڑی سے اتارا اور پھر اسے سہارا دے کر اندر لے آئی۔۔ اسے اچانک سے یاد آیا تھا۔۔ نصیبو کو تو ہاسپٹل لے آئی تھی مگر اس کے پاس تو رقم ہی نہیں تھی۔۔ وہ پریشان تھی کہ اب وہ کیا کرے۔۔

اس نے نصیبو کو لیڈی ڈاکٹر کے پاس لے آئی تھی۔۔ آپ انکا اچھے سے چیک اپ کیجئے میں آتی ہوں۔۔ فردوس باہر نکل آئی اس نے اپنے کانوں میں پڑے سونے کے جھمکے اتارے یہ جھمکے اس کے باپ نے اسے میٹرک میں ٹاپ کرنے پر گفٹ دیا تھا۔۔ اسکی آنکھوں میں آنسو آ گئے انھیں بیچنے کا سوچ کر مگر

www.kitabibasti.com

کیا کرتی اس وقت اسکے پاس یہی ایک راستہ بچا تھا۔۔اسے پیسوں کا بندوست کرنا تھا۔۔اس نے بخشو بابا سے کہا بابا آپ پلیز گاڑی کسی جیولر کی دکان پر لے چلیں۔۔جی بیٹا۔۔پھر فردوس نے اپنے وہ دونوں جھمکے بیچ دیے۔۔ جھمکے دیتے وقت اس نے جیولر سے کہا تھا کہ وہ یہ جھمکے کسی کو ناں بیچے وہ واپس آکر کے جائے گی۔۔اس نے ہاں کہا اور پھر فردوس رقم لیکر باہر نکل آئے۔۔ گاڑی میں بیٹھ کر وہ بخشو بابا سے بولی چلیں بابا۔۔وہ اندر داخل ہوئی لیڈی ڈاکٹر غالباً اسی کا ہی انتظار کر رہی تھی۔۔اسے دیکھ کر وہ مسکرائی۔۔چیک اپ ہو گیا۔۔جی بالکل آپ ان ی کیا لگتی ہیں؟جی میں لکھی ہی ہوں۔ خیریت ہے اں کوئی پریشانی ولی بات تو نہیں ہے۔فردوس پریشان ہو گئی تھی۔۔وہ ڈاکٹر مسکرائی پریشانی والی کوئی بات نہیں ہے البتہ آپ خالہ بننے والی ہیں۔۔ مبارک ہو آپ کو۔۔۔یہ خبر نصیبو اور فردوس کو حیران کر گئی۔۔۔وہ دونوں

ایک دوسرے کو دیکھنے لگیں۔۔ڈاکٹر نے انھیں دیکھ کر کہا کیا ہوا

انگی :؟

آپ دونوں کو خوشی نہیں ہوئی۔۔۔فردوس جلدی سے مسکرا کر بولی نہیں

نہیں ڈاکٹر صاحبہ ہمیں بہت خوشی ہوئی بہت شکریہ آپ کا۔۔۔یہ میں چند

دوائیاں لکھ کر دے رہی ہوں آپ انھیں وقت پر دیتی رہیں اور انکی صحت کا

بھی

ہر خیال رکھیں ماں کافی کمزور ہے تو بچہ بھی کافی کمزور ہے۔۔آپ انھیں اچھا

کھانا پینا اور پھل و دودھ دیتی رہیں۔۔یہ انکی اور بچے کی صحت کے لیے بہت

ضروری ہے۔۔فردوس نے مسکرا کر کہا جی ڈاکٹر صاحبہ۔۔آپکا بہت بہت

شکریہ۔۔فردوس نے دوائیاں لیں۔۔ نصیبو کو گاڑی میں بٹھا کر وہ اسکے لیے

فروٹ، وغیرہ خریدے اور گاڑی میں آکر بیٹھ گئی۔۔گاڑی چل پڑی تھی۔۔

نصیبہ پریشان سی بولی فری میں ابارشن کروانا چاہتی ہوں۔۔ کیا تم پاگل ہو گئی ہو نصیبو۔۔ یہ تم نے سوچا بھی کیسے کہ تم کسی معصوم کی جان لو گی ؟۔۔ میں ایسا ہر گز بھی نہیں ہونے دوں گی۔۔۔ مگر فری میں ان سب کو کیا کہوں گی کہ کس کا ہے یہ بچہ ؟؟ لوگ مجھ سے سوال کریں گے۔۔ فی الحال تم خود پر اور بچے کی صحت پر دھیان دو جو ہو گا دیکھا جائے گا میں سب سنبھال لونگی مجھ پر بھروسہ رکھو۔۔ فردوس نے نصیبو کا سر اپنے کندھے پر رکھا۔۔۔ پورے راستے میں فردوس کے دماغ میں طرح طرح کے خیالات آرہے تھے۔۔ اس نے فل میں سوچا کہ میری تو اللہ نے سن لی ہے۔۔ اسکے دماغ میں ایک منصوبہ آیا تھا۔۔۔ راستے میں فردوس نے کھانا بھی پارسل کروالیا تھا۔ گھر آچکا تھا۔۔ فردوس نے نصیبو کو سہارا دیکر گاڑی سے نکالا اور اسے اندر لے آئی۔۔ فردوس نے اسکی امی کو سلام کیا۔ پھر کچن سے پلیٹیں لے آئی۔ سب سے پہلے

اسکی ماں کو کھانا اور پانی دے آئی پھر بخشو بابا کو بھی کھانا بجھوایا۔۔ پھر اپنے اور نصیبو کے لیے کھانا لیکر آئی۔۔ سب سے پہلے نصیبو کو اپنے ہاتھوں سے کھانا کھلایا اسکے بعد اسے دوائی بھی دی۔۔۔ نصیبو کی آنکھوں میں آنسو آ گئے تھے۔۔۔ مجھے معاف کر دینا فری میں نے تجھے غلط

سمجھا۔۔ فردوس مسکرائی۔۔ جو ہوا اسے بھول جاؤ اب اپنی اور آنے والے مہمان کی فکر کرو۔۔ وہ پریشانی سے بولی فری اگر کسی کو پتہ چل گیا تو؟؟۔۔۔ مجھے ابارشن کروالینا چاہیے۔۔۔ تم پاگل ہو گئی ہو کیا؟؟ خدا نے تم پر اتنی بڑی مہربانی کی ہے اور تم ناشکری کر رہی ہو۔۔ یہ بچہ ہی تمھیں منہاج سے ملانے کا باعث بن رہا ہے اور تم اسے ہی ختم کروانا چاہتی ہو۔۔۔ کیا مطلب فری؟؟ فردوس مسکرائی اور اسکے ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لیتے ہوئے بولی اولاد ہر باپ کی مجبوری بن جاتی ہے۔۔ منہاج لاکھ جھٹلائے مگر کب تک جھٹلائے گا۔۔

www.kitabibasti.com

حقیقت تو یہی ہے ناں کہ یہ بچہ منہاج صلاح الدین خان کا ہی ہے۔۔اسی کا خون ہے وہ اسے زیادہ دیر تک نظر انداز نہیں کر سکے گا۔۔ تم بس صبر کرو اور اس بچے کو دنیا میں آنے دو۔۔ پھر دیکھنا کیسے تمھاری قسمت چمک اٹھے گی۔۔ یہی بچہ تمھیں تمھاری عزت دلوائے گا۔۔ منہاج صلاح الدین خان زیادہ دیر تک اس بچے کو دھتکار نہیں سکے گا یہ اسکا خون اسکی اولاد ہے۔۔ اور اولاد چیز ہی ایسی ہے۔۔۔ یہ بچہ اسکے پاؤں کی زنجیر بن جائے گا دیکھنا تم۔۔۔۔۔ نصیبہ ڈرتے ہوئے بولی کیا وہ اسے قبول کرے گا فری۔؟؟ کیوں نہیں کرے گا۔۔ کرے گا اور ضرور کرے گا میں اس میں تمھارا ساتھ دوں گی وعدہ ہے میرا تم سے کہ میں تمھیں تمھارا مقام دلواؤں گی۔۔ بس تم ٹینشن ناں لو چند مہینے اور صبر کرو۔۔۔ نصیبو نے کہا پھر تم کیا کرو گی۔۔۔ یہ سن کر فردوس مسکرائی مجھے اس شخص سے شدید نفرت ہے۔۔ اس نے میری زندگی تباہ کر

www.kitabibasti.com

www.kitabibasti.com

دی

۔۔ کسی کو منہ دکھانے کے لائق نہیں چھوڑا۔بے قصور ہوتے ہوئے بھی قصوروار ٹھہرائی گئی۔۔میرا

مستقبل

تاریک کر دیا اس شخص نے۔۔کیا کیا خواب نہیں دیکھے تھے میں نے۔۔یہ کہتے ہوئے فردوس کی آنکھیں آنسوؤں سے بھر آئی تھیں۔۔نصیبہ کو دکھ ہوا تھا۔۔پھر وہ اپنے آنسو صاف کرتے ہوئے فیصلہ کن لہجے میں بولی بس مجھے

اس

شخص سے طلاق چاہیئے کسی بھی صورت۔۔مجھے اس شخص سے شدید نفرت ہے۔۔جس نے مجھے سب کی نگاہوں میں گرا دیا۔۔میرے دل سے پوچھو

www.kitabibasti.com

www.kitabibasti.com

کہ کیابیت رہی ہے مجھ پر۔۔۔کیسے گزارا کر رہی ہوں میں اس شخص کیسا تھ جس سے میں شدید نفرت کرتی ہوں۔۔اس قدر کہ اسکی کوئی حد ہی نہیں ہے۔۔ خیر چھوڑو ان باتوں کو تم اپنا اور آنے والے بچے کا خیال رکھو وقت پر دوائی لیتی رہنا اور یہ پھل ہیں یہ بھی کھاتی رہنا اس طرح بچہ صحت مند ہو گا۔۔۔فردوس اٹھ گئی اچھا اب میں چلتی ہوں کافی دیر ہو گئی ہے۔۔میں پھر آؤں گی انشاءاللہ۔۔اس نے نصیبہ کو گلے سے لگایا اور جاتے جاتے پھر کہا مجھے کوئی شکایت کا موقع ناں ملے۔۔وقت پر دوائی اور کھانا کھانا۔۔نصیبہ نے مسکرا کر سر ہاں میں ہلایا۔۔پھر فردوس وہاں سے روانہ ہو گئی۔۔۔گاڑی حویلی کی طرف روانہ ہو گئی تھی۔۔فردوس کے ہونٹوں پر مسکراہٹ تھی۔

منہاج صلاح الدین خان میں تمھیں چھوڑوں گی نہیں۔۔تم نے مجھے ہر جگہ ذلیل ورسواء کیا تھا ناں اب تمھاری باری ہے۔۔ذلیل ورسواء ہونے کی۔۔

www.kitabibasti.com

www.kitabibasti.com

تیار رہنا۔۔اب تمھاری باری ہے۔۔اس نے خود سے عہد کیا تھا۔۔۔ منہاج کو جب فردوس کہیں ناں ملی تو وہ ماں کے پاس چلا آیا اماں جی یہ فردوس کہاں ہے۔۔ کمرے میں بھی نہیں ہے اور ناں حویلی میں کہیں نظر آرہی ہے۔۔ کدھر گئی ہے۔۔؟۔۔اے لے دس مجھے کیا پتہ کونسا وہ مجھے بتا کر گئی ہے کہ وہ کدھر جا رہی ہے۔۔ جو دل کرتا ہے وہی کرتی ہے۔۔اپنی مرضی کی مالک ہے۔۔ منہ پھٹ منہ زور لڑکی اگر کچھ کہو تو آگے سے جواب دے دیتی ہے۔۔۔ منہاج پریشان ہو گیا تھا تبھی چادر اتارتے ہوئے فردوس اندر داخل ہوئی۔۔ دونوں کو دیکھ کر اس نے سلام کیا۔۔اور کمرے کی طرف بڑھ گئی۔۔ کہاں گئی تھی تم؟؟ وہ پلٹ کر بولی۔۔ تمھیں پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے کہیں نہیں گئی تھی ادھر ہی تھی۔۔ یہ کہہ کر وہ کمرے کی طرف

www.kitabibasti.com

www.kitabibasti.com

بڑھ گئی۔۔دیکھادیکھاناں اس منہ پھٹ لڑکی کو۔۔کیسے سیدھے منہ جواب دینا بھی گوارا ناں کیا۔۔منہاج بھی اسکے پیچھے کمرے میں چلا آیا تھا۔وہ الماری میں پیسے رکھ رہی تھی۔۔منہاج کے آتے ہی اس نے جلدی سے الماری بند کرلی تھی۔۔منہاج نے کہا کہاں گئی تھی تم؟؟۔۔۔جہاں بھی گئی تھی تم سے مطلب ؟ تمھیں کیوں اتنی ٹینشن ہو رہی ہے۔۔شوہر ہوں میں تمھارا حق ہے میرا تم پر۔۔پوچھ سکتا ہوں میں تم سے۔۔یہ بار بار تم مجھے یہ کیوں کتراتے ہو کہ تم میرے شوہر ہو۔۔ہاں ہو شوہر مگر وہ بھی زبردستی کا۔۔میں تمھیں پہلے ہی بتا چکی ہوں کہ میں اس زبردستی کے رشتے کو نہیں مانتی۔۔۔تمھارے ماننے یا ناماننے سے کیا ہو گا ہوں تو میں پھر بھی تمھارا شوہر ہی ناں ؟۔۔دیکھو فردوس میں تم سے لڑنا نہیں چاہتا میں تو بس یہ پوچھ رہا ہوں کہ تم کہاں گئی تھی۔۔فردوس نے کہا پریشان ناں ہو میں اپنے کسی

www.kitabibasti.com

عاشق سے ملنے نہیں گئی تھی کہ جس کی وجہ سے تم اتنے خوفزدہ ہو رہے ہو

۔۔فردوس کی یہ بات اسے غصہ دلا گئی تھی۔۔وہ غصے سے چلایا فردوس!!!

بکواس نہیں کرو۔۔۔کیوں کیا ہوا؟۔۔۔تم بیوی ہو میری اور میں یہ برداشت

نہیں کر سکتا کہ تم اپنے بارے میں ایسی زبان استعمال کرو۔۔۔فردوس طنز

ابولی اچھا تو جناب کو اچھا نہیں لگ رہا۔بڑی غیرت آرہی ہے تمھیں تب

تمھاری یہ سو کالڈ غیرت کہاں چلی گئی تھی جب تم خود ہی مجھے پورے گاؤں

میں بدنام کر رہے تھے مجھے کسی نام نہاد عاشق کیساتھ منسوب کر رہے تھے

تب تمھاری یہ غیرت کہاں سوئی پڑی تھی۔۔تب تمھیں کیوں نا غیرت آئی

تھی جب لو مجھے آوارہ اور ہو کردار کہ رہے تھے۔۔۔دیکھو فردوس میں تو بس

اتنا پوچھ رہا ہوں کہ تم صبح کہاں گئی تھی۔۔تم خوامخواہ میں بات کو طول دے

رہی ہو۔۔وہ نرم لہجے میں بولا۔۔فردوس نے کہا بابا سے ملنے گئی تھی۔۔کیا

www.kitabibasti.com

اب اپنے ماں باپ سے ملنے بھی ناں جاؤں۔۔ارے بھئی میں نے کب منع کیا ہے۔۔ سو بار جاؤ۔بلکہ تم مجھ سے کہتی میں خود تمھیں لے جاتا۔۔۔۔رہنے دو اب۔۔اپنی یہ ہمدردیاں اپنے پاس ہی رکھو مجھے انکی ضرورت نہیں ہے۔۔یہ کہہ کر فردوس واش میں چلی گئی۔۔ منہاج بیڈ پر بیٹھ گیا۔۔وہ پریشان ہو گیا تھا۔۔دوسرے دن فردوس پھر تیار ہو کر بخشو بابا کے ساتھ نصیبو کے گھر آگئی تھی۔۔کل کی نسبت آج نصیبو کافی بہتر لگ رہی تھی۔۔فردوس نے اسکے ساتھ کچھ وقت گزارا حویلی سے آتے ہوئے اس نے نصیبہ کیلئے فروٹ اور گھر کے لیے راشن بھی خریدا تھا۔۔ نصیبو اسکی احسان مند ہو گئی تھی جو کچھ وہ اس کے لیے کر رہی تھی۔۔کوئی بھی کسی کے لیے نہیں کرتا ایسا۔۔پھر یہ روز کا معمول بن گیا۔۔فردوس نے بخشو بابا کو اپنا ہمراز بنالیا تھا۔۔منہاج کو اب فردوس پر شک سا ہونے لگا تھا۔کہ آخر یہ ہر

www.kitabibasti.com

روز جاتی کہاں ہے؟ اب اسکا رویہ بھی پہلے سے زیادہ سخت اور تلخ ہو گیا تھا۔۔ وہ اس سے سیدھے منہ بات بھی نہیں کرتی تھی۔۔ جب وہ کمرے میں آتا تو وہ کمرے سے ہی نکل جاتی تھی۔۔ منہاج کو فردوس کا یہ بدلہ ہوا رویہ کھٹکنے لگا تھا۔ فردوس نے سوچا کہ کافی دن ہو گئے ہیں بابا سے ملنے نہیں گئی کیوں ناں آج بابا سے ملنے چلی جاوں۔۔ نصیبو اب کافی بہتر ہو گئی تھی اور اسکی طرف سے اب فردوس بھی مطمئن ہو گئی تھی۔۔ وہ بخشو بابا کے ساتھ اپنے باپ کے گھر آ گئی تھی۔۔ نیک بخت نے اسے دیکھتے ہی منہ پھیر لیا تھا۔۔ فردوس کو بہت تکلیف ہوئی تھی۔۔ اس نے باپ کو سلام کیا اور اس سے اسکا حال احوال پوچھنے لگی۔۔ فردوس کے آنے سے ماسٹر عظیم احد کا چہرہ کھل اٹھا تھا۔ وہ حیرے دھیرے اسکی باتوں کا جواب دے رہا تھا۔ وہ باپ کے سرہانے بیٹھی تھی۔۔ بابا میں کل آپ کو شہر ایک اچھے سے ہاسپٹل لے

www.kitabibasti.com

جاؤں گی جہاں پر آپکا علاج ہو گا اور انشااللہ آپ بہت جلد ٹھیک ہو کر اپنے

پاؤں پر چلنے لگیں گے۔۔ ابھی تو آپ نے اور میں نے مل کر اس گاؤں کے

بچوں کے

لیے بہت کچھ کرنا ہے بابا۔۔اور ہم دونوں مل کر ہی اس گاؤں کے لوگوں کی

تقدیر بدلیں گے۔۔انشاءاللہ۔۔بیٹی کی باتیں سن کر وہ مسکرایا تھا۔۔فردوس

اٹھ کر اپنے کمرے میں چلی آئی اس نے اپنی الماری کھولی اس میں کچھ رقم تھی

جو اس نے اپنی ملنے والی جیب خرچ سے جمع کر رکھی تھی۔۔جو بھائی اسے شہر

سے بھیجتا تھا وہ جمع کرتی جاتی تھی۔۔وہ کافی بڑی رقم تھی۔۔جو اسکے کسی کام

آسکتی تھی۔۔اس نے رقم اٹھائی پیسے گنے تو کل بیس ہزار روپے تھے۔۔اس

سے کچھ ہو سکتا تھا۔اس نے وہ رتم اٹھالی تھی۔۔۔منہاج نے فردوس کو

حویلی میں ناں پایا تو سیدھا ناں کے پاس چلا آیا۔اماں جی یہ فردوس کہاں

www.kitabibasti.com

www.kitabibasti.com

ہے۔۔مجھے کیا پتہ کونسا مجھے وہ بتا کر جاتی ہے۔۔اپنی مرضی کی مالک ہے جب تک چاہتا ہے نکل کر چلی جاتی ہے۔۔۔ بخشو تو بس اسکے آگے ہاتھ باندھ کر کھڑا ہو جاتا ہے جدھر کہتی ہے لیکر چلا جاتا ہے۔۔تو نے خود ہی اسے سر ہر چڑھا رکھا ہے۔۔اگر اسے لگام ڈالتا تو آج وہ تیرے سے پوچھے بغیر کہیں ناں جاتی۔۔ تیرا اپنا ہی قصور ہے پتر۔۔۔ تبھی فردوس بھی وہاں آگئی۔۔ان دونوں کو سلام کر کے اپنے کمرے میں چلی آئی۔۔۔دیکھا تو نے کتنی بدمزاج ہو گئی ہے یہ لڑکی۔۔ منہاج بھی اسکے پیچھے کمرے میں چلا آیا۔۔فردوس چادر لپیٹ رہی تھی۔۔یہ تم ہر روز کہاں جاتی ہو؟؟۔۔فردوس چادر الماری میں رکھتے ہوئے بولی جہاں بھی جاؤں تم سے مطلب؟؟۔۔شوہر ہوں میں تمھارا حق ہے میرا کہ میں تمام سے پوچھوں کہ کہاں گئی ہو تم؟؟۔۔۔وہ اپنے کانوں پر ہاتھ رکھ کر غصے سے بولی کام پک گئے ہیں میرے ہر روز یہ کمل

www.kitabibasti.com

www.kitabibasti.com

سن سن کر۔۔۔ تم مجھ سے اجازت لیے بغیر کوئیں جاتی ہو۔میں مجھ سے اجازت لیکر جانا چاہیے۔۔۔۔میں اسکی پابند نہیں ہوں۔۔۔۔ تمھیں میرا پابند ہونا پڑے گا فردوس۔۔۔۔۔اب میری اجازت کے بغیر کہیں نہیں جاؤ گی سمجھ گئی تم؟؟۔۔ صبح کی جاتی ہو شام کو لوٹتی ہو۔۔کیا تمھیں اپنے گھر میں ٹک کر بیٹھنا نہیں آتا۔۔اب تم اس حویلی سے باہر نہیں جاؤ گی۔۔۔اچھا تو تم مجھے دھمکی دے رہے ہو۔؟؟۔۔ہاں یہی سمجھ لو۔۔۔ٹھیک ہے پھر میں بھی دیکھتی ہوں کہ کون روکتا ہے مجھے میں تو جاؤں گی اور ضرور جاؤں گی۔۔ دیکھتی ہوں کہ کیسے روکتے ہو تم مجھے۔۔۔۔یہ کہ کر فردوس کمرے سے نکل گئی اور منہاج پیچ وتاب کھاتا رہ گیا۔۔

مجھے۔۔۔۔وہ واقعی بہت ضدی تھی۔۔ منہاج سیدھا بخشو بابا کے پاس آگیا اور اس سے پوچھا کہ یہ فردوس بی بی آج کہاں گئی تھی۔۔۔۔وہ چھوٹے

www.kitabibasti.com

www.kitabibasti.com

سردار جی بی بی جی اپنے باپ سے ملنے گئی تھی۔۔۔اچھا مگر آج سے پہلے وہ کس سے ملنے جاتی تھی ؟؟۔۔معلوم نہیں چھوٹے سردار جی اپنی کسی سہیلی سے ملنے جاتی ہے مجھے کہتی ہے اور میں اسے وہیں لے جاتا ہوں۔۔کون ہے وہ لڑکی ؟؟نہیں معلوم سردار جی۔۔۔اچھا آج وہ کہیں گئی تھی ؟؟نہیں چھوٹے سردار جی اپنے باپ سے ملنے کے بعد سیدھی حویلی واپس آگئی تھی۔۔۔منہاج گہری سوچ میں پڑ گیا۔۔ہوں ٹھیک ہے بخشو۔۔ایسا کرو کہ آج کے بعد بی بی جہاں کہیں بھی جائے تم نے مجھے ایک ایک پل کی رپورٹ دینی ہے۔۔وہ کہاں جاتی ہے اور کس سے ملنے مجھے سب کچھ بتانا۔۔۔جی چھوٹے سردار جی۔۔۔منہاج واپس کمرے میں چلا آیا۔۔

فردوس کوئی کتاب پڑھ رہی تھی۔۔منہاج اسے دیکھتے ہوئے بولا یہ تم نے کوئی نئی سہیلی بنالی ہے کیا؟؟۔۔کیا مطلب ؟؟مطلب یہی کہ تم نے کوئی نئی

www.kitabibasti.com

www.kitabibasti.com

دوست بنالی ہے جس سے تم ہر روز ملنے جاتی ہو۔۔ وہ لاپرواہی سے بولی

کیا پتہ میں کسی سہیلی کو نہیں جانتی۔۔۔چ۔۔وہ غصے میں آگیا تھا۔۔؟ جھوٹ

مت بولو فردوس۔۔بتاؤ یہ کونسی سہیلی ہے جس سے تم ہر روز ملنے جاتی ہو

۔۔۔۔کس نے کہا ہے یہ سب تم سے ؟؟تم کیا سمجھتی ہو کہ تم باہر کچھ بھی

ہو۔۔۔۔کرتی پھرو گی اور مجھے کچھ بھی پتہ نہیں چلے گا۔۔۔۔فردوس دل

ہی دل میں مسکرائی کہ ضرور اس نے بخشو بابا سے

کی

پوچھا ہو گا۔۔۔جواب ناں پا کر وہ غصے سے بولا تھا میں تم سے بکواس کر رہا

ہوں فردوس!! کس سے ملنے جاتی ہو تم؟؟ کیا میں اس سہیلی کا نام پوچھ سکتا

ہوں؟؟ نن نہیں ہر گز بھی نہیں۔۔میں تمھیں اس قابل نہیں سمجھتی کہ

www.kitabibasti.com

www.kitabibasti.com

تمھیں میں ہر بات بتاؤں۔۔۔ منہاج کو غصہ آگیا تھا۔۔اس نے آگے بڑھ کر اسکے ہاتھ سے کتاب چھینی اور اسے بیڈ پر پھینک دیا۔۔شوہر ہوں میں تمھارا۔ پوچھ سکتا ہوں میں تم سے کہ کہاں جاتی وہ تم ؟۔۔کس سے ملتی ہوں تم ؟۔۔اوہ تو تم میری جاسوسی کرتے ہو۔۔کہ میں کہاں جاتی ہوں اور کس سے ملنے جاتی ہوں۔۔۔ہاں اگر تم مجھ کچھ نہیں بتاؤ گی تو میں تمھاری جاسوسی ہی کروں گا۔۔آخر پتہ تو چلے کہ تم کرتی کیا پھر رہی ہو۔۔؟۔۔کتنی گندی ذہنیت ہے تمھاری۔۔تم مجھے بھی اپنی طرح ہی سمجھنے لگے ہو۔۔مگر منہاج صلاح الدین خان میرا خود کیساتھ موازنہ ناں ہی کرو تو بہتر ہے۔۔میری سوچ تمھاری طرح گھٹیا نہیں ہے۔۔اور ناں میں تمھاری طرح گھٹیا حرکتیں کرتی ہوں۔۔۔فردوس کا بازو پکڑ کر وہ غصے سے چلایا فردوس !!!!! تبھی امیراں بیگم دو ملازماؤں کیساتھ کمرے میں داخل ہوئی ملازماؤں

www.kitabibasti.com

www.kitabibasti.com

کے ہاتھوں میں جیولری کے ڈبے تھے۔۔امیراں بیگم کو دیکھ کر اس نے

فردوس کا بازو چھوڑ دیا۔۔امیراں بیگم اسے کن اکھیوں سے دیکھنے

لگی۔۔امیراں بیگم نے ملازماؤں سے کہا کہ وہ ڈبے بیڈ پر رکھ دیں۔۔انھوں

نے ڈبے بیڈ پر رکھے تو امیراں بیگم نے انھیں ہاتھ کے اشارے سے کمرے

سے جانے کا کہا۔۔۔وہ دونوں کمرے سے نکل گئیں۔۔چار بڑے اور پانچ

زرا چھوٹے جیولری کے ڈبے تھے۔۔جن میں قیمتی زیورات تھے۔۔

فردوس نے زیورات کے ڈبے دیکھ کر کہا یہ کیا ہیں۔۔؟۔۔یہ ہمارے

خاندانی زیورات ہیں جو نسل در نسل اس حویلی کی بڑی بہو کو ملتے آ رہے

ہیں۔۔اور اب یہ تمھارے ہوئے ہیں۔۔میں نے سوچا تھا کہ معراج سے

شادی پر

تمھیں یہ دونگی مگر تم نے تو اسکی زحمت ہی ناں کرنے دی۔۔۔مجھے ان بیش

www.kitabibasti.com

www.kitabibasti.com

بہا قیمتی زیورات کی کوئی ضرورت نہیں ہے آپ انھیں لے جائیں۔۔۔۔بہو

یہ ہماری روایات ہیں۔۔اب یہ تمھارے ہوئے تمھاری مرضی ہے اب تم

انکا جو بھی کرو پہنو پھینکو یا پھر خیرات کرکے کسی غریب کو دے دو یہ تمھاری

مرضی ہے۔۔میرا کام تھا تمھیں دینا۔۔چیہ کہہ کر امیراں بیگم کمرے سے

نکل گئی۔۔فردوس بیڈ پر بیٹھ کر زیورات کو دیکھنے لگی۔۔واقعی وہ بہت

خوبصورت اور قیمتی زیورات تھے۔۔منہاج کھڑا اسے دیکھ رہا تھا۔۔صبح ہو

چکی تھی۔وہ تیار ہوئی اور بخشو بابا کے ساتھ نصیبو کے گھر روانہ ہوئی۔۔ابھی

وہ راستے میں ہی تھے کہ فردوس نے سائیڈ مرر سے دیکھا کہ پیچھے منہاج

صلاح الدین خان کی گاڑی انکا پیچھا کر رہی ہے۔۔فردوس مسکرائی یعنی کہ یہ

ہمارا پیچھا کر رہا ہے؟اوہ شکر خدا کا کہ میں نے اسے ہر وقت دیکھ لیا وگرنہ

سارے کیسے کروائے ہر پانی پھر جاتا۔۔اس نے بخشو بابا کو بختاور کے گھر چلنے کا

www.kitabibasti.com

www.kitabibasti.com

کہا شکر تھا کہ بختاور کا گھر پاس ہی تھا۔۔وہ گاڑی سے اتر کر بنا ادھر ادھر دیکھے سیدھی اندر چلی گئی تھی۔۔بختاور اسے دیکھ کر حیران رہ گئی تھی۔۔بختاور اس وقت گھر پر اکیلی تھی۔۔فردوس سے اسکی بہت اچھی دوستی تھی۔۔یہ آج تم میرے گھر کیسے آگئی۔۔بس کیا کرتی سمجھو پکڑتے پکڑتے بچی ہوں۔۔کیا مطلب ؟؟منہاج کو مجھ پر شک ہو گیا ہے۔۔آج وہ میرا پیچھا کر رہا تھا صد شکر کہ میں نے بروقت اسے دیکھ لیا ورنہ قیامت آجاتی۔۔وہ کیوں بھلا؟؟ بختاور نا سمجھی سے بولی۔۔میں نصیبو کے گھر جارہی تھی۔شکر تھا کہ میں نے دیکھ لیا اور تمھارا گھر نزدیک ملا تو ادھر ہی چلی آئی۔۔وہ مجھ پر شک کرنے لگا ہے۔۔اسی لیے وہ میرا پیچھا مرنے لگا ہے کہ میں کہاں جاتی ہوں اور کس سے ملنے آتی ہوں۔۔اگر کبھی وہ تم سے پوچھنے آئے تو تم یہی کہہ دینا کہ میں تم سے ملنے آتی ہوں۔۔۔اوہ یہ تو بہت غلط

www.kitabibasti.com

www.kitabibasti.com

ہوا ہے۔۔ہاں مجھے پتہ ہے وہ شکی مزاج انسان مجھے بھی اپنی طرح کا ہی سمجھتا ہے۔۔بختاور میں نہیں چاہتی کہ اسے نصیبو کے بارے میں پتہ چلے ورنہ وہ نصیبو کیساتھ بہت برا کرے گا۔۔۔تم فکر ناں کرو فردوس اگر چھوٹے سردار جی کبھی ادھر آئے تو میں انھیں کہہ دوں گی کہ تم مجھ سے ملنے آتی تھی۔۔فردوس مسکرا کر بولی تم بہت اچھی ہو بختاور۔۔اس نے کچھ وقت بختاور کیساتھ گزارا۔۔پھر وہ وہاں سے نکل آئی۔۔اسے نکلتے دیکھ کر منہاج نے بھی اپنی گاڑی واپسی کیطرف موڑ دی تھی۔۔وہاں سے سیدھا وہ اپنے گھر آگئی تھی۔۔حویلی سے نکلتے وقت اس نے وہ رقم اٹھا لائی تھی کیونکہ آج وہ اپنے باپ کو علاج کے لیے ہاسپٹل لے جانا چاہتی تھی۔۔وہ بخشو بابا کے ساتھ اپنے گھر آگئی دروازہ فہیم نے ہی کھولا تھا۔۔اسے دیکھتے ہی فہیم نے نفرت سے اپنی نگاہیں پھیر لی تھیں۔۔وہ اسے اندر آنے سے نہیں روک سکتا تھا

www.kitabibasti.com

www.kitabibasti.com

کیونکہ اب وہ اسکی بہن فردوس عظیم احمد نہیں تھی بلکہ وہ اس گاؤں کے سردار صلاح الدین خان کی بڑی بہو اور منہاج صلاح الدین خان کی بیوی تھی۔۔ جسے وہ اپنے گھر سے نہیں نکال سکتا تھا۔۔ وہ سیدھی اپنے باپ کے کمرے میں آئی تو فہیم بھی اسکے پیچھے کمرے میں چلا آیا۔۔ بابا اٹھ جایئے میں آپ کو لینے آئی ہوں میں آپ کو آج ہاسپٹل لے جاؤں گی۔۔ فہیم نے کہا کیوں لے جاؤ گی ہاسپٹل۔۔ علاج کروانا ہے مجھے اپنے باپ کا۔۔ کوئی ضرورت نہیں ہے۔۔ ابھی انکا بیٹا زندہ ہے میں خود اپنے باپ کا علاج کروا سکتا ہوں۔۔ بھائی یہ میرا بھی باپ ہے۔ میرا ابھی اتنا ہی حق ہے جتنا کہ آپکا۔ اچھ تو بڑی فکر ہو رہی ہے تمھیں باپ کی۔ تب یہ فکر کیوں ناں کی جب تم اپنے یار کیساتھ منہ کالا کروانے کے لیے بھاگ گئی تھی تب باپ کا خیال کیوں نا آیا۔۔ مت بھولو کہ بابا کو اس حال میں پہنچانے والی بھی تم ہی

www.kitabibasti.com

www.kitabibasti.com

ہو۔۔۔فردوس چیخی تھی۔۔بھائی آپ کو کوئی حق نہیں پہنچتا کہ آپ

میرے کردار

پر انگلی اٹھائیں۔۔میں بے قصور ہوں اور دیکھنا ایک دن اللہ یہ بھی ثابت کر

دے گا۔۔اچھا تو پھر کیا ثبوت ہے تمھارے پاس کی تم بے قصور ہو۔۔۔۔

میں کسی کی پابند نہیں اور ناں میں کسی کو اپنے کردار کا سرٹیفیکیٹ دینا چاہتی

ہوں۔۔کہ میں خود کو بے قصور ثابت کرنے کے لیے ہاتھوں میں ثبوت لیتی

پھروں۔۔مگر ہاں ایک دن آئے گا جب میرا اللہ میری بے گناہی ثابت

کرے گا۔۔تب اس دن میں آپ سے پوچھوں گی بھائی جان۔۔بس اس

وقت کا انتظار کریں۔۔تب آپ کیا کہیں گے اور کس منہ سے میرا سامنا

کریں گے یہ سوچ لینا آپ۔۔۔فہیم لاجواب ہو گیا تھا۔۔اس نے بخشو بابا کے

ساتھ باپ کو سہارا دیکر اٹھایا اس نے نیک بخت سے کہا آپ بھی ہمارے

www.kitabibasti.com

www.kitabibasti.com

ساتھ ہاسپٹل چلیں آپ بابا کیساتھ رہیے گا مجھے واپس حویلی بھی جانا ہے۔۔ نیک بخت کچھ ناں بولی اور خاموشی کیساتھ ان کیساتھ چل پڑی۔۔ گاڑی شہر کیطرف روانہ ہو گئی۔۔۔فردوس نے ڈاکٹر سے بات چیت کی تھی۔۔ کہ وہ انکے باپ کا اچھے طریقے سے علاج کریں۔۔ پیسوں کی وہ بلکل بھی فکر ناں کریں۔۔ ڈاکٹر کو پتہ چلا کہ وہ سردار صلاح الدین خان کی بہو اور منہاج صلاح الدین خان نے کی بیوی ہے تو وہ اسے عزت دینے لگے۔۔ انھوں نے فردوس کو مطمئن کیا کہ وہ اسکی بالکل بھی فکر ناں کریں جلد ہی اسکا والد اپنے پاؤں پر کھڑا ہو گا۔۔ فردوس مطمئن ہو گئی تھی۔۔ ماسٹر صاحب کو ہاسپٹل میں ایڈمٹ کر دیا تھا۔۔ اس نے جاتے وقت کچھ رقم ماں کی ہتھیلی پر رکھی تھی کہ اس سے بابا کو فروٹ وغیرہ لیکر کر کھلانا۔ فردوس چلی گئی تھی۔۔ نیک بخت نے اپنی مٹھی میں بند پیسوں کو دیکھا اسکی آنکھیں بھر آئی تھیں۔۔

www.kitabibasti.com

منہاج کمرے میں بے چینی سے ٹہلنے لگا۔۔فردوس نے واپسی کی راہ تو لی تھی۔۔پھر ابھی تک وہ حویلی کیوں نہیں آئی۔۔اسکے ذہن میں طرح طرح کے خیالات آرہے تھے۔۔وہ پریشانی سے ادھر ادھر چکر کاٹنے لگا۔۔اس سے پہلے کہ وہ فردوس کو ڈھونڈنے نکل پڑتا فردوس کمرے میں داخل ہوئی۔۔وہ چادر اتارنے لگی۔۔وہ سیدھا اسکے پاس آیا کہاں گئی تھی تم؟...

جہاں بھی گئی تمھیں کیا مسئلہ ہے؟وہ لاپرواہی سے بولی یہ تم ہر وقت میرے چوکیدار کیوں بنے پھرتے ہو۔۔؟۔۔منہاج غصے سے بولا میں نے جو سوال پوچھا ہے اس کا جواب دو۔۔۔کہاں گئی تھی تم؟۔۔۔اپنی سہیلی کے گھر گئی تھی۔۔سہیلی کے گھر سے نکلنے کے بعد کہاں گئی تھی۔۔؟۔۔جب وہاں تک میری جاسوسی کرلی تھی پھر آگے بھی کر لیتے کہ میں کہاں گئی تھی۔۔دیکھو فردوس بات کو طول مت دو۔میں پیار سے کہہ رہا ہوں کہ کہاں گئی تھی تم

www.kitabibasti.com

بس اسکا جواب دو۔۔ فردوس نے اسے دیکھا اور کہا مجھے تمھارے پیار کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔۔غصے سے بولو، چیخو، چلاؤ، شور مچاؤ مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا۔۔اگر تم زبان چلاؤ گے تو مجھے بھی زبان چلانا آتی ہے۔۔ فردوس نے چادر الماری میں رکھتے ہوئے کہا۔۔۔دیکھو فردوس میرے غصے کو دعوت مت دو۔۔سچ سچ بتاؤ کہ تم کہاں گئی تھی ورنہ میں بابا کو سب کچھ بتادوں گا۔۔کہ تم ہر روز کسی سے ملنے جاتی ہو۔۔۔۔اچھا تو تم مجھے دھمکی دے رہے ہو۔ چلو جاؤ بتادو بابا کو مجھے کوئی ڈر نہیں بلکہ میں خود تمھارے ساتھ چلتی ہوں۔۔آؤ چلو۔۔۔فردوس آگے بڑھی مگر منہاج وہیں کھڑا رہا۔ کیوں کیا جوا منہاج صلاح الدین خان؟؟ چلو ناں میرے ساتھ۔۔۔اب رک کیوں گئے۔۔وہ وقت گیا جب تم مجھے اس طرح کی دھمکیاں دے کر ڈرا لیتے تھے۔۔ مگر اب نہیں مسٹر منہاج صلاح الدین خان۔۔۔۔۔دیکھو

www.kitabibasti.com

فردوس میری زبان مت کھلواؤ۔۔۔۔۔ منہاج صلاح الدین خان زبان کی

بات

ناں ہی کرو تو بہتر ہے۔۔زبان تو میری بھی بہت لمبی ہے۔۔آزما کر دیکھ

لو۔۔۔۔ منہاج کو فردوس پر بے حد غصہ آرہا تھا ناں وہ اس سے ڈر رہی تھی

اور ناہی وہ اسے کچھ بتا رہی تھی۔۔واقعی وہ بہت ضدی لڑکی تھی۔۔فردوس

کمرے سے نکل گئی۔۔۔۔ باہر آئی تو صلاح الدین خان کو صوفے پر بیٹھا

پایا۔۔جو صوفے کی پشت پر سر رکھے آنکھیں بند کیے اپنے دائیں ہاتھ سے

پیشانی مسل رہا تھا۔۔۔فردوس اسکے پاس آئی کیا ہوا بابا؟؟ کچھ نہیں بیٹا بس

سر میں زرا سا درد ہے۔۔فردوس اسکے پاس بیٹھ گئی۔۔ بابا میں آپکا سر دبا

دوں۔۔؟۔۔ نہیں بیٹا دوا کھا لونگا تو ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔ایسے کیسے ٹھیک ہو

گا۔آپ بس خاموشی سے بیٹھ کے نہیں۔اور دیکھتے جائیں کہ کیسے آپکا یہ سر

www.kitabibasti.com

درد منٹوں میں رفو چکر ہو جاتا ہے۔۔جب بابا کو بھی سر میں درد ہوتا تھا تو میں اسی طرح ہی میں انکے سر کی مالش کرتی تھی اور جلد ہی انکا درد ختم ہو جاتا تھا۔۔یہ کہتے ہوئے فردوس کی آنکھیں بھر آئی تھیں۔۔ جلد ہی وہ خود کو کنٹرول کر گئی تھی۔۔فردوس نے بھاگاں سے تیل منگوایا اور پھر فردوس سردار صلاح الدین خان کے سر کی مالش کرنے لگی۔۔بابا آپ گھر کیوں نہیں بیٹھ جاتے اس عمر میں کہاں کام کرتے پھر رہے ہیں آپکے ماشاءاللہ سے دو جوان بیٹے ہیں آپ کو تو اب آرام کرنا چاہیے۔۔ کبھی ادھر تو کبھی ادھر۔۔ سارا دن کام کرتے رہتے ہیں اب آپ کے آرام کرنے کی باری ہے آپ منہاج سے کہہ دیں کہ آج کے بعد وہ ہی سارے زمینوں کے معاملات وغیرہ سنبھالے گا۔۔آپ بوڑھے ہو گئے ہیں اب آپ آرام کریں۔۔۔۔ منہاج سب کر کے گا اور ویسے بھی وہ سارا دن فارغ ہی تو رہتا ہے۔۔۔

www.kitabibasti.com

www.kitabibasti.com

کر سردار صلاح الدین خان مسکرایا تھا اپنے لیے فردوس کی یہ پریشانی دیکھ کر

۔۔۔ ٹھیک ہے بیٹا آج بات کرتے ہیں برخوردار سے۔۔۔ یہ سن کر وہ

مسکرائی تھی یہی تو وہ چاہتی تھی کہ منہاج کو مصروف رکھ کر وہ آسانی سے اپنا

کام کر

سکے۔۔اور اسے جاسوسی کرنے کا موقع بھی ناں ملے۔۔فردوس سردار

صلاح الدین خان کے سر کی مالش کر رہی تھی تبھی امیراں بیگم اور منہاج

بھی وہاں آگئے۔۔ارے بھئی سردارنی جی آپ کی بہو کے ہاتھوں میں تو جادو

ہے ہے۔۔میرے سر کا درد منٹوں میں رفو چکر ہو گیا۔۔امیراں منہ بنا گئی۔۔

جس طرح سے آپکی خدمت کرتی ہے مجھ سے تو یہ سیدھے منہ بات ہی نہیں

کرتی۔۔۔سردار صلاح الدین خان ہنستے ہوئے بولا سردارنی جی زبان

شیریں کہ ملک گیریں۔۔۔آپ کی زبان جو ایسی ہے۔۔آپ پیار سے بات

www.kitabibasti.com

www.kitabibasti.com

کریں گی تو بچی بھی آپ سے اس طرح محبت سے پیش آئے گی ناں !! مجھے کوئی شوق نہیں ہے۔۔۔ میری زبان جیسی ہے ویسی ہی ٹھیک ہے۔۔۔ سردار صلاح الدین خان اور فردوس دونوں ہی مسکرائے تھے۔۔ منہاج کو دیکھ کر سردار صلاح الدین خان نے کہا اچھا ہوا کہ تم آگئے مجھے تم سے ایک ضروری بات کرنا تھی۔۔ جی بابا کہیے۔۔۔ فردوس منہاج کو دیکھنے لگی۔۔۔ بیٹا تمھاری بیوی نے مجھے سے شکایت کی ہے تمھاری۔۔۔۔ میری شکایت ؟؟ منہاج نے فردوس کو دیکھا وہ سمجھا کہ شاید فردوس نے آج والا واقعہ بتایا ہو گا۔۔ کیسی شکایت بابا؟؟ سردار صلاح الدین خان مسکرایا یہی کہ اب میں بوڑھا ہو گیا ہوں مجھے گھر میں بیٹھ کر آرام کرنا چاہیے۔ بہت کام کر لیے اب میں نے اب تمھیں یہ سب کرنا چاہیے آخر کو تم میرے بڑے بیٹے ہو۔۔ میری بہو کو میری بڑی فکر ہے اسی لیے آج کے بعد زمینوں اور حویلی کے اندر باہر کے

www.kitabibasti.com

www.kitabibasti.com

تمام معاملات تم دیکھو گے۔۔۔اب یہ تمھاری زمہ داری ہے مجھے کوئی شکایت کا موقع ناں ہے۔۔۔ منہاج نے سردار صلاح الدین خان نے کے سر کی مالش کرتی فردوس کو دیکھا جسکے ہونٹوں پر فاتحانہ مسکراہٹ تھی۔۔وہ فرمانبرداری سے بولا جی بابا۔۔۔ منہاج نے تفصیلی نگاہوں سے فردوس کو دیکھا جو اسے ہی دیکھ کر مسکرا رہی تھی۔۔۔ ٹھیک ہے پھر کل سے اپنی زمہ داریاں آکر سنبھال لو۔۔۔۔جی بابا۔۔۔۔۔۔پھر صبح ہی کو سردار صلاح الدین خان منہاج کو اپنے ساتھ لے گیا اور تمام معاملات سمجھانے لگا۔۔آج کا پورا دن ہی منہاج کا حویلی سے باہر ہی گزرا تھا اور فردوس نے سکھ کا سانس لیا تھا۔۔رات کو اسکی گھر واپسی ہوئی تھی۔۔وہ کمرے میں داخل ہوا تو فردوس کسی کتاب کا مطالعہ کر رہی تھی۔۔ منہاج نے ایک نظر اسے دیکھا پھر کلائی سے گھڑی اتارتے ہوئے فردوس سے بولا

www.kitabibasti.com

www.kitabibasti.com

میرے لیے کھانا لے آؤ بہت بھوک لگی ہے۔۔۔وہ لاپرواہی سے بولی خیری سے کہہ دووہ کے آئے گی۔۔۔۔۔وہ غصے سے بولا بیوی تم ہو میری یا پھر خیری؟۔۔۔وہ مسکرا کر بولی ہو بھی سکتی ہے تمھارا کیا بھروسہ کسی وقت کچھ بھی کر سکتے ہو۔۔۔۔۔وہ دانت پیستے ہوئے کہا میرا دماغ پہلے ہی خراب ہے اسے اور زیادہ خراب مت کرو۔۔۔۔وہ سن کر بھی ان سنی کر گئی اور دوبارہ سے کتاب پڑھنے لگی۔۔۔منہاج کو غصہ آگیا اس نے آگے بڑھ کر اس کے ہاتھ سے کتاب چھین لی۔۔۔مجھے تم پر پہلے ہی غصہ چڑھا ہوا ہے۔۔۔بابا سے کہہ کر مجھے کام پر لگوا دیا تاکہ میں تمھاری نگرانی نا کر سکوں۔۔۔مگر زیادہ خوش ہونے کی ضرورت نہیں ہے میں اب بھی تم پر نظر رکھے ہوئے ہوں۔۔۔۔

ہاں معلوم ہے مجھے تم سے کسی اچھے کی امید کرنا ہی فضول ہے۔۔۔۔۔دیکھو میں تھکا ہوا آیا ہوں۔مجھے زیادہ تنگ ناں کرو مجھے بھوک لگی ہے

www.kitabibasti.com

کھانا لے آؤ۔۔

یہ کہہ کر وہ بیڈ پر بیٹھ کر اپنے جوتے اتارنے لگا۔۔۔فردوس اٹھ کر کمرے سے نکل آئی۔۔۔کچن میں آکر اس نے خیری سے کہا کہ وہ منہاج کو کھانا دے آئے۔۔۔خیری نے کھانا گرم کیا اور کھانے کی ٹرے لیکر وہ چلی گئی۔۔

کچن میں کھڑی فردوس خیری کے آنے کا انتظار کرنے لگی۔۔۔۔خیری کو دیکھ کر منہاج کا پارہ چڑھ گیا۔۔فردوس کہاں ہے؟؟۔۔خیری گھبرا گئی تھی.جی وہ کچن میں ہیں۔۔۔منہاج نے غصے سے ہاتھ مار کر سارا کھانا گرا دیا تھا خیری ڈر کر پیچھے کو ہوئی تھی۔۔اس سے جا کر کہو کہ عزت سے خود میرے لیے کھانا لیکر آئے ورنہ بہت برا ہو گا۔۔۔ج جی

چھوٹے سردار جی۔۔خیری نے جلدی سے برتن اٹھائے اور مرے سے باہر دوڑ لگا دی۔۔۔کیا ہوا تمھیں خیری؟؟وہ جی چھوٹے سردار جی بہت غصے میں

www.kitabibasti.com

ہیں انھوں نے کھانا بھی گرادیا کہہ رہے تھے کہ آپ سے بولوں کہ کھانا آپ

خود لے آئیں ورنہ بہت براہو گا۔۔۔ہاں ٹھیک ہے پھر رہے بھوکا!! میری

بلا سے۔۔ بھوکا سوتا ہے تو سو جائے مجھے

کیا ہے۔۔ وہ چائے بنانے لگی پھر تین کپوں میں چائے ڈال کر وہ سردار صلاح

الدین خان کے کمرے میں آگئی۔۔۔ بابا یہ لیں چائے۔۔۔۔ فردوس کو

چائے کیساتھ دیکھ کر سردار صلاح الدین خان نے کہاارے واہ مجھے واقعی میں

ابھی چائے کی طلب ہو رہی تھی۔۔ فردوس نے ایک کپ سردار صلاح

الدین خان کو تھمایااور ایک امیراں بیگم کو خود بھی ایک کپ لیکر بیٹھ گئی۔۔

میں نے سوچا کہ آپ لوگوں کیساتھ بیٹھ کر کچھ وقت گزارا جائے۔۔ سردار

صلاح الدین خان خوش ہو کر بولا بہت اچھا کیا ہو تم نے۔۔۔۔ ادھر منہاج

فردوس کا انتظار کر رہا تھا کہ ابھی تک وہ کھانا کیوں نہیں لیکر آئی یہ دیکھنے کے

www.kitabibasti.com

لیے وہ کچن میں چلا آیا تو وہاں خیری کو موجود پایا۔۔ یہ فردوس بی بی کہاں ہیں ؟؟جی وہ تو سردار جی کے لیے چائے بنا کر ادھر ہی گئی ہیں۔۔ وہ باہر کھڑ افردوس کا انتظار کرنے لگا مگر فردوس تو ادھر سے اٹھنے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی۔۔ اندر سے سردار صلاح الدین خان اسے اپنی زندگی کے قصے سنا رہا تھا۔۔ اور فردوس خوب لطف اندوز ہو رہی تھی۔۔ مجبور تھک ہار کر منہاج واپس کمرے میں چلا آیا۔۔ اسے فردوس پر بے حد غصہ آ رہا تھا وہ اس سے بالکل بھی نہیں ڈرتی تھی۔۔۔ کافی رات ہو چکی تھی۔۔ فردوس کپ لیکر کچن میں آئی تو اسے خیری مل گئی۔۔ اس نے کپ رکھتے ہوئے خیری سے پوچھا کیا منہاج نے کھانا کھالیا۔۔ نہیں بی بی وہ تو آپ کا انتظار کرتے کرتے کمرے میں چلے گئے ہیں۔۔ فردوس نے کہا ضرور وہ غصے میں ہو گا۔۔ میرا کمرے میں ناں جانا ہی بہتر ہو گا ورنہ میری خیر نہیں۔۔ خیری کو اس نے

www.kitabibasti.com

جانے کا کہا تھا۔اور خود وہیں ہال میں رکھے صوفے پر لیٹ گئی تھی۔۔ جلد ہی

اس کی آنکھ لگ گئی تھی۔۔ منہاج دوبارہ کمرے سے نکل سے باہر آیا تو اس

نے صوفے پر سکڑی سمٹی فردوس

باہر تو کو پایا جو سو رہی تھی۔۔ وہ اس کے پاس آیا اور اسے دیکھنے لگا۔۔ ویسے تم

ہو بہت ضدی فردوس عظیم احمد۔۔ میرا کہا

مانتی ہی نہیں۔۔ پھر وہ کمرے میں چلا گیا اور چادر لا کر اسکے اوپر ڈال دی۔۔

اور واپس کمرے میں چلا آیا وہ بھوکا ہی

سو گیا تھا

صبح سویرے ہی فردوس کی آنکھ کھل گئی تھی۔ وہ تو شکر تھا کہ ابھی تک سردار

صلاح الدین خان اور امیراں بیگم کمرے سے باہر نہیں نکلے تھے۔۔ فردوس

www.kitabibasti.com

www.kitabibasti.com

جلدی سے اٹھ گئی تھی کہ کہیں اس دن کی طرح جس طرح منہاج کی عزت

افزائی ہوئی تھی کہیں اسکی بھی سردار صلاح الدین خان کے ہاتھوں عزت

افزائی ناں ہو جائے وہ اٹھ گئی کبھی اسکی نظر خود پر ڈالے چادر پر پڑی تھی۔۔

یہ چادر تو اسکے کمرے کی تھی۔۔ وہ سمجھ گئی کہ ضرور منہاج نے آکر اس پر یہ

چادر ڈالی ہو گی۔۔ وہ چادر لیکر اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئی۔۔ وہ جو نہی

کمرے میں داخل ہوئی۔۔ منہاج آنکھوں پر بازو رکھے بیڈ پر لیٹا ہوا تھا۔۔ وہ

چادر صوفے پر رکھتی دبے پاؤں واش روم کی طرف بڑھنے لگی کہ کہیں

منہاج جاگ ناں جائے۔۔ مگر شومئی قسمت!! اس نے لیٹے لیٹے ہی کہا بڑی

جلدی نہیں آگئی تم اپنے کمرے میں؟؟ اسکی طنز بھری آواز سن کر واش روم

کیطرف بڑھتے اسکے قدم رک گئے تھے وہ پلٹی۔۔ اور اسے دیکھنے لگی کہ اسے

میری آمد کی خبر کیسے ہوئی۔۔۔ منہاج نے اپنا بازو آنکھوں سے ہٹایا اور اسے

www.kitabibasti.com

www.kitabibasti.com

دیکھتے ہوئے کہا میں نے تمھیں رات کو کیا کہا تھا؟ تمھیں پتہ بھی ہے کہ ساری رات میں کھانے کا انتظار کرتا رہا اور تم کھانا ہی لیکر نہیں آئی۔۔۔ فردوس نے لاپرواہی سے کہا وہ میں بابا اور اماں جی کیلئے چائے لیکر گئی تھی۔ تیری کھانا لیکر آئی تھی نا؟ وہ اسکا جواب سن کر وہ بیڈ سے اٹھ گیا تھا اور اسے دیکھتے ہوئے جل کر بولا بیوی تم ہو یا پھر خیری؟؟ میرے لیے کھانا لاتے ہوئے تمھارے ہاتھ ٹوٹ رہے تھے اور ادھر تم اپنی مرضی سے اور خوشی سے چائے بنا کر کے گئی۔۔۔ ہاں تو پھر کیا ہے وہ میرے ساس اور سسر ہیں۔۔ ان کا خیال رکھنا میرا فرض ہے۔۔۔ او بی بی اگر وہ تمھارے ساس اور سسر ہیں تو اس لحاظ سے میں تمھارا شوہر نامدار ہوا اور شوہر کی خدمت کرنا بھی تمھارا ہی فرض ہے۔۔۔ فردوس یہ سن کر بے زاری سے بولی تمھاری یہ باتیں سن سن کر میرے کان پک گئے ہیں۔۔ فردوس اس سے جان چھڑا کر

www.kitabibasti.com

www.kitabibasti.com

واش روم میں گھس گئی تھی۔۔۔ منہاج افسوس سے سر ہلاتا رہ گیا وہ سدھرنے والوں میں سے نہیں تھی وہ بہت ضدی تھی۔۔۔ یہ تو اسے اچھی طرح سے سمجھ آ گیا تھا۔۔۔ وہ دونوں ناشتے کی میز پر آ گئے تھے جہاں پر امیراں بیگم اور سردار صلاح الدین خان انکا انتظار کر رہے تھے۔۔ ناشتے کے بعد منہاج اپنی گاڑی پر زمینوں کیطرف نکل گیا تھا۔۔۔۔ فردوس نے اب حویلی سے باہر نکلنا کافی حد تک کم کر دیا تھا۔۔ کیونکہ وہ جانتی تھی کہ منہاج اسکی ٹوہ میں لگا ہوا ہے۔۔ اگر اسے ذرا سی بھی اس چیز کی بھنک پڑ جاتی تو بہت برا ہونا تھا۔۔ اسکا سارا بنا بنایا پلان خراب ہو جاتا اسی لیے اب وہ احتیاط سے کام لے رہی تھی۔۔ فردوس بور ہو رہی تھی تو کچن میں چلی آئی۔۔ کیا کر رہے ہی ہو خیری؟؟ وہ بی بی جی دوپہر کے کھانے کی تیاری کر رہی ہوں۔۔ اچھا!! فردوس کے ذہن میں کچھ کلک ہوا تھا۔۔ اچھا یہ بتاؤ کہ سردار کہ کو کھانے

www.kitabibasti.com

www.kitabibasti.com

میں کیا پسند ہے۔۔۔ آج میں انکی پسند کی ڈش بنانا چاہتے کی ہوں۔۔۔ خیری اسے دیکھ کر معنی خیزی سے بولی آپ منہاج بابا کے پسن کا کان بنانا چاہتے کی ہیں بی بی جی۔۔۔ منہاج کا نام سن کر اسکا حلق تک کڑوا ہو گیا تھا۔ اس نے خیری کو گھورا میں سردار صلاح الدین خان کی بات کر رہی ہوں خیری۔۔۔ اوہ اچھا اچھا فردوس بی بی میں کچھ اور ہی سمجھ گئی تھی۔۔۔۔ اچھا بتاؤ کیا کھانے میں پسند کرتے ہیں سردار جی۔۔۔ وہ جی سردار جی کو ناں چکن بریانی بہت پسند

ہے۔۔ ایک بار شاید آپکی اماں نے بنایا تھا تو سردار جی کو بہت پسند آئی تھی اور خوب تعریف بھی کی تھی۔۔۔ اچھا فردوس یہ سن کر خوش ہو گئی تھی یہ تو بہت اچھی بات ہے۔۔ چکن بریانی تو میں بہت مزیدار بناتی ہوں۔۔ تم ہٹو ادھر سے اس نے خیری کو آگے سے ہٹایا اور خود چکن سنبھال لیا تھا۔۔ کھانے

www.kitabibasti.com

www.kitabibasti.com

کی خوشبو پوری حویلی میں پھیل گئی تھی۔۔امیراں بیگم نے ملازمہ سے کہا یہ آج کچن سے بڑی اچھی خوشبوئیں آرہی ہیں کیا بنا رہی ہے یہ خیری؟؟ ملازمہ نے کہا وہ ملکانہ جی آج صبح سے ہی فردوس بی بی کچن میں ہیں شاید وہ ہی کچھ بنا رہی ہیں۔۔۔۔۔اچھا بڑی حیرت کی بات ہے۔۔۔فردوس نے پالک گوشت کیساتھ کڑاھی گوشت بھی بنالیا تھا۔۔یہ امیراں بیگم کو بہت پسند تھا تو اسکی پسند کو مد نظر رکھتے ہوئے اس نے یہ بنایا تھا۔۔فردوس نے خیری سے کہا کہ وہ فی الحال امیراں بیگم کو کچھ بھی ناں بتائے۔۔۔خیری نے گرم گرم روٹیاں بنالی تو فردوس کھانا میز پر سجانے لگی۔۔منہاج بھی کھانے کی میز پر آگیا تھا۔۔سردار صلاح الدین خان نے کہا واہ بھئی آج تو بڑی خوشبوئیں آرہی ہیں۔۔کیا بنایا ہے۔۔؟امیراں بیگم منہ بنا گئی البتہ فردوس مسکرا کر بولی بابا آج میں نے آپ کی پسند کی بریانی بنائی ہے آج کھا کر بتائیں کیسی بنی ہے؟؟

www.kitabibasti.com

ارے واہ بریانی بنائی ہے وہ بھی میری بیٹی نے میرے لیے پھر تو بہت ہی اچھی ہو گی۔۔فردوس مسکرائی تھی۔۔اور وہ دونوں ماں بیٹا سسر اور بہو کی باتیں سن رہے تھے۔۔فردوس نے آگے بڑھ کر سردار صلاح الدین خان کے لیے پلیٹ میں بریانی کالیں۔منہاج اور امیراں بیگم ان دونوں کو ہی دیکھ رہے تھے۔۔سردار صلاح الدین خان نے جونہی پہلا چیچ منہ میں ڈالا وہ اسکی بنائی بریانی کی تعریف کیے بغیر ناں رہ سکا واہ بہت ہی زبردست۔۔۔کیا بریانی بنائی ہے بیٹا۔۔۔فردوس خوش ہو گئی تھی یہ تعریف سن کر سمجھو اسکی ساری محنت وصل ہو گئی تھی۔۔سردار صلاح الدین خان

بڑے مزے سے بریانی کھا رہا تھا۔ان دونوں کو یوں بیٹھا دیکھ کر بولا تم دونوں بھی کھاؤ ناں اور فردوس بیٹا آپ بھی بیٹھ جاؤ۔۔جی بابا۔۔۔فردوس بیٹھ گئی تھی۔۔واہ بہو تمھارے ہاتھ کے ذائقے کے کیا کہنے۔۔۔ماشاءاللہ

www.kitabibasti.com

بہت زبردست ہے۔۔وہ امیراں بیگم کو دیکھ کر بولا آپ بھی کھائیں ناں بیگم صاحبہ آپ کی بہو نے بڑے مزے کی بریانی

کو بنائی ہے۔۔۔وہ منہ بنا کر بولی رہنے دیں آپ تو۔۔مجھے یہ چاول پسند نہیں ہیں ڈاکٹروں نے مجھے منع کر رکھا ہے آپ ہی کھائیں آپکی بہو نے آپکے لیے اتنی محنت سے بنائے ہیں۔۔سسر کی تو بڑی فکر ہے مگر ساس کی نہیں۔۔۔وہ جل کر بولی تو سردار صلاح الدین خان اور منہاج کے ساتھ فردوس بھی مسکرائی تھی۔۔فردوس نے آگے ہو کر ڈونگوں کا ڈھکن ہٹایا تھا۔۔اپنی پسندیدہ ڈش دیکھ کر امیراں بیگم حیران رہ گئی تھی وہ فردوس کو دیکھنے لگی تو فردوس نے مسکرا کر کہا اماں جی یہ میں نے آپکے لیے بنایا تھا آپ کھا کر بتائیں کہ کیسی بنی ہیں۔۔۔سردار صلاح الدین خان بریانی کھاتے ہوئے بولا دیکھا آپ نے آپکی بہو آپکو بھول ہی نہیں سکتی۔۔۔فردوس نے

www.kitabibasti.com

www.kitabibasti.com

دیکھا تھا امیراں بیگم خوش ہوئی تھی۔۔یہ دیکھ کر اسے ایک اطمینان سا ہوا تھا۔۔منہاج غصیلی نگاہوں سے اسے دیکھ رہا تھا جو بڑے مزے سے اسے مکمل طور پر اگنور کر کے بریانی کھا رہی تھی۔۔سب کی پسند کا کھانا بنایا مگر میری پسند کا نہیں۔۔۔کل تم میرے لیے بروسٹ اور نرگسی کوفتے بنانا۔۔۔فردوس مسکرائی اور اسے دیکھ کر شرارت سے بولی سوری مجھے یہ نہیں بنانے آتے مگر فکر نہیں کرو میں خیری سے کہہ کر تمھارے لیے بنوا دوں گی۔۔۔منہاج کھا جانے والی نگاہوں سے اسے دیکھنے کے۔جواب اسے اگنور کر کے مزے سے بریانی کھا رہی تھی۔۔۔جس طرح سے فردوس اسے تڑپا رہی تھی اس کے لیے برداشت کرنا اب مشکل ہوتا جا رہا تھا۔۔۔ایک ہفتے بعد ماسٹر عظیم احمد کو ہاسپٹل سے ڈسچارج کر دیا گیا تھا۔۔

اور فہیم باپ کو گھر کے آیا تھا۔۔ماسٹر عظیم احمد اب کافی حد تک بہتر ہو گیا

www.kitabibasti.com

www.kitabibasti.com

تھا۔۔اب وہ آہستہ آہستہ سے چل پھر رہا تھا۔۔باپ کے آنے کی خبر سن کر فردوس جلدی سے تیار ہوئی بخشو کو پیغام بھجوایا کہ گاڑی تیار رکھے اور پھر وہ بخشو کیساتھ باپ کے چلی گئی۔۔ منہاج حویلی واپس آیا تو فردوس اسے کہیں بھی ناں دکھی تو امیراں بیگم سے آکر پوچھا تو اس نے بتایا کہ باپ کو دیکھنے گئی ہے۔۔اسکا باپ کل ہی ہاسپٹل سے آیا ہے۔۔ منہاج کو معلوم پڑ گیا تھا کہ فردوس نے ہی اپنے باپ کا علاج کروایا ہے۔۔وہ فردوس کا بے چینی سے انتظار کرنے لگا۔۔شام کو فردوس واپس آگئی تھی۔۔وہ بہت خوش نظر آرہی تھی کیوں ناں ہوتی باپ کو یوں چلتا دیکھ کر خوشی سے اسکی آنکھوں سے آنسو نکل پڑے تھے۔۔ منہاج کمرے میں داخل ہوا تو فردوس بیڈ پر بیٹھی کسی کتاب کا مطالعہ کررہی تھی۔۔ منہاج نے گھڑی اتارتے ہوئے اسے دیکھا جو اسے بری طرح سے اگنور کرکے کتاب پڑھنے میں منہمک تھی۔۔وہ گھڑی

www.kitabibasti.com

www.kitabibasti.com

ٹیبل پر رکھتے ہوئے اسے دیکھ کر بولا مل آئی باپ سے ؟؟۔۔وہ اسے بنا دیکھے بولی؛ہوں ؟۔۔۔۔۔۔کیسا ہے اب ماسٹر صاحب ؟؟ بالکل ٹھیک اور تندرست ماشاءاللہ !!۔۔فردوس کتاب سے نظریں ہٹائے بغیر بولی۔۔۔

منہاج بھی اسکے پاس بیڈ پر بیٹھ گیا اور جوتے اتارتے ہوئے بولا ویسے سنا ہے کہ تم نے ہی اپنے باپ کا علاج کروایا ہے۔۔۔ہاں بالکل صحیح سنا ہے تم نے۔۔۔ویسے تم اتنی بڑی رقم لائی کہاں سے ؟؟۔۔جہاں سے بھی لائی ہوں یہ تمھارا مسئلہ نہیں ہے۔۔۔یہ میرا مسئلہ ہے میں جاننا چاہتا ہوں کہ آخر تم اتنی بڑی رقم لائی کہاں ہے۔میں تمھیں ہر بات بتانے کی پابند نہیں ہوں۔۔۔منہاج جان بوجھ کر اسے تنگ کرتے ہوئے بولا کہیں تم نے اماں کے دیے ہوئے خاندانی زیور تو نہیں بیچ دیے۔۔؟۔۔فردوس یہ سن کر غصے سے کتاب بیڈ پر پیچ کر اٹھ گئی۔۔منہاج صاحب مجھے اپنے جیسا ہرگز بھی

www.kitabibasti.com

www.kitabibasti.com

ناں سمجھنا۔۔ویسے گھٹیاپن کی بھی کوئی حد ہوتی ہے مگر تمھارے گھٹیا پن کی تو کوئی حد ہی نہیں ہے۔۔ ہر آئے روز تم مجھ پر نت نئے الزامات لگاتے رہتے ہو۔۔ جاؤ جا کر الماری کھول کر دیکھ لو تمھارے سارے خاندانی زیورات رکھے ہوئے ہیں جاؤ جا کر دیکھ لو دل کو تسلی مل جائے گی۔۔ یہ کہہ کر فردوس کمرے سے ہی نکل گئی تھی۔۔ منہاج حیران ہوا تھا کہ پھر فردوس اتنی بڑی رقم کہاں سے لائی۔۔ یہی تو مسئلہ تھا کہ وہ اسے کچھ بتا ہی نہیں رہی تھی۔۔ فردوس کا اب یہ روز کا معمول بن گیا تھا وہ ہر رات کو چائے بنا کر سردار صلاح الدین خان کے کمرے میں آتی اور ان کیساتھ مل چائے پیتی اور ان سے باتیں کرتی منہاج رات کو آتا تو ہر دفعہ ہی فردوس کو اپنے ماں باپ کے کمرے میں موجود پاتا۔۔ منہاج گھنٹوں بیٹھ کر اسکے آنے کا انتظار کرتا مگر بے سود۔۔ تھک ہار ہو سو جاتا تب ہی وہ کمرے میں آتی تھی۔۔۔۔ تب تک

www.kitabibasti.com

منہاج گہری نیند سو چکا ہوتا۔۔۔۔انہی دنوں میں اسے بختاور نے یہ خبر دی تھی کہ نصیبو کی ماں چارپائی سے گر کر مر گئی ہے۔۔۔۔منہاج کمرے میں داخل ہوا تو وہ جانے کو تیار سی کھڑی تھی۔۔اسے دیکھ کر بولا کہاں جا رہی ہو ۔۔۔نصیبو کی ماں کا انتقال ہو گیا ہے وہیں جا رہی ہوں۔۔۔۔وہ غصے سے بولا کیا تمھارا جانا وہاں ضروری ہے؟؟اب مر گئی ہے تو مر گئی! تمھارے وہاں جانے سے کونسا وہ زندہ ہو جائے گی۔۔۔۔ہاں میرا جانا ضروری ہے وہ میری سہیلی کی اماں تھی۔۔ویسے تم ناں بڑے ہی بے حسی انسان ہو تمھیں کبھی بھی کسی چیز سے فرق نہیں ہڑ سکتا۔باقی دا میرے لیے پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے میں نے اماں جی سے اجازت لے لی ہے۔۔

لی فردوس وہاں سے چلی گئی تھی اور وہ غصے سے پیچ وتاب کھاتا رہ گیا۔۔۔وہ بخشو کیساتھ نصیبو کے گھر آ گئی تھی۔۔ماں

کی وفات پر اسکا رو رو کر برا حال تھا۔۔فردوس نے اسے سنبھالا تھا کہ اس طرح کرنے سے اسکے بچے کی صحت پر برا

اثر پڑ سکتا ہے۔۔پہلے ہی وہ کافی کمزور ہے اسے خیال رکھنا ہو گا۔۔فردوس کے آنے سے نصیبو کو کچھ ڈھارس بندھی تھی۔۔فردوس نے اسے اپنے ہاتھوں سے کھانا کھلایا تھا۔۔اسکے ساتھ کافی دیر تک ادھر ادھر کی باتیں کرتی رہی۔۔وہ کافی حد تک نصیبو کو اس غم سے نکالنے میں کامیاب رہی تھی۔۔ رات ہو چکی تھی اب اسے جانا تھا۔۔اسکے جانے کا سن کر نصیبہ رونے لگی تھی۔۔فردوس کو افسوس ہوا تھا۔۔وہ اسے سمجھاتے ہوئے بولی بس کچھ دن اور انتظار کرو تمھیں تمھارے صبر ملنے والا ہے۔تم عنقریب حویلی آنے والی ہو بس چند دن اور صبر کرو۔۔تم بالکل بھی پریشان ناں ہو میں ہوں ناں تمھارے ساتھ۔۔۔اسکے سمجھانے پر نصیبہ نے سرہاں میں ہلایا تھا۔۔۔پھر

وہ اجازت لیکر حویلی کو روانہ ہوئی تھی۔۔ادھر منہاج اسکا بے چینی سے انتظار کر رہا تھا وہ کمرے میں ادھر سے ادھر چکر کاٹ رہا تھا اب بھی اگر وہ ناں آتی تو پھر وہ ہی اسے لینے جانے والا تھا۔۔وہ جونہی کمرے میں داخل ہوئی تو وہ غصے سے پھٹ پڑا۔ مجھ سے بات کرنے کے لیے تمھارے پاس ٹائم نہیں ہے اور ادھر رات کر آئی ہو۔۔کیا تم نصیبو کی ماں کیساتھ قبرستان ہی چلی گئی تھی کیا؟؟۔۔وہ بے زاری سے بولی جو بھی سمجھنا ہے سمجھو میں فی الحال تمھارے منہ نہیں لگنا چاہتی۔مجھے سخت نیند آرہی ہے میں تمھارے ساتھ مزید بحث نہیں کرنا چاہتی۔۔یہ کہہ کر اس نے چادر الماری میں رکھی۔۔۔تکیہ اور چادر لیکر وہ نیچے کارپٹ پر ہی لیٹ گئی تھی۔۔ منہاج اسے دیکھتا ہی رہ گیا۔۔۔ مجال ہے جو کبھی اسکی کسی بات کو کوئی اہمیت دی ہو۔۔۔

امیراں بیگم اپنا سر پکڑے بیٹھی تھی۔۔ارے او خیری کہاں مر گئی جلدی .

www.kitabibasti.com

آ کر میرا سر دبا۔۔۔ سر درد سے میرا سر پھٹا جا رہا ہے۔۔۔ تبھی فردوس اسکے پاس آئی۔۔اماں جی آپ کے سر میں درد ہے؟؟ امیراں بیگم جل کر بولی نہیں گلے میں درد ہے۔۔۔ دیکھ کیا رہی ہے تو؟؟ فردوس کے منہ سے بے اختیار نکلا گلہ دبا دوں۔۔ پھر جلدی سے بولی میرا مطلب ہے کہ آپ کا سر دبا دوں؟؟۔۔ نہیں رہنے دے خیری سے کہہ دیا ہے۔۔ وہ دبا دے گی۔۔او خیری کدھر مر گئی ہے کم بخت۔۔۔ جی ملکانہ جی آ گئی۔۔۔ اسکے ہاتھ میں ناریل کا تیل تھا۔۔ فردوس نے خیری کے ہاتھ سے تیل لے لیا اور اسے جانے کا کہا۔۔ فردوس نے اپنی انگلیاں تیل میں ڈبوئیں اور پھر امیراں بیگم کے سر کی مالش کرنے لگی۔۔ فردوس کے مالش کرنے سے اسے بہت سکون سا مل رہا تھا۔۔ منہاج کمرے میں جا رہا تھا کہ اسکی نظر ان پر پڑی۔۔ امیراں بیگم آنکھیں بند کیے بیٹھی تھی۔۔ اور فردوس مسکراتی ہوئی اس کے

www.kitabibasti.com

www.kitabibasti.com

سر کی مالش کر رہی تھی۔۔ یہ منظر دیکھ کر منہاج کے ہونٹوں پر مسکراہٹ دوڑ گئی۔۔ پھر ٹھنڈی آہ بھر کر بولا ناں جانے مجھے کب یہ قبول کرے گی کب میری بھی اسی طرح خدمتیں کرے گی اور میرے کاڈا ٹھائے گی۔۔

ہائے رے منہاج صلاح الدین خان تمھاری قسمت محبت تو پالی میں وہ بھی آدھی ادھوری۔۔۔ منہاج کمرے میں چلا گیا تھا۔۔۔۔ تھوڑی دیر بعد امیراں بیگم نے کہا بس کر دے اب۔۔ مگر کیوں اماں جی۔۔؟ اب کافی بہتر ہو گیا ہے سر کا درد تمھاری مالش سے۔۔۔۔ یہ سن کر فردوس مسکرائی تھی۔

منہاج دوپہر کو کھانے پر حویلی آیا تو اسکے سر میں درد تھا۔۔ فردوس کمرے میں داخل ہوئی تو اسے اپنا سر پکڑے دیکھا۔۔ اسے دیکھ کر منہاج نے کہا میرا سر تو د باناذ بذ ذہت درد ہے۔۔۔ وہ معذرت کرتے ہوئے بولی آئی ایم

www.kitabibasti.com

www.kitabibasti.com

سوری میرے پاس فضول کا ٹائم نہیں ہے۔۔میں خیری کو بھیجتی ہوں۔۔یہ

کہہ کر فردوس الٹے قدموں ہی کمرے

سے نکل گئی تھی۔۔منہاج واپس کام پر چلا گیا تھا۔۔

رات ہو چکی تھی منہاج کمرے میں داخل ہوا تو فردوس کارپٹ پر بیٹھی

سامنے کتابوں کا ڈھیر لگائے ایک نوٹ بک پکڑے اس پر کچھ لکھ رہی تھی۔۔

منہاج اسے دیکھا ہوا بیڈ پر بیٹھ گیا اور جھک کر اپنے جوتے اتارتے ہوئے اسے

دیکھ کر بولا جب دیکھو ہر وقت تمھارے ہاتھوں میں کتابیں ہوتی ہیں۔۔

یہاں کتابوں کے لیے تمھارے پاس ٹائم ہے مگر میرے کاموں کے لیے

تمھارے پاس ٹائم نہیں ہے۔۔۔ہاں سچ کہا تم نے۔ویسے بھی میں وہ کام

کیوں کروں یا پھر اس کام کے لیے اپنا قیمتی ٹائم کیوں برباد کروں جس میں

میرا کوئی فائدہ ہی نہیں۔۔کتابیں میری دوست ہیں۔۔میری زندگی کی

www.kitabibasti.com

ساتھی۔۔۔اور ویسے بھی تم سے طلاق کے بعد ہی تو میرے کام آئیں گی

ناں۔۔۔۔یہ سن کر وہ فردوس کو دیکھنے لگا۔۔جوتے بیچ کر وہ ننگے پاؤں چل

کر اس کے پاس آ کھڑا ہوا۔۔اوہ! تو تم یہ سوچ بیٹھی ہو کہ میں تمھیں طلاق

دوں گا۔۔اب سمجھ میں آیا کہ تم یہ سب کیوں کر رہی ہو۔۔۔میں تمھاری

ساری چالاکیاں سمجھ گیا ہوں۔تاکہ اس طرح میں تم سے کل اگر میں طلاق

دے دوں گا تو یہ تمھاری بھول ہے فردوس منہاج صلاح

تنگ الدین خان!!! طلاق تو میں تمھیں کسی بھی قیمت پر نہیں دوں گا یہ

بات اپنے اس چھوٹے سے ذہن پر بٹھا لو۔۔۔

فردوس نے کہا طلاق تو میں تم سے لیکر ہی رہوں گی۔۔میں تمھیں اتنا

تنگ، اتنا مجبور و بے بس مردوں گی کہ تم مجھے خود طلاق دے دو گے۔۔۔۔

بھول ہے تمھاری میں نے تمھیں طلاق دینے کے لیے تم سے یہ نکاح نہیں

کیا تھا۔۔۔ تم میری ضد ہو فردوس منہاج صلاح الدین خان !!! تو پھر تم بھی

کان کھول کر میری بات سن لو منہاج صلاح الدین خان طلاق بھی میری ضد

ہے اور میں بھی تم سے طلاق لیکر ہی رہوں گی۔۔۔۔ ٹھیک ہے پھر دیکھتے ہیں

کہ کس کی ضد کس کو ہراتی ہے۔۔۔ منہاج اسے دیکھتے ہوئے بولا تو فردوس

بھی اسے دیکھ کر مسکرا کر بولی ٹھیک ہے پھر دیکھتے ہیں منہاج صلاح الدین

خان !!! منہاج غصے سے اسے دیکھتا اپنے بستر پر آکر لیٹ گیا تھا۔۔ اور

فردوس اسے دیکھ کر مسکرا پڑی تھی۔۔ بس چند دن اور منہاج صلاح الدین

خان پھر دیکھنا تم کہ یہ فردوس عظیم احمد کیا کرتی ہے تمھارے ساتھ۔۔۔۔

فردوس نے بھی اپنی کتابیں سمیٹیں اور لائٹ آف کر کے وہ بھی کارپٹ پر آکر

لیٹ گئی تھی۔۔۔ منہاج سخت بے چین تھا فردوس کی یہ باتیں سن کر ساری

رات وہ سکون سے سو بھی نا سکا تھا صبح ناشتے پر فردوس نے صلاح الدین خان

www.kitabibasti.com

سے کہا بابا مجھے آپ سے کچھ کہنا تھا۔۔۔۔ہاں ہاں بولو بیٹا

میں سن رہا ہوں۔۔۔ بمنہاج بھی سر اٹھا کر فردوس کو دیکھنے لگا کہ ناجانے وہ

کیا کہنے والی ہے۔۔۔ وہ بابا مجھے کچھ زمین چاہیے تھی۔۔۔۔وہ کس لیے بیٹا؟؟

وہ بابا میں گاؤں کے بچوں کے لیے سکول بنوانا چاہتی ہوں تاکہ وہ بچے پڑھ لکھ

کر کچھ بن سکیں اور اس گاؤں کا نام روشن کر سکیں۔۔۔۔ سردار صلاح الدین

خان اسے دیکھ کر بولا بس اتنی سی بات!! کیوں نہیں بیٹا میں تمھاری یہ

خواہش جلد ہی پوری کروں گا بلکہ آج ہی سے میں منشی سے بات کرتا ہوں

کوئی اچھی اور بڑی سی زمین دیکھ کر میں اس پر سکول کی تعمیر کا کام شروع کر

وادونگا۔۔۔۔فردوس خوش ہو گئی تھی بہت شکریہ

بابا۔۔۔ سردار صلاح الدین خان مسکرا کر بولا اب تم اپنے بابا کا شکریہ ادا کر

کے اسے پرایا کر رہی ہو۔۔۔فردوس مسکرا کر بولی بابا آپ بہت اچھے ہیں۔۔

www.kitabibasti.com

بہت زیادہ!! سردار صلاح الدین خان یہ سن کر مسکرا کر امیراں بیگم سے بولا

دیکھو بیگم ہماری بہو کیا کہہ رہی ہے۔۔کیوں بیگم جی ٹھیک کہہ رہی ہے

ہماری بہو؟؟؟امیراں بیگم بولی آپ کبھی برے ہو سکتے ہیں کیا؟؟امیراں

بیگم کی اس بات پر سردار صلاح الدین خان اور فردوس مسکرائے تھے البتہ

منہاج فردوس کو کھا جانے والی نگاہوں سے دیکھ رہا تھا۔۔۔فردوس نے کہا

بابا جب تک سکول نہیں بن جاتا کیا میں گاؤں کے بچوں کو ادھر حویلی میں پڑھا

سکتی ہوں میں ویسے بھی فارغ ہوتی ہوں اس طرح کسی کو بھلا ہو جائے

گا۔۔۔ہاں ہاں کیوں نہیں بیٹا ضرور جیسے تمھارا دل چاہے۔۔۔۔بہت

شکریہ بابا آپ بہت اچھے ہیں۔۔سردار صلاح الدین خان کے مسکرایا۔۔۔

منہاج کھا جانے والی نگاہوں سے اسے دیکھ رہا تھا مگر اسے پرواہ ہی کہاں

تھی۔۔۔فردوس جونہی کمرے میں آتی تو منہاج اس پر پھٹ پڑا تھا کیا

www.kitabibasti.com

ضرورت تھی بابا سے زمین مانگنے کی مجھ سے کہا ہوتا میں دے دیتا زمین۔۔۔۔فردوس لاپرواہی سے بولی دراصل وہ کیا ہے ناں کہ میرے دل نے یہ گوارہ نا کیا کہ میں تم سے سوال کروں۔۔۔۔۔وہ جل کر بولا ویسے اب تمھارے پاس ٹائم ہے گاؤں کے بچوں کو پڑھانے کے لیے۔۔۔؟؟۔۔۔ہاں بہت زیادہ ہے میں نے سوچا کہ ویسے بھی فارغ ہوتی ہوں اس سے بھلا ہے کہ گاؤں کے بچوں کو پڑھاؤں اور ثواب کماؤں۔۔۔منہاج تلملا کر رہ گیا۔۔ پھر فردوس نے گاؤں کے بچوں کو پڑھانا شروع کر دیا تھا۔گاؤں کے بہت سے بچے حویلی میں فردوس سے پڑھنے آتے تھے۔۔۔فردوس انھیں پڑھانے کے بعد فارغ اوقات ان کیساتھ کھیلتی بھی تھی۔۔آج منہاج جلدی حویلی آگیا تھا اس نے دیکھا فردوس بچوں کیساتھ کھیل رہی تھی۔۔وہ بہت خوش

www.kitabibasti.com

www.kitabibasti.com

تھی بچے اسے پکڑنے کی کوشش کر رہے تھے مگر وہ کسی کے ہاتھ نہیں آ رہی تھی۔۔وہ کھلکھلاتی ہوئی بھاگ رہی تھی پھر بچوں نے اسے چاروں طرف سے گھیر لیا وہ ہنستے ہوئے اپنی ہار کا اعلان کر رہی تھی۔۔۔منہاج کھڑا اسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔اچانک ہی فردوس کی اس پر نظر پڑی تھی۔۔اسکا حلق تک کڑوا ہو گیا تھا۔۔۔منہاج وہاں سے چلا گیا تھا۔۔۔بچوں نے اودھم مچار کھا تھا۔۔پوری حویلی میں شور مچار کھا تھا۔۔امیراں بیگم نے اپنے کانوں میں انگلیاں ٹھونس لی تھیں۔۔کم بخت کتنا گلہ پھاڑ کر چیخ رہے ہیں۔۔پتہ نہیں یہ لڑکی کیا کرتی پھر رہی ہے۔۔حویلی میں تماشہ لگار کھا ہے۔۔بس میں درد ہی ڈال دیا ہے۔۔۔تبھی منہاج سلام کرتا اسکے پاس آ کر بیٹھ گیا تھا۔۔۔کیا کر رہی تھیں آپ؟؟کرنا کیا ہے میں نے تیری بیوی نے تو ناک میں دم کر کے رکھ دیا ہے گاؤں کے سارے بچوں کو حویلی میں جمع کر رکھا ہے۔پڑھاتی کم

www.kitabibasti.com

www.kitabibasti.com

ہے شور زیادہ کرواتی ہے۔۔۔ منہاج مسکرایا تھا۔۔ بتسبھی فردوس بھی بچوں کو چھٹی دیتی وہاں چلی آئی تھی۔۔ السلام علیکم اماں جی۔۔۔ وعلیکم السلام پڑھا آئی بچوں کو؟؟ جی اماں جی۔۔۔۔۔ بھئی پرائے بچوں کی تو فکر ہے مگر اپنی نہیں!!! کیا مطلب؟؟؟ مطلب یہی کہ پرائے بچوں کی فکر ہے مگر اپنے بچوں کی نہیں۔۔۔ میرے پوتے پوتیاں کب آئیں گے۔۔؟ کتنا انتظار ہے مجھے اپنے منہاج بابا کے بچوں کو اپنی گود میں اٹھانے کا۔۔ لگتا ہے کہ کہیں یہ اس دل میں لگائے میں اس دنیا سے ناں چلی جاؤں۔۔۔۔ یہ سن کر فردوس نے ایک نفرت بھری نگاہ اسے دیکھ کر دلکشی سے مسکراتے منہاج صلاح الدین خان پر ڈالی تھی۔ پھر بولی اماں جی مریں آپ کے دشمن ان شاءاللہ تعالی جلد ہی آپ کی یہ خواہش پوری ہو گی۔۔ واقعی بہو۔۔۔ امیراں بیگم یہ سن کر خوش ہو گئی تھی۔۔۔ جی اماں جی فردوس نے مسکرا کر منہاج کو دیکھا

www.kitabibasti.com

www.kitabibasti.com

تھا۔۔۔ منہاج نا سمجھیں سے فردوس کو دیکھنے لگا۔۔ پھر

مسکرایا تھا کہ کہیں فردوس نے اپنا ارادہ بدل تو نہیں لیا۔۔ وہ خوش فہمی میں

مبتلا ہو گیا تھا۔۔۔ یہ سن کر امیراں بیگم بہت خوش ہوئی تھی۔۔ وہ فردوس کو

خود سے لگا کر پیار کرنے لگی۔۔۔۔۔۔ فردوس بیٹھی کتاب پڑھ رہی تھی کہ

منہاج بولا تمھیں پیسوں کی کوئی ضرورت تو نہیں ہے؟؟ فردوس نے سر اٹھا

کر اسے دیکھا۔۔۔۔ میرا مطلب ہے کہ اگر تمھیں پیسوں کی کوئی ضرورت

ہو تو بلا جھجک مجھ سے کہہ دینا میں دے دوں گا مگر کسی اور سے اسکا سوال مت

کرنا۔۔۔۔ مجھے یہ اچھا نہیں لگتا کہ میری بیوی کسی اور کے آگے ہاتھ

پھیلائے۔۔۔ منہاج صلاح الدین خان صاحب میں آپکو پہلے بھی بتا چکی ہوں

اور اب بھی بتا رہی ہوں کہ مجھے آپکے احسانات کی کوئی ضرورت نہیں ہے

ویسے یہ تم بار بار پیسوں کا بتا کر ثابت کیا کرنا چاہتے ہو کہ تمھارے پاس بہت

www.kitabibasti.com

پیسے ہیں۔۔۔ تم بہت دولت مند ہو۔۔۔۔ میں نے اب ایسا بھی نہیں کہا۔۔۔ میں جانتی ہوں تمھارے کہنے کا یہی مطلب منہاج صلاح الدین خان۔۔۔ ویسے اللہ کا شکر ہے کہ مجھ پر اب اتنا برا وقت بھی نہیں آیا کہ میں منہاج صلاح الدین خان کی محتاج ہونگی۔۔۔ چویسے اگر تمھاری دولت بہت زیادہ ہو گئی ہے اور تم سنبھالی نہیں جا رہی تو اسے غریبوں میں بانٹ دو۔۔ نیکیاں بھی ملیں گی اور ثواب بھی کماؤ گے۔۔ یہ کہہ کر وہ دوبارہ کتاب پڑھنے لگی۔۔۔ وہ کچھ سوچ کر بولا پھر تو تم مجھ سے حق مہر بھی نہیں لو گی۔۔۔ فردوس جلدی سے بولی کیوں نہیں لونگی وہ میرا حق ہے۔۔اور میں اپنا حق لیکر ہی رہوں گی۔۔ایسے کیسے چھوڑ دو گی اپنا حق۔اگر میں نا دوں تو؟ وہ اسے تنگ کرتے ہوئے بولا۔۔ کیوں نہیں دو گے اگر ناں دیا تو مجھے اپنا حق چھیننا آتا ہے۔۔۔ منہاج اسکی بات پر مسکرایا تھا۔۔ پھر تو تم پر بھی میرا حق ہے کیا

www.kitabibasti.com

میں بھی اپنا حق تم سے چھینوں ؟؟؟ یہ سن کر فردوس لال پیلی ہو گئی تھی وہ

دانت پیس کر رہ گئی تھی بہت ہی گھٹیا آدمی ہو تم منہاج صلاح

الدین خان۔۔وہ دلکشی سے اسکے چہرے کے اتار چڑھاؤ سے محفوظ ہوتا ہوا

بولا آپ احق چھینو تو تم صحیح ہو مگر میں جب اپنے جائز حق کی بات کروں تو

میں گھٹیا ! واہ بھئی کیا کہنے ہیں تمھارے۔۔۔فردوس سے بات ناں بنی تو

غصے سے کتاب بنی۔۔بھاڑ میں جاؤ تم منہاج صلاح الدین خان۔ پھر وہ بستر

میں گھس گئی تھی۔۔ منہاج نے اسکی حالت پر قہقہ لگایا تھا۔۔فردوس کو بڑا

غصہ آیا تھا۔۔ہنس لو منہاج صلاح الدین خان جتنا بھی ہنسنا ہے بس چند

دن اور پھر میں دیکھوں گی تمھارا یہ چہرہ۔۔۔۔۔۔۔دو دن بعد وہ نصیبو کے

گھر اس سے ملنے آئی تھی۔۔۔ کیسی ہو

چہرہ۔۔۔۔۔۔ نصیبو۔۔۔میں بالکل ٹھیک تو کیسی ہے ؟؟میں بھی ٹھیک ہی

www.kitabibasti.com

www.kitabibasti.com

ہوں۔۔بس چند دن اور صبر کرلو نصیبو پھر ہم اپنے مقصد میں کامیاب ہو جائیں گے۔۔نصیبہ نے اپنے خدشات کا اظہار کرتے ہوئے کہا اگر منہاج نے خدانخواستہ کچھ بتا کر دیا تو؟؟ڈرو مت میں ہوں ناں تمہارے ساتھ۔۔ تمھیں ڈرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔۔۔اگر منہاج یا اسکے ماں باپ نے مجھے اور میرے بچے کو اپنانے سے انکار کر دیا تو؟؟میں تو ہر جگہ بدنام ہو جاؤں گی فری۔۔۔۔۔۔کیوں نہیں کریں گے قبول۔۔انھیں قبول کرنا ہی ہوگا۔۔یہ اس خاندان کا وارث ہو گا ان کا خون وہ ایسے کیسے قبول نہیں کریں گے۔۔انھیں قبول کرنا ہی پڑے گا۔۔۔اور رہی بدنامی کی بات تو بدنامی تو اس گھٹیا دھوکے باز شخص کی ہوگی اب۔۔۔تم بس ٹینشن ناں کو اپنا اور اپنے آنے والے بچے کا سوچو۔۔ نصیبو فردوس کے گلے لگ گئی تھی فری اگر تم ان ہوتی تاب تک شاید میں مر چکی ہوتی۔تم بہت اچھی ہو فری فردوس مسکرائی

www.kitabibasti.com

www.kitabibasti.com

تھی۔ پھر مسکرا کر بولی بچے

تو کا نام میں ہی رکھوں گی اب اتنا تو میرا حق بنتا ہے ناں کہ میں اسکا نام رکھوں۔۔۔ہاں ہاں کیوں نہیں تمھارا بھی اس پر اتنا ہی حق ہو گا جتنا کہ میرا۔۔۔فردوس مسکرا کر بولی اگر بیٹی ہوئی تو اسکا نام منیبہ ہو گا اور اگر لڑکا ہوا تو اسکا نام ابتہاج

طاہر ہو گا۔۔اچھا نام ہے ناں ابتہاج طاہر ؟؟ہاں بہت پیارا نام ہے ابتہاج اور منہاج میچنگ والے ہیں۔۔۔چفر دوس مسکرائی تھی۔۔وہ حویلی واپس آئی تو منہاج حویلی میں موجود تھا اور وہ امیراں بیگم کیساتھ دوپہر کا کھانا کھا رہا تھا۔۔فردوس بھی سلام کر کے وہیں بیٹھ گئی تھی۔۔منہاج اسے دیکھنے لگا۔۔۔چمگر فردوس نے اسے نظر انداز کر دیا تھا۔سردار صلاح الدین خان کام کے سلسلے میں شہر گیا ہوا تھا۔۔منہاج نے کچھ سوچ کر کہا اماں جی آج صبح

www.kitabibasti.com

www.kitabibasti.com

معراج کا فون آیا تھا۔۔اچھا کیا کہہ رہا تھا میرا معراج پتر۔۔۔فردوس بھی سر اٹھا کر منہاج کو دیکھنے لگی جو اسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔منہاج فردوس کو دیکھتے ہوئے بولا اماں جی معراج کہہ رہا تھا کہ اس نے شہر میں ایک لڑکی پسند کر لی ہے۔۔عنقریب وہ آپ لوگوں کو اس سے ملوانا چاہتا ہے اس لیے کہ وہ اس سے شادی کرنا چاہتا ہے۔۔اچھا معراج نے لڑکی پسند کر لی ہے۔۔جی اماں جی۔۔۔کوئی سیناں نام بتا رہا تھا۔۔۔۔اے لے بڑا تو بڑا چھوٹا بھی منہ زور نکلا خود ہی اپنی دلہن پسند کر لی ماں باپ کو تکلیف ہی ناں دی اب بس فون کھڑکا کے بتا کر ہم پر احسان کر دیا ہے۔۔۔اب تو شاید وہ بھی تمھاری طرح کہیں نکاح کر کے ہی اسے حویلی ناں لے آئے۔۔۔۔نہیں نہیں اماں جی معراج کہہ رہا تھا وہ جلد ہی حویلی آ کر آپ لوگوں کو اعتماد میں لے گا اور پھر آپ لوگ اس لڑکی کے گھر اس کا رشتہ لے جائیں۔۔۔امیراں بیگم نے پوچھا ویسے آ کب

www.kitabibasti.com

www.kitabibasti.com

رہا ہے۔۔۔؟ شاید اسی ہفتے کو کہہ رہا تھا۔۔۔فردوس بول پڑی ویسے اچھا ہے بے چارہ کی زندگی سنور جائے گی بیوی آجائے گی تو۔اللہ کرے کہ اسے بیوی بہت اچھی اور فرمانبردار ملے۔۔جو اسے خوش رکھے۔۔۔فردوس کی بات پر امیراں بیگم نے دل سے آمین کہا تھا۔۔منہاج نے فردوس کو دیکھا وہ تو سمجھ رہا تھا کہ فردوس جلے گی اسے افسوس ہو گا مگر ادھر تو ایسا کچھ بھی ناں تھا۔۔۔۔ صبح فردوس اپنے باپ سے ملنے آئی

تھی اب وہ کافی حد تک صحت یاب ہو گئے تھے۔۔باپ کو اپنی ٹانگوں پر کھڑا دیکھ کر فردوس خوشی سے رو پڑی تھی۔۔ماسٹر عظیم احمد نے اسے گلے سے لگا کر خاموش کروایا تھا۔۔پھر وہ اسے اپنے ساتھ کمرے میں لے آیا تھا۔۔

فردوس اسے اپنے دل کی باتیں بتانے لگی۔۔وہ رو رہی تھی اور ماسٹر عظیم احمد اسے دلاسے دے رہا تھا۔۔بس کرو بیٹا اللہ تمھیں تمھارے صبر کا پھل

www.kitabibasti.com

www.kitabibasti.com

ضرور دے گا۔۔۔بابا میں بہت ٹوٹ چکی ہوں بہت تھک چکی ہوں میں۔۔اب مجھ میں مزید کچھ برداشت کرنے کی ہمت نہیں ہے۔۔وہاں میر م گھٹتا ہے بابا فردوس کے صبر کا پیمانہ لبریز ہو گیا تھا وہ باپ سے لپٹ کر پھوٹ پھوٹ کر رو پڑی تھی۔۔۔ماسٹر عظیم احمد اسکے سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے اسے دلاسے دینے لگا اللہ سے اچھے کی امید رکھو بیٹا یہ وقت بھی گزر جائے گا۔۔ بابا اللہ ہی سے تو امید رکھی ہوئی ہے ابھی تک۔۔ورنہ تو میں جب کی ہار چکی ہوتی۔بیٹا ظلم کی رات خواہ کتنی ہی لمبی کیوں ناں ہو بالا آخر سویرا ہو کر ہی رہتا ہے۔۔۔بابا آپ دعا کریں کہ آپ کی بیٹی ثابت قدم رہے۔۔ماسٹر عظیم احمد کے دلاسوں اور تسلیوں سے اسے کچھ ڈھارس ملی تھی۔۔ماسٹر عظیم احمد نے اسے بتایا کہ وہ لوگ عنقریب اسکے بھائی فہیم کی شادی کر رہے ہیں۔اچھا بابا لڑکی کسی ہے کون ہے ؟؟بھائی کی شادی کا سن کر فردوس خوش

www.kitabibasti.com

www.kitabibasti.com

ہوئی تھی۔۔ شہر کی لڑکی ہے اور اسی کیساتھ ہی کام کرتی ہے بس وہیں ایک دوسرے کو پسند کر لیا ان دونوں نے اب ہم جلد ہی اسکا رشتہ پکا کرنے جائیں گے اس لڑکی کے گھر۔ اب اسی ارادے سے ہی گاؤں آیا ہے کہ اب وہ شادی کر کے ہی شہر جائے گا۔ بابا یہ تو بہت خوشی کی بات ہے۔ کتنے سالوں تک میں اسی انتظار میں تھی کہ کب میں بھائی کی شادی دیکھوں گی اور دیکھیں بابا وہ دن بھی آگیا مگر یہ وقت بھی تب آیا جب میرا بھائی میری شکل تک دیکھنے کو تیار نہیں ہے کیسی بے بسی ہے ناں بابا۔۔ فردوس کی

آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے تھے۔۔۔ بابا میں کسی بدنصیب بہن ہوں ناں کہ بہن ہوتے ہوئے بھی اپنے اکلوتے بھائی کی شادی میں شرکت نہیں کر سکتی۔۔۔ ماسٹر عظیم احمد کی آنکھیں بھی بھر آئی تھیں وہ بیٹی کو خود سے لگا کر پیار کرنے

www.kitabibasti.com

لگا۔۔۔۔

فردوس جب حویلی واپس آئی تو اسکا سامنا معراج سے ہو گیا تھا فردوس اسے دیکھ کر مسکرائی تھی کیسے ہو معراج ؟؟ معراج نے بنا اسے دیکھے کہا ٹھیک ہوں۔۔۔ ویسے مبارک ہو سنا ہے کہ تم نے شہر میں اپنے کیے ایک لڑکی ڈھونڈلی ہے اور عنقریب تم شادی کرنے والے ہو۔۔۔ہاں صحیح سنا تم نے ۔۔۔۔ چلو میری دعا ہے کہ یہ لڑکی تمھارے لیے خوش قسمت اور باوفا ثابت ہو۔۔ یہ کہہ کر فردوس اپنے کمرے میں چلی آئی تھی۔۔۔ معراج نے پلٹ کر فردوس کو دیکھا تھا۔۔دل میں کہیں درد سا جاگا تھا۔۔۔۔ آج اتوار کا دن تھا۔۔ منہاج بھی گھر پر ہی تھا سب بیٹھے معراج کی شادی کے بارے میں باتیں کر رہے تھے۔۔ فردوس اپنے کمرے میں تھی۔۔ تبھی بختاور نے اسے آکر کہا کہ نصیبو کی طبیعت بہت خراب ہو گئی ہے۔۔ اسے جلدی سے ہاسپٹل

www.kitabibasti.com

لے جانا ہو گا۔۔۔یہ سن فردوس پریشان ہو گئ تھی۔۔ ٹھیک ہے تم جاؤ میں آتی ہوں۔۔۔۔ فردوس نے چادر پکڑی اور پھر چپکے سے بخشو کیساتھ حویلی سے نکل آئی وہ سیدھی نصیبو کے گھر آئی تھی تکلیف سے اسکا برا حال تھا۔۔ اس نے جلدی سے ضروری سامان لیا اور نصیبو کو لیکر وہ گاڑی میں بیٹھ گی اور بھٹو نے گاڑی شہر کے ہاسپٹل کی طرف بڑھادی تھی۔۔۔ نصیب کی حالت تشویشناک تھی۔۔ فردوس اسکے لیے دعائیں مانگ رہی تھی۔۔۔ ایک دم اسکے زہن میں یہ خیال آیا کہ اگر نصیبو کو کچھ ہو گیا تو پھر کیا

بہت

ہو گا؟؟ یہ سوچ ہی وہ کانپ گئ تھی نہیں میرے اللہ ایسا مت کرنا۔۔۔ وہ دعائیں مانگنے وقت کا پتہ ہی ناں چلا جب ایک نرس نے اسے یہ خوشخبری سنائی کہ نصیبو کا بیٹا ہوا ہے اور اب ماں اور بچے دونوں بالکل ٹھیک ہیں۔۔

www.kitabibasti.com

www.kitabibasti.com

فردوس نے بے اختیار اللہ کا شکر ادا کیا تھا۔۔۔ تبھی لیڈی ڈاکٹر ہاتھوں میں بچہ لیے اسکے پاس آئی مبارک ہو بیٹا ہوا ہے۔۔ ہت شکریہ ڈاکٹر فردوس نے بچہ اسکے ہاتھوں سے لے لیا۔۔۔ بفردوس بینچ پر بیٹھ گئی۔۔اور گود میں اٹھائے وہ بچے کو یک تک دیکھنے لگی وہ بہت ہی خوبصورت اور پیارا تھا بے اختیار ہی فردوس نے جھک کر اسے چوم لیا تھا۔۔۔ وہ ہو بہو منہاج صلاح الدین خان کی کاپی تھا۔۔ فردوس نے اسکا ننھا سا ہاتھ پکڑ لیا تھا۔چاور اسے پیار سے دیکھنے لگی اسے بچے بہت پسند تھی اسکی بھی بڑی خواہش تھی کہ اسکے بھائی کی اولاد ہو اور وہ اسے کھلائے اور انھیں پیار کرے۔۔۔ وہ بچہ سے ٹکٹکی باندھے یک تک دیکھے جارہا تھا۔۔ فردوس مسکرائی تو وہ بھی مسکرا پڑا تھا اپنے ننھے سے ہاتھ سے اسکی انگلی پکڑ کی تھی۔۔ فردوس اسکے ننھے ننھے ہاتھوں کو چومنے لگی۔۔۔۔ تھوڑی دیر بعد وہ نصیبو کے پاس آئی تھی۔۔ وہ مسکرا کر بولی

www.kitabibasti.com

مبارک ہو تم بیٹے کی ماں بن گئی ہو۔۔دیکھو اسے۔۔فردوس نے اسے بچہ دکھایا تو نصیبو اسے دیکھ کر بولی یہ تو ہو بہو منہاج پر گیا ہے۔۔۔فردوس شرارت سے بولی۔۔ہاں بالکل شاید تم اسکے بابا کو بہت زیادہ سوچتی رہی ہو اسی لیے۔۔ بھئی بیٹا آخر کس کا ہے باپ پر ہی جائے گا ناں۔۔۔ نصیبو مسکرائی تھی۔۔۔فردوس نے بچے کو دیکھتے ہوئے کہا کاش کہ یہ عادات واطوار میں اپنے باپ پر ناں جائے۔ نصیبو نے مسکرا کر کہا انشاءاللہ ہی اپنے اپ سے بہت مختلف ہو گا دیکھنا تم میں اسکی پرورش بہت اچھے طریقے سے کرواؤں گی۔۔ اسے ادب تمیز واحترام یہ سب تم ہی اسے سکھاؤ گی۔۔میں کیوں بھئی؟؟ تمھارا ابھی اس پر اتنا ہی حق ہے جتنا کہ میرا آخر تم بھی اسکی ماں ہو اسکے باپ کی

اسے

www.kitabibasti.com

دوسری بیوی۔۔۔اس طرح سے اس پر تمھارا بھی حق ہے۔۔۔بیہ سن کر فردوس نے ٹھنڈی آہ بھر کر کہاہاں شاید زندگی کی سب سے بڑی غلطی تھی یہ میری اس شخص سے نکاح کرنے کی۔۔مگر پھر میں کیا کرتی اگر میں اس گھٹیاانسان سے نکاح ناں کرتی تو میں اپنی عزت کھودیتی اور میں نے اپنی عزت بچانے کے چکر میں اس سے نکاح کر لیا۔۔چاگرناں کرتی تو آج میری بھی تمھاری طرح ہی حالت ہوتی۔۔یہ سن کر نصیبو نے دکھ سے اپنی آنکھیں بند کرلی تھیں۔۔فردوس جلدی سے بولی میرا یہ مطلب نہیں تھا نصیبو۔۔۔ نہیں فری تم نے صحیح کہاہے تم نے بہت اچھا کیا جو اپنی عزت نہیں لٹنے دی اور نکاح کر کے اپنی عزت بچالی۔۔مگر میں خود غرض لالچی لڑکی ایسا بالکل بھی ناں کر سکی منہاج کی محبت اور دولت میں آندھی ہو گئی اور خود کو اس کے حوالے کر دیا۔اور وہ مجھ سے میرے جزبات سے کھیلتا رہا جب تک اسکا دل

www.kitabibasti.com

www.kitabibasti.com

ناں بھرا تم نے مجھے کتنا سمجھایا تھا مگر میں تجھے اپنی دشمن ہی سمجھ بیٹھی۔۔اور اب دیکھو مجھے کہ میں ایک ناجائز بچے کی ماں بن گئی۔۔۔میں تو کسی کو منہ دکھانے کے لائق بھی نہیں رہی۔۔۔اب سوچ رہی ہوں کہ میں لوگوں کو کیا منہ دکھاؤں گی کیا کہوں گی انھیں کہ یہ کس کا بچہ ہے۔۔؟مجھے ڈر ہے کہ کہیں منہاج یا پھر اسکے ماں باپ اس بچے کو قبول کرنے سے انکار ہی ناں کر دیں اگر ایسا ہوا ناں فری تو پھر میں خود کو مار ڈالوں گی۔۔۔فردوس جلدی سے بولی ایسی باتیں کویں کرتی ہو نصیبو میں ہوں ناں تمھارے ساتھ تمھیں فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے میرا وعدہ ہے تم سے کہ تمھیں اور تمھارے بچے کو تم لوگوں کا جائز مقام دلوا کر ہی رہوں گی۔۔یہ بچہ جس کی رگوں میں منہاج صلاح الدین خان کا خون دوڑ رہا ہے وہ بچہ اس خاندان کا اور پوری جائیداد کا وارث ہے۔۔نصیبہ اسے دیکھنے لگی فردوس نے مسکرا کر اسے

www.kitabibasti.com

www.kitabibasti.com

اطمینان دلایا تھا۔۔۔ہاں نصیبو دیکھنا تم سب تمھیں اور بچے کو قبول کر لیں

ہے۔۔۔۔۔

گے۔۔امن جی کو تو ابھی سے پوتے پوتیوں کی فکر کھائے جا رہی ہے بیٹے کی اولاد کو دیکھ کر وہ اسے دھتکار نہیں سکیں گے۔۔چوہ بہت خوش ہونگے دیکھنا تم۔۔۔بت۔بہت خوش قسمت ہو کہ اللہ نے تمھیں بیٹے سے نوازا ہے اور وہ بیٹے کو نہیں دھتکار سکیں گے۔۔۔اور تم اس خاندان کے وارث کی ماں ہوں اور تمھیں بھی وہ جھٹلا نہیں سکیں گے۔۔۔میں ہر قدم پر تمھارا ساتھ دوں گی۔۔ تمھیں تمھارا جائز مقام دلوا کر ہی رہوں گی یہ میرا تم سے وعدہ۔نصیبہ کی آنکھیں بھر آئی تھیں۔۔ارے تم تو کیوں رہی ہو۔۔۔ہاں فری میں خوش قسمت ہوں کہ مجھے تمھاری جیسی دوست ملی۔۔فردوس یہ سن کر مسکرائی تھی۔۔پھر وہ ہاسپٹل سے ڈسچارج ہو گئی۔۔فردوس نے گاڑی ایک شاپنگ

www.kitabibasti.com

www.kitabibasti.com

مال کے پاس رکوائی تھی۔۔اس نے بچے کے لیےاور نصیبوں کے شاپنگ کی اور نصیبو کے لیے فروٹ وغیرہ بھی خریدے۔۔۔ نصیبو اسے منع کرتی رہ گئی تھی۔۔ پوری گاڑی میں وہ بچے کو اپنی گود میں لیے اس سے باتیں کرتی رہی تھی۔۔ بخشو بابا انکا ہمراز بن گیا تھا۔۔ نصیبو کا گھر آگیا تھا۔۔۔بچہ اب بھی اسکے پاس ہی تھا۔۔وہ مسکرا کر اسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔فردوس محبت سے اسکا گال چومتے ہوئے بولی میرا پیارا سا گڈا۔۔دل تو نہیں چاہ رہا تمھیں۔ چھوڑ کر جانے کو مگر مجبوری ہے۔۔ مگر فکر ناں کرو جلد ہی تم ہمارے پاس آنے والے ہو۔۔وہ بچے سے بولی جس پر وہ کھلکھلایا تھا۔۔فردوس اور نصیبہ دونوں ہی مسکرائی تھیں۔۔ نصیبو نے کہا یہ تو تم پر فریفتہ ہی ہو گیا ہے۔۔ماں سے

وہ

www.kitabibasti.com

www.kitabibasti.com

کھلکھلایا

زیادہ تمھیں ہی دیکھے جا رہا ہے۔ فردوس ہنس کر بولی۔ پھر تو تم بہت ہی بد معاش ہو۔ یہ سن کر بچھ تھا۔۔ فردوس بھی ہنس پڑی تھی۔۔۔ بچے کو اسکی گود میں ڈالتے ہوئے بولی اپنا خیال رکھنا اور اس پیارے سے گڑے کا بھی۔۔ بہت جلد ملاقات ہو گی۔۔ نصیبو نے مسکرا کر سر ہاں میں ہلایا اور پھر فردوس واپس روانہ ہوئی پورے

راستے میں وہ بچے کو ہی سوچتی آ رہی تھی۔۔ اسکے ہونٹوں سے مسکراہٹ جدا ہی نہیں ہو رہی تھی۔۔۔ بہت کم وقت میں ہی اسے اس بچے سے محبت ہو گئی تھی۔۔۔ بچے تو اسے شروع ہی بہت ہی پسند تھے۔۔۔ اور اب ابتہاج اسے پیارا ہو گیا تھا وہ تھا ہی بہت پیارا۔۔ جلد ہی دل میں اتر جانے والا۔۔ منہاج جب کمرے میں آیا تو فردوس غائب تھی۔۔ اسے شدید غصہ آیا تھا۔۔ وہ

www.kitabibasti.com

www.kitabibasti.com

سید ھا ماں کے پاس آیا اور فردوس کا پوچھا تو اس نے کہا مجھے کیا پتہ کونسا وہ مجھے بتا کر جاتی ہے جب دل چاہتا ہے چلی جاتی ہے۔۔۔ منہاج کو فردوس پر سخت غصہ آرہا تھا کہ اس وقت وہ کہاں جاسکتی ہے۔۔۔اس نے گاڑی نکالی اور سید ھا نیک بخت کے گھر روانہ ہو گیا تھا اسے یقین تھا کہ وہ ضرور باپ سے ملنے گئی

ہو گی۔۔

منہاج کو اپنے گھر دیکھ کر نیک بخت خوش ہو گئی تھی۔۔ارے منہاج پتر آپ ادھر۔۔اندر آؤ ناں۔۔ نہیں خالہ میں بیٹھنے نہیں آیا بس یہ پوچھنے آیا تھا کہ فردوس ادھر آئی ہے۔۔۔ یہ سن کر نیک بخت پریشان ہو گئی تھی۔۔ نہیں پتر وہ تو ادھر نہیں آئی ہے۔۔سب خیریت ہے ناں ؟؟۔۔ منہاج نے غصے سے اپنی مٹھیاں بھینچ لی تھیں۔۔خالہ آپکی بیٹی ہر روز کسی سے ملنے جاتی ہے۔۔ہر

www.kitabibasti.com

روز وہ بنا بتائے ہی کہیں چلی جاتی ہے میں پوچھوں تو وہ مجھے کچھ بتاتی بھی نہیں

ہے۔۔۔ منہاج غصے سے وہاں سے چلا گیا تھا۔۔۔نیک بخت پریشان ہو گئی

تھی۔۔۔ یہ لڑکی اپنی روش کب بدلے گی۔ناں یہ گی۔ناجانے یہ لڑکی مجھتی

کیوں نہیں سے بڑی مشکل سے اسکا گھر بسا ہے۔ مگر یہ لڑکی ہے کہ !!وہ آزاد

خیال

لڑکی کہاں سدھرنے والی ہے۔۔۔ یہ سمجھتی کیوں نہیں ہے کہ اب اس !!

پر اسکے شوہر کا بھی کوئی حق ہے۔۔۔۔ مگر

نہیں کرے گی تو وہی جو اسکا دل چاہے گا۔۔۔۔ یااللہ تو ہی خیر کریں۔۔۔

ناشکری لڑکی اپنا بنا بسا یا گھر اجاڑنے پر تلی ہوئی ہے۔۔۔اب پتہ نہیں کہاں

چلی گئی ہے یااللہ اسے ہدایت دے۔۔۔۔۔ منہاج نے گاڑی بختاور کے گھر

روکی تھی۔۔ منہاج کو ادھر دیکھ کر بختاور ڈر گئی تھی۔۔ چھوٹے سردار جی

www.kitabibasti.com

آپ ادھر۔۔ منہاج کو غصے میں دیکھ کر بختاور کو ڈر لگ رہا تھا۔۔۔ یہ بتاؤ کہ فردوس ہر روز تم سے ملنے ادھر آتی ہے ؟؟ بختاور کی سمجھ میں کچھ نہیں آرہا تھا کہ وہ کیا جواب دے۔۔۔ میں تم سے کچھ پوچھ رہا ہوں۔۔۔ جج جی چھوٹے سردار جی وہ ادھر ہی آتی ہیں۔۔ اب کہاں ہے ؟ بلاؤ اسے میں اسے لینے آیا ہوں۔۔ یہ سن کر بختاور گھبرا گئی تھی۔۔۔ منہاج اسکے چہرے کو غور سے دیکھنے لگا۔۔ کہاں ہے فردوس۔۔۔ وہ چھوٹے سردار جی آج تو وہ نہیں آئی ہیں ادھر۔۔۔ کیو بکواس کر رہی ہو۔۔۔ میں سب کہہ رہی ہو چھوٹے سردار جی۔۔۔ پھر کہاں ہے وہ۔۔۔ مجھ مجھے نہیں معلوم۔۔۔ منہاج کی نگاہیں ادھر ادھر بھٹکنے لگیں۔۔۔ بختاور گھبرا رہی تھیں۔۔ کہ ہو نا ہو کہیں آج فردوس پکڑی نا جائے۔۔۔۔ منہاج پیچ و تاب کھاتا واپس روانہ ہو گیا تھا۔۔ بختاور فردوس کے لیے دعائیں مانگنے لگی۔۔۔۔ وہ حویلی میں داخل ہوا تو

www.kitabibasti.com

پستے کھاتہ امیراں بیگم نے اس سے سوال کیا کہاں ہے تمھاری گھر والی؟؟۔۔

منہاج نے پریشانی سے کہا پتہ نہیں اماں جی اسکی ماں کے گھر بھی دیکھ آیا ہوں

وہ وہاں بھی نہیں ہے۔۔۔۔۔ہائے اللہ پھر کہاں گئی۔۔ کہیں بھاگ تو نہیں

گئی کسی کیساتھ۔۔۔ہائے ربا یہ کیا ہو گیا۔ ہماری تو بدنامی ہی ہو گئی ناں۔۔

امیراں بیگم باقاعدہ بین کرنے لگی تھی۔اپنی ماں کا یہ جواب سن کر وہ

ناگواری سے بولا۔۔اماں جی میری بیوی ایسی نہیں ہے کہ کسی کیساتھ بھی

بھاگ جائے۔۔۔اے لے ابھی خود ہی تو کہہ رہا تھا کہ وہ اپنی ماں کے گھر

نہیں ہے تو پھر کہاں چلی گئی۔۔وہ بے پریشان تھا۔۔اس نے اپنا سر تھام

لیا یہ نہیں تھا کہ وہ فردوس پر شک کر رہا تھا اسے فردوس پر پورا یقین تھا۔۔

مگر پریشانی کی یہ بات تھی کہ آخر وہ گئی کہاں ہے۔۔؟۔ تبھی فردوس چادر

لپیٹنے ہوئے وہاں آئی۔۔ان دونوں کو دیکھ کر فردوس نے سلام کیا تھا۔۔وہ

www.kitabibasti.com

دونوں اسے دیکھنے لگے۔۔۔اسے دیکھ کر منہاج کی جان میں جان آئی تھی۔۔۔وہ لاکھ ضدی صحیح مگر منہاج کو اس پر پورا بھروسہ تھا۔۔وہ کبھی بھی ایسی بیچ اور گھٹیا حرکت نہیں کر سکتی تھی۔۔۔۔فردوس کمرے میں جانے لگی تو منہاج نے سخت لہجے میں کہا۔کہاں سے آرہی ہو تم؟؟۔۔

فردوس اسے دیکھنے لگی۔۔اب یہ مت کہہ دینا کہ ماں کے گھر گئی تھی یا پھر سہیلی کے گھر میں وہاں تمھیں دیکھ آیا تھا۔۔تم وہاں نہیں تھی۔۔۔۔۔وہ طنزا بولی اوہ تو شکی مزاج انسان میرے جاتے ہی میری ٹوہ میں لگ گیا۔۔۔وہ دانت پیس کر بولا جتنی بکواس کی ہے ناں اسی کا جواب دو۔۔۔کہاں گئی تھی۔۔۔فردوس امیراں بیگم کو دیکھ کر بولی ہاسپٹل گئی تھی۔۔ہاسپٹل؟؟ کس لیے؟امیراں بیگم نے خوش ہو کر کہا کوئی خوشخبری ہے؟؟؟نہیں خوشخبری تو نہیں ہے البتہ بری خبر ضرور ہے۔۔بری خبر کیسی بری خبر؟؟

www.kitabibasti.com

www.kitabibasti.com

دونوں ماں بیٹا الجھ کر اسے دیکھنے لگے۔۔۔وہ کیا ہے ناں اماں جی کہ میں اپنا علاج کروا رہی تھی۔۔ڈاکٹر نے کہا ہے کہ میں کبھی بھی ماں نہیں بن سکتی۔۔ میں آپ لوگوں کو وارث پیدا کر کے نہیں دے سکتی۔۔یہ سن کر امیراں بیگم نے اپنے منہ پر ہاتھ رکھ لیا تھا۔۔یہ سن کر منہاج نے کھا جانے والی نگاہوں سے فردوس کو دیکھا تھا جو بڑی ڈھٹائی سے اسکی ماں کو بیوقوف بنا رہی تھی۔یہ کیا کہ رہی ہے پتر؟؟جی اماں جی میں ایک بانجھ عورت ہوں۔مجھ سے اولاد کی توقع مت رکھیے گا۔۔آپ لوگوں کو وارث چاہیے تو آپ لوگ اپنے بیٹے کی دوسری شادی کروا دیں۔۔تاکہ آپ لوگوں کو وارث مل جائے۔۔

منہاج غصے سے فردوس کو دیکھنے لگا جو بغیر خوف سے کتنی ڈھٹائی سے ان سے جھوٹ بول رہی تھی۔۔یہ کہہ کر فردوس اپنے کمرے میں چلی گئی تھی۔۔۔

امیراں بیگم نے اپنے منہ پر ہاتھ رکھ دیا تھا پتر یہ کیا کہہ کر گئی ہے کہ وہ بانجھ

www.kitabibasti.com

عورت ہے کبھی بھی ماں نہیں بن سکتی۔۔۔ منہاج ماں کو تسلیاں دینے لگا اماں یقیناً وہ جھوٹ بول رہی ہے ہمیں بس تنگ کر رہی ہے۔۔ آپ پریشان ناں ہوں میں جا کر اس سے بات کرتا ہوں۔۔۔ وہ ماں کو تسلیاں دیکر سیدھا اپنے کمرے میں چلا آیا تھا۔۔ وہ کمرے میں داخل ہوا تو فردوس الماری کھولے اس میں گھسی ہوئی تھی۔۔ اس نے آتے ہی غصے سے فردوس کو بازو سے دبوچا اور اسے اپنی طرف متوجہ کرتے ہوئے غصے سے بولا یہ تم اماں سے کیا بکواس کر کے آئی ہو کہ تم بانجھ عورت ہو کبھی بھی ماں نہیں بن سکتی۔۔۔ کیوں جھوٹ بولا تم نے اماں جی سے !!۔۔ حالانکہ تم اچھی طرح سے جانتی ہوں کہ ہمارے درمیان ایسا کچھ ہوا ہی نہیں ہے۔۔ کیوں جھوٹ بولا تم نے اماں جی سے ؟؟۔۔ جھوٹ نہیں تو۔۔ یہ تو سچ ہے۔۔ کیونکہ میں ان سب کو کسی غلط فہمی میں نہیں رکھنا چاہتی پتہ نہیں وہ مجھ سے کیسی توقع کر کے بیٹھے

ہیں۔۔۔اور میں کوئی فضول شے نہیں ہوں کہ انھیں بچے پیدا کر کے دوں۔۔۔۔کیوں کیا برائی ہے بچے پیدا کرنے میں؟؟میں تمھیں اپنا شوہر نہیں مانتی۔۔۔اور میں عنقریب تم سے طلاق لے لونگی۔۔تو پھر میں کیوں بچے جیسے زنجیر اپنے گلے میں ڈالوں۔۔۔تمھارے بچے کی ماں بنا مجھے ہر گز بھی قبول نہیں ہے۔۔۔یہ سن کر منہاج کا پارہ ہائی ہو گیا تھا۔۔کیوں کوئی نیا لڑکا

ڈھونڈ لیا ہے تم نے؟فردوس جلا دینے والی مسکراہٹ کیساتھ بولی ہاں یہی سمجھ لو۔وہ اپرواہی سے بولی تو منہاج دانت پیستے ہوئے بولا میں بھی کہوں کہ تم یہ ہر روز کس سے ملنے جاتی ہو۔۔۔۔جو سمجھنا ہے سمجھ لو۔۔مجھے اب کوئی فرق نہیں پڑتا۔۔جتنا تم نے مجھے بدنام کرنا تھا وہ کر چکے ہو۔۔اب مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا۔۔۔لوگ بھونک بھونک

www.kitabibasti.com

کر ایک بار پھر خاموش ہو جائیں گے۔۔۔وہ اسکی ڈھٹائی پر تپ کر بولا پھر تم

بھی کان کھول کر سن لو فردوس منہاج صلاح الدین خان طلاق تو میں کسی

بھی صورت تمھیں نہیں دوں گا۔۔۔۔۔طلاق تو میں لیکر ہی رہوں

گی۔۔۔۔۔دیکھتا ہوں میں کیسے لیتی ہو تم مجھ سے طلاق؟؟وہ مسکرا کر بولی

گھر والوں کو وارث چاہیئے جو کہ میں نہیں دے سکتی۔۔اب تو وارث کیلئے

تمھاری دوسری شادی کروائی ہی جائے گی۔۔۔منہاج نے غصے سے اپنی

گرفت اسکے بازو پر سخت کرتے ہوئے کہا دوسری شادی تو میں ہر گز بھی

نہیں کروں گا۔۔چاہے مجھے ساری زندگی بے اولاد ہی کیوں نا رہنا پڑے۔۔

میں رہ لونگا مگر میں دوسری شادی ہر گز بھی نہیں کروں گا سمجھیں تم۔۔تا کہ

تمھیں چھوٹ مل جائے اور تم باہر مزے اڑاتی پھرو۔۔۔۔فردوس مسکرا کر

بولی شادی تو میں تمھاری کروا کر ہی دم لونگی یہ وعدہ ہے میرا تم سے۔۔۔۔۔

www.kitabibasti.com

www.kitabibasti.com

تو پھر تم بھی سن لو کام کھول کر فردوس بی بی طلاق تو میں تمھیں کسی بھی قیمت پر نہیں دونگا۔۔۔خواہ میں دوسری شادی کیوں ناں کرلوں۔۔ تمھیں میرا ہی رہنا پڑے گا۔۔چاہے بیوی بن کر غلام بن کر یا پھر کنیز بن کر تمھارا نام میرے نام کیساتھ جڑا رہے گا۔۔۔۔اچھا اگر میں نے عدالت سے رجوع کر لیا تو پھر کیا کروگے تم منہاج صلاح الدین خان ؟؟؟۔۔۔منہاج اسکی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولا پھر میں خود تو مروں گا ہی مگر پہلے تمھیں ماروں گا اپنے ہاتھوں سے۔۔۔کیونکہ میں تمھیں کسی اور کیساتھ ہرگز بھی برداشت نہیں کر سکتا۔۔تم میری تھی، میری ہو اور میری ہی رہو گی۔۔۔فردوس نے نفرت سے کہا یا ہرگز بھی نہیں ہوگا منہاج صلاح الدین خان میں اپنی ضد پر قائم ہوں۔۔تو پھر تم بھی سن لو فردوس منہاج صلاح الدین خان میں بھی بہت ضدی ہوں۔۔۔دیکھتا

www.kitabibasti.com

www.kitabibasti.com

ہوں کہ تم مجھ سے طلاق کیسے لیتی ہو۔۔۔ منہاج نے اسکا بازو جھٹکا اور کمرے سے نکل گیا۔۔ پیچھے فردوس پیچ وتاب

کھاتی رہ گئی۔۔۔ تمھیں تو چھوڑوں گی نہیں منہاج صلاح الدین خان !!!!

رات ہو چکی تھی۔۔ فردوس نیچے کارپٹ پر بیٹھی بچے کو یاد کر خیالوں ہی خیالوں میں مسکرا رہی تھی۔۔ کم عرصے میں ہی اسے بچے سے بے حد محبت ہو گئی تھی۔۔ منہاج کمرے میں داخل ہوا تو اسے اپنے خیالوں میں گم مسکراتے ہوئے پایا۔۔۔ وہ اسے دیکھ کر طنزا بولا یہ کس کے خیالوں ہی خیالوں میں مسکرائے جا رہی ہو۔۔۔ منہاج کی آواز سن کر وہ چونکی تھی۔۔۔۔ جو بھی ہے تمھیں اس سے مطلب؟؟۔۔ یہ کہہ کر فردوس نے تکیہ درست کیا اور لیٹ گئی۔۔ منہاج بستر پر لیٹتے ہوئے بولا یہ جو کوئی بھی ہے میں اسے اور تمھارے بیچ میں ہر گز بھی نہیں آنے دوں گا۔۔ میں اسے

www.kitabibasti.com

www.kitabibasti.com

ہمیشہ ہمیشہ کے لیے راستے سے ہٹادوں گا۔۔یہ سن کر وہ اٹھ بیٹھی تھی۔۔تم ایسا کچھ بھی نہیں کروگے منہاج صلاح الدین خان ورنہ مجھ سے پھر برا کوئی بھی نہیں ہوگا۔۔۔یہ کہہ کر وہ دوبارہ سے لیٹ گئی تھی۔۔مگر منہاج صلاح الدین خان پریشانی میں مبتلا ہو گیا تھا کہ آخر وہ ہے کون جس کے لیے فردوس اتنی فکر مند ہو رہی ہے۔۔۔میں اسے ڈھونڈ لوں گا۔۔۔وہ انجانے میں ہی اپنے معصوم بچے کا رقیب بن گیا تھا۔۔۔۔صبح سویرے ہی امیراں بیگم کو کال آئی تھی کہ اسکی ماں کی طبیعت کافی خراب ہو گئی ہے تو وہ پریشان ہو گئی تھی۔۔وہ جلدی سے تیار ہوئی سردار صلاح الدین خان اور معراج بھی ساتھ جارہے تھے البتہ منہاج نے کام کی وجہ سے جانے سے معزرت کرلی تھی۔

امیراں بیگم نے جاتے وقت فردوس کو حویلی کا خیال رکھنے کی تاکید کی تھی۔۔ کہ انھیں شاید دو تین دن لگ جائیں

www.kitabibasti.com

www.kitabibasti.com

گے۔۔۔۔امیراں بیگم نے منہاج کو بھی تاکید کی تھی کہ وہ فردوس کا خیال رکھے۔۔۔۔وہ تینوں جا چکے تھے۔۔۔منہاج تیار ہو کر جانے لگا تو وہ جاتے جاتے فردوس سے بولا میں کام پر جا رہا ہوں۔۔تم حویلی میں ہی رہنا میں یہ نا سنوں کہ تم حویلی سے باہر نکلی تھی۔۔۔۔میں تمھارے حکموں کی پابند نہیں ہوں۔۔میرا جو دل چاہے گا میں وہ کروں گی۔۔۔میں تمھارا شوہر ہوں۔۔اور جب تک تم میرے نکاح میں ہو تمھیں میرے حکموں کی تکمیل کرنی ہی ہو گی۔۔۔ سمجھیں تم؟؟وہ بے باکی سے بولی اور اگر میں تمھارا حکم نا مانوں تو اگر میں حویلی سے نکلی تو پھر کیا کرو گے تم میرے ساتھ؟؟؟۔۔ مارو گے مجھے تم؟ہاتھ اٹھاؤ گے تم مجھے پر؟؟منہاج نے کہا ہاں اگر تم مجھے بہت زیادہ مجبور کرو گی تو شاید میں تم پر ہاتھ ہی اٹھا لوں۔۔۔۔۔تو ٹھیک ہے پھر اٹھاؤ مجھ پر ہاتھ مارو مجھے۔۔میں تمھارا کوئی بھی حکم نہیں مانوں گی۔۔وہ

www.kitabibasti.com

www.kitabibasti.com

منہاج صلاح الدین خان کے سامنے کھڑی اسے للکار رہی تھی۔۔ منہاج فردوس کو دیکھنے لگا وہ ضبط کی انتہا پر تھا۔۔اس نے زرا نرم اور پیار بھرے لہجے میں کہا دیکھو فردوس جو ہونا تھا وہ ہو چکا اب کیا فایدہ ہے یہ روز لڑائی جھگڑے سے۔۔آخر ہم نارمل زندگی کیوں نہیں گزار سکتے۔۔ہم پیار محبت سے بھی تو رہ سکتے ہیں ناں ؟؟اب ہر روز لڑائی جھگڑے سے کیا فائدہ مل رہا ہے۔۔۔وہ جنسی فائدہ ؟؟بہت فایدہ مل رہا ہے تمھیں یوں ہر روز تڑپتا ہوا دیکھ کر۔۔ بہت سکون محسوس کرتی ہوں میں۔۔۔جب تمھیں یوں تڑپتا ہوا دیکھتی ہوں ناتو مجھے راحت ملتی ہے۔یوں کبھی میں بھی تڑپی تھی۔۔۔تم بھول گئے ہو گے مگر میں نہیں بھولی اور ناں میں کبھی بھولوں گی بھی۔۔۔میں تمھارے ساتھ کبھی بھی سمجھوتہ نہیں کر سکتی۔۔ نفرت کرتی ہوں میں تم سے۔۔کیا سنا؟ نفرت کرتی ہوں اور وہ بھی بے انتہا۔۔تم نے مجھ سے میرا سب کچھ

www.kitabibasti.com

www.kitabibasti.com

چھین لیا۔۔۔۔میرے کردار کو تم نے داغدار بنا ڈالا۔۔اب میں تم سے نہیں ڈرتی۔۔جتنا تم نے میرے ساتھ برا کرنا تھا کر لیا۔اب بازی پلٹ چکی ہے اب میری باری ہے۔۔۔جسٹ واچ اینڈ ویٹ !! یہ کہہ کر فردوس نے کتابیں لیں اور کمرے سے نکل گئی۔۔۔۔منہاج کمرے سے نکلا تو وہ بچوں کو ہی پڑھائی رہی تھی۔۔اسے دیکھ کر ہلکی سی مسکراہٹ اسکے ہونٹوں کو چھو گئی تھی۔۔۔وہ لاکھ ضدی اور منہ پھٹ سہی مگر وہ اس سے بہت محبت کرتا تھا۔۔وہ اس کے دل میں بستی تھی۔۔۔وہ اپنے کام پر چلا گیا تھا۔۔۔بچوں کو پڑھانے کے بعد وہ کمرے میں چلی آئی امیراں بیگم کے جانے کے بعد یہ حویلی کاٹ کھانے کو دوڑ رہا تھا اس نے سوچا کہ ماں باپ کے گھر چکر لگا آؤں۔۔اس نے چادر اوڑھی اور بخشو کیساتھ روانہ ہو گئی اس نے سوچا کہ وہاں سے سیدھا وہ نصیبہ سے ملنے جائے گی۔۔۔اسے بچے کی بہت یاد آرہی

www.kitabibasti.com

تھی۔۔۔گاڑی اسکے گھر کے پاس رک گئی۔۔وہ جونہی گاڑی سے اتری تو دروازے پر اسے بختاور مل گئی۔۔ارے بختاور تم یہاں سب خیریت ہے۔۔ فردوس بختاور کے گلے ملی۔۔بختاور نے مسکرا کر کہا ہاں وہ اماں کیسا تھ آئی تھی۔کیوں خیریت ؟؟ہاں سب خیریت ہے دراصل تمھارے بھائی کا رشتہ پکا کر آئے ہیں ناں سب اسی لیے سب ہی تمھاری اماں کو مبارک باد دینے آرہے ہیں۔۔۔۔فردوس کو یہ سن کر یقین ہی ناں آیا تھا کتنی ہی دیر وہ بے یقینی سے کھڑی رہی۔۔۔کب کب کیا ہے یہ رشتہ ؟؟دو دن تو ہو گئے ہیں۔ کیا تجھے نہیں معلوم ؟؟۔۔۔فردوس مسکرائی۔۔ نہیں مجھے پتہ تھا۔۔اچھا آجا چل اندر۔۔۔فردوس جلدی سے بولی نہیں نہیں میری طبیعت ٹھیک نہیں ہے میں پھر آؤں گی۔یہ کہ کر وہ اپنے آنسوؤں پر بمشکل ضبط کرتی واپس گاڑی میں آبیٹھی تھی۔۔اس نے بخشو کو واپس حویلی چلنے کا کہا تھا۔۔پورے

www.kitabibasti.com

راستے وہ روتی ہی آئی تھی۔۔ کہ اماں اور بھائی نے اسے اتنا بے مول سمجھ لیا یہ خبر بھی اس سے چھپائی؟؟ کیا وہ اتنی گئی گزری ہے کہ اسے اس لائق ہی ناں سمجھا۔۔۔ وہ رو رہی تھی۔۔۔ حویلی پہنچتے ہی وہ پھوٹ پھوٹ کر رو پڑی تھی۔۔ آج وہ انکے لیے اجنبی بن گئی تھی۔۔۔ گاؤں کے لوگوں کو بتایا گیا تھا مگر اسے نہیں۔۔۔ منہاج دوپہر کو کھانے پر حویلی آیا تو اسے معلوم پڑا کہ وہ اپنے ماں باپ کے گھر گئی تھی۔۔ تو وہ اس سے بازپرس کرنے کمرے میں چلا آیا۔۔ مگر کمرے میں آکر اسے حیرت ہوئی تھی۔۔ فردوس چادر تانے بیڈ پر سوئی ہوئی تھی۔۔ ایسا تو پہلے کبھی بھی نہیں ہوا تھا۔۔ اس نے اسے جگانا مناسب ناں سمجھا اور واپس چلا گیا۔۔ رات کے کھانے پر وہ فردوس کا انتظار کرنے لگے۔ مگر وہ ناں آئی خیری سے اسے پتہ چلا کہ وہ صبح سے کمرے میں بند ہے اس نے دوپہر کا کھانا بھی نہیں کھایا تھا۔۔ اور ابھی بھی کہہ رہی

www.kitabibasti.com

www.kitabibasti.com

ہیں کہ اسے بھوک نہیں ہے۔۔۔ منہاج صحیح معنوں میں پریشان ہو گیا تھا۔۔ منہاج نے دو تین لقمے لیے اور اٹھ گیا۔۔۔ وہ کمرے میں آیا تو فردوس سو رہی تھی۔۔ وہ اس کے پاس آیا فردوس اٹھو اور کھانا کھاؤ۔۔ دوپہر کو بھی تم نے کچھ نہیں کھایا۔۔ مگر فردوس ویسے ہی پڑی رہی۔۔۔ منہاج نے اسے مزید تنگ کا سوچتے ہوئے تکیہ اٹھایا اور نیچے کارپٹ پر جا کر لیٹ گیا۔۔۔۔۔۔ صبح ہو چکی تھی۔۔ منہاج اٹھا تو اسکی نظر سیدھی بیڈ پر جا پڑی۔۔ فردوس ابھی تک سوئی ہوئی تھی۔۔ اس نے وہیں سے آواز دے کر کہا فردوس اٹھ جاؤ صبح ہو چکی ہے۔۔۔ مگر فردوس ٹس سے مس ناں ہوئی۔۔۔ منہاج کپڑے لیکر واش روم میں گھس گیا۔ وہ نہا کر باہر نکلا تو فردوس جوں کی توں پڑی تھی۔۔ چوہ اسکے پاس آیا اور اسے اوپر سے چادر کھینچتے ہوئے بولا اب اٹھ بھی جاؤ کل سے سو رہی ہو تم۔ تمھاری ابھی تک نیند

www.kitabibasti.com

www.kitabibasti.com

پوری

نہیں ہوئی کیا۔۔۔فردوس غصے سے اٹھ گئی مسلسل رونے کیوجہ سے اسکی آنکھیں سوجھ گئی تھیں۔۔۔منہاج پریشان ہو گیا تھا۔۔خیریت ہے تمھاری آنکھیں سرخ اور سوجھی ہوئی کیوں ہیں؟؟۔۔فردوس نفرت سے بولی

میرے رونے کی وجہ بھی تم ہی ہو میرے ان آنسوؤں کے پیچھے بھی تمھارا ہی ہاتھ ہے۔۔میں تمھیں کبھی بھی معاف نہیں کروں گی۔۔فردوس نے اپنے دوپٹے سے اپنی آنکھیں رگڑ کر صاف کیں پھر کتابیں اٹھا کر وہ بچوں کو پڑھانے کی غرض سے اٹھ گئی۔۔کل سے وہ خالی پیٹ پڑی ہوئی تھی سر درد سے پھٹا جا رہا تھا۔۔اسے چکر آرہے تھے۔۔اسکی آنکھوں کے گرد اندھیرا چھا گیا تھا وہ دروازے کے پاس پہنچی ہی تھی کہ اسے چکر آگیا۔۔اس سے پہلے کہ وہ گر جاتی۔۔منہاج نے جلدی سے آگے بڑھ کر اسے سہارا دیا تھا۔۔منہاج

www.kitabibasti.com

www.kitabibasti.com

پریشانی سے بولا تمھاری طبیعت تو ٹھیک ہے ناں؟؟ادھر آؤ بیٹھو۔۔۔

فردوس نے جھٹکے سے اسکی گرفت سے خود کو چھڑایااور نفرت سے بولی مجھے

تمھارے احسانات اور ہمدردی کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔۔۔یہ کہہ کر وہ

کمرے سے نکل گئی تھی۔۔۔وہ بچوں کو پڑھانے لگی بار بار اسے چکر آرہے

تھے۔۔۔منہاج کمرے میں بیٹھ کر سامنے فائلیں پھیلائے زمینوں کا حساب

کتاب کر رہا تھا۔۔بھاگاں فردوس کے پاس آئی بی بی جی آپ ناشتہ کریں

گی۔۔۔۔فردوس نے منع کر دیا تھا۔۔۔بھاگاں جانے کو پلٹی۔۔فردوس کو

اچانک زور کا چکر آیا اسکے ہاتھ سے کتاب چھوٹ کر نیچے جا گری۔۔اور

فردوس بھی لہرا کر فرش پر بے ادھر گر گئی۔۔۔فردوس کو یوں گرتا دیکھ کر

بچوں کی چیخیں نکل گئیں۔۔بھاگاں پلٹی اور بچوں کو ہٹاتی۔۔وہاں آئی تو

فردوس ہوش پڑی تھی۔۔۔بھاگاں گھبرا گئی تھی۔۔خیری بھی وہاں آگئی

www.kitabibasti.com

www.kitabibasti.com

تھی۔۔بھاگاں جلدی سے منہاج کے کمرے کیطرف بھاگی۔۔اندر آتے ہی

وہ ہانپتے ہوئے بولی وہ وہ چھوٹے سردار ہیں۔وہ ناں۔۔۔۔بھاگاں سانس لینے

کو رکی۔۔ منہاج نے غصے سے کہا کیا قیامت پر گئی ہے۔۔۔اب بک بھی

چکو۔۔۔۔وہ چھوٹے سردار جی وہ ناں فردوس بی بی بے ہوش ہو گئی ہیں۔۔۔

کیا؟؟؟ منہاج یکدم اٹھ کر باہر کو بھاگا۔۔۔بچوں کو ہٹاتا وہ

آگے آیا سامنے ہی فردوس ہوش و خرد سے بے گانہ پڑی تھی۔۔۔منہاج

گھبرا گیا تھا۔۔۔وہ گھٹنے کے بل بیٹھا۔۔اور فردوس کا گال تھپتھپاتے ہوئے

بولا۔۔فردوس فردوس آنکھیں کھولو۔۔ کیا ہوا ہے۔۔۔وہ گھبرا گیا

تھا۔۔اس نے جلدی سے بے ہوش پڑی فردوس کو اپنی بانہوں میں اٹھایا اور

باہر کو بھاگا۔۔۔گاڑی کی پچھلی جانب اسے احتیاط سے ڈال کر اس نے

ڈرائیونگ سیٹ سنبھالی اور گاڑی شہر کے ہاسپٹل کی طرف بڑھادی۔۔وہ بار

www.kitabibasti.com

www.kitabibasti.com

بار پلٹ کر فردوس کو دیکھ رہا وہ یہی دعا کر رہا تھا کہ اسکی فردوس کو کچھ بھی ناں ہو۔

اندر ڈاکٹر فردوس کا چیک اپ کر رہا تھا اور باہر منہاج صلاح الدین خان بے چینی سے ادھر ادھر ٹہل رہا تھا۔۔۔ تھوڑی دیر بعد ڈاکٹر باہر نکلا تھا۔۔وہ ڈاکٹر کیطرف لپکا۔۔ڈاکٹر صاحب کیا ہوا تھا میری اہلیہ کو وہ کیوں بے ہوش ہو گئیں تھیں۔۔۔دیکھیے انھوں نے کسی بات کا گہرا صدمہ لیا ہے۔۔ان کا نروس بریک ڈاؤن ہوا تھا۔۔اب انکی طبیعت کافی بہتر ہے۔۔وہ کافی ویک ہو گئی ہیں آپ انکی صحت کا خیال رکھیں۔۔اور ان سے ایسی باتوں کو دور ہی رکھیں جن سے انھیں تکلیف ہو۔۔ورنہ اگلی بار کچھ بھی ہو سکتا ہے انکے ساتھ۔۔۔میں چند دوائیں لکھ کر دیتا ہوں آپ انھیں وقت پر دیتے رہیے گا۔۔اور انکی صحت کا بھی خیال رکھیے گا۔۔۔۔بہت شکریہ ڈاکٹر۔۔۔۔

www.kitabibasti.com

www.kitabibasti.com

ڈاکٹر نے اسے آرام کا انجکشن دیا تھا۔۔۔ منہاج گھر روانہ ہوا۔۔ گاڑی سے نکل کر اس نے پیچھے لیٹی فردوس کو باہوں میں اٹھایا اور کمرے میں لے تے آیا۔ حویلی کی تمام تم ملازمائیں پریشان تھیں۔۔ منہاج نے اسے بستر پر لنا یا۔ خیری اور بھاگاں بھی اسکے پیچھے کمرے میں چلی آئی تھیں۔۔ خیری نے پریشانی سے کہا۔۔ چھوٹے سردار جی اب کیسی ہیں

فردوس بی بی۔۔۔ہاں ٹھیک ہے۔۔ تم دونوں اسکا خیال رکھو مجھے زرا کام ہے۔۔ دیکھنا کہیں اسے کسی چیز کی ضرورت ناں ہو۔۔۔۔جی چھوٹے سردار جی۔۔ منہاج کمرے سے نکل گیا تھا۔۔۔ منہاج پریشان کہ آخر کس وجہ سے فردوس کی یہ حالت ہوئی تھی۔۔ آخر بار جب مجھے پتہ چلا تھا تو یہی کہ آخری بار وہ اپنے ماں باپ کے گھر گئی تھی۔۔ پھر وہاں ایسا کیا ہوا کہ وہ اتنی دلبر داشتہ ہو گئی تھی کہ اسکا نروس بریک ڈاؤن ہو گیا۔۔ وہ سیدھا نیک

www.kitabibasti.com

بخت کے گھر آ گیا تھا۔۔ منہاج کو اپنے گھر دیکھ کر نیک بخت خوش ہوئی

تھی۔۔ارے پتر تو ادھر ؟؟ آ جا اندر آ جا۔۔۔نیک بخت نے آگے سے ہٹ

کر اسے اندر آنے کا راستہ دیا تو وہ اندر چلا آیا۔۔ منہاج کا موڈ سخت آف تھا۔۔

پتر بیٹھ ناں۔۔۔۔میں ادھر بیٹھنے نہیں آیا۔۔بلکہ یہ پوچھنے آیا ہوں کہ کل

آپ لوگوں نے فردوس سے ایسی کیا بات کہہ دی تھی کہ جسکا اس نے اتنا گہرا

صدمہ لیا کہ اسکا نروس بریک ڈاؤن ہو گیا وہ مرتے مرتے بچی ہے۔۔۔اندر

سے باہر آتے فہیم اور ماسٹر عظیم احمد نے بھی منہاج کی یہ بات سن لی

تھی۔۔۔نیک بخت نے اپنے منہ پر ہاتھ رکھ لیا تھا۔۔پتر کیا کہہ رہا ہے تو۔۔۔

فردوس تو ادھر آئی ہی نہیں تھی۔۔۔۔کیا؟؟ وہ ادھر نہیں آئی تھی

؟؟۔۔۔قسم کے لے پتر۔۔۔منہاج پریشان ہو گیا تھا کہ پھر آخر کیا بات

تھی کہ جس کی وجہ سے فردوس کا نروس بریک ڈاؤن ہو گیا تھا۔۔۔خیر میں

www.kitabibasti.com

چلتا ہوں اب۔۔۔ منہاج وہاں سے چلا گیا تھا۔۔ صحیح معنوں میں اب وہ لوگ پریشان ہو گئے تھے۔۔ جیسی بھی تھی۔ مگر وہ نکا خون تھی۔ پریشانی تو بنی تھی۔ فردوس کو آہستہ آہستہ ہوش آنے لگا تھا۔اس نے جو نہی آنکھیں کھولیں تو خود کو بستر پر موجود پایا۔۔۔ میں یہاں کیسے۔۔ جہاں تک مجھے یاد پڑتا ہے کہ آخری بار میں بچوں کو پڑھا رہی تھی پھر اچانک میرا سر چکرایا تھا۔۔اور پھر شاید میں گر گئی تھی۔۔۔ خیری اسے دیکھتے ہی جلدی

سے اسکے پاس آئی فردوس بی بی آپ ٹھیک ہیں۔۔ہاں میں ٹھیک ہوں۔۔ خیری نے اسے سہارا دے کر بٹھایا تھا۔۔۔ مجھے کیا ہوا تھا خیری؟؟ وہ بی بی جی آپ ناں بے ہوش ہو گئی تھیں۔۔ بھاگاں نے جا کر چھوٹے سردار جی کو بتایا تو وہ بھاگے بھاگے آئے۔۔ وہ بہت پریشان ہو گئے تھے انھوں نے آپ کو اپنی باہوں میں اٹھایا اور جلدی سے اسپتال لے گئے تھے جی۔۔۔ ابھی بھی بہت

www.kitabibasti.com

پریشان تھے۔۔مجھے کہہ کر گئے ہیں کہ میں آپکا خیال رکھوں۔۔۔خود کو منہاج کی باہوں میں سوچ کر ہی اسے غصہ آگیا تھا۔۔وہ فل ہی دل میں اسے برے برے القابات سے نوازنے لگی۔۔۔ گھٹیا انسان وہ تو ایسے مواقع کی ہی تلاش میں تھا۔۔۔ خیری جو کہ منہاج کے بارے میں اسے بتا رہی تھی۔۔ فردوس نے اسے جھڑک دیا تھا۔۔ تمھیں کچھ زیادہ ہی ہمدردی نہیں ہو رہی اپنے چھوٹے سردار سے۔۔۔ خیری نے سر جھکا لیا تھا۔۔۔مجھے پانی پلاؤ۔۔۔ جی بی بی جی۔۔۔ خیری نے گلاس میں پانی ڈالا اور اسکے پاس آئی۔فردوس نے اسکے ہاتھ سے پانی کا گلاس لے لیا تھا۔۔۔ تبھی منہاج بھی کمرے میں داخل ہوا۔۔۔فردوس کو سامنے صحیح سلامت دیکھ کر اسکے ہونٹوں پر اطمینان بھری مسکراہٹ دوڑ گئی۔۔اس نے خیری کو جانے کا کہا۔۔ خیری کمرے سے نکل گئی تھی۔۔۔وہ اسکے پاس بیڈ پر بیٹھتے ہوئے بولا شکر خدا کا کہ تمھیں ہوش

www.kitabibasti.com

آگیا۔۔۔میں تو تمہاری حالت دیکھ کر ہی ڈر گیا تھا۔۔میں تو پاگل ہو گیا تھا۔۔

خیر یہ بتاؤ اب کیسی طبعیت ہے تمہاری؟؟وہ جل کر بولی اللہ کا شکر ہے پھر

بھی بچ گئی۔۔۔وہ مسکرا کر بولا ہاں واقعی اللہ کا شکر ہے کہ تم بچ گی ورنہ پھر

میرا کیا ہوتا۔فردوس اسے نظر انداز کر کے پانی کا گلاس ہونٹوں سے لگا لیا تو

منہاج نے کہا۔۔۔صرف پانی سے کچھ نہیں چلے گا۔۔۔ڈاکٹر نے کہا ہے کہ

میں تمہارا خیال رکھوں۔۔تمھیں دوائی،دودھ اور پھل وغیرہ کھانے کی

ضرورت ہے۔۔۔مجھے کچھ بھی نہیں کھانا۔۔۔دیکھو

ڈاکٹر نے کہا ہے۔۔۔۔ڈاکٹر کہے یا ڈاکٹر کا باپ! یہ میری زندگی ہے۔۔

میری مرضی میں جو بھی کروں۔۔۔منہاج اسے دیکھنے لگا۔۔۔۔فردوس

نے خالی گلاس پاس ٹیبل پر رکھا۔۔۔منہاج گویا ہوا۔۔کل کیا بات ہوئی تھی

فردوس؟؟کہ جس کا تم نے اتنا اسٹر میں لیا کہ تمہارا نروس بریک ڈاؤن ہوا

www.kitabibasti.com

گیا۔۔چیہ سن کر فردوس نے چونک کر اسے دیکھا۔۔۔پھر جان چھڑاتے ہوئے بولی مجھے اکیلا چھوڑ دو مجھے تم سے کوئی بات نہیں کرنی۔۔۔جاو یہاں سے منہاج صلاح الدین خان۔۔۔اسکے چلانے پر منہاج کمرے سے نکل گیا تھا۔۔ایک بار پھر وہ گھٹنوں پر سر رکھ کر رو پڑی تھی۔۔۔ تھوڑی دیر بعد منہاج پھلوں کیساتھ کھانا لیکر کمرے میں داخل ہوا۔۔وہ جوں کی توں اسی جگہ بیٹھی ہوئی تھی۔۔منہاج نے ٹرے بیڈ پر رکھی اور خود بھی اسکے پاس بیٹھ گیا۔۔یہ لو کھانا کھالو پھر تمھیں دوائیں بھی لینی ہیں۔۔۔مجھے کچھ بھی نہیں کھانا لے جاؤ یہاں سے۔۔۔ کھانا تو پڑے گا تمھیں۔۔ وگرنہ میں زور زبردستی بھی کر سکتا ہوں۔۔۔وہ پھٹ پڑی تھی اسکے علاوہ تمھیں آنا بھی کیا ہے ہاں ؟؟۔۔۔دیکھو فردوس ڈاکٹر کا کہنا ہے کہ زیادہ اسٹریس لینا تمھاری صحت کیلئے مفید نہیں ہے۔۔۔دیکھو تو سہی ایک ہی دن میں تمھاری شکل کیسی ہو

گئی ہے۔۔۔۔مجھے تمھاری ہمدردی کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔۔میں

ہمدردی تو نہیں کر رہا بلکہ تمھارے فائدے کی ہی بات کر رہا ہوں۔۔۔

فردوس نا سمجھی سے اسے دیکھنے لگی۔۔ہاں ناں دیکھو اب کھانا نہیں کھاؤ گی تو

پھر کس طرح تم مجھ سے اپنا بدلہ لو گی۔۔ تم تو بدلہ لینے آئی ہو ناں مجھ سے۔۔

ایک ایک منٹ کہیں تم نے مجھے معاف تو نہیں کر دیا اسی لیے

ہو شاید اب تم خاموشی کیساتھ مرنا چاہ رہی ہو کیونکہ تم نے مجھ سے اپنی ہار

قبول کر لی ہے۔۔کیونکہ تم میرا مقابلہ کر ہی نہیں سکتی۔۔۔منہاج نے اسکی

دکھتی رگ پر ہاتھ رکھا تھا اور وہ تو بلبلا اٹھی تھی۔۔۔وہ غصے سے بولی۔۔

معافی،اور

ہار؟مائے فٹ۔۔اتنی آسانی سے تو میں تمھیں معاف نہیں کرنے والی۔۔

صحیح کہا تم نے میں خود کو کیوں اذیت دے رہی ہوں۔۔سزا تو میں تمھیں

www.kitabibasti.com

دینے آئی تھی ناں؟؟ منہاج نے معصومیت سے سرہاں میں ہلایا۔۔۔بے فکر

رہو تم!! میں کھانا بھی کھاؤں گی اور دوائی بھی تاکہ تندرست ہو کر میں

تمھیں ہی اوندھے منہ گرادوں۔۔۔۔۔ منہاج نے سرہاں ہلایا۔۔۔ منہاج

مسکرا پڑا تھا۔۔وہ کامیاب گیا تھا۔۔۔ منہاج اٹھ کھڑا ہوا اچھا اب میں چلتا

ہوں۔۔۔یہ کہہ کر منہاج کمرے سے نکل گیا۔۔۔فردوس نے کھانے کو

دیکھا۔۔اسکی بھوک چمک اٹھی تھی۔۔۔دوسرا منہاج کی باتوں نے بھی اس

پر اثر ڈالا تھا۔۔اس نے کھانا کھانا شروع کر دیا تھا۔۔ادھ کھلے دروازے سے

یہ منظر دیکھ کر منہاج مسکرا پڑا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔فردوس کو کھانا کھاتے

دیکھنے کے بعد اب وہ بھی نیچے کھانے کی میز پر بیٹھا پر سکون

کی ہو کر کھانا کھا رہا تھا۔۔۔ماسٹر عظیم احمد نے اپنی بیٹی کی خیریت جاننے کے

لیے حویلی جانا چاہا تو نیک بخت بھی تیار ہو گئی تھی۔۔۔یہ نہیں تھا کہ وہ بیٹی کی

www.kitabibasti.com

www.kitabibasti.com

محبت میں جارہی تھی بلکہ وہ تو روایت نبھانے جارہی تھی۔ کہ کہیں اگر سردار صلاح الدین خان کو پتہ لگ گیا کہ وہ لوگ اسکی بہو کی خیریت پوچھنے نہیں آئے۔۔ کہیں وہ ناراض ناں ہو جائیں۔۔ بس یہی سوچ کر وہ تیار ہو گئی تھی۔۔۔ وہ فردوس کی خیریت دریافت کرنے سمجھ کر نہیں بلکہ سردار صلاح الدین خان کی بڑی بہو سمجھ کر ہی اسکی خیریت دریافت کرنے جارہی تھی۔۔۔ ناچاہتے ہوئے بھی فہیم بھی انکے ساتھ چل پڑا تھا۔۔۔ ان تینوں کے آنے سے ملازماؤں نے انھیں بڑا احترام دیا تھا۔ منہاج کام کے لیے تھوڑی دیر باہر گیا ہوا تھا۔۔۔ تینوں نے فردوس سے اسکا حال احوال پوچھا۔۔ نیک بخت اور فہیم کا لہجہ ہر جزبات سے عاری تھا۔۔ فردوس کی آنکھیں بھر آئی تھیں وہ جانتی تھی کہ وہ لوگ کیوں آئے ہیں بس ایک روایت نبھانے۔۔۔ وہ دونوں ہی تھوڑی دیر

www.kitabibasti.com

www.kitabibasti.com

بعد کمرے سے نکل گئے تھے۔۔اسے بہت دکھ ہوا تھا۔۔ماسٹر عظیم احمد نے اسے گلے سے لگا کر اسکا حال پوچھا تھا۔کیا ہوا تھا تمھیں بیٹا؟؟میں تو ڈر ہی گیا تھا۔۔فردوس نے روتے ہوئے پوری بات ماسٹر عظیم احمد کو بتادی تھی۔۔بکیا یہ بات کسی صدمے سے کم نہیں ہو گی کہ میرے بھائی کا رشتہ پکا ہو گی اور مجھے کسی نے بتانا ہی گوارہ ناں کیا کیا میں اتنا بھی حق نہیں رکھتی تھی۔۔اسکے آنسوؤں میں روانی آگئی تھی۔۔۔ماسٹر عظیم اسے دلاسے دینے لگا۔۔اسے نیک بخت اور فہیم پر بے حد غصہ آیا تھا۔گھر جا کر اس نے ان سے بات کرنے کا سوچا تھا۔۔ تمھیں یوں واپس نہیں آنا چاہیے تھا بیٹا۔وہ تمھارا ابھی اتنا ہی گھر ہے جتنا کہ ہمارا۔۔فردوس اپنے آنسو صاف کرتے ہوئے بولی۔۔نہیں بابا اب میں تک اس گھر کی دہلیز پار نہیں کروں گی جب تک کہ میں خود کو بے قصور ثابت نہیں کر لیتی۔۔ماسٹر عظیم احمد نے

www.kitabibasti.com

اسکا سر چوما اور اسکا سر تھپک کر خاموشی سے کمرے سے نکل گیا۔۔فردوس لیٹ گئی تھی۔۔

مگر آنسو اب بھی بہہ رہے تھے۔۔۔۔گھر آکر ماسٹر عظیم احمد نے ان دونوں کو خوب ڈانٹا اور برا بھلا کہا۔۔شام کو منہاج کام سے فارغ ہونے کے بعد کمرے میں آیا تو فردوس بیڈ پر بیٹی یونہی کتاب کی ورق گردانی کر رہی تھی۔۔۔منہاج اپنا کوٹ بیڈ پر رکھتے ہوئے کہا۔۔دوائی لے لی تھی؟؟۔۔۔ فردوس نے لٹھ مار انداز میں کہا نہیں!!!کیوں؟؟میری مرضی۔۔۔ڈاکٹر نے کہا ہے کہ تمھیں وقت پر دوائی لینی ہوگی۔۔۔یہ کہہ کر منہاج نے ٹیبل پر رکھ دوائیوں کا شاپر اٹھایا اور اگر اس میں سے ایک ٹیبلیٹ نکال لی۔۔ گلاس میں پانی ڈال کر وہ اسکے پاس آیا یہ لو دوائی کھاؤ۔۔۔نہیں کھائی مجھے دوائی۔۔دیکھو ضدمت کرو۔میں اس معاملے میں تمھاری کوئی بات نہیں

پاس

مانوں گا۔۔ چلو پکڑو شاباش!! ناچاہتے ہوئے بھی فردوس نے اسکے ہاتھ سے ٹیبلیٹ اور گلاس لے لیا تھا۔۔اس نے پانی کیساتھ گولی نگل لی تھی۔۔یہ دیکھ کر وہ مسکرایا تھا۔۔۔اگر اسی طرح میری بات مانتی رہی تو بہت فائدے میں رہو گی۔۔۔ہاں میں تو فائدے میں رہوں گی البتہ تم نقصان میں جاؤ گے۔۔۔ وہ مسکرا کر بولا یہ نقصان مجھے دل و جان سے قبول ہے۔۔۔اس نے اسکے ہاتھ سے گلاس پکڑ لیا تھا۔۔اور فردوس نے اسے گھور کر دوبارہ سے کتاب اٹھالی تھی۔۔۔

تیسرے دن ہی امیراں بیگم، معراج اور سردار صلاح الدین خان واپس آ گئے تھے۔۔۔ منہاج اور فردوس کو کہ اب کافی بہتر محسوس کر رہی تھی وہ باہر آ گئے تھے۔۔۔ منہاج نے پوچھا تھا اماں جی اب کیسی ہیں نانی اماں؟؟ کیا ہوا

تھا انھیں ۔۔۔ہاں ٹھیک ہی تھیں ۔۔بس زرا بلڈ پریشر ہائی ہو گیا تھا۔۔

رشیدہ کی تو عادت ہے بس بات کو بڑھا چڑھا کر پیش کرنے کی ۔۔خوامخواہ میں

اتنا پریشان کر دیا تھا۔۔۔ منہاج مسکرایا۔۔۔امیراں بیگم کو جیسے یاد آیا۔۔ہاں

یاد آیا ہم لگے ہاتھوں اپنی ہونے والی چھوٹی بہو کو بھی دیکھ آئے تھے۔۔۔

اچھا منہاج مسکرایا کیسی تھی وہ؟؟ فردوس معراج کو دیکھنے لگی جو مسکرا رہا

تھا۔۔ہاں اچھی تھی مجھے تو پسند آئی ہے۔۔۔۔ منہاج نے مسکرا کر کہا مگر کم

از کم میری بیوی سے زیادہ اچھی نہیں ہو گی ۔۔۔امیراں بیگم نے کہا ہاں یہ

بات تو تم نے بالکل ٹھیک کہہ پتر۔۔۔ میری

بڑی بہو سے زیادہ خوبصورت نہیں تھی خوبصورت نہیں تھی۔ معراج

فردوس کو دیکھنے لگا۔ واقعی وہ سنیناں سے زیادہ خوبصورت

تھی۔۔۔ فردوس کھا جانے والی نگاہوں سے منہاج کو دیکھ رہی تھی ۔۔جو

www.kitabibasti.com

مسکرا رہا تھا۔۔۔امیراں بیگم گویا ہوئی اماں

جی تو میری بڑی ہو تو دیوانی ہو گئی ہے۔۔ کہہ رہی تھی کہ میں اسے کیوں

ساتھ ناں کے آئی۔۔اماں جی نے تو میری بہو کی تعریفوں کے پل باندھ دیے

تھے۔۔ادھر سب کے چہرے دیکھنے والے تھے۔۔۔۔منہاج نے مسکرا کر

کہا اماں جی میری بیوی ہے ہی ایسی۔۔ہاں پتر یہ بات ٹھیک کہی تم نے چراغ

لیکر بھی ڈھونڈیں تو کبھی ایسی بہو ناں ملے۔۔۔امیراں بیگم نے محبت سے

پاس بیٹھی فردوس کے سر پر ہاتھ پھیر کر کہا تھا۔۔۔فردوس ہلکے سے مسکرائی

تھی۔۔ منہاج اسے دیکھتا ہوا بولا اماں جی آپکو پتہ ہے آپکی یہ بہو موت سے

منہ سے واپس آئی ہے۔۔۔۔ کیا کہہ رہا ہے پتر ؟؟امیراں بیگم کیساتھ

ساتھ معراج،اور سردار صلاح الدین خان بھی پریشانی سے فردوس کو دیکھنے

لگے۔۔۔ کیا ہوا تھا۔ ؟؟امیراں بیگم کے پوچھنے پر منہاج نے پوری بات

www.kitabibasti.com

www.kitabibasti.com

بتادی۔۔۔امیراں بیگم فردوس کو دیکھتے ہوئے بولی میں بھی کہوں کہ اسکا چہرہ اتنا زرد کیوں پڑ گیا ہے۔۔۔دیکھ تو سہی ان دو دنوں میں تو نے میری بہو کی کیا حالت بنادی ہے۔۔میں تجھے کہہ کر ہی گئی تھی ناں کہ اسکا خیال رکھنا پھر کیوں خیال ناں رکھا اسکا؟؟اگر اسے کچھ ہو جاتا تو پھر؟؟امیراں بیگم غصے سے منہاج کو ڈانٹ رہی تھی۔۔وہ فردوس کے لیے فکر مند ہو گئی تھی۔۔۔

امیراں بیگم نے فردوس کا چہرہ اپنے دونوں ہاتھوں میں کر اسکی پیشانی چوم لی تھی۔۔۔فردوس نے امیراں بیگم کے چہرے کو غور سے دیکھا وہاں سوائے اسکی فکر کے اور کچھ ناں تھا وہ واقعی میں اسکے لیے بہت فکر مند ہو گئی تھی۔۔

پہلی بار اسے امیراں بیگم پر پیار آیا تھا۔وہ بری نہیں تھی آج اسے یہ معلوم ہوا تھا۔امیراں بیگم اب بھی اسے ڈانٹ رہی تھی تو کیسا شوہر ہے بیوی کی صحت کا خیال ہی نہیں رکھ سکا۔۔ہم دو دن کیا باہر گئے تو نے اسے منہ کے منہ تک ہی

www.kitabibasti.com

پہچا دیا۔۔۔ منہاج معصومیت سے بولا میں کیا کرتا اماں جی کام پر بھی تو جانا ہوتا تھا۔۔ایسے میں میں اسکا کیسے خیال رکھ سکتا

تھا۔۔۔ سردار صلاح الدین خان نے کہا اب تمھیں کام پر جانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے حویلی میں بیٹھ کر بہو کا خیال رکھو۔۔میں سب دیکھ لوں گا۔۔۔اسے تمھاری ضرورت ہے۔۔ منہاج خوش ہو گیا تھا وہ یہی تو چاہتا تھا۔۔ تبھی فردوس جلدی سے بولی تھی۔۔ نہیں بابا اسکی کوئی ضرورت نہیں ہے میں اب کافی بہتر ہوں۔۔۔ خوامخواہ میں کام کا حرج ہو گا اور ویسے بھی اب اماں جی آگئی ہیں ناں۔۔ منہاج اسے کھا جانے والی نگاہوں سے دیکھنے لگا۔۔۔ سردار صلاح الدین خان نے کہا ٹھیک ہے بیٹا جیسے تمھاری مرضی ۔۔۔امیراں نے محبت سے اسکے سر پر ہاتھ رکھا۔۔۔

منہاج امیراں بیگم کیساتھ بیٹھا ہوا تھا کہ فردوس کتابیں لیکر ادھر سے گزری

توامیراں بیگم نے اسے دیکھ کر کہا بہو کدھر جارہی ہو؟؟ وہ اماں جی بچوں کو پڑھانے۔۔۔ منہاج نے کہا یہ کیا؟ تمھاری طبیعت ٹھیک نہیں ہے۔۔ تمھیں آرام کی ضرورت ہے۔۔اور تم ہو کہ چلی ہو بچوں کو پڑھانے!!!

امیراں بیگم نے بھی منہاج کی بات کی تائید کی تھی۔۔ہاں بہو منہاج بابا ٹھیک کہہ رہاہے۔۔ تیری طبیعت ٹھیک نہیں ہے۔۔فردوس نے ایک نظر منہاج کو دیکھا پھر بڑے نرم لہجے میں امیراں بیگم سے بول اماں جی میں بالکل ٹھیک ہوں۔۔آپ بے فکر رہیں۔۔یہ کہہ کر فردوس وہاں سے چلی گئی۔۔

امیراں بیگم نے کہا تیری بیوی بہت ضدی ہے۔۔۔منہاج نے مسکرا کر کہا مگر اماں جی

میری بیوی اچھی بھی تو ہے

تو ہے ناں۔ہاں

ایہ بات توتم۔

رہی کہی پتر۔۔دونوں ما

دونوں ماں بیٹا مسکراپڑ

۔۔۔۔دوپہر کا کھانا تیار تھا۔۔ سردار صلاح الدین خان، معراج اور منہاج

بس آنے ہی والے تھے۔۔امیراں بیگم

صوفے پر بیٹھی بادام کھا رہی تھی۔۔فردوس بھی بچوں کو چھٹی دیکر کتابیں

لیے ادھر سے گزری تو امیراں بیگم نے اسے بلایا۔۔بہوادھر آنا زرا!!جی

اماں جی۔۔۔ادھر بیٹھ میرے پاس۔۔فردوس اسکے پاس بیٹھ گئی۔۔۔یہ کے

بادام کھا تجھے طاقت ملے گی۔۔۔امیراں بیگم نے بادام اسکی طرف بڑھائے تو

فردوس نے کہا اماں جی ابھی کھانا کھاؤں گی بعد میں کھالونگی۔۔۔اچھا جیسے

www.kitabibasti.com

تیری مرضی۔۔۔امیراں بیگم بڑے غور سے فردوس کو تکنے لگے۔۔۔یہ

تونے اپنا کیا حال بنا کے رکھا ہوا ہے۔۔ خبر بھی ہے تجھے اپنی۔۔۔لوگ کیا

کہیں گے تجھے اس حالت میں دیکھ کر۔۔کچھ میک اپ شیک اپ کر۔۔کچھ

بن سنور۔۔نئے موتیوں ستاروں والے کپڑے پہن۔۔کتنے زیورات دیے

ہیں میں نے تجھے ان میں سے کچھ تو پہن۔۔۔اپنا حلیہ دیکھ کہیں سے نہیں لگتا

کہ تو سردار صلاح الدین خان کی بڑی بہو ہے۔۔۔منہاج کو کہ دوپہر کے

کھانے پر آیا تھا ماں کی باتیں سن کر وہ دروازے پر ہی رک گیا تھا۔۔۔امیراں

بیگم رازدانہ انداز میں بولی دیکھ بہو ایک عورت اور ایک اچھی ساس ہونے کے

ناطے تجھے یہ بات کہہ رہی ہوں مرد کا دل کبھی بھی کسی بھی پر بھی کسی بھی

وقت آسکتا ہے۔۔اگر تونے اپنا یہ حال بنائے رکھا تو خدانخواستہ کہیں منہاج

کسی دوسری عورت کی طرف ناں مائل ہو جائے۔۔مرد ایسے ہی ہوتے

www.kitabibasti.com

ہیں۔۔اسی لیے کہہ رہی ہوں کہ کچھ بن سنور تاکہ شوہر تجھے اس طرح دیکھ کے خوش ہو جائے۔۔تاکہ وہ کسی اور عورت کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی ناں دیکھے۔۔ سمجھ گئی ناں۔۔۔جی اماں جی سمجھ گئی۔۔۔ باہر وہ امیراں بیگم کے اس لیکچر سے تنگ آ گئی تھی۔۔۔ منہاج یہ سن کر مسکرا پڑا تھا اسے اپنی

وہ بھولی سی ماں پر پیار بھرا غصہ بھی آیا تھا۔۔ بھلا وہ فردوس کے علاوہ کیسے کسی اور عورت کے بارے میں سوچ سکتا تھا۔۔ مگر امیراں بیگم کا خدشہ درست بھی تھا کیونکہ وہ جانتی تھی کہ ماضی میں اسکے بیٹے کے کئی لڑکیوں سے

تعلقات

رہ چکے تھے۔۔اسی لیے وہ فردوس کو خبردار کر رہی تھی۔۔۔ تبھی اچانک ہی فردوس کے سر سے دوپٹہ اتر گیا تھا۔۔اور امیراں بیگم کی نگاہیں اسکے خالی کانوں پر گئی تھیں۔۔یہ کیا بہو تمھارے اپنے جھمکے کہاں ہیں؟؟ یہ سن کر

فردوس گھبرا گئی تھی وہ وہ اماں جی۔۔۔وہ کمرے میں الماری میں رکھے ہیں ۔۔۔۔فردوس نے جلدی سے دوپٹہ اوڑھ لیا تھا۔۔۔اے لے الماری میں انڈے دے رہے ہیں کیا۔۔کم از کم جھمکے تو ناں اتار کر رکھو۔۔نئی نویلی دلہن ہو لوگ کیا کہیں گے ؟؟۔۔میں نے تجھ جیسی بے وقوف لڑکی نہیں دیکھی۔۔۔۔منہاج شک میں پڑ گیا تھا۔۔۔فردوس نے جلدی سے بات بدل دی تھی۔۔اماں جی کھانا لگ گیا ہے۔۔آئیں چلیں۔۔بابا اور منہاج بھی آتے ہی ہونگے۔۔۔ہاں چلو۔۔۔۔منہاج وہاں سے ہٹ گیا تھا۔۔۔

کھانے کے دوران بھی وہ بار بار فردوس کو ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔کھانے کے دوران معراج کی شادی کی بھی بات چل رہی تھی۔۔سردار صلاح الدین خان نے فیصلہ کیا تھا کہ چند دن بعد ہی وہ امیراں بیگم کیساتھ باقاعدہ طور پر سنیناں کے گھر جا کر شادی کی بات ہے کر لیں گے۔۔فردوس دیکھ سکتی تھی

www.kitabibasti.com

کہ معراج کتنا خوش نظر آرہا تھا۔۔۔۔۔

فردوس لیٹی سوچ رہی تھی کہ کتنے دن ہو گئے ہیں وہ نصیبہ سے ملنے نہیں گئی۔۔وہ اسکا انتظار کر رہی ہو گی۔۔۔فردوس نے سوچا کہ اس نے باپ کے دیے ہوئے جھمکے بیچ کر اچھا نہیں کیا۔۔اس نے سوچا کل وہ جا کر جیولری والے سے اپنے جھمکے واپس پس لے آئے گی۔ مگر وہ پیسے کہاں ں سے لاتی ۔۔۔منہاج سے وہ پیسے نہیں

لے سکتی تھی۔ پھر اس کے ذہن میں خیال آیا کہ کیوں ناں وہ منہاج سے اپنا حق مہر لے گی۔۔اور اس رقم سے

جا کر وہ اپنے جھمکے واپس لے آئے گی۔۔۔منہاج کمرے میں داخل ہوا تو فردوس اسے دیکھ کر بولی۔۔مجھے میرا حق مہر چاہیے۔۔۔۔منہاج جو کہ واش روم کا رہا تھا یہ سن کر وہ پلٹ کر فردوس کو دیکھنے لگا۔۔کیا کہا؟؟میں نے کہا

www.kitabibasti.com

مجھے میرا حق مہر چاہیے وہ بھی پورے کے پورے ہیں لاکھ روپے۔۔ بایک روپیہ بھی کم نہیں ہونا چاہیے۔۔۔ منہاج نے کہا یہ آج تمھیں حق مہر کیسے یاد آگیا؟؟۔۔۔ کیوں یاد نہیں آئیگا۔۔ یہ میرا حق ہے۔۔ تمھیں تو چاہیے تھا کہ تم خود ہی مجھے میرا حق مہر دے دیتے مگر بڑے ہی شرم کی بات ہے کہ مجھے خود ہی مانگنا پڑ رہا ہے۔۔ منہاج مسکرا اپڑا۔۔۔ اپنا حق یاد ہے مگر میرا حق نہیں جو تم سے نکلتا ہے ؟؟۔۔۔ فردوس اسے غصے سے دیکھنے لگی۔۔۔ اچھا بتاؤ کیا کروگی حق مہر کا؟؟ میری مرضی جو بھی کروں ؟؟ رکھ دوں یا غریبوں میں بانٹ دوں۔۔ یہ میرے پیسے ہیں۔ تمھیں پوچھنے کا کوئی حق نہیں ہے۔۔ وہ شرارت سے بولا اگر میں نا دوں تو کیا تم مجھے معاف نہیں کروگی؟؟ ہرگز بھی نہیں۔۔ مجھے میرا حق مہر پورا چاہیے۔۔ ایک روپیہ بھی کم نہیں ہونا چاہیے۔۔ سمجھے تم۔۔ یہ کہہ کر فردوس چادر تان کر لیٹ گئی تھی۔۔ منہاج

اسکی اس حرکت پر مسکرایا۔۔اور واش روم میں گھس گیا۔۔

صبح منہاج کام پر گیا تو فردوس تیار ہو کر بخشو کیساتھ نصیبو کے گھر آ گئ تھی۔۔۔۔ نصیبو اسے دیکھ کر بے حد خوش ہوئی تھی۔۔فردوس نے بچے کو گود میں اٹھا کر پیار کرنے لگی تھی۔۔۔فردوس تم کہاں تھی اتنے دن۔۔۔؟؟

فردوس مسکرائی معاف کرنا نصیبو دراصل میری طبیعت کچھ ٹھیک نہیں تھی۔کہ نہیں تھی۔کیا ہوا ہے تمھیں؟؟نصیبو پریشان ہو کر بولی تو فردوس نے پوری بات اسے بتادی۔۔۔نصیبو بھی پریشان ہو گئ تھی۔۔تمھیں یہاں نہیں آنا چاہیے تھا

فری۔۔۔فردوس مسکرائی میں اب ٹھیک ہوں نصیبو۔۔۔۔تم بالکل بھی پریشان نا ہو۔۔۔پھر بولی نصیبو بس دو تین دن کی بات ہے۔۔میں وعدہ کرتی ہوں کہ بہت جلد تمھیں حویلی کے آؤں گی اور یہ شہزادہ بھی آئیگا۔۔۔اس

نے محبت سے ابتہاج کا گال چوم لیا اور وہ اس پیار پر کھلکھلا اٹھا تھا۔۔۔یقین جانو نصیبو وہاں جا کر میں نے اس گڑے کو بہت مس کیا ہے۔۔۔نصیبو مسکرائی تھی۔۔۔۔۔۔نصیبو نے کچھ سوچ کر کہا کیا پھر تم منہاج سے طلاق لے لو گی۔۔۔ہاں نصیبو۔۔میں اس شخص سے شدید نفرت کرتی ہوں۔۔ایک لمحہ بھی اسکے ساتھ نہیں گزارنا چاہتی میں۔۔دم گھٹتا ہے میر اوہاں۔۔۔۔۔مگر فری اس طرح سے تو تمھاری زندگی برباد ہو جائے گی۔۔۔۔ہاں مگر منہاج صلاح الدین خان کی بیوی بننے سے بہتر ہے کہ میں طلاق یافتہ کہلاؤں۔۔۔جو کچھ اس نے میرے ساتھ کیا ہے میں وہ کبھی بھی نہیں بھول سکتی۔۔۔مجھے اسکی شکل سے بھی نفرت ہے۔۔۔پھر تم طلاق کے بعد کیا کرو گی۔۔۔میں اپنی باقی کی زندگی گاؤں کے بچوں کی تعلیم کے لیے وقف کر دوں گی۔۔جو میں علم حاصل ناں کر سکی وہ اس گاؤں کے بچے

www.kitabibasti.com

حاصل کریں گے۔۔۔ نصیبو نے کہا خدا کے لیے فری ایک دوست ہونے

کے ناطے میں تجھ سے یہ کہہ رہی ہوں کہ اپنا بسا بسایا گھر برباد نا کرو۔۔۔

نصیبو میں فیصلہ کر چکی ہوں۔۔اب مجھے کوئی بھی اپنے فیصلے سے نہیں ہٹا

سکتا۔۔۔ نصیبو خاموش ہو گئی تھی۔۔ فردوس کافی دیر تک وہاں بیٹھی رہی پھر

وہ اس سے اجازت لیکر وہاں سے چلی آئی۔ وہ اپنی چادر سنبھالتے ہوئے اپنے

کمرے میں جا رہی تھی کہ راستے میں اسے بختاور مل گئی۔۔اس کی بختاور سے

اچھی دوستی ہو گئی تھی۔۔۔ارے بختاور تم۔۔۔وہ بختاور کے گلے ملی۔۔اور

وہیں سیڑھیوں پر ہی اسکے ساتھ بیٹھ گئی تھی۔۔۔وہ فردوس کو دیکھ کر بولی

نصیبو سے مل کر آ رہی ہو۔۔۔ہاں اسی سے ملنے گئی تھی۔۔۔بے چاری میری

وجہ

سے پریشان ہو رہی تھی۔۔۔میں سوچ رہی ہوں کہ اب مجھے یہ حقیقت سب

www.kitabibasti.com

www.kitabibasti.com

کے سامنے لانی چاہئیے۔۔۔۔ پھر بھی سوچ لو۔۔ میں نے سوچ لیا ہے بختاور۔۔ بہت سے لوگوں کی زندگی اس نے برباد کی ہے۔۔اب اسکے رونے اور تڑپنے کی باری ہے۔۔۔ کیا تم پھر اس سے طلاق لے لو گی ؟؟ ہاں بالکل۔۔۔ یہی تو میرا مقصد ہے۔۔اسی لیے تو میں نے یہ سب کچھ کیا ہے۔۔۔ تمھیں پتہ ہے میں نے بابا کے گفٹ کیے ہوئے جھمکے ہی بیچ دیے جو مجھے بہت عزیز تھے۔۔۔اور لاکٹ بھی بیچ دیا۔۔۔ کیا تم نے لاکٹ اور جھمکے بیچ دیے۔۔۔؟ ہاں۔۔۔ادھر سے گزرتے ہوئے منہاج نے فردوس کی گفتگو سنی تو وہیں ہی رک گیا۔۔۔۔ مگر کیوں۔۔۔ تم جانتی ہو کہ مجھے پیسوں کی شدید ضرورت تھی۔۔۔ کیا کسی کو بھی پتہ نہیں ہے کہ تم نے لاکٹ اور جھمکے بیچ دیے ہیں۔۔۔؟ ہاں کسی کو بھی نہیں پتہ۔۔۔اماں جی بھی پوچھ رہی تھیں۔۔ مگر میں نے ٹال دیا۔۔ مگر میں جلد ہی جیولر کے پاس جا کر اپنا لاکٹ

www.kitabibasti.com

www.kitabibasti.com

اور جھمکے کے آؤں گی۔۔بس منہاج مجھے اپنا حق مہر دے تو میں جا کر لے

آؤں گی بخشو بابا کیساتھ جا کر۔۔۔ تبھی ملازمہ وہاں آئی تھی۔۔فردوس بی بی

ملکانی جی کہا ہے کہ آ کر کھانا کھا لیں۔۔۔اچھا میں آتی ہوں۔۔فردوس اٹھ گئی

تو منہاج وہاں سے ہٹ گیا تھا۔۔۔منہاج سوچنے لگا۔۔وہ خود کو برا بھلا

کہنے لگا کہ کیسا شوہر ہوں میں کہ اپنی بیوی کی ضرورتوں کا خیال ہی نہیں رکھ

سکا۔۔۔تف ہے مجھ پر۔۔۔۔کتنا برا انسان ہوں۔۔شادی سے لیکر اب تک

میں نے اسے دیا ہی کیا ہے۔۔؟اس بے چاری نے اپنے باپ کے علاج کے

لیے اپنے جھمکے اور لاکٹ تک بیچ ڈالا اور کم ظرف انسان اسکے بارے میں کیا

کچھ غلط سوچتا رہا۔۔واقعی میں وہ ایک عظیم لڑکی ہے۔۔۔کھانے پر سب

موجود تھے۔۔فردوس بھی

خاموشی سے کھانا کھا رہی تھی۔۔منہاج بغور اسے دیکھ رہا تھا۔۔آج اسکے

www.kitabibasti.com

www.kitabibasti.com

دل میں اسکے لیے محبت اور عزت مزید

بڑھ گئی تھی۔۔۔وہ کچھ سوچ کر مسکرایا تھا۔۔۔۔کھانے کے بعد وہ گاڑی کی

چابیاں لیکر نکل گیا تھا۔۔۔

منہاج سیدھا بخشو کے پاس آیا تھا۔۔چھوٹے سائیں آپ یہاں ؟؟ بخشو مجھے

تم سے یہ پوچھنا تھا کہ کیا فردوس بی بی چند دن پہلے کسی جیولر کی دکان پر گئی

تھی کیا؟؟ یہ سن کر بخشو ڈر گیا تھا۔ کہیں منہاج کو سب کچھ پتہ تو نہیں چل

گیا۔۔۔وہ ہکلایا۔۔۔۔وہ۔۔وہ چھوٹے سائیں !!! بخشو کو ڈرتے دیکھ کر وہ

بولا دیکھو خدا بخش میں صرف یہ بتا دو کہ فردوس بی بی کس جیولر کی دکان پر

گئی تھی۔۔تم ڈرو مت میں تمھاری فردوس بی بی کو کچھ نہیں بتاؤں گا اور ناں

میں اسے یہ پتہ لگانے دوں گا کہ تم نے مجھے کچھ بتایا ہے۔۔یہ راز تمھارے

اور میرے درمیان ہی رہے گا۔۔میں کچھ نہیں بتاؤں گا اور ناں تم کچھ بتاؤ

www.kitabibasti.com

www.kitabibasti.com

گے۔۔۔ چلو بتاؤ اب۔۔۔ بخشو نے اسے جیولر کی دکان کے بارے میں بتادیا تھا جہاں چند دن پہلے فردوس اپنا لاکٹ اور جھمکے بیچ آئی تھی۔۔۔ منہاج اپنی گاڑی میں روانہ ہو گیا تھا۔۔۔ وہ اسی جیولر کی دکان میں آیا تھا۔۔ پوچھنے پر اس نے اسے بتایا تھاہاں چند دن پہلے ایک لڑکی اپنے جھمکے اور لاکٹ اس کے پاس رکھوا گئی تھی۔۔ کہ وہ دوبارہ آکر اس سے لے جائے گی۔۔۔ اول تو اس نے دینے سے انکار کردیا۔۔ مگر منہاج نے اسے دگنی رقم دی تو وہ راضی ہو گیا۔۔۔ منہاج کو فردوس کے وہ جھمکے اور لاکٹ مل گیا تھا۔۔۔ منہاج خوش ہوا اس نے یولر کو سخت سے منع کیا تھا کہ اگر وہ لڑکی اپنے زیور لینے آئے تو اسے اس بارے کچھ بھی ناں جتائے۔۔ اس نے حامی بھرلی تھی۔۔ منہاج خوشی خوشی حویلی روانہ ہوا۔۔ اس نے سوچا کہ وہ فردوس کو سرپرائز دے گا۔۔۔۔ یقیناً وہ

www.kitabibasti.com

www.kitabibasti.com

بہت خوش ہو گی۔۔۔ وہ خوش تھا کہ اسے فردوس کے جھمکے اور لاکٹ مل گیا ورنہ وہ خود کو کبھی بھی معاف نا کر پاتا۔۔۔۔ رات کو کھانے کے وہ کمرے میں آیا جیب سے فردوس کے جھمکے اور لاکٹ نکال کر اپنی الماری میں رکھا اور اسے لاک کر دیا۔۔۔ فردوس جب کمرے میں داخل ہوئی تو منہاج واش روم میں تھا۔۔ وہ کارپٹ پر بیٹھ کر کتاب کی یونہی ورق گردانی کرنے لگی۔۔ تبھی منہاج بھی تولیے سے اپنے بال خشک کرتے ہوئے واش روم سے نکلا غالباً وہ ابھی نہا کر باہر نکلا تھا۔۔۔ فردوس کو دیکھ کر اس نے تولیہ بیڈ کی سائیڈ پر اچھالا اور اپنی الماری کا دراز کھول کر اس سے ایک خالی لفافہ نکال کر وہ فردوس کے پاس آیا۔۔۔ یہ لو پورے میں لاکھ روپے ہیں۔۔ گن کے دیکھ لو پورے ہیں۔۔۔ فردوس نے اس کے ہاتھ سے لفافہ لے لیا۔۔۔ لفافہ کھول کر دیکھا تو اندر پانچ پانچ ہزار والے نوٹ کی گڈیاں تھیں۔۔۔ اس نے

www.kitabibasti.com

لفافہ بند کیا۔۔۔وہ بولی پورے بیس لاکھ روپے ہیں ناں۔۔اس سے کم ہوئے تو میں نہیں لوں گی۔۔۔یہ سن کر وہ مسکرایا۔۔نہیں پورے ہیں لاکھ روپے ہیں۔۔اگر کہو تو اس سے بھی زیادہ دے سکتا تمھارا شوہر کافی امیر بندہ ہے۔۔۔نہیں شکریہ تمھارا۔۔۔میرا حق مہر یہی بنتا ہے۔۔اور میرے لیے یہی کافی ہیں۔۔۔تمھارے احسانات کی مجھے ضرورت نہیں ہے۔۔۔

فردوس اٹھ گئی اور اپنی الماری کا دراز کھول کر اس میں وہ رقم رکھی۔وہ بیڈ پر بیٹھتے ہوئے بولا ویسے تم اتنی بڑی رقم کا کرو گی کیا؟میرا مطلب ہے کہ یہ اچانک تمھیں اپنا حق مہر کیسے یاد آگیا۔۔فردوس جو کہ ابھی کارپٹ پر بیٹھ کر کتاب کھولی تھی۔۔غصے سے کتاب پٹخی میں جو بھی کروں میری مرضی۔۔ تمھیں کوئی حق نہیں ہے مجھ سے سوال جواب کرنے کا۔۔۔اور ویسے بھی میرے پاس تمھاری اس شک کی بیماری کا کوئی علاج نہیں ہے۔۔۔۔۔وہ

www.kitabibasti.com

بات کو طول دیتے ہوئے بولا ویسے عجیب بات ہے تم

ہوں۔۔

اس نکاح کو مانتی نہیں مگر حق مہر کو مانتی ہو۔۔۔اور لے بھی لیا۔۔میں پوچھ سکتا ہوں؟؟۔منہاج نے شرارت سے کہا تو وہ جل کر بولی جی نہیں۔۔۔

فردوس سے کچھ ناں بن پڑا تو اٹھ کر لائٹ آف کی اور چادر تان کر لیٹ گئی۔۔

منہاج بے اختیار ہنس پڑا۔۔۔ویسے اچھی بات ہے۔۔آج حق مہر قبول کیا کل نکاح کو اور اس بندہ ناچیز کو بھی قبول کر لو گی۔۔فردوس نے چادر ہٹائی اور اٹھ کر بولی ہر گز بھی نہیں مر کر بھی نہیں۔۔ایسا کبھی بھی نہیں ہو گا سمجھے تم۔۔۔یہ کہہ کر وہ دوبارہ لیٹ گئی تھی۔۔منہاج ہنس پڑا تھا۔۔۔ صبح ناشتے سے فارغ ہوتے ہی وہ جلدی سے تیار ہوئی اور بخشو کیساتھ جیولر کی دکان کیطرف روانہ ہو گئی۔۔۔وہ نہیں جانتی تھی کہ زرا سا فاصلہ رکھ کر منہاج

www.kitabibasti.com

www.kitabibasti.com

بھی انکا پیچھا کر رہا تھا۔۔ فردوس نے رقم ساتھ کی تھی۔۔۔جب وہ جیولر کے پاس آئی اور اپنے زیورات مانگے تو اس نے وہی کہا جو منہاج نے اسے کہنے کو کہا تھا۔۔ کون تھا وہ؟؟ کیا آپ اسے کنارے ہیں؟؟؟ نہیں جی ہم نہیں جانتے۔۔۔ اپنے جھمکوں اور لاکٹ کا سوچ کر وہ رونے والی ہو گئی تھی۔۔۔۔ اس نے اپنے باپ کے گفٹ کیسے ہوئے جھمکے اور لاکٹ کھو دیا۔۔جب وہ باہر نکلی تھی۔۔ تو اسکی صورت دیکھ کر منہاج کو بہت دکھ ہوا تھا۔۔دل نے چاہا کہ ابھی جا کر اسے بتا دے کہ اسکے پاس ہی اسکے جھمکے اور لاکٹ!! مگر اس نے خود کو روک لیا تھا۔۔وہ مایوس سی گاڑی میں بیٹھی اور بخشو سے گاڑی حویلی لے جانے کا کہا۔۔۔ منہاج وہیں سے اپنے کام پر چلا گیا تھا۔۔۔ حویلی آکر بھی فردوس چپ چپ سی تھی۔امیراں نیلم کو بھی اسکی یہ چپ محسوس ہوئی تھی۔۔۔رات کو بالآخر امیراں بیگم نے ہی پوچھ لیا تھا کیوں بہو یہ کیا آج

www.kitabibasti.com

www.kitabibasti.com

تو نے چپ کا روزہ رکھ لیا ہے کیا؟؟۔۔۔آج کچھ بول بھی نہیں رہی۔۔۔؟ ساتھ منہاج بھی بیٹھا تھا۔۔جو فردوس ہیں جو دیکھ رہا تھا۔۔وہ جلدی سے بولی تھی۔۔وہ اماں جی میری طبیعت کچھ ٹھیک نہیں ہے اسی لیے بس۔۔۔۔ خیر تو ہے ناں کیا ہوا ہے تیری طبیعت کو؟؟امیراں بیگم صحیح معنوں میں پریشان ہو گئی تھی۔۔۔ نہیں نہیں اماں جی میں بالکل ٹھیک ہوں ۔۔آپ پریشان ناں ہوں۔۔۔اچھا جا کر آرام کر۔۔۔جی اماں جی۔۔۔

فردوس کمرے کیطرف بڑھ گئی۔۔۔۔دو دن تک وہ یونہی چپ چپ سی رہی تھی۔۔زیادہ کسی سے بات بھی نہیں کر رہی تھی۔۔ منہاج کو بھی اس کی یہ چپ بہت کھل رہی تھی۔۔وگرنہ تو وہ ہر وقت اس کے ساتھ منہ ماری کرتی رہتی تھی۔۔۔اور اسے اس کا لڑنا جھگڑنا اچھا لگتا تھا۔۔۔۔وہ اسے ہمیشہ لڑتی جھگڑتی ہنستی مسکراتی اور غصہ کرتی ہوئی ہی اچھی لگتی تھی۔۔۔۔

www.kitabibasti.com

www.kitabibasti.com

امیراں بیگم اور سردار صلاح الدین خان نے آپس میں مشاورت کر کے یہ طے کیا تھا کہ وہ اسی ہفتے سنیناں کے گھر جا کر باقاعدہ طور پر معراج اور سنیناں کی منگنی کر آئیں گے۔۔۔ سردار صلاح الدین خان نے فون کر کے سنیناں کے والدین کو بھی اپنے فیصلے سے آگاہ کیا تھا۔انھیں کیا پرابلم تھی۔۔ فور آ سے مان لیا تھا۔۔ حویلی میں شادی کی تیاریاں ابھی سے شروع ہو گئی تھیں۔۔۔ سردار صلاح الدین خان نے سوچا کہ اب ماسٹر عظیم احمد سے انکی رشتہ داری ہے تو انھیں حویلی بلا کر اس بات سے آگاہ کر دیں۔۔۔ سردار صلاح الدین خان نے ڈرائیور کو بھیج کر انھیں حویلی بلا لیا تھا۔۔۔ماسٹر عظیم احمد، فہیم اور نیک بخت آ گئے تھے۔۔امیراں بیگم ،اور سردار صلاح الدین خان نے انکا استقبال کیا تھا۔ باب وہ بیٹھے باتیں کر رہے تھے۔ فردوس کھڑکی میں کھڑی انھیں دیکھ رہی تھی۔ وہاں سب ہی موجود تھے۔۔ منہاج اور

www.kitabibasti.com

www.kitabibasti.com

معراج بھی۔۔۔یہ صحیح موقع تھا۔۔۔اس کے ذہن میں خیال آیا۔۔آج موقع بھی ہے اور

تھا۔۔۔

دستور بھی۔۔کیوں ناں آج میں منہاج صلاح الدین خان کا رازان سب کے سامنے فاش کر دوں۔۔۔ہاں یہ اچھا موقع ہے اس سے زیادہ اچھا موقع مجھے ۔۔پھر کبھی نہیں ملے گا۔۔۔۔اس نے چادر اوڑھی اور پھر خاموشی سے ہی وہاں سے نکل گئی تھی۔۔۔فردوس ماں باپ سے ملنے نہیں آئی تھی۔۔۔امیراں بیگم نے خیری سے کہا کہ وہ فردوس کو بلا لائے۔۔۔خیری چلی گئی تھی۔۔۔فردوس گاڑی سے نکلی۔اور اندر آ گئی۔۔۔۔نصیبو اسے دیکھ کر بولی۔۔۔فردوس نے چارپائی پر لیٹے ہوئے ابتہاج کو اٹھاتے ہوئے اسکا منہ چوم کر بولی۔۔انتظار کی گھڑیاں ختم ہو گئی ہیں۔۔ چلو گڈے اپنے اصلی گھر

www.kitabibasti.com

www.kitabibasti.com

جہاں ہر تمھارے دادادادی، چاچو اور تمھارے بابا تمھارا انتظار کر رہے ہونگے۔۔۔۔ چلو میرے ساتھ نصیبو۔۔۔۔ وہ نصیبو کا ہاتھ پکڑ کر لے جانے لگی تو نصیبو نے کہا مگر فری؟؟ اگر مگر کچھ نہیں انتظار کی گھڑیاں ختم ہو گئ ہیں۔۔اب وہ وقت آگیا ہے۔۔۔۔ اچھا مگر سامان تو اٹھا لینے دو۔۔۔ اسکی کوئی ضرورت نہیں ہے وہاں سب کچھ ہے۔۔۔۔ بس تم لوگوں کی کمی ہے۔۔ چلو آؤ۔۔وہ نصیبو کیساتھ گاڑی میں بیٹھ گئ تھی اور بخشو نے گاڑی حویلی کیطرف بڑھادی تھی۔۔ نصیبو ڈر رہی تھی۔۔۔ فردوس اسے تسلیاں دے رہی تھی۔۔۔۔ مگر وہ منہاج کے غصے کا سوچ کر ہی خوفزدہ ہو رہی تھی۔۔۔

تسلی دی تھی۔ چلو میرے ساتھ

گاڑی حویلی کے اندر داخل ہوئی تھی۔۔۔ فردوس کے پیچھے نصیبو بھی گاڑی

www.kitabibasti.com

www.kitabibasti.com

سے نکلی۔۔۔ملازمائیں نصیبو کو دیکھ کر

سر پھسر کرنے لگی تھیں۔فردوس نے اسکا ہاتھ پکڑ کر خیری واپس آگئی تھی۔۔کہاں ہے فردوس؟؟وہ ملکانی جی فردوس بی بی اپنے کمرے میں نہیں ہے۔۔۔کمرے میں

نہیں ہے؟؟پھر کہاں ہے؟؟؟پتہ نہیں جی میں نے انھیں ہر جگہ دیکھ لیا ہے مگر وہ کہیں بھی نہیں ہیں۔۔۔امیراں بیگم کیساتھ ساتھ سردار صلاح الدین خان،منہاج،ماسٹر عظیم احمد،فہیم،نیک بخت اور معراج بھی پریشان ہو گئے تھے۔۔۔منہاج نے کہا۔ابھی تو کمرے میں ہی تھی پھر کہاں گی۔۔۔؟؟اس سے پہلے کہ وہ لوگ فردوس کو ڈھونڈ نے نکل پڑتے۔۔فردوس خود ہی وہاں داخل ہوئی۔۔۔السلام علیکم!!!سب فردوس کو دیکھنے لگے۔۔۔اور اسکے ہاتھ میں بچہ؟؟؟یہ کس کا بچہ تھا۔۔سب ہی سوالیہ نگاہوں سے اسے

www.kitabibasti.com

www.kitabibasti.com

دیکھ رہے تھے۔۔۔امیراں بیگم نے کہا بہو یہ کس کا بچہ ہے؟؟؟فردوس آگے بڑھی اور امیراں بیگم کے پاس آئی اور بچہ اسے پکڑاتے ہوئے بولی اماں جی یہ آپکا پوتا ہے۔۔ابتہاج!!!!پوتا؟؟وہ بھی میرا؟؟امیراں بیگم کیسا تھ سب ہی کے منہ کھل گئے تھے۔۔کسی کی سمجھ میں کچھ بھی نہیں آرہا تھا۔۔۔

بہو کیا کہہ رہی ہو؟؟جی اماں جی یہ آپ ہی کا پوتا ہے۔۔آپ کے بڑے بیٹے منہاج صلاح الدین خان کا خون!!اس خاندان کا وارث۔۔۔کسی کی سمجھ میں کچھ نہیں آرہا تھا خود کہ منہاج بھی سمجھنے سے قاصر تھا۔۔۔امیراں بیگم کبھی منہاج کو تو کبھی ہاتھوں میں پکڑے اس بچے کو دیکھتی جو ہو بہو منہاج ہی کی کاپی تھا۔۔منہاج نے غصے سے کہا کیا بکواس کر رہی ہو تم؟؟۔۔۔

سردار صلاح الدین خان نے کہا بیٹا یہ تم کیا کہہ رہی ہو؟؟جی بابا میں اب کہہ رہی ہوں یہ آپ لوگوں کا پوتا اور منہاج کا بیٹا ہے۔۔۔۔مگر کیسے؟؟ابھی

www.kitabibasti.com

بتاتی ہوں۔۔۔آجاؤ نصیبوں۔۔ تبھی وہاں ڈرتی ڈرتی نصیبو آئی تھی۔۔سب ہی نصیب کو دیکھنے لگے۔ کسی کہ سمجھ میں کچھ نہیں آرہا تھا

تھی۔۔البتہ منہاج سب سمجھ گیا تھا اسکے چہرے پر پسینہ آگیا تھا۔۔۔

فردوس گویا ہوئی بابا میرے خیال سے اب آپکو اور زیادہ لا علم نہیں رکھنا چاہیے۔۔آپ اپنے بیٹے پر اندھا اعتماد کرتے ہیں۔۔باپ انھیں فرشتہ صفت انسان سمجھتے ہیں

مگر یہ تو درندہ صفت انسان ہے۔۔۔اس نے آپکی آنکھوں میں کئی سالوں تک دھول جھونکے رکھا۔۔اب وقت آگیا ہے کہ آپ کو اصلیت سے آگاہ کر دیا جائے۔۔دراصل اس بچے کی ماں نصیبو ہے۔۔اور باپ منہاج صلاح الدین خان!!!!!منہاج غصے سے دھاڑا بکواس بند کرو فردوس!!!کیوں بکواس بند کرو۔ہاں!!کیوں کروں بند؟؟کیا کرلوگے تم؟؟؟تم کر ہی کیا سکتے ہو

www.kitabibasti.com

؟؟مارو گے مجھے ؟؟تومارو مگر میں اب خاموش نہیں رہوں گی ۔۔۔ بابا

دراصل اس کے نصیبو کیساتھ تعلقات رہے ہیں ۔۔۔ بلکہ نصیبو کیااور بہت

سی لڑکیوں کیساتھ اس کے تعلقات رہے ہیں ۔۔ فردوس نے پوری بات

انھیں بتادی ۔۔۔ بابا اس شخص نے نصیبو کو شادی کے سہانے خواب

دکھائے ۔۔ پھر اسے استعمال کرنے کے بعد اسے ویرانے میں پھینک دیا ۔۔۔

تاکہ کسی کو اسکی اصلیت پتہ ناں چل جائے ۔۔۔ سردار صلاح الدین خان نے

نصیبو سے کہا کیا یہ سچ ہے لڑکی ؟؟؟ نصیبو نے جھکے سر کیساتھ کہا ۔۔ جی سردار

جی ۔۔ منہاج غصے سے اسکی طرف بڑھا تیری تو میں !!! نصیبو ڈر کر فردوس

کے پیچھے چھپ گئی تھی ۔۔۔ بابا یہ جھوٹ بول رہی ہے بکواس کر رہی ہے یہ

۔۔۔ فردوس نے کہا بابا اگر آپکو یقین نہیں آرہا تو آپ اماں جی سے پوچھ لیں

یہ بھی جانتی تھیں کہ منہاج کے لڑکیوں کے ساتھ تعلقات رہے ہیں ۔۔۔

www.kitabibasti.com

سر دار صلاح الدین خان نے امیراں بیگم کو دیکھا جو یہ سن کر سٹپٹا گئی تھی۔۔۔ سر دار صلاح الدین خان غصے سے غرایا کیا یہ سچ ہے امیراں؟؟؟

امیراں بیگم ڈر گئی زندگی میں پہلی بار اس نے سر دار صلاح الدین خان وا تنے غصے میں دیکھا تھا۔امیراں نے ڈرتے ڈرتے کہا بچ بچ جی سر دار جی۔۔۔

سر دار صلاح الدین خان نے غصے سے اپنی مٹھیاں بھینچ لی تھیں۔۔سب بے بنے کھڑے تھے۔۔۔منہاج نے کہا بابا یہ سب جھوٹ ہے یہ لڑکی بکواس کر رہی ہے۔۔ناں جانے کس کا بچہ اٹھا کر لائی ہے۔۔اور اسے

میرا بچہ کہہ رہی ہے۔۔ تیری تو میں۔۔۔ منہاج نصیبو کو مارنے کو لپکا۔۔ اس سے پہلے کہ وہ نصیبہ کو مارنے کو جاتا۔ سر دار صلاح الدین خان سے اسے بازو سے پکڑ کر اپنی طرف متوجہ کیا اور اگلے ہی لمحے حیرت اور بے یقینی سے سب کی آنکھیں اور منہ کھل گئے تھے۔۔۔ سر دار صلاح الدین خان نے

منہاج کو ایک زوردار تھپڑ دے ماری تھی۔۔۔ نصیبو ڈر کر فردوس کے پیچھے ہی چھپ گئی تھی۔۔۔ فردوس مسکرائی تھی آج اس شخص کا احتساب ہونے والا تھا۔۔۔۔ منہاج بے یقینی کے عالم میں اپنے باپ کو دیکھ رہا تھا جس نے اس پر ہاتھ اٹھایا تھا۔۔ تم نے مجھے کسی کو منہ دکھانے کے لائق نہیں چھوڑا۔۔۔۔ فردوس نے کہا بابا اس نے صرف نصیبو یا پھر دوسری لڑکیوں کیساتھ ہی برا نہیں کیا بلکہ اس نے میرے ساتھ بھی برا کیا۔۔۔ اس نے فائق بھائی کیساتھ مل کر مجھے دھوکے سے اٹھوایا اور مجھے شہر کے جا کر مجھ سے زبردستی نکاح کیا۔۔۔ فردوس نے پوری بات ان سب کو بتادی تھی۔۔۔ سب گنگ کھڑے تھے۔۔ کسی کو یقین ہی نہیں آرہا تھا۔۔۔ فردوس رو رہی تھی۔۔۔ اور منہاج کا سر جھک گیا تھا۔۔۔ اس نے مجھے ہر جگہ بدنام کردیا کہ میں کسی لڑکے کیساتھ بھاگ گئی تھی۔۔ مگر ایسا نہیں تھا

www.kitabibasti.com

بابا۔۔۔اسی نے ہی مجھے اغواء کیا تھا۔۔۔۔اور اپنی عزت کھو جانے کے ڈر

سے میں نے مجبوراً اُس درندے سے نکاح کرلیا۔۔۔۔۔ورنہ آج میری

حالت بھی نصیبو کیطرح ہوتی۔۔۔۔ معراج نفرت سے اپنے بڑے بھائی کو

دیکھنے لگا۔۔ شرم وندامت سے نیک بخت، معراج،اور ٹیم کا سر جھک گیا

تھا۔۔ آج حقیقت آشکار ہو چکی تھی۔۔۔۔ سردار صلاح الدین خان ایک

،ہارے ہوئے جواری کیطرح فردوس کے پاس آئے اور اس کے سر پر ہاتھ

رکھتے ہوئے بولے۔بیٹا تمھارا جو نقصان ہوا ہے میں اسکی بھرپائی تو نہیں کر

سکتا۔۔ مگر اتنا ضرور کروں گا جو ہوا وہ ہو چکا مگر اب وہی ہو گا جو تم چاہو

گی۔۔اب

تمھاری مرضی کے بغیر کچھ بھی نہیں ہو گا۔۔۔بیٹا ہمیں معاف کر دینا ہم

نہیں جانتے تھے کہ ہم آستین کا سانپ پال رہے ہیں۔۔۔ کم از کم اب تمھیں

www.kitabibasti.com

www.kitabibasti.com

انصاف ضرور ملے گا۔۔ یہ وعدہ ہے تم سے سردار صلاح الدین خان کا۔۔۔ منہاج سر جھکائے خاموش کھڑا تھا۔۔۔ فہیم، نیک بخت، ماسٹر عظیم احمد اور معراج سے ادھر مزید کھڑا رہنا مشکل ہوتا تھا۔۔انھیں منہاج صلاح الدین خان سے بے حد نفرت محسوس ہو رہی تھی۔۔ خاص کر معراج کو۔۔ جو اسکے بھائی کی منگیتر کو زبردستی اٹھا کر اسکے ساتھ نکاح کر لیا تھا۔۔۔ سردار صلاح الدین خان نے فردوس کے سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا بیٹا تم انھیں لیکر کمرے میں جاو۔۔۔ ہم مل بیٹھ کر اس مسئلے کا حل نکالتے ہیں۔۔۔ فردوس نے امیراں بیگم سے بچے کو لیا اور نصیبو کو لیکر مہمان والے کمرے میں چلی گئی۔۔۔ سردار صلاح الدین خان منہاج پر برس پڑا تھا۔۔۔ ایسی تو میں نے تمھاری تربیت نہیں کی تھی۔۔ پھر اتنے گھٹیا کیسے نکلے تم؟؟ کہ اپنے چھوٹے بھائی کی منگیتر کیساتھ ہی زبردستی نکاح کر لیا۔۔ شرم نہیں آئی یہ سب کرتے

www.kitabibasti.com

www.kitabibasti.com

ہوئے اور کتنی ڈھٹائی سے تم نے ہماری آنکھوں میں آنکھیں ڈال ہم سے جھوٹ بولا اور اس معصوم بچی کے اجلے کردار کو داغدار بنا دیا۔۔۔۔میں یہ سوچ کر بھی شرم آ رہی ہے کہ تم میرے بیٹے ہو۔۔۔سردار صلاح الدین خان بے سدھ صوفے پر ڈھے سے گئے تھے۔۔امیراں بیگم نے اسے تسلی دینے کو آگے بڑھی تو سردار صلاح الدین خان نے اسے بھی جھاڑ پلا دی۔۔۔ دور رہو مجھ سے یہ سب تمھاری وجہ سے ہوا ہے۔۔تم ہی اس کے کالے کرتوتوں پر پردہ ڈالتی رہی اگر شروع ہی سے تم مجھے بتا دیتی تو آج یہ دن ناں دیکھنا پڑتا۔۔۔امیراں بیگم سر جھکا گئی تھی زندگی میں اس نے کبھی بھی سردار صلاح الدین خان کو اتنے غصے میں نا دیکھا تھا۔۔۔رات کے کھانے پر کوئی بھی نہیں آیا تھا۔۔منہاج اکیلا ہی کھانے کی میز پر بیٹھا تھا۔۔۔۔۔۔

سردار صلاح الدین خان کمرے میں پریشان بیٹھا تھا کہ اب وہ گاؤں والوں

www.kitabibasti.com

سے کیا کہے گا۔۔۔کیسے اپنے بیٹے کا گناہ چھپائے گا۔۔۔دوسروں کے فیصلے کرنے والا اب کیسے اپنے بیٹے کا فیصلہ کر سکے گا۔۔۔اس بچے کا کیا کرے گا جو منہاج صلاح الدین خان کا بیٹا اور اسکا خون تھا۔۔۔ منہاج کھانا کھائے بغیر ہی کمرے میں چلا آیا۔۔۔فردوس کمرے میں نا تھی۔۔۔وہ بے چینی سے اسکا انتظار کرنے لگا۔۔ مگر بے سود وہ کمرے میں ناں ائی۔۔۔خالی کمرہ اسے کاٹ کھانے کو دوڑ رہا تھا۔۔۔وہ بے چینی سے کروٹیں بدلنے لگا۔۔۔ مگر نیند اسکی آنکھوں سے کوسوں دور تھی۔۔۔فردوس نصیبو کیساتھ مہمان والے کمرے میں موجود تھی۔۔۔ نصیبو تم فکر ناں کرو۔۔باب سب کچھ طے پا گیا ہے۔۔۔ تمھاری اور منہاج کی شادی کے علاوہ بابا کی پاس اور کوئی دوسرا راستہ نہیں بچا ہے۔۔۔ تم بیٹھو میں ابھی آئی۔۔۔فردوس کمرے سے نکل کر سیدھی سردار صلاح الدین خان کے کمرے میں چلی آئی تھی۔۔۔ارے

www.kitabibasti.com

فردوس بیٹا آؤ آؤ۔۔۔فردوس اندر چلی آئی۔۔امیراں بیگم بیڈ پر خاموش سی بیٹھی تھی۔۔۔۔۔۔بیٹا میں بہت شرمندہ ہوں جو کچھ منہاج نے کیا وہ انتہائی غلط تھا میں اس کی طرف سے تم سے معافی مانگتا ہوں۔۔بابا آپ مجھے شرمندہ ناں کریں۔۔آپ میرے بابا ہیں۔۔۔سردار صلاح الدین خان ہلکے سے مسکرایا۔۔۔فردوس نے کہا بابا کیا ہم نصیبو اور منہاج کی شادی نہیں کروا سکتے ؟؟نصیبو کی اس نے زندگی برباد کر دی ہے۔۔اب کون اس سے شادی کرلگا۔۔۔اور ویسے بھی اب تو وہ منہاج کے بچے اور خاندان کے وارث کی ماں بن گئی ہے۔۔ابتہاج آپ لوگوں کا خون ہے۔۔اتنا تو اسکا حق بنتا ہے ناں۔۔۔آپ اسکی شادی منہاج سے کروا کر اسے اپنی بہو بنالیں۔۔۔۔اس طرح لوگوں کی زبانیں بھی خاموش ہو جائیں گی۔۔۔۔یہ سن کر امیراں بول پڑی۔۔۔وہ نصیبو،نوکرانی میری بہو بنے گی ؟؟میرے بچے کی

www.kitabibasti.com

بیوی بنے گی۔۔اسکی اوقات ہے۔۔؟امیراں بیگم حقارت سے بولی تو سردار صلاح الدین خان نے کہا تم اپنا منہ بند رکھو۔۔اس معاملے میں تمھارا کوئی تعلق نہیں ہے۔۔۔اس نے امیراں بیگم کو جھاڑ پلا دی۔۔۔وہ فردوس کی طرف متوجہ ہو کر بولا۔۔بیٹا اگر میں تمھاری بات مان بھی لوں تو پھر تمھارا کیا ہو گا۔۔اس طرح سے تو وہ لڑکی تمھاری سوتن بن جائے گی۔۔۔ بابا اب میں منہاج کیساتھ نہیں رہنا چاہتی۔۔میں منہاج سے طلاق لینا چاہتی ہوں۔۔امیراں بیگم کی حیرت سے آنکھیں کھل گئی تھیں۔۔سردار صلاح الدین خان کچھ دیر توقف کے بعد بولا ٹھیک ہے بیٹا جیسے تمھاری مرضی۔۔ جو تم چاہو گی اب وہی ہو گا۔۔۔فردوس خوش ہو گئی تھی۔۔بہت شکریہ بابا۔۔فردوس کمرے سے نکل گئی تھی۔۔۔امیراں بیگم تڑپ کر بولی۔۔یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں۔۔آپ فردوس کو طلاق دلوائیں گے؟؟ہاں اور اسی

www.kitabibasti.com

میں ہی بہتری ہے۔۔اسے فردوس جیسی پاکباز لڑکی کی قدر ہی کہاں تھی۔۔۔

وہ اس کے لائق ہی نہیں تھا۔۔اسکے لائق نصیبو جیسی ہی لڑکی ہی ہے۔۔۔

سردار صلاح الدین خان خاموشی سے لیٹ گیا تھا۔۔اور امیراں بیگم غصے سے

اسے دیکھنے لگی۔۔۔اسے سردار صلاح الدین خان کا یہ فیصلہ بالکل بھی پسند

نہیں آیا تھا۔۔۔اسے نصیبو قطعی بھی پسند نہیں تھی۔۔وہ اسے بہو کیسے تسلیم

کر سکتی تھی۔

ساری رات منہاج پریشانی سے سو ہی نہیں سکا تھا۔۔۔فردوس نصیبو کیساتھ

ہی مہمان والے کمرے میں سو گئی

تھی۔ فہیم اور نیک بخت بہت شرمندہ تھے اور رہی سہی کسر ماسٹر عظیم

احمد نے انھیں خوب بے عزت کر کے پوری

کر دی تھی۔۔۔۔معراج بھی بہت شرمندہ تھا۔۔اسکے دل میں منہاج کے

www.kitabibasti.com

لیے نفرت ہی نفرت تھی۔۔ایک بار پھر

اسکے دل میں فردوس کے لیے نرم جزبات جاگ گئے تھے۔۔۔سردار صلاح الدین خان نے ناشتے کی میز پر ہی اپنا فیصلہ سنا دیا تھا۔۔البتہ منہاج اپنے کمرے میں ہی تھا وہ ناشتے پر نہیں آیا تھا۔۔کہ منہاج اور نصیبو کا سادگی سے نکاح ہوگا اور منہاج کو فردوس کو طلاق دینی ہوگی۔۔اس فیصلے سے معراج بہت خوش ہوا تھا۔۔۔ایک اور موقع ملا تھا اسے فردوس کو پانے کا۔۔۔

ناشتے سے فارغ ہونے کے بعد فردوس اپنے کمرے میں داخل ہوئی۔۔

منہاج واش روم میں تھا۔۔فردوس بہت خوش تھی۔۔۔آج اسکی خواہش پوری ہونے جارہی تھی وہ اپنے مقصد میں کامیاب ٹھہری تھی۔۔۔وہ الماری سے اپنے کپڑے وغیرہ نکالنے لگی۔۔۔منہاج واش روم سے نکلا اور فردوس کو اپنا سامان اور کپڑے نکالتے دیکھ کر وہ تیزی سے اسکے پاس آیا۔۔یہ کیا کر

رہی ہو تم؟؟اپنا سامان نکال رہی ہوں اس کمرے سے۔۔۔کیوں؟؟الماری خالی کرنی ہے۔۔۔کس لیے؟؟فردوس نے اپنے کپڑے نکالے اور اسے جواب دیے بغیر جانے لگی تو منہاج نے آگے آکر اسکا راستہ روک لیا۔۔میں تم سے پوچھ رہا ہوں کہ یہ کہاں لیکر جا رہی ہو؟؟وہ بولی آپ سے کمرے میں ۔۔۔مگر تمھارا کمرہ تو یہ ہے۔۔۔کمرہ تھا مگر اب یہ کسی اور کا ہے۔۔کیا مطلب ہے تمھاری اس بکواس کا؟؟؟مطلب یہ کہ آج کے بعد یہ کمرہ تمھارا اور نصیبو کا ہو گا۔بابا نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ تمھاری اور نصیبو کی شادی ہو گی۔۔اسی لیے۔۔اب ہٹو راستے سے اور مجھے جانے دو۔۔۔یہ سن کر ہی وہ بلبلا اٹھا تھا اور فردوس کا راستہ روک لیا۔تم یہاں سے کہیں نہیں جاؤ گی سمجھیں تم...میں تمھیں یہاں سے کہیں نہیں جانے دوں گا۔۔۔وہ چیخ کر بولی ہٹو میرے راستے سے۔۔۔ہرگز بھی نہیں۔۔۔میں کہہ رہی ہوں ہٹو

www.kitabibasti.com

سامنے سے۔۔۔مگر منہاج اسکے بازو سے پکڑ کر اسے واپس زبردستی کمرے میں لے جانے لگا تو فردوس چیخنے لگی۔۔ چھوڑو میرا بازو

منہاج!! تم ہر بار میرے ساتھ زبردستی نہیں کر سکتے۔۔۔ تبھی سردار صلاح الدین امیراں بیگم کیساتھ وہاں ایا۔۔ چھوڑدو اسکا ہاتھ۔۔۔ باپ کی آواز سن کر ہی منہاج نے اسکا ہاتھ چھوڑ دیا تھا۔۔۔ تم اب کی بار اسکے ساتھ ہر بار کی طرح زیادتی نہیں کر سکتے۔۔۔ وہ فردوس سے بولے بیٹا تم جاؤ جو بھی چیز لینی ہے وہ لو اور جاؤ یہاں سے۔۔۔ فردوس مسکرا کر بولی جی بابا۔۔۔

فردوس کمرے سے نکل گئی تھی۔۔۔اور منہاج سر جھکا گیا۔۔۔ سردار صلاح الدین خان نے کہا میں نے گاؤں میں اعلان کروا دیا ہے کہ کل تمھارا اور نصیبو کا نکاح ہے۔۔ تیار رہنا تم۔۔۔ یہ کہہ کر سردار صلاح الدین خان امیراں بیگم کے ساتھ وہاں سے چلا گیا تھا۔۔۔اور منہاج بے بسی سے وہیں

www.kitabibasti.com

www.kitabibasti.com

بیڈ پر بیٹھ گیا۔۔فردوس دوسرے کمرے میں سیٹل ہو رہی تھی۔۔منہاج خاموشی سے بیٹھا فردوس کو اپنی چیزیں سمیٹتے دیکھ رہا تھا۔۔وہ بے بس تھا۔۔کچھ نہیں کہہ سکتا تھا۔۔۔فردوس بہت خوش تھی۔۔۔وہ سامان سمیٹتے ہوئے گنگنا بھی رہی تھی۔۔اسکے ہونٹوں پر مسکراہٹ دیکھی جاسکتی تھی۔

فردوس نے اپنی کوئی چیز بھی وہاں نا چھوڑی تھی۔۔۔فردوس کے بغیر اسکا کمرہ اور اسکی دل بالکل خالی ہو گیا تھا۔۔رات کو وہ بیڈ پر لیٹا نیچے کارپٹ کو دیکھ رہا تھا جہاں چند دن پہلے اسکی فردوس سویا کرتی تھی۔۔جو کسی نا کسی بات پر اس سے منہ ماری کرتی تھی۔۔کسی نا کسی بات پر اسکی اس کے ساتھ نوک جھونک چلتی رہتی تھی اور وہ اس سے خوب محفوظ ہوتا تھا۔۔۔رات کا پہر تھا اور یہ خالی کمرا اسے کاٹ کھانے کو دوڑ رہا تھا۔کمرہ اسے کاٹ کھانے کو دوڑ رہا تھا۔وہ کتنا خوش تا فردوس کو پا کر۔۔مگر اب اسے ڈر لگنے لگا تھا کہ کہیں

www.kitabibasti.com

فردوس کو وہ کھوناں دے۔۔۔وہ کمرے سے نکل آیا اسکا ارادہ فردوس سے

معافی مانگ کر اسے منانا تھا۔۔اور اس نصیبو جیسی بلا سے چھٹکارا پانا تھا اسے

نصیبو سے اس وقت شدید نفرت محسوس ہو رہی تھی کہ یہ کہاں سے بیچ میں آ

ٹپکی۔۔۔کتنا خوش تھا ہو فردوس کے ساتھ بے شک اسکے تعلقات فردوس

کیساتھ خوش گوار ناں تھے۔۔مگر وہ اس کے ساتھ بہت خوش تھا۔۔۔اس

کا دل چاہ رہا تھا کہ ابھی جا کر وہ نصیبو کا گلہ دبا دے۔۔وہ فردوس کے کمرے

کے دروازے کے باہر کھڑا تھا تبھی اسے اپنے پیچھے سردار صلاح الدین خان

کی آواز سنائی دی۔۔کیا کر رہے ہو تم یہاں آدھی رات کو؟؟۔۔۔منہاج نے

پلٹ کر دیکھا سردار صلاح الدین خان نے غصے سے اسے گھور رہا تھا۔۔۔وہ وہ

بابا۔۔۔مم میں۔۔۔منہاج سے جواب نہیں بن پا رہا تھا۔۔۔کہ وہ اپنے باپ

سے کیا کہے۔۔۔جاؤ یہاں سے اور آئندہ مجھے اس کمرے کے دروازے کے

www.kitabibasti.com

پاس بھی نظر ناں آؤ۔۔۔۔جی بابا۔۔ یہ کہہ کر منہاج وہاں سے چلا گیا۔۔۔
سر دار صلاح الدین خان اپنے کمرے میں آگیا۔۔۔وہ بڑ بڑا رہا تھا۔۔ کیا ہوا
ہے سر دار جی۔۔۔۔آپ غصے میں لگ رہے ہیں۔۔امیر اں بیگم نے اسے
بڑ بڑاتے دیکھ کر پوچھا۔۔۔اس بد بخت کیوجہ سے پریشان ہوں۔۔ کسی کو منہ
دکھانے کے قابل نہیں چھوڑا۔۔۔ کتنی پیاری اور خوبصورت بیوی ملی تھی
اسے مگر وہ ناشکرا اور بد بخت لڑکا۔۔۔اب پچھتا رہا ہے۔۔اسکے دروازے پر
کھڑا تھا۔۔اب کیوں پچھتا رہا ہے۔۔؟ اسے یہ سب پہلے سوچنا چاہیے تھا ناں
؟؟ کون پاکباز لڑکی ایسے زانی مرد کو اپنا شوہر تسلیم کر سکتی ہے۔۔؟ ناں جانے
اس حویلی میں کیا کچھ ہوتا رہا اور میں لاعلم ہی رہا۔ سچ پوچھو تو میراں بیگم تم بھی
اپنے بیٹے کے گناہوں میں برابر کی شریک ہو۔۔۔اگر تم اپنے بیٹے پر شیر کی
نظر رکھی ہوتی تو آج ہمیں یہ دن ناں دیکھنا پڑتا۔۔۔امیر اں بیگم شر مندہ سی

www.kitabibasti.com

ہو گئی تھی۔۔وہ منمنائی سردار جی فردوس سے شادی کے بعد اس نے یہ سب کام چھوڑ دیے تھے۔۔۔ہاں مگر یہ بھی تو

دیکھو کہ وہ لڑکی ہے کیسی؟؟؟۔۔۔امیراں بیگم خاموش ہو گئی تھی۔۔۔وہ رات منہاج نے سمجھو کانٹوں کے بستر پر گزاری تھی۔۔وہ سخت بے چین تھا۔۔ناشتے کی میز پر سب جمع تھے۔۔۔منہاج بھی کار بیٹھ گیا تھا۔۔سب اس سے خفا تھے کوئی بھی اس سے بات نہیں کر رہا تھا۔۔منہاج خاموشی سے ناشتہ کرنے لگا۔۔۔سردار صلاح الدین خان گویا ہوا میں نے سنیناں اور معراج کی منگنی کی تاریخ آگے بڑھا دی ہے۔۔اب اگلے مہینے کو یہ منگنی ہو گی۔۔امیراں بیگم بولی۔۔مگر کیوں سردار جی۔۔۔؟؟ہاں تمھارے بڑے بیٹے کی شادی جو ہے۔۔۔۔ تبھی فردوس بول پڑی بابا آپ ایسا کریں کہ اس شادی کے بھی دو تین آگے بڑھا دیں۔۔۔کیوں بیٹا۔۔۔؟؟منہاج ناشتہ

www.kitabibasti.com

چھوڑ کر فردوس کو دیکھنے لگا۔۔۔وہ بابا کیا ہے ناں کہ میں چاہ رہی تھی کہ ہم ان دونوں کی دھوم دھام سے شادی کریں۔۔گاؤں والوں کو اور برادری کے سبھی لوگوں کو بلائیں تاکہ انھیں بھی اس شادی کی خبر ہو ورنہ پہلے کی طرح کہیں پھر سے ناراض ناہو جائیں۔۔۔برادری کا سن کر امیراں بیگم بول پڑی۔۔اے ہے بہو کیا کہہ رہی ہو تم ؟؟ناک کٹوانی ہے کیا میری بھری برادری میں۔۔کیا کہیں گے وہ لوگ کہ میں اپنے بیٹے کی دوسری شادی کروا رہی ہوں اور وہ بھی ان پڑھ نوکرانی سے۔۔۔وہ لوگ تو ہنسیں گے مجھ پر ۔۔۔ناک کٹ جائے گی میری۔۔۔۔سردار صلاح الدین خان نے غصے سے کہا تو یہ پہلے سوچنا چاہیے تھا ناں !!فردوس بیٹا آپکا جو دل چاہے۔۔وہ کرو جس کو بلانا ہے بلاؤ۔۔میری طرف سے کھلی آزادی ہے۔بہت شکریہ باہل۔۔۔فردوس خوش ہو گئی تھی۔البتہ امیراں بیگم کا منہ بن گیا تھا۔

www.kitabibasti.com

شکریہ

منہاج کا دل ناشتے سے اچاٹ ہو گیا تھا۔۔۔۔۔۔فردوس نے شادی کی

تیاریاں شروع کر دی تھیں۔۔منہاج کا بس نہیں چل رہا تھا۔وہ بہت مجبور

ہو گیا تھا اور فردوس اس کی اسی مجبوری کا فایدہ اٹھا رہی تھی۔۔۔وہ پوری

حویلی کو برقی

قمقموں سے سجوا رہی تھی۔۔۔اور یہ سب وہ اپنی نگرانی میں ہی کروا رہی

تھی۔۔۔وہ ملازماؤں کے سر پر کھڑی برقی قمقموں لگوا رہی تھی۔۔ہاں ہاں

ٹھیک سے لگانا۔۔کام میں کوئی کمی بیشی نہیں ہونی چاہیے۔۔۔وہ جو نہی پلٹی

اپنے پیچھے منہاج کو کھڑا پایا۔۔۔فردوس اسے دیکھ کر گھبرا گئی تھی وہ وہاں

سے جلدی سے جانے لگی تو منہاج نے اسکا بازو پکڑتے ہوئے دانت پیس کر

بولا بڑی خوش ہو رہی ہو تم۔۔۔فردوس نے اسکی گرفت سے اپنا بازو

www.kitabibasti.com

چھڑاتے ہوئے کہا چھوڑو مجھے۔۔اور بھی بہت سے کام کرنے ہیں۔۔وہ اپنا بازو اسکی گرفت سے چھڑا کر وہاں سے چلی گئی تھی۔۔۔وہ کھڑا اسے جاتا دیکھنے لگا۔۔۔سب تیاریاں مکمل ہو گئی تھیں۔۔۔فردوس ملازموں کو حکم دے رہی تھی۔۔ تبھی خیری نے آکر کہا فردوس بی بی وہ آپ کے ماں باپ اور بھائی آپ سے ملنے آئے ہیں۔۔۔کہاں ہیں؟؟وہ جی آپکے ہی کمرے میں بٹھا آئی ہوں۔۔اچھا ٹھیک ہے یہ کہہ کر فردوس آگے بڑھ گئی تھی۔۔وہ کمرے میں داخل ہوئی تو اسکے ماں باپ اور بھائی وہیں موجود تھے۔۔السلام علیکم بابا۔۔وعلیکم السلام کیسی ہے میری بیٹی۔۔۔جی باب بالکل ٹھیک ہوں میں۔۔۔فردوس نے ماں اور بھائی کو دیکھا جو سر جھکائے شرمندہ سے کھڑے تھے۔۔۔نیک بخت نے اسکے آگے ہاتھ جوڑے تو وہ تڑپ گئی تھی۔۔فوراً ماں کے گلے لگ گئی تھی۔۔۔دونوں ماں بیٹی رو رہی تھیں۔۔

www.kitabibasti.com

نیک بخت اس سے اپنے رویے کی معافی مانگ رہی تھی۔۔ فہیم نے بھی اس سے معافی مانگی تھی۔۔اور فردوس نے ان دونوں کو عاف کر دیا تھا۔سب کچھ ٹھیک ہو گیا تھا۔فردوس بہت خوش تھی۔سارے گلے شکوے شکایتیں دور ہو گئی تھیں۔۔بھائی نے اسے گلے سے لگا کر پیار کیا تھا۔۔فہیم اور ماسٹر عظیم احمد کمرے سے نکل گئے تھے۔۔اب فردوس اور نیک بخت ہی تھیں۔۔نیک بخت نے بالآخر کہہ ہی فیا۔۔ گری سنا ہے کہ منہاج کی نصیبو سے شادی ہو رہی ہے۔۔جی اماں آپ نے ٹھیک سنا ہے۔۔۔اور شادی بھی میں ہی کروا رہی ہوں۔۔۔دیکھ پتر بے شک اس نے تیرے ساتھ اچھا نہیں کیا پر وہ تجھ سے محبت بھی بہت کرتا ہے۔۔تجھے نہیں معلوم اس دن جب تجھے پتہ نہیں کیا ہو گیا تھا تب وہ تیرے لیے بے حد پریشان تھا۔۔مت کر ایسا فری۔۔ اب جب کہ نکاح ہو گیا ہے تو اسے نبھا۔۔اللہ نے نکاح میں بڑی طاقت رکھی

ہے۔۔۔ نہیں اماں میں اس شخص کو کبھی بھی معاف نہیں کر سکتی جو کچھ اس نے میرے ساتھ کیا۔۔وہ جیسا بھی ہے تیرا شوہر ہے فری۔۔ تم اسکی دوسری شادی کروا کرا اپنے ہی پاؤں پر کلہاڑی مار رہی ہے۔۔ خود پر سوتن لا رہی ہے۔۔مت بھول کہ نصیبو منہاج کے بیٹے کی ماں بن گئی ہے جو اس خاندان کا وارث ہے اب۔۔اور منہاج کبھی بھی یہ نظر انداز نہیں کرے گا۔۔۔ماں کی بات سن کر وہ مسکرائی۔۔اماں میں کونسا اسکے ساتھ پوری زندگی رہوں گی۔۔۔ کیا مطلب ہے تیرا؟؟ میں منہاج سے طلاق لے رہی ہوں۔۔نیک بخت نے دہل کر کہا تو پاگل ہو گئی ہے فردوس؟؟ اماں جی پلیز طلاق لینے میں ہی میرے لیے بھلائی اور اب آپ زیادہ پریشان نا ہوں آئیں میرے ساتھ ۔۔وہ ماں کو لیکر کمرے سے نکل آئی۔فردوس نصیبو کے کمرے میں آئی تو وہ ابتہاج کو سلا رہی تھی۔۔ سو گیا ہے کیا؟؟ ہاں ابھی سویا ہے۔۔ فردوس

www.kitabibasti.com

نے جھک کر ابتہاج کا گال چوما۔۔ پھر نصیبو سے بولی سب تیاریاں مکمل ہو گئی ہیں۔۔ کل تمھاری اور منہاج کی شادی ہے۔۔ نصیبہ اسے دیکھنے لگی۔۔ نصیبو میں نے جو تم سے وعدہ کیا تھا وہ پورا کر دی ہے۔اب تم اس حویلی کے بڑے بیٹے کی ہونے والی ہو۔ہاں فردوس شاید میں تمھارا یہ احسان زندگی بھر ناں اتار سکوں۔۔ کیسی باتیں کر رہی ہو گی۔۔ تم میری دوست ہو۔۔۔ نصیبو نے اسے دیکھ کر کہا فری ایک دوست ہونے کے ناطے یہ کہہ رہی ہوں منہاج سے طلاق ناں لو۔۔۔ وہ جیسا بھی ہے مگر ہے تو تمھارا

شوہر ناں۔۔ خدا کے لیے ایسا مت کرو اپنے فیصلے پر نظر ثانی کرو۔۔ فردوس مسکرائی یہ تمھیں اور ماں کو کیا ہو گیا ہے ابھی وہ بھی ایسی ہی باتیں کر رہی تھی۔۔ میں نے بہت سوچ سمجھ کر یہ فیصلہ کیا ہے۔۔اب تم کچھ بھی ناں بولو۔۔ بس اچھا اچھا سوچو کل تمھارا نکاح ہے۔۔۔ زیادہ ٹینشن نا لو۔۔ کیا تم

www.kitabibasti.com

www.kitabibasti.com

منہاج سے طلاق کے بعد دوسری شادی کرلو گی؟؟ ہر گز بھی نہیں مجھے مردوں سے اور شادی سے ایک نفرت سی ہو گئی ہے۔۔اب میں اپنی پوری زندگی اس گاؤں کے لوگوں کی فلاح و بہبود کے لیے وقف کر دوں گی۔۔

نصیبہ نے بے بسی سے اسے دیکھا۔۔اسے سمجھانا فضول تھا۔۔اب وہ کسی کی بھی نہیں سننے والی تھی۔۔ادھر جب برادری والوں کو منہاج کی دوسری شادی کا پتہ چلا تو اول تو انھیں یقین ہی ناں آیا کہ یہ سچ ہے۔۔سب لوگوں نے تیاری باندھی اور روانہ ہو گئے۔۔۔معراج کو پتہ چل گیا تھا کہ فردوس منہاج سے طلاق لے گی تو اس نے یہ فیصلہ کیا کہ وہ فردوس سے شادی کرے گا۔۔۔۔رات ہو چکی تھی۔۔حویلی میں رونق سی لگی ہوئی تھی۔۔

فردوس نے اپنے دونوں ہاتھوں میں مہندی لگوائی تھی۔۔فردوس صوفے پر بیٹھی تھی۔۔خیری اور دوسری ملازمائیں ارد گرد کھڑی باتیں کر رہی

www.kitabibasti.com

تھیں۔۔ مہندی والی لڑکی اب نصیبو کو ہاتھوں اور پاؤں پر مہندی لگوا رہی تھی۔۔ فردوس ان کیساتھ ہنسی مذاق کر رہی تھی۔۔ منہاج اپنے کمرے کی کھڑکی میں کھڑا یہ سب دیکھ رہا تھا۔۔ فردوس نے کہا ویسے مہندی میں رنگ کافی ہے۔۔۔ یہ سن کر خیری نے کہا بی بی جی ہمارے ہاں کہتے ہیں کہ جس لڑکی کی مہندی کا رنگ تیز آئے تو سمجھو اسکی ساس اس سے بہت محبت کرتی ہے۔۔۔ اچھا!!! فردوس حیران ہو کر بولی چلو پھر تم بھی آ کر مہندی لگوا کو دیکھتے ہیں کہ تمھاری مہندی کا رنگ کیسا آتا ہے۔۔ اور تمھاری ساس تم سے کتنی محبت کرتی ہے۔۔۔۔ ناں بی بی جی میری مہندی کا رنگ جتنا بھی آئے میری ساس مجھ سے کبھی بھی محبت نہیں کر سکتی۔۔۔ اسکی بات پر فردوس ہنس پڑی۔۔ اور خیری کے ناں ناں کرنے کے باوجود بھی فردوس نے اسکے ہاتھوں اور پاؤں پر مہندی لگوالی تھی۔۔۔۔ سردار صلاح الدین خان اپنے

www.kitabibasti.com

کمرے میں بیٹھا تھا کمرے میں فردوس کیساتھ باقی سب لوگوں کی بھی ہنسی

اور باتیں کرنے کی آواز صاف سنائی دے رہی تھیں۔۔۔ سردار صلاح الدین

خان نے امیراں بیگم سے کہا گھر میں کتنی رونق لگی ہے ناں امیراں بیگم !!!

۔۔۔امیراں بیگم جل کر بولی۔۔ہاں میرے بچے کی زبردستی شادی جو ہو رہی

ہے۔۔۔۔سردار صلاح الدین خان بولا فردوس کے جانے کے بعد یہ حویلی

سنسان سی ہو جائے گی۔۔۔اس حویلی کی ساری رونقیں بھی اسکے ساتھ چلی

جائیں گی۔۔۔ کتنی رونق ہے ناں فردوس کے دم سے۔۔۔سچ پوچھو تو مجھے

بھی پہلے بہت برا لگا تھا جب منہاج فردوس سے نکاح کر کے اسے یہاں کے

آیا تھا۔۔ مگر پھر اس بچی نے اپنی محبت سے میرا دل جیت لیا۔ بہو نہیں بلکہ بیٹی

کی طرح ہمارا اور اس حویلی کا خیال رکھا۔۔وہ چاہتی تو بہت کچھ غلط کر سکتی

تھی۔۔ مگر نہیں اس بچی نے ایسا نہیں کیا۔۔۔ ہر بار ہماری عزت بچائے

www.kitabibasti.com

www.kitabibasti.com

رکھی۔میرا دل بالکل بھی نہیں چاہ رہا کہ فردوس اس حویلی سے جائے۔۔مگر

ہم کیا کر سکتے ہیں۔۔اب اسکا منہاج کیساتھ رہنا ممکن ہی نہیں ہے۔۔۔پی

بار امیراں بیگم نے کہا اب کہا آپ نے۔۔وہ جیسی بھی تھی مگر دل کی بہت

صاف تھی۔۔بجو بات کہتی تھی منہ پر ہی کہتی تھی۔بدل تو میرا بھی بڑا اداس

ہو رہا ہے۔میں بھی نہیں چاہتی کہ وہ اس حویلی سے جائے مگر میں کیا کر سکتی

ہوں۔بیگم اب کیا ہو سکتا ہے یہ سب تمھارے اپنے بیٹے کے کرتوتوں کیوجہ

سے ہو رہا ہے۔۔۔۔۔۔۔ان دنوں میں منہاج چپ چپ سا رہنے لگا

تھا۔۔کسی سے بات بھی نہیں کر رہا تھا۔۔بس کمرے میں ہی بند رہنے لگا

تھا۔۔۔آج ان کا نکاح تھا۔۔فردوس صبح سویرے

ہی اٹھ گئی تھی۔۔اسے بہت سے کام کرنے تھے۔۔۔وہ نصیبہ کے تمام

کپڑے لیکر منہاج کے کمرے میں داخل ہوئی۔۔منہاج بیڈ پر بیٹھا بڑی

www.kitabibasti.com

www.kitabibasti.com

معصومیت سے اسے ہی دیکھ رہا تھا جو الماری میں نصیبو کے کپڑے رکھ رہی تھی۔۔۔ کپڑے رکھ کر وہ کمرے سے نکل گئی۔۔۔اپنی الماری سے امیراں بیگم کے دیے وہ تمام زیورات لیکر وہ واپس منہاج کے کمرے میں آئی تو دروازے پر ہی اسے امیراں بیگم مل گئی۔یہ کیا ہیں بہو۔۔اماں جی یہ آپ کے دیے ہوئے زیورات ہیں۔۔ کہاں لے جا رہی ہو انھیں۔۔۔فردوس مسکرا کر بولی اسے نصیبو کی الماری میں رکھنے جا رہی ہوں۔۔یہ تو تمھارے زیور ہیں ناں ؟؟میرے تھے اماں جی اب یہ نصیبو کے ہیں۔۔۔میرا اب اس حویلی کی کسی چیز پر کوئی بھی حق نہیں ہے۔۔کمرے میں بیٹھا منہاج انکی باتیں سن رہا تھا۔۔۔ مگر بہو یہ تو خاندانی زیورات ہیں۔۔ تم نصیبو کو کیسے دے سکتی ہو۔۔۔کیوں اماں جی کیا نصیبو ان زیورات کے لائق نہیں ہے ؟؟۔۔۔ امیراں بیگم خاموش ہو گئی تھی۔۔۔فردوس زیورات لیکر کمرے میں چلی

www.kitabibasti.com

www.kitabibasti.com

آئی۔۔۔فردوس نے ایک نظر منہاج پر ڈالی اور پھر زیورات الماری میں رکھنے لگی۔۔۔امیراں بیگم تیار ہو گئی تھی۔۔ سردار صلاح الدین خان بھی تیار ہو کر بیٹھک چلا گیا تھا۔۔ مہمانوں کے آنے کا سلسلہ شروع ہو گیا تھا۔۔۔

فردوس نصیبو کے کمرے میں داخل ہوئی۔ نصیبو کے چہرے سے ہی لگ رہا تھا کہ وہ بہت خوش ہے۔۔۔فردوس نے کہا دلہن کی تیار ہو جایے۔۔ مہمان آرہے ہیں۔۔ چلو اٹھو اور جا کر تیار ہو جاو۔۔ابتہاج کی فکر نا کرو وہ سو رہا ہے۔ نصیبو مسکراتی ہوئی واش روم میں گھس گئی۔۔۔فردوس کمرے سے نکلی تو امیراں بیگم نے اسے بلا کر دو سوٹ دیے تھے ایک نصیبو کا سرخ جوڑا اور دوسرا منہاج کا سفید کلف لگا کاٹن کا سوٹ دیتے ہوئے کہا یہ ان دونوں کو دے او اور کہو کہ جلدی سے تیار ہو جائیں۔۔ مہمان آرہے ہیں۔۔جی اماں جی۔۔۔فردوس کو خوش دیکھ کر امیراں بیگم بڑائی خوش تو دیکھو کیسے ہو رہی

www.kitabibasti.com

ہے بے وقوف لڑکی۔۔اپنے شوہر کی دوسری شادی کروا رہی ہے۔۔۔۔۔وہ منہاج کا جوڑا لیے کمرے میں داخل ہوئی تو منہاج بیڈ پر ہی خاموش سا بیٹھا تھا۔۔فردوس اسکا جوڑا بیڈ پر اسکے سامنے رکھتے ہوئے مسکرا کر بولی۔۔دلہا جی یہ آپکے کپڑے ہیں جلدی سے تیار ہو جایے مہمان آ چکے ہیں۔۔منہاج نے ایک نظر مسکراتی ہوئی فردوس کو دیکھا اور نگاہیں پھیر لیں۔۔۔فردوس نے مسکرا کر کہا جب میں آؤں تو تم مجھے تیار ملو سمجھ گئے۔۔۔دلہا جی یہ کہہ کر وہ ہنستی ہوئی کمرے سے نکل گئی تھی۔۔۔منہاج بے بسی سے سامنے رکھے جوڑے کو دیکھنے لگا جو اسے اپنے کفن سے زیادہ اور کچھ ناں لگ رہا تھا۔۔۔

آہستہ آہستہ سارے مہمان آ چکے تھے۔۔فردوس نصیبو کو تیار کرنے لگی۔۔

جب وہ اسے تیار کر چکی تو آئینے میں اسکا عکس دیکھتے ہوئے بولی ماشاءاللہ تم تو بہت ہی پیاری لگ رہی ہو۔۔دیکھو زرا خود کو آئینے میں۔۔۔نصیبو خود کو

www.kitabibasti.com

آئینے میں دیکھ کر شرما گئی تھی۔۔ تبھی امیراں بیگم کمرے میں داخل ہوئی وہ فردوس کو اسی حلیے میں دیکھ کر بولی ارے بہو تم ابھی تک تیار نہیں ہوئی۔۔ باہر سارے مہمان آچکے ہیں۔۔جی اماں جی بس ابھی تیار ہوتی ہوں۔۔بس نصیبو کو تیار کر رہی تھی۔۔آپ بتائیں پیاری لگ رہی ہے ناں۔۔۔امیراں بیگم نصیبو کو دیکھ کر منہ بنا گئی۔۔فردوس نے کہا بتائیں ناں اماں جی کیسی لگ رہی ہے۔۔۔ہاں وہاں اچھی لگ رہی ہے۔۔فردوس مسکرائی تھی۔۔امیراں بیگم اسے جلدی تیار ہونے کی تاکید کرتی کمرے سے نکل گئی تھی۔فردوس بھی تیار ہونے کی غرض سے کمرے سے نکلی یہاں سے جاتے ہوئے اس نے ادھ کھلے دروازے سے منہاج کے کمرے میں جھانکا۔۔۔سامنے ہی منہاج بالکل تیار بیڈ پر خاموش سا بیٹھا تھا۔۔یہ دیکھ کر فردوس مسکرائی تھی۔۔وہ فل میں بولی منہاج صلاح الدین خان تمھیں یوں بے

www.kitabibasti.com

بس دیکھ کر میرے دل کو بڑا سکون مل رہا ہے۔۔وہ مسکراتی ہوئی تیار ہونے اپنے کمرے میں چلی گئی۔۔۔۔معراج بھی تیار ہو کر بیٹھک چلا گیا تھا۔۔۔

امیراں بیگم اپنی برادری کی تمام خواتین سے مل رہی تھی۔۔امیراں بیگم کے چہرے کا رنگ زرد پڑ گیا تھا۔۔وہ ان کے سوالوں کے جوابات سے ڈر رہی تھی کہ وہ انکو کیا جواب دے گی کہ وہ اپنے بیٹے کی دوسری شادی کیوں کروا رہی ہے۔۔؟؟سب سے ملنے کے بعد آخر میں وہ اپنی ماں سے ملی تو تو نانی اماں امیراں بیگم پر برس پڑی کہ وہ کیوں منہاج کی دوسری شادی کروا رہی ہے اتنی پیاری بیوی تو تھی اسکی۔۔۔کیوں کروا رہی ہے دوسری شادی۔۔اور کون ہے وہ لڑکی جس سے منہاج دوسری شادی کر رہا ہے ؟؟جب انھوں نے سامنا کہ وہ نصیبو نامی لڑکی سے شادی کر رہا ہے جو پہلے اس حویلی میں نوکرانی ہوا کرتی تھی انھیں یقین ہی نا آیا۔۔۔آخر ایک نوکرانی سے منہاج شادی

کیوں کر رہا ہے ؟؟؟۔۔۔ویسے ہے کہاں تیری بڑی بہو۔۔۔جی میں ابھی بلاتی ہوں۔۔۔ تبھی فردوس وہاں آئی تھی۔۔لائٹ بلیو کلر کے انتہائی خوبصورت سے جوڑے میں وہ قیامت ڈھا رہی تھی۔۔۔لو وہ اگئی۔۔۔اسے دیکھتے ہی سب کے منہ کھل گئے تھے۔۔بقہ بڑے دل سے تیار ہوئی تھی۔۔ برادری کی تمام خواتین ایک بار پھر جل کر خاک ہوئی تھیں۔۔۔السلام علیکم ۔۔۔فردوس نے نانی کیساتھ سب کو سلام کیا۔۔وعلیکم السلام۔۔نانی نے اسے گلے سے لگا لیا تھا۔۔ماشاءاللہ بہت پیاری لگ رہی ہو۔۔۔شکریہ نانی اماں۔۔۔مت پوچھ کہ میں نے تجھے کتنا یاد کیا تھا۔فردوس مسکرائی تھی۔ تبھی منہاج بھی نانی اماں سے ملنے وہاں آیا مگر سامنے

یاد کیا تھا۔فردوس پر جب نظر پڑی تو وہ اپنی نظریں اس پر سے ہٹا ناں سکا۔۔۔ وہ بلاشبہ بہت ہی خوبصورت لگ رہی تھی۔۔۔سب ہی کی نگاہوں کا وہ ہی

www.kitabibasti.com

مرکز بنی ہوئی تھی۔۔۔ان لوگوں کی سمجھ میں نہیں آرہا تھا کہ کوئی لڑکی اتنی خوش کیسے

ہو سکتی ہے جب اسکا شوہر دوسری شادی کر رہا ہو۔۔۔مگر ادھر تو اسے پرواہ ہی نہیں ہے دیکھو تو سہی کتنی خوش لگ رہی ہے۔۔لگ ہی نہیں رہا کہ اسکا شوہر دوسری شادی کر رہا ہے۔۔۔برداری کی خواتین کھسر پھسر کر رہی تھیں ان سے یہ سب ہضم ہی کہاں ہو رہا تھا۔۔۔نانی ماں اب منہاج کو ڈانٹ رہی تھی کہ اتنی خوبصورت بیوی ہونے کے باوجود بھی وہ کیوں دوسری شادی کر رہا ہے۔۔۔دیکھ تو سہی میری بچی کتنی خوبصورت اور معصوم ہے۔۔۔منہاج نے نگاہ اٹھا کر اس معصوم اور خوبصورت لڑکی کو دیکھا تھا۔۔۔نانی اسے برا بھلا کہہ رہی تھی اور وہ خاموشی سے اسکی ڈانٹ سن رہا تھا۔۔۔فردوس نے دیکھا کہ منہاج اسے ہی دیکھے جا رہا ہے تو ہو نانی اماں سے

www.kitabibasti.com

www.kitabibasti.com

اجازت لیکر وہاں سے چلی آئی تھی۔۔۔فردوس نے دیکھا کہ امیراں بیگم کی بہنیں اور بھابھیاں اسے گھیرے میں لیے کھڑیں اس کا مذاق اڑا رہی تھیں کہ وہ اپنے بیٹے کی شادی ایک ملازمہ سے کروا رہی ہے۔۔۔وہ اس پر ہنس رہی تھیں اس پر فقرے اچھال رہی تھیں۔۔امیراں بیگم بڑی سکی محسوس کر رہی تھی وہ وہاں سے جان بچا کر جانے لگی تو اسکی بڑی بھابھی نے اسکا ہاتھ پکڑ لیا

ارے امیراں جاتی کہاں ہو۔پہلے بتاؤ تو صحیح کہ اپنے بیٹے کی دوسری شادی کیوں کروا رہی ہو۔۔۔ویسے تو بڑا اتراتی پھرتی تھی میری بہو ایسی میری بہو ویسی۔۔۔۔۔ چلو اگر دوسری شادی کروانی ہی تھی تو کم از کم اپنے معیار کی ہیں تو ڈھونڈ لیتی جا کر نوکرانی کو ہی بہو بنا لیا۔ کہیں کوئی گڑبڑ تو نہیں ہے ؟؟۔۔امیراں بیگم کا چہرہ سرخ پڑ گیا تھا۔ تبھی فردوس وہاں چلی آئی تھی۔ وہ غصے سے امیراں بیگم کا ہاتھ اسکی گرفت سے چھڑاتے ہوئے کہا امی

www.kitabibasti.com

www.kitabibasti.com

جی میرے خیال سے آپ لوگ شادی اٹینڈ ہی کرنے آئے ہیں۔۔ تو شادی اٹینڈ ہی کریں تو بہتر ہے اب یہ اچھا تو نہیں لگتا ناں کہ آپ لوگ دوسروں کی پرائیویسی میں زبردستی گھس جائیں۔۔ جس کام کے لیے آپ لوگوں کو بلا گیا ہے

وہی کریں۔۔ اور رہی بات دوسری شادی کی تعبیر ایک کی مرضی ہے وہ چاہے دو شادیاں کرے یا چار۔۔ اس سے آپ لوگوں کو کیا تکلیف ہے۔۔ شادی میرا شوہر کر رہا ہے اور تکلیف آپ وگوں کو ہو رہی ہے۔۔۔ ویسے کچھ لوگوں کو شرم نہیں آتی دوسروں کے معاملات میں ٹانگ اڑانے کو اپنا فرض عین سمجھتے ہیں۔۔۔ میرے خیال سے آپ لوگ شادی پر آئیں ہیں تو شادی کو انجوائے کریں۔۔ اور کسی کے ذاتی معاملات میں انٹرفیر ناں کریں۔۔ بہت شکریہ آپ لوگوں کا۔۔۔ آیئے اماں جی۔۔ یہ کہہ کر وہ امیراں بیگم کو لیکر

www.kitabibasti.com

وہاں سے چلی گئی اور وہ بس ایک دوسرے کا منہ

ہی دیکھتے رہ گئیں۔

امیراں بیگم کی آنکھوں میں آنسو آ گئے تھے۔۔۔اسکا سر فخر سے بلند ہو گیا تھا

آج فردوس نے اسکی عزت کی لاج رکھی تھی۔۔۔وہ بری نہیں تھی وہ بہت

اچھی لڑکی تھی۔۔۔امیراں بیگم نے محبت سے فردوس کو دیکھتے ہوئے کہا بہو

آج تم نے میری عزت کی لاج رکھ لی۔۔۔آج تم نے انھیں جواب دے کر

صحیح معنوں میں اپنی بہو ہونے کا حق ادا کر دیا۔۔۔انھیں تو میری عزت کی

دھجیاں اڑانے کا موقع مل گیا تھا۔۔اگر تم ناں آتی وہ لوگ تو منہ پھاڑے

کھڑی تھیں۔۔فردوس مسکرائی اماں جی میرے آپ لوگوں کیساتھ ہزار

اختلافات ہوں مگر میرے لیے سب سے پہلے اس حویلی کی عزت عزیز ہے

اور پھر اور کچھ۔۔میرے لیے سب سے پہلے آپ اور پھر اور کچھ ہے۔۔مجھے

www.kitabibasti.com

آپ لوگوں کی

عزت عزیز ہے اماں جی۔۔۔امیرں گی۔امیراں ٹیم نے اسے خود سے لگا کر

سکا تھاچوہ سا تھا۔۔وہ فردوس کو ڈھیروں دعائیں دینے لگی۔۔فردوس

مسکرائی تھی۔۔۔فردوس وہاں سے چلی گئی۔۔امیراں بیگم کھڑی اسے

جاتا دیکھ رہی تھی۔اسکے

دل سے بے اختیار اسکے لئے دعائیں نکلی تھیں۔۔یااللہ اس لڑکی کو ہمیشہ خوش

رکھنا۔۔۔فردوس مہمانوں سے مل رہی تھی تبھی اس کے پاس خیری آگئی

تھی۔۔خیری کو دیکھ کر فردوس مسکرائی تھی۔۔اتنے عرصے میں اسکی خیری

اور دوسری ملازماؤں کیساتھ بڑی اچھی دوستی ہو گئی تھی اور وہ سب بھی

فردوس کو کان سے زیادہ عزیز رکھتی تھیں۔۔فردوس نے کبھی بھی ان

کیساتھ مالک اور نوکر کا فرق نہیں رکھا تھا۔۔یہی وجہ تھی وہ کھل کر فردوس

www.kitabibasti.com

www.kitabibasti.com

کیساتھ اپنی بات شیئر کرتی تھیں۔۔۔ خیری نے میک اپ کرر کھا تھا اور ساتھ میں گہرے رنگ کی لپ اسٹک بھی لگار کھی تھی۔۔۔ ارے واہ خیری!! بڑی خوبصورت لگ رہی ہو تم تو آج۔۔۔۔۔ خیری شر ما گئ تھی۔۔ یہ دیکھ کر فردوس ہنسی تھی۔۔۔ بتبھی امیراں بیگم نے خیری کو آواز لگائی۔۔ خیری او خیری۔۔۔ مگر وہ سن ہی کہاں رہی تھی۔۔ امیراں بیگم غصے بولی کم بخت منحوس کا شوہی اپنا ہے۔۔۔ دیکھو تو سہی کتنا تیار شیار ہو کر آئی ہے۔۔ جیسے اسکی شادی ہو رہی ہو۔۔۔۔ فردوس نے کہا ویسے خیری تمھاری مہندی کا رنگ تو کافی گہرا آیا ہے۔۔ اسکا مطلب ہے کہ تمھاری ساس تم سے بہت محبت کرتی ہے۔۔۔ ارے کہاں بی بی جی ہماری قسمت ایسی کہاں۔۔۔

فردوس اسکی حالت دیکھ کر ہنس پڑی تھی۔۔ دور سے امیراں بیگم کی بہنیں اور بھابھیاں فردوس کو خیری کیساتھ دیکھ رہی تھیں۔۔ رشیدہ نے کہا بڑی ہی

www.kitabibasti.com

منہ پھٹ اور اکڑ والی ہے امیراں کی بہو۔۔ مغرور کہیں کی۔۔۔ کہیں سے نہیں لگ رہا کہ اسکا شوہر دوسری شادی کر رہا ہے۔ دیکھو تو سہی کتنی خوش نظر آرہی ہے۔۔ کہیں سے نہیں لگ رہا کہ اس پر سوتن آرہی ہے۔۔۔۔ دوسری عورت جل کر بولی۔۔۔ ارے کہاں فکر ہو گی۔۔ اس حویلی پر تو اس کا راج ہے فکر کہاں ہو گی۔۔ دیکھا نہیں تھا کیسے امیراں اسکے پیچھے دم ہلاتی گئی تھی۔۔۔۔۔ وہ سب حسد کا شکار ہو رہی تھیں۔۔۔۔ امیراں بیگم خیری کے پاس آئی تھی۔۔ منحوس میں کب سے تجھے آوازیں دے رہی ہوں تجھے سنائی نہیں دے رہا؟؟ خیری ڈر کر بولی وہ ملکانی جی مجھے آواز نہیں آئی تھی۔۔۔ چل آ چکے کر مہمانوں کو پانی جوس کا پوچھ۔۔ جی ملکانی جی۔۔۔ خیری چلی گئی۔۔ امیراں بیگم فردوس سے بولی جا ہو جا کر نصیبو کو دیکھ مہمان آ کے ہیں۔۔ مولوی صاحب بھی بس آتا ہی ہو گا۔۔۔ جی اماں جی۔۔ یہ

www.kitabibasti.com

کہہ کر فردوس آگے بڑھ گئی۔۔۔ کہ راستے میں اسے فوزی مل گئی۔۔اسے دیکھ کر فردوس نے مروتا اسکا حال پوچھ لیا ارے کیسی ہو فوزی تم؟؟ میں ٹھیک ہوں۔۔تو بتا۔ کیسی ہے۔۔۔۔۔ فوزی کی گفتگو سے ہی اسکی جہالت واضح نظر آ رہی تھی۔ فردوس فوزی کے بارے سب کچھ جانتی تھی۔۔ فردوس مسکرا کر بولی تمھیں کیسی نظر آ رہی ہوں۔۔ فوزی اسے

www.kitabibasti.com

دیکھتے ہوئے بولی لگ تو ٹھیک ہی رہی ہو۔۔۔ہاں تو پھر ظاہر ہے میں ٹھیک ہی ہو ناں۔۔۔ فوزی نے ادھر ادھر دیکھا اور پھر آپ سے مطلب کی بات پر آتے ہوئے بولی ویسے کتنے دکھ کی بات ہے ناں کہ منہاج دوسری شادی کر رہا ہے۔۔۔ ویسے سچی بتاؤں وہ آدمی ہے ہی ایک نمبر کا دھوکے باز اور مکار شخص۔۔ بڑا دل پھینک آدمی ہے۔۔ کسی پر بھی اسکا دل سجاتا ہے۔۔ میرے

www.kitabibasti.com

ساتھ بھی اسکا چکر چلا تھا۔۔۔ناں جانے اور کتنی لڑکیوں کیساتھ اسکا چکر چلا ہو گا۔۔۔ گھٹیا دھوکے باز انسان۔۔۔خاص نے تمھارے ساتھ بھی دھوکہ کیا۔۔اب جب تم سے دل بھر گیا تو وہ دوسری شادی رچانے جا رہا ہے۔۔۔

منہاج ادھر سے گزر رہا تھا کہ فوزی کی باتوں پر وہ ٹھٹھک کر وہیں ہی رک کر اسکی باتیں سنے لگا تھا۔ویسے میں تو کہتی ہوں کہ تم اس سے طلاق لے لو۔۔اسے کوئی حق نہیں ہے تمھیں یو خود کیساتھ زبردستی باندھ کر رکھنے کا۔۔۔بے شرم انسان۔۔۔مجھے تو اس سے سخت نفرت محسوس ہوتی ہے۔۔۔فردوس مسکرائی تھی وہ سب سمجھ گئی تھی۔۔۔منہاج نے غصے سے اپنی مٹھیں ماں

بھینچ لی تھیں۔۔اسکا دل چاہا کہ ابھی جا کر وہ فوزی کا گلہ دبا دے جو فردوس کو اس سے بد ظن کر رہی تھی مگر فردوس کا جواب سن کر فوزی تو فوزی منہاج

بھی حیران رہ گیا تھا۔ دیکھو فوزی منہاج کیسا انسان ہے میں اسے اچھے طریقے سے جانتی ہوں۔ تمھیں کوئی حق نہیں ہے کہ تم اسکے خلاف باتیں کرو۔ چیہ اسکی زندگی ہے چاہے دو شادیاں کرے یا پھر چار!! اسکی اپنی مرضی ہے۔۔ مجھے اس سے کوئی پرابلم نہیں ہے۔ یہ میرا اور میرے شوہر کا پرسنل میٹر ہے اور مجھے بالکل بھی پسند نہیں کہ کوئی ہمارے پرسنل میٹر میں دخل اندازہ کرے۔۔۔ بہتری اسی میں ہے کہ جس کام کے لیے آئی ہو وہی کرو۔ یہ کہہ کر فردوس وہاں سے چلی گئی تھی۔۔ اسے جاتا دیکھ کر فوزی نفرت سے بولی گھمنڈی مغرور کہیں کی۔۔۔۔ تبھی منہاج وہاں آیا تھا اور غصے سے فوزی کا بازو دبوچا کیا بکواس کر رہی تھی تم فردوس کیساتھ ہاں بولو ؟؟؟ تم کیا سمجھ رہی تھی کہ ایسا کر کے تم فردوس کو مجھ سے بد ظن کر دو گی۔۔ تو ان لو فوزی وہ تمھاری طرح گھٹیا لڑکی نہیں ہے۔۔ اسے سب پتہ

www.kitabibasti.com

کہ کیا اچھا ہے اور کیا برا اسے انسانوں کو پر لکھنا آتا ہے۔ چوہ تم لڑکی جیسی واہیات لڑکی کو اچھی طرح سے جانتی ہے۔۔ ائندہ احتیاط کرنا اور میری بیوی سے دور رہنا جس کام کیلیے آئی ہو وہی کرو اور حد سے زیادہ تجاوز ناں کرو آئی بات سمجھ میں یہ کہہ کر منہاج نے نفرت سے اسکا بازو جھٹکا اور وہ اسے چلا گیا۔۔ فوزی نفرت سے اسے جاتا تکنے لگی۔۔۔۔۔ مولوی صاحب آ گیا تھا۔۔۔ بسب جمع ہو چکی تھے۔۔۔ فردوس نصیبو کو بھی لے آئی تھی۔۔ نصیبو منہاج کیساتھ بیٹھی تھی اور سردار صلاح الدین خان کے کہنے پر مولوی صاحب نے انکا نکاح پڑھانا شروع کر دیا تھا۔ نصیبو کو دیکھ کر سب باتیں بنانے لگے تھے کہ یہ تو امیراں بیگم کی بڑی بہو سے زیادہ خوبصورت بھی نہیں ہے۔۔۔ اس سے تو ہزار درجے بڑی بہو خوب صورت اور پڑھی لکھی ہے۔۔۔ امیراں

www.kitabibasti.com

www.kitabibasti.com

بیگم اپنے پیچھے لوگوں کی باتیں سن رہی تھی۔۔ منہاج دل شکستہ سا بیٹھا تھا جب مولوی سنے اس سے اسکی رضامندی پوچھیں تو وہ سامنے کھڑی فردوس کو دیکھنے لگا تھا جو اسے دیکھ کر مسکرا رہی تھی۔۔۔ سردار صلاح الدین خان نے کہا مولوی صاحب تم سے کچھ پوچھ رہا ہے؟؟؟ باپ کی آواز سے وہ ہوش میں آیا تھا اور دل پر پتھر رکھ کر وہ اس نکاح کے لیے اقرار کر گیا تھا۔۔۔ نکاح کے ہوتے ہی ہر طرف مبارک باد کا شور اٹھ گیا تھا۔۔۔ فردوس نے نصیبو کو گلے سے لگا کر مبارک باد دی تھی۔۔ سب حیرانگی سے فردوس کی اپنی سوتن کے لیے محبت دیکھ رہے تھے۔۔۔ باقی خواتین بھی امیراں بیگم کو مبارک باد دے رہی تھیں۔۔۔ سب کا منہ میٹھا کیا جا رہا تھا۔۔۔ فردوس نے ایک لڈو لیا اور نصیبو کا منہ میٹھا کیا اور ایک لڈو لیکر وہ منہاج کے سامنے آ گئی وہ مسکرا کر لڈو اسکے ہونٹوں کیطرف بڑھاتے ہوئے بولی نکاح مبارک ہو دلہا جی۔۔

www.kitabibasti.com

www.kitabibasti.com

لیجئے منہ میٹھا کریں۔۔منہاج کبھی اپنے اتنے نزدیک کھڑی فردوس کو دیکھا تو کبھی اسکے ہاتھ میں پکڑی مٹھائی کو اس کے ہاتھ سے مٹھائی کھانا تو اس کے لیے بڑی خوشی کی بات تھی اس نے اپنا منہ کھولا تھا اور فردوس نے اسے مٹھائی کھلائی تھی۔۔فردوس نے نصیبو کو اٹھایا اور کمرے میں لے آئی۔۔پورا کمرہ خوبصورتی سے سجایا گیا تھا۔۔۔بیڈ پر گلاب کی پتیاں بکھری پڑی تھیں۔۔۔فردوس نے نصیبو کو بیڈ پر بٹھایا اور مسکرا کر بولی۔۔شادی مبارک ہو آج میں بہت خوش ہوں نصیبو۔چنصیبو مسکرائی تھی۔۔۔اور بولی ابتہاج کو ادھر لے آؤ۔۔۔فردوس ے کہ اس کی گھرناں کروآن رات وہ میرے ساتھ سوے گا تم بے فکر ہو آج تمھاری شادی کی پہلی رات ہے تم فکرا سے انجوائے کرو۔۔نصیبو شرم سے لال ہو گئی تھی جس پر فردوس نے قہقہہ لگایا تھا۔۔میں چلتی ہوں دلہا میاں بس آتا ہی ہو گا۔۔۔آل دا

www.kitabibasti.com

www.kitabibasti.com

بیسٹ۔۔۔یہ کہہ کر فردوس کمرے سے نکل گئی تھی۔۔اور منہاج کا سوچ کر ہی نصیبو کا دل

دھڑکنے لگا تھا۔۔۔ تبھی منہاج کمرے میں داخل ہوا تھا۔۔اسے دیکھتے ہی نصیبو نے اپنا سانس روک لیا تھا۔۔۔ منہاج نے آتے ہی غصے سے جوتے اتار پٹخ دیے تھے۔۔بوہ کمرے کا ایک ایک سامان اٹھا کر پھینکنے لگا تھا۔۔ نصیبو اسے اس طرح جنونی دیکھ کر خوفزدہ ہو گئی تھی۔۔۔وہ غصے سے بپھرا اس کے پاس آیا تھاوہ پانا سانس روک چکی تھی۔۔چاس نے جنونی انداز میں اسکا بازو دبوچا اور کاہ تم کیا سمجھتی ہو کہ فردوس کیساتھ مل کر یہ سارا پلان بنا کر مجھ سے شادی کر کے تم جیت گئی ہو؟؟۔۔ہر گز بھی نہیں تم نے فردوس کیساتھ مل کر یہ منصوبہ بنایا تھا ناں مگر میں بھی اتنی آسانی سے تم دونوں کو نہیں چھوڑوں گا۔۔ساری زندگی تباہی کر دی تم نے میری۔۔۔ کتنا خوش تھا میں

www.kitabibasti.com

فردوس کیساتھ۔۔۔تم کیا سمجھتی ہو کہ اب تم میری بیوی بن گئی ہو؟۔۔ مگر میں تمھیں اپنی بیوی کا رتبہ ہر گز نہیں دوں گا۔۔۔میں نے یہ شادی صرف اور صرف بابا کی دھمکی کیوجہ سے کی ہے اگر میں شادی نا کرتا تو اس حویلی سے پوری جائیداد سے مجھے عاق کر دیا جاتا۔۔۔میرا دل تو چاہ رہا ہے کہ میں تمھارا گلہ گھونٹ دوں۔۔۔نصیبہ رونے لگی تھی۔۔ منہاج نے اسکا بازو چھوڑ دیا۔۔ بہت غلط کیا تھا جو میں سے تمھیں زندہ چھوڑ دیا۔۔کاش کہ میں تمھیں جان سے مار دیتا تو آج مجھے یہ دن تو نا دیکھنا پڑتا۔۔ منہاج نے غصے سے تکیہ اٹھایا اور صوفے پر جا کر لیٹ گیا۔۔ نصیبو رو رہی تھی۔۔ مناہج نے غصے سے کہا اب چپ کرو گی یا پھر میں خود آکر تمھیں اپنے طریقے سے چپ کرواوں؟؟؟ نصیبو نے اپنے منہ پر دونوں ہاتھ رکھ کر اپنی آواز ک گلہ گھوٹا تھا۔ منہاج نے آنکھوں پر بازو رکھ دیا تھا اور نصیبو اب بے آواز رو رہی

کا سر دار صلاح الدین خان اور امیراں بیگم تمام مہمانوں کو رخصت کر کے

اپنے کمرے میں جا چکے تھے۔۔۔فردوس بھی آج کے دن کافی تھک گئی

تھی۔۔وہ ابتہاج کو لیکر اپنے کمرے میں سونے چلی گئی تھی۔۔۔ نیند

سے اسکا برا حال تھا مگر ساری رات ابتہاج نے رو رو کر اسے تنگ کیے رکھا

تھا۔۔بوہ ساری رات فردوس نے جاگتی

آنکھوں میں گزار دی تھی۔۔۔نیک بخت فہیم اور ماسٹر عظیم احمد شادی پر نہیں

آئے تھے۔۔۔۔۔

صبح ہو چکی تھی۔۔فردوس نے نصیبو اور منہاج کا ناشتہ خود بنایا تھا اور ناشتہ

لیکر وہ انکے کمرے کیطرف بڑھ گئی۔۔منہاج کی آنکھ کھلی تو اس نے نصیبو کو

جاگتا پایا۔۔۔نصیبو نے نہا کر نیا سوٹ پہن لیا تھا۔۔منہاج اسے نظر انداز کر

کے اٹھا اور کپڑے لیکر واش روم میں گھس گیا۔۔۔فردوس کمرے میں

www.kitabibasti.com

داخل ہوئی وہ ناشتہ بیڈ پر رکھتے ہوئے بولی صبح بخیر نصیبہ منہاج۔۔۔نصیبہ مسکرائی تھی۔۔کیسی ہو۔۔۔ٹھیک ہوں۔۔۔اچھا چلو اب ناشتہ کرو میں نے اپنے ہاتھوں

چلواب سے بنایا ہے۔۔۔نصیبہ مسکرائی اور بولی ابتہاج کہاں ہے؟؟فردوس نے کہا واللہ مت پوچھو فردوس نے اپنے کانوں کو ہاتھ لگاتے ہوئے کہا بڑا ہی شیطان ہے۔۔ساری رات اس نے مجھے سونے ہی نہیں دیا۔۔فردوس کیساتھ نصیبہ بھی ہنس پڑی تھی۔۔۔ں تم ابتہاج کیطرف سے بے فکر ہو جاؤ میں اسے سنبھال لوں گی۔۔تم انجوائے کرو۔۔۔دو تین دنوں میں میرے ساتھ ٹھیک ہو جائے گا۔۔تبھی منہاج تولیے سے اپنے بال خشک کرتے ایسا واش روم سے نکلا۔۔فردوس اسے دیکھ کر اٹھ گئی تھی اچھا اب میں چلتی ہوں۔۔یہ کہہ کر فردوس کمرے سے نکل گئی۔۔۔منہاج نے غصے سے تولیہ

www.kitabibasti.com

www.kitabibasti.com

بیڈ پر پھینک دیا تھا۔۔ نصیبہ نے ڈرتے ڈرتے کہا آجائیں ناشتہ کریں۔۔

ٹھنڈا ہو جائے گا۔۔ منان کے حصے سے کہا بھاڑ میں جاؤ تم اور بھاڑ میں جئے

ناشتہ نہیں کرنا مجھے کوئی ناشتہ سے تم ہی کر بیٹھ کر۔۔ یہ کہہ کر منہاج غصے

سے کمرے سے نکل گیا۔۔ ڈائننگ ٹیبل پر بیٹھتے ہی منہاج نے چلا کر

خیری کو آواز

لگائی۔۔ بخیری خیری۔۔۔۔ خیری جلدی سے کچن سے بھاگ کر اس کے

پاس آئی جی چھوٹے سائیں۔۔۔ناشتہ تیار ہے؟؟ صاحب جی آپکا ناشتہ تو

فردوس بی بی آپکے کمرے میں لے گئی ہے۔۔۔ وہ دانت پیس کر بولا جتنا کہا

ہے اسی کا جواب دو۔۔ گھر والوں کے لیے تو ناشتہ بنایا ہے ناں؟؟ جی صاحب

جی۔۔۔ وہ لیکر آؤ۔۔ جی صاحب جی۔۔۔ یہ کہہ کر خیری کچن میں چلی گئی اور

منہاج کے لیے ناشتہ لیکر آئی۔۔ خیری نے ناشتہ منہاج کے سامنے رکھ

www.kitabibasti.com

www.kitabibasti.com

دیا۔۔۔ منہاج نے پہلا نوالہ منہ میں رکھا تو اسکی نظر خیری ہر جا پڑی۔۔۔ سر تا پاؤں اسے دیکھنے لگا یہ مہندی تم نے کس خوشی میں لگوائی ہے؟؟ یہ سن کر خیری نے جلدی سے اپنے دونوں ہاتھ اپنے دوپٹے کے نیچے چھپا دیے تھے۔۔۔ وہ جی صاحب جی میں نے کب لگوائی تھی؟؟ وہ فردوس بی بی نے زبردستی لگوائی تھی۔۔ کہ آپ کی شادی ہے تو!!!! منہاج غصے سے اسے دیکھنے لگا تو خیری نے وہاں بھاگ جانے میں ہی اپنی عافیت جانی۔۔۔ منہاج خاموشی سے ناشتہ کرنے لگا۔۔۔ فردوس نصیبہ کے کمرے میں آئی تو ناشتہ جوں کا توں پڑا ہوا تھا۔۔۔ اور نصیبہ رو رہی تھی۔۔ فردوس پریشان ہو گئی کیا ہوا نصیبو۔۔ اور تم نے ابھی تک ناشتہ کیوں نہیں کیا؟؟ کہاں ہے تمھارا شوہر ؟؟ وہ کمرے میں منہاج کو دیکھنے لگی۔ نصیبو نے روتے ہوئے اسے پوری بات بتا دی تو فردوس کو غصہ ہی آ گیا۔ تم بیٹھو میں اسے لیکر آتی ہوں۔۔۔

www.kitabibasti.com

www.kitabibasti.com

فردوس کمرے سے نکل آئی۔۔۔ سامنے ہی منہاج بیٹھ انقشتہ کر رہا تھا۔۔وہ

اسکے سر پر جا کھڑی ہوئی۔۔اوہ تو جناب ادھر مزے سے ناشتہ کر رہے ہیں

اور ادھر دوسروں کا کھانا حرام کر رکھا ہے۔ منہاج اسے دیکھے بغیر بولا اب

کیا مسئلہ ہے ؟؟ تم اس بے چاری کیساتھ اتنا برا سلوک کیوں کر رہے ہو؟؟ :

اوہ تو بالآخر تمھیں بتا ہی دیا۔۔۔ فردوس نے کہا بیوی ہے اب وہ تمھاری !!

! وہ جھٹ سے بولا بیوی تو تم بھی ہو میری۔۔۔۔ میں اس رشتے کو نہیں

مانتی۔۔۔ جہاں تو

پھر میں بھی اس رشتے کو نہیں مانتا۔۔۔ تمھارے ماننے یا نہ ماننے سے کوئی

فرق نہیں پڑے گا۔۔ سب جانتے ہیں کہ نصیبو سے تمھارا نکاح ہو چکا

ہے۔۔۔۔ وہ دوبدو بولا ہاں اور لوگ یہ بھی جانتے ہیں کہ تمھارا بھی

میرے ساتھ نکاح ہو گیا ہے۔۔۔ ہاں مگر تم نے میرے ساتھ زبردستی نکاح

www.kitabibasti.com

کیا تھا۔ میں خوش نہیں ہوں۔۔۔۔ہاں تو پھر نصیبو کیساتھ بھی میرا تم لوگوں نے زبردستی نکاح کروایا ہے۔۔ میں بھی خوش نہیں ہوں۔۔۔ فردوس نے تپ کر کہا آخر تم یہ سب کویں کر رہے ہو۔۔۔۔؟؟ میری مرضی تم یہی کہتی تھی ناں اب میری بھی مرضی میں جو بھی کروں۔۔۔ یہ کہہ کر منہاج دوبارہ سے ناشتہ کرنے لگا۔۔۔بفر فوس نے غصے سے پاؤں پٹختی اور وہاں سے چلی گئی۔۔۔وہ کمرے میں داخل ہوئی وہ موصوف تو ادھر مزے سے ناشتہ کر رہاں ہے۔۔ تم اسکی فکر نا کرو آج ہم دونوں مل کر ناشتہ کریں گی ٹھیک ہے۔۔نصیبہ نے مسکرا کر سرہاں میں ہلایا تھا اور پھر وہ دونوں مل کر ناشتہ کرنے لگیں۔۔۔۔ناشتے کے بعد فردوس نے نصیبو کو تیار کیا تھا۔۔ تھوڑی دیر بعد نیک بخت آئی تھی امیراں کی کو شادی کی مبارکباد دینے۔۔چاس نے کمرے میں آکر نصیبہ کو بھی مبارک باد دی تھی اور ساتھ

www.kitabibasti.com

میں یہ بھی کہا تھا کہ عنقریب وہ لوگ فہیم کی شادی کر رہے ہیں تم بھی آؤ گی

ناں نصیبو۔۔۔ نصیبو نے خوش ہو کر کہا تھا کیوں نہیں خالہ ضرور آؤں

گی۔۔۔ شادی کب ہے خالہ ؟؟اسی ہفتے سے شادی کی تیاریاں شروع ہو

جائیں گی۔۔ فردوس مسکرائی تھی اماں آپ بے فکر رہیں نصیبہ ضرور آئے

گی۔کافی دیر تک نیک بخت ان کے ساتھ بیٹھی رہی۔وہ فردوس سے بولی بیٹا

تم کب آؤ گی گھر ؟؟اماں بس جو نہی فرصت ملے گی چکی آؤں گی۔۔وہ ماں

کے گلے لگ گئی تھی۔۔نیک بخت نے محبت سے اسکا ماتھا چوما۔۔۔پھر نیک

بخت چلی گئی۔۔۔۔اس کے بعد فردوس مصروف سی رہنے لگی تھی۔۔ابتہاج

کو وہ ہی سنبھالتی

تھی۔۔اب ابتہاج اس سے بہت مانوس ہو گیا تھا۔۔فردوس دیکھ سکتی تھی کہ

جب سے ابتہاج آیا ہے حویلی میں کسی نے بھی اس بچے سے پیار نہیں کیا

www.kitabibasti.com

www.kitabibasti.com

ہے۔۔۔ایک دن بالآخر فردوس نے امیراں بیگم سے یہ شکوہ کر ہی دیا۔۔ اماں جی ہاں لوگوں کی اس معصوم سے بچے سے کیا دشمنی۔۔۔آپ اسکی دادی ہیں۔۔جب سے یہ آیا ہے آپ نے ایک نظر بھی اسے نہیں دیکھا۔۔یہ آپ لوگوں کا ہی خون ہے چاہے آپ لوگ اسے جتنا بھی جھٹلائیں یہ پھر بھی منہاج صلاح الدین خان کا ہی بیٹا کہلوائے گا۔۔۔اسے آپ لوگوں کی محبت کی ضرورت ہے۔۔اس بچے کا کیا قصور ہے کہ آپ لوگ اس سے نفرت کر رہے ہیں کیا یہ خود سے اس دنیا میں آیا ہے۔۔مت بھولیں کہ یہ آپ کے بیٹے کی وجہ سے ہی اس دنیا میں آیا ہے آپ کہتی تھیں اماں جی کہ آپکو بڑا شوق ہے اپنے پوتے پوتیوں کو اپنی گود میں کھلانے کا پھر جب اللہ نے آپ لوگوں کی سن لی ہے تو پھر آپ لوگ کیوں ناشکری کر رہے ہیں۔۔۔فردوس امیراں بیگم نے کو آئینہ دکھا کر وہاں سے چلی گئی تھی کتنی ہی دیر تک امیراں بیگم

www.kitabibasti.com

www.kitabibasti.com

فردوس کی باتوں کو سخت رہی تھی۔۔امیراں بیگم نے جاکر سردار صلاح الدین خان کو بھی فردوس کی یہ باتیں سنائی تھیں۔۔وہ بھی خاموش سا ہو گیا تھا سچ ہی تو کہہ رہی تھی وہ کرنا بھی اسے جھٹلاتے پھر بھی وہ انہی کا ہی تو خون تھا۔۔یہ اس دن کی بات ہے۔جب فردوس ابتہاج کو صوفے پر لٹا کر اسکے لیے فیڈر تیار کرنے کچن میں گئی تھی۔۔امیراں بیگم کا یہاں سے گزر ہوا تو اسکی اچانک بچے پر نظر پڑی تھی جو صوفے سے گرنے کے قریب تھا وہ جلدی سے بچے کیطرف لپکی تھی اور اسے اٹھالیا تھا۔بوہ بے اختیار بچے کو دیکھنے لگی وہ ہو بہو منہاج کی کاپی تھا۔۔امیراں بیگم کو دیکھ کر بچہ مسکرانے لگا تو امیراں بیگم بھی مسکرائی تھی اور بے اختیار اسکا گال چوم لیا۔بچے کو لیکر وہ اپنے کمرے میں چلی آئی تھی۔۔یہ دیکھیں سردار جی کیسے مسکرا رہا ہے۔۔اسے

www.kitabibasti.com

پتہ ہے ناں کہ میں اسکی دادی ہوں۔۔ سردار صلاح الدین بچے کو دیکھنے لگا۔۔ امیراں بیگم نے بچے کو بیڈ پر لٹادیا تھا۔۔ سردار صلاح الدین خان جھک کر بچے کو پیار کرنے لگا۔۔ دیکھیں بالکل منہاج پر گیا ہے۔۔ بچپن میں منہاج بھی بالکل اسی طرح تھا۔۔۔ہاں بالکل بیگم ۔۔ کتنا پیارا ہے ناں ہمارا پوتا۔وہ دونوں محبت سے ابہتاج کو دیکھ رہے تھے اور وہ خوشی سے کلکاریاں مار رہا تھا۔۔دونوں کی خوشی دیکھنے سے تعلق رکھتی تھی۔۔۔فردوس فیڈر تیار کر کے جونہی صوفے کے پاس آئی تو ابہتاج ہو غائب پایا وہ ڈر چکئی تھی اس نے جھک کر صوفے کے نیچے دیکھا مگر وہ اسے کہیں بھی نہیں ملا۔۔ خیری سے پوچھا تواس نے اپنی لاعلمی کا اظہار کیا نصیبو کے کمرے میں گئی تو ہو نہار ہی تھی۔ یااللہ کہاں گیا یہ ابہتاج۔۔۔ تبھی امیراں بیگم کے کمرے سے گزرتے ہوئے وہ سامنے کا منظر دیکھ کر ٹھٹھی تھی۔۔وہ دونوں دادادادی اپنے پوتے کو

www.kitabibasti.com

پیار کررہے تھے یہ منظر کتنا خوبصورت تھا۔۔فردوس کے ہونٹوں پر مسکراہٹ دوڑ گئی تھی وہ یہی تو چاہتی تھی کہ ابتہاج کو اسکا حق ملے اور وہ اس میں کامیاب بھی رہی تھی۔۔۔پھر وہ کمرے میں داخل ہوئی سردار صلاح الدین خان اسے دیکھ کر مسکرایا تھا۔۔فردوس نے فیڈر بچے کے منہ میں ڈال دیا تھا۔۔۔امیراں بیگم خوشی سے بول رہی تھی دیکھو تو سہی کیسے دودھ پی رہا ہے۔۔۔آج اتنے سالوں بعد معراج کے بعد کوئی بچہ اس حویلی می آیا ہے۔۔۔میں تو ترس ہی گئی تھی بچوں کے لیے۔۔اب اللہ نے میری ان لی ہے۔۔دیکھو تو سہی بالکل منہاج پر گیا ہے۔۔چوہ بھی بچپن میں بالکل اسی طرح تھا۔فردوس مسکرا کر بولی جی بالکل اماں جی آخر بیٹا کس کا ہے۔۔۔پھر تو اس دن کے بعد ابتہاج کے لیے سب کے دل کے دروازے کھل گئے تھے۔۔اب تو معراج بھی اسے اٹھا کر پیار کرنے لگا تھا۔۔معراج نے بچے کو

www.kitabibasti.com

پیار کرتے ہوئے کہا ویسے نام کیا ہے اس بچے کا؟؟: فردوس نے کہا ابتہاج

طاہر۔۔ ہوں ابتہاج طاہر بہت پیارا نام ہے اس نے رکھا ہے ؟؟امیراں بیگم

خوش ہو کر بولی میری بڑی بہو نے رکھا ہے۔۔ معراج نے مسکرا کر فردوس کو

دیکھا اور بچے کو دیکھ کر بولا میرا بھتیجا ابتہاج طاہر۔۔۔ بسب اسے اٹھاتے اور

پیار کرتے تھے نصیبہ یہ دیکھ کر خوش ہوتی تھی۔۔ یہ سب فردوس کی

کوششوں کی بدولت ہوا تھا کہ اسے اور اس کے بچے کو ادھر جو مقام دیا جا رہا

تھا وہ سب فردوس کی وجہ سے ہی ہوا تھا وہ فردوس کی بہت شکر گزار تھی۔۔

بس ایک انسان کی محبت ابھی تک ناں جاگی تھی اور وہ تھا ابتہاج طاہر کا اپنا ہی

باپ منہاج صلاح الدین خان۔۔۔ مگر فردوس کو یقین تھا کہ باقیوں کی طرح

بہت جلد منہاج صلاح الدین خان کا دل بھی پگل جائے گا۔۔۔ فردوس اپنے

کمرے میں جا رہی تھی کہ معراج نے اسے روک لیا۔۔ فردوس مجھے آپ

www.kitabibasti.com

سے ایک بات کرنی ہے۔۔وہ پلٹی کی کہیے۔۔۔فردوس میں معافی چاہتا ہوں

کہ میں نے بے اعتباری کی۔۔۔ارے نہیں نہیں معافی کیوں مانگ رہے ہیں

آپ۔۔۔ظاہر تھا آپ نے اپنے بھائی کی ہی بات پر یقین کرنا تھا!!!ناں کہ

دو تین دن پہلے ملی ہوئی ایک انجانی لڑکی پر۔۔خیر جو ہوا سو ہوا۔۔آپ بھی

بھول جائیں میں بھی بھول چکی ہوں۔۔۔معراج کچھ جھجھکتے ہوئے بولا آپ

بھائی سے طلاق لے رہی ہیں ؟؟ہاں بالکل۔۔۔وہ جھجکتے ہوئے بولا فردوس

تمھیں دوبارہ اپنانا چاہتا ہوں۔۔۔یہ سن کر فردوس حیران رہ گئی تھی کیا کچھ

یاد نہیں آیا تھا۔۔وہ پھٹ پڑی تھی۔۔میں کوئی کھلونا نہیں ہوں معراج

صاحب کہ جب جس چاہے گا اٹھ کر رکھ لیا اور جب دل چاہ دھتکار دیا۔میں

ایک جیتی جاگتی انسان ہوں اور پھر اتنا کچھ ہونے کے بعد آپ نے سوچ بھی

کیسے لیا کہ میں آپ سے شادی کروں گی۔۔۔اور ویسے بھی ایسے انسان سے

www.kitabibasti.com

شادی ناں کرنا ہی بہتر ہے جو کانوں کا اتنا کچا ہے کہ جب بھی کسی کچھ بھی کہا تو اسکی باتوں کا یقین کر لیا۔۔ جو مقابل کی کسی بات کو

ناآنے اور نا اسے کسی صفائی کا موقع دے بھلا ایسے انسان سے کون رشتہ بنانا چاہے گا۔۔ معراج صاحب میں آپ کو بتا دیتی ہوں کہ میرے دل سے آپکی محبت اسی دن ہی نکل گئی تھی جب آپ نے مجھے کسی صفائی کا موقع ہی ناں دیا تھا اور

دیا مجھے بے اعتبار کر دیا۔۔۔ جب آپ کسی سے محبت کرتے ہیں تو اس پر بھروسہ کرنا بھی سیکھیں۔۔ اگر بھروسہ نہیں کرتے تو پھر محبت بھی ناں کریں۔ آپ کے لیے سنیناں بہترین لڑکی ہے امید ہیکہ آپ اسکے ساتھ خوش رہیں گے۔۔۔ یہ کہہ کر فردوس وہاں سے چلی گئی تھی۔۔۔ معراج بے بسی سے اسے جاتا دیکھنے لگا۔۔۔ وہ اپنی محبت اپنی بے اعتباری کیوجہ سے ہار چکا

تھا۔۔وہ کیسا بد نصیب انسان تھا۔۔۔۔۔۔۔۔فردوس نصیبو سے ملنے اسکے کمرے میں آئی تو نصیبو واش روم میں تھی۔۔منہاج موبائل پکڑے بیڈ پر بیٹھا تھا۔۔اس نے فردوس کو دیکھا۔۔۔فردوس نصیبو کو نا پا کر کمرے سے واپس جانے لگی تو منہاج نے اسے یوں کمرے سے واپس جاتا دیکھ کر کہا نصیبو کے علاوہ بھی کوئی اس کمرے میں رہتا ہے کیا تمھارا اس سے کوئی تعلق نہیں ہے؟؟فردوس پلٹ کر بولی نہیں اور ناں میں کوئی تعلق رکھنا چاہتی ہوں۔۔۔بہت جلد طلاق مل جائے گی مجھے۔۔۔۔۔وہ ضد سے بولا طلاق تو میں تمھیں ہر گز بھی نہیں دوں گا۔۔میں تمھیں مجبور کر دوں گی جس طرح تمھیں شادی کرنے پر مجبور کر دیا تھا بالکل اسی طرح میں تمھیں طلاق دینے پر بھی مجبور کر دوں گی۔۔۔۔۔تو پھر ٹھیک ہے میری بھی بات کان کھول کر سن لو۔۔اھر ایسا وقت آیا بھی تو میں خود تو مروں گا ہی مگر پہلے تمھیں

www.kitabibasti.com

ماروں گا مگر میرے جیتے جی تم میرے علاوہ کسی کی بھی نہیں ہو گی آئی

مگر بات سمجھ میں فردوس بی بی۔۔۔۔۔فردوس نے اسے دیکھ کر نفرت

سے کہا بہت ہی گھٹیا سوچ رکھتے ہو تم۔۔۔دیکھتے ہیں پھر کس کی ضد کس کو

ہراتی ہے۔۔۔یہ کہہ کر فردوس کمرے سے نکل گئی تھی اور منہاج نے غصے

سے موبائل بیڈ پر پچا تھا۔۔۔منہاج کو پریشانی ہو رہی تھی اسے ڈر تھا کہ

کہیں فردوس اس سے طلاق لیکر اسکے بھائی معراج سے ناں شادی کر لے اور

وہ ایسا کسی بھی قیمت پر نہیں ہونے دے سکتا تھا۔۔وہ فردوس سے شدید

محبت کرتا تھا۔۔فردوس وہاں سے سیدھی سردار صلاح الدین خان کے

کمرے میں آئی تھی۔۔ارے آؤ آؤ بیٹا۔۔سردار صلاح الدین خان نے اسے

اندر بلایا۔۔کیسا ہے میرا بیٹا۔۔۔وہ محبت سے بولے تو وہ مسکرا کر بولی میں

ٹھیک ہوں بابا کیسے آنا ہوا بیٹا۔۔۔منہاج ادھر سے گزر رہا تھا کہ فردوس کی

www.kitabibasti.com

www.kitabibasti.com

آواز سن کر وہ دروازے پر ہی رک گیا تھا۔۔۔فردوس نے کہا بابا آپ نے مجھ سے وعدہ کیا تھا کہ آپ منہاج سے مجھے طلاق دلوائیں گے۔۔ہاں بیٹا اور میں اپنی بات پر اب بھی قائم ہوں۔۔تو بابا آپ منہاج سے بات کریں ناں کہ وہ مجھے طلاق دے دے۔۔۔امیراں بیگم اور سردار صلاح الدین خان فردوس کو دیکھنے لگے۔۔۔سردار صلاح الدین خان نے کہا بیٹا پھر بھی ٹھنڈے دل و دماغ سے سوچو۔۔۔بابا میں نے اچھی طرح سے سوچ لیا ہے۔۔۔سردار صلاح الدین خان ہار مناتے ہوئے بولا ٹھیک ہے بیٹا میں منہاج سے بات کرتا ہوں۔۔۔فردوس مسکرائی اور کمرے سے نکل ائی۔۔دروازے پر ہی اسے منہاج خود کو غصے سے گھورتا ہوا پایا وہ اسے نظر انداز کر کے جانے لگی تو اس نے آگے بڑھ کر فردوس کا بازو پکڑ لیا تھا۔۔کیا کہہ رہی تھی تم اندر بابا سے؟؟جب سن ہی لیا ہے تو پھر پوچھنے کا کیا فائدہ؟؟فردوس نے اپنا بازو واسکی

www.kitabibasti.com

گرفت سے چھڑایا اور جانے لگی تو ہو غصے سے بولا تم بھی کان کھول کر سن لو

طلاق تو میں تمھیں کسی بھی قیمت پر نہیں دوں گا۔۔۔فردوس اسے اگنور کر

کے اپنے کمرے میں چلی گئی۔۔اور وہ پیچھے کھڑا غصے سے پیچ وتاب کھاتا رہ

گیا۔۔چاس نے کمرے میں آکر فردوس کا سارا غصہ نصیبو پر آکر نکال دیا تھا وہ

بری طرح سے تو رہی تھی جب فردوس اسکے کمرے میں آئی تو اسے

دیا تھا وہ

یوں روتا دیکھ کر وہ پریشان اور بے چین ہو گئی تھی کیا ہوا ہے تمھیں

نصیبو۔۔؟؟کیوں رو رہی ہو ؟؟ نصیبو نے روتے ہوئے پوری بات اسے

بتادی۔۔فردوس کو اس انسان سے بے انتہا نفرت محسوس ہوئی تھی۔۔چوہ

غصے سے اسے ڈھونڈتی ہوئی وہاں آئی تھی۔۔یہ تم ہر بار میرے لیے آیا ہوا

غصہ اس بے چاری نصیبہ پر کیوں نکال آتے ہو۔۔تمھارا بس صرف معصوم

اور بے بس لوگوں پر ہی چلتا ہے۔۔ منہاج غصے سے اٹھ گیا تمھیں اس سے اتنی ہمدردی کیوں ہو رہی ہے۔ تمھارا دل کیوں اتنا دکھ رہا۔۔؟؟۔ میری مرضی میں جو بھی کروں بیوی ہے وہ میری۔۔۔۔ وہ غصے سے بولی تھی۔۔ ہاں بیوی ہے مگر غلام نہیں۔۔۔ اور ویسے بھی وہ میری سہیلی ہے دل کیوں نہیں دکھے گا میرا اسکی تکلیف میری تکلیف ہے۔۔۔ میں اسے درد میں نہیں دیکھ سکتی۔۔ اسی لیے میں تم سے کہتی ہوں کہ اپنی حرکتوں سے باز آجاؤ منہاج صلاح الدین خان۔۔۔ وہ اسے وارن کرتے ہوئے بولی۔۔۔۔ اچھا ورنہ پھر کیا بگاڑ لو گی تم میرا؟؟؟ ہاں میں کچھ نہیں بگاڑ سکتی مگر اس بے چاری کا رب تمھارا بہت کچھ بگاڑ سکتا ہے۔۔ یہ کہہ کر فردوس وہاں سے چلی گئی تھی۔۔۔ وہ کافی دیر تک فردوس کی باتوں کو سوچتا رہا تھا۔۔۔ پھر جب وہ کمرے میں داخل ہوا تو نصیبہ رو رہی تھی۔۔ منہاج کو دیکھ کر اس نے اپنے

آنسو صاف کیے تھے۔۔ منہاج اسکے پاس آکر بیٹھ گیا تھا۔۔ نصیبو ڈر گئی تھی۔۔۔ منہاج نے بڑے آرام سے اس سے پوچھا کھانا کھایا تم نے؟؟؟

نصیبہ نے سر نفی میں ہلایا تو منہاج نے اٹھتے ہوئے کہا میں کھانا لیکر آتا ہوں پھر ہم مل کر کھائیں گے۔۔۔ منہاج کمرے سے نکل گیا تھا نصیبو کو پانی آنکھوں اور کانوں پر یقین ناں آیا تھا پھر منہاج کھانا لیکر آیا تھا چلو کھانا شروع کرو۔۔۔جی نصیبو کھانا کھانے لگی وہ بے حد خوش تھی منہاج کا رویہ اسکے ساتھ بدل رہا تھا۔۔۔ وہ اپنی خوشی کو اپنے لفظوں میں بیان نہیں کر سکتی تھی۔۔۔اور یہ بات

اس نے فردوس کو بھی بتائی تھی۔۔ اسکی خوشی دیکھ کر فردوس کو دلی سکون ملا تھا۔۔۔ فردوس بہت خوش تھی کہ آہستہ آہستہ سب ٹھیک ہو رہا ہے۔۔ منہاج کا رویہ اب نصیبو کیساتھ بہت بہتر ہو گیا تھا۔۔۔ مگر کبھی کبھار اسے

www.kitabibasti.com

ڈانٹ بھی دیتا تھا۔ اب امیراں بیگم بھی کبھی کبھار اسے بلا لیا کرتی تھی۔۔۔ کیونکہ وہ اس حویلی کے وارث کی ماں جو تھی اور اتنا تو اسکا بھی حق بنتا تھا۔۔۔ منہاج پریشان سا رہنے لگا تھا ہر وقت وہ یہی سوچتا رہتا تھا کہ کہیں فردوس اور معراج شادی ناں کر لیں۔۔۔ دراصل نصیبو سے اچھا رویہ رکھنے کی بھی یہی وجہ تھی کہ یہ سب دیکھ کر فردوس اس سے طلاق کا مطالبہ واپس لے لے۔۔۔ فردوس نے سوچا کہ کئی دن ہو گئے ہیں وہ اپنے ماں باپ کے گھر گھومنے نہیں گئی ہے تو ہو تیار ہوئی چادر اوڑھ کر وہ جونہی کمرے سے باہر نکلی تھی کہ منہاج سے اسکا سامنا ہو گیا۔۔۔ منہاج اسے

تو سرتا پاؤں دیکھتے ہوئے بولا کہاں جا رہی ہو اتنا تیار ہو کر؟؟ میری مرضی جہاں بھی جاؤں تم سے مطلب؟؟ تم ہوتے کون ہو یہ سوال کرنے والے؟؟؟ تمھاری شوہر ہوں میں۔۔۔ سوال کرنے کا حق رکھتا ہوں

www.kitabibasti.com

www.kitabibasti.com

میں۔۔۔۔ مگر میں تمھیں اپنا شوہر نہیں مانتی اور ناں میں تمھیں کوئی حق دیتی ہوں کہ تم مجھ سے ایسا کوئی سوال کرو۔۔۔ یہ کہہ کر فردوس جانے لگی تو منہاج نے اسکا بازو پکڑ لیا تھا۔۔ جب تک تم مجھے بتاؤ گی نہیں میں تمھیں جانے نہیں دوں گا۔۔۔۔ ہوتے کون ہو تم مجھ پر رعب جمانے والے؟؟ تمیز سے بات کرو ورنہ؟؟؟ ورنہ کہانیاں بولو کیا ورنہ؟؟: ڈرا رہے ہو مجھے دھمکی دے رہے ہو۔۔؟ مگر میں تم سے ڈرنے والی نہیں ہوں۔ مجھ پر تمھارا کوئی حق نہیں ہے وہ اپنا بازو اسکی گرفت سے چھڑانے لگی مگر اسکی گرفت سخت تھی۔۔ تبھی فردوس چینی تھی تم ایسے نہیں مانو گے بابا! بابا! بابا! وہ سردار صلاح الدین خان کو پکارنے لگی تو منہاج نے ڈر اسکا بازو چھوڑ دیا تھا۔۔

فردوس

طنز اہنس کر بولی بس اتنا سا رعب تھا کہ میری ایک پکار پر ڈر گئے۔۔۔؟؟ تم ہو

www.kitabibasti.com

www.kitabibasti.com

ہی ایک بزدل انسان!! وہ نفرت سے کہتی دینا سے چلی گئی تھی اور منہاج نے غصے سے دیوار پر مکا دے مارا تھا۔۔ وہ غصے سے نصیبو کے پاس آیا اور بولا اپنی دوست کو سمجھا دو کہ میرے ساتھ اپنے ادویہ درست کر لے اور طلاق کا مطالبہ واپس لے لے۔۔ میں اسے کسی بھی صورت طلاق نہیں دوں گا اگر اس نے مجھے مجبور کر دیا تو پھر اس کے ساتھ ساتھ تمھیں بھی میں طلاق دے دوں گا۔ یہ بتا دینا اپنی دوست کو۔۔ اسکے ساتھ ساتھ تمھارا بھی گھر برباد ہو جائے گا۔۔۔ یہ کہہ کر منہاج وہاں سے چلا گیا تھا اور نصیبو بیٹھ کر رونے لگی تھی۔۔۔ منہاج کا غصہ ہر بار اس پر ہی آکر نکلتا تھا۔۔۔ فردوس ماں کے گھر آئی تو آج پہلی بار اسے وہاں آنا بہت اچھا لگا تھا ماں اسکے صدقے واری وہ رہی تھی بھائی نے خود سے لگا کر پیار کیا تھا اور باپ نے بھی اسے پیار کیا تھا۔ ان کیساتھ وقت گزارنے میں پتہ ہی ناں چلا تھا۔ ماں اسے اسکے بھائی کی

www.kitabibasti.com

www.kitabibasti.com

شادی کی تیاریوں کے بارے میں بتارہی تھی اور وہ پوری دلچسپی لے رہی تھی۔۔۔ مغرب کا وقت ہو چکا تھا اور فردوس ابھی تک واپس نہیں آئی تھی۔۔۔ منہاج بے چینی سے اس کا انتظار کر رہا تھا اسے یہ خوف کھا رہا تھا کہ کہیں وہ معراج سے ناں ملنے گئی ہو۔۔وہ کمرے میں بے چینی سے ادھر ادھر چکر کاٹ رہا تھا۔۔بار بار وہ کھڑکی سے آکر باہر منظر دیکھتا تھا کہ فردوس آئی کہ نہیں۔۔۔وہ سخت غصے میں تھا۔۔۔نصیبہ اسے یوں سخت غصے میں دیکھ کر ابتہاج کو سینے سے لگا کر بیڈ پر ڈری سہمی کی بیٹھی ہوئی تھی۔۔منہاج کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ کیا کرے۔۔۔فردوس نے واپسی کی اجازت چاہی انھوں نے اسے بہت کہا کہ جارات تک جائے مگر فردوس نے معزرت کرلی کہ اگلی بار آئے گی تو پھر ضرور رات یہیں رہے گی۔۔وہ حویلی روانہ ہو گئی تھی۔۔۔فردوس چادر لپیٹتے ہوئے وہاں آئی تھی۔۔فردوس کو دیکھ

www.kitabibasti.com

www.kitabibasti.com

کر منہاج جلدی سے کمرے سے نکلا تھا۔۔ سیڑھیاں چڑھ کر وہ جو نہی اوپر

ایک سامنے منہاج کو دیکھ کر اسکا منہ بن گیا تھا فی الحال وہ اس کے منہ نہیں

لگنا چاہتی تھی۔۔ وہ وہاں سے جانے لگی تو وہ غصے سے بولا کہاں سے آرہی ہو

؟؟ فردوس نے اسے دیکھا اور جواب دیے بغیر وہاں سے جانے لگی تو وہ مزید

غصہ ہو گیا۔۔ میں تم سے بکواس کر رہا ہوں کہاں سے آرہی ہو آوارہ عورت

!!!!؟؟ فردوس یہ سن کر چیخی تھی میرے کردار پر انگلی مت اٹھاؤ۔۔ اگر

میں آوارہ عورت ہوں تو پھر تم کیا ہو؟؟؟ تمھاری اپنے بارے میں کیا خیال

ہے۔؟؟ کتنی ہی لڑکیوں کیساتھ تم اپنا منہ کالا کر چکے ہو۔۔۔؟؟ بولو

بتاو۔۔۔۔ وہ چیخا تھا فردوس سے زبان سنبھال کر بات کرو۔۔۔ کیوں کیوں

کروں زبان سنبھال کر بات ہاں بولو؟؟ اگر تم میرے کردار پر انگلی اٹھا سکتے

ہو تو پھر میں کیوں نہیں؟؟ میں شوہر ہوں تمھارا۔۔۔ حق ہے میرا تم سے

www.kitabibasti.com

www.kitabibasti.com

پوچھنے کا کہ آدھی رات کو تم کس کیساتھ منہ کالا کر کے آرہی ہو۔۔وہ چینی تھی کس نے حق دیا ہے تمھیں مجھ سے یہ پوچھنے کا؟؟ نہیں مانتی میں تمھیں اپنا شوہر۔۔فردوس وہ چیجا تھا وہ اپنا صبر کھو رہا تھا۔وہ چیخا تو فردوس بھی چیچنی تھی جواب میں۔۔۔چلاؤ مت چلانا مجھے بھی آتا ہے۔۔۔آواز نیچی رکھو فردوس!!!ورنہ!!!!ورنہ کیا ہاں بولو؟؟ورنہ کیا؟؟؟وہ بھی پاگل ہو رہی تھی۔۔ہوتے کون ہو تم ہاں!!مجھ پر رعب جمانے والے۔۔میری سامنے تمھاری کوئی اوقات نہیں ہے۔۔جوتی کی نوک پر رکھتی ہوں میں ت!!!!!۔۔اگلا الفاظ فردوس کے منہ میں ہی رہ گیا تھا۔مگر اگلے ہی نمے شور سن کر وہاں آتے سردار صلاح الدین خان،امیراں بیگم،نصیب اور بہت سی ملازمائیں دنگ رہ گئی تھیں۔۔۔منہاج نے اسے زوردار تھپڑ دے ماری تھی۔۔۔وہ دو تین قدم پیچھے چلی

www.kitabibasti.com

گئی تھی۔۔۔سب کے منہ کھل گئے تھے۔۔۔فردوس نے بے یقینی سے منہاج کو دیکھا تھا۔۔۔

سردار صلاح الدین خان چیخا تھا منہاج!!!! منہاج پیچھے پلٹا۔۔۔یہ کیا حرکت تھی؟؟؟فردوس اپنے گال پر ہاتھ رکھے پہلے سردار صلاح الدین خان اور پھر امیراں بیگم کو آنسو بھری نگاہوں سے دیکھا اور وہاں سے بھاگ کر اپنے کمرے میں چلی گئی۔۔۔فردوس بیٹا فردوس بیٹا۔۔سردار صلاح الدین اسے آوازیں دینے لگا۔۔وہ غصے سے منہاج کو دیکھ کر بولا تمھیں میں آکر دیکھتا ہوں۔۔یہ کہہ کر وہ فردوس کے کمرے کی طرف بڑھ گئے۔۔۔

امیراں بیگم بھی بیٹے کو غصے سے گھورتی ہوئی وہاں سے سردار صلاح الدین خان کے پیچھے فردوس کے کمرے کیطرف بڑھ گئی تھی۔۔منہاج نے ملازماؤں کو دیکھ کر غصے سے چیخا۔۔یہاں کھڑی تماشہ کیا دیکھ رہی ہو دفع ہو

جاؤ یہاں سے۔۔۔وہ فورآ وہاں سے رفو چکر ہوئی تھیں۔۔۔ نصیبو بھی ڈر کر واپس کمرے میں چلی آئی تھی۔۔اسکے پیچھے منہاج بھی کمرے میں آیا تھا۔۔وہ سخت غصے میں تھا۔۔۔اور بار بار اپنے اس ہاتھ کو دیکھ رہا تھا جس سے اس نے فردوس پر ہاتھ اٹھایا تھا۔۔۔۔ سردار صلاح الدین خان اور امیراں بیگم فردوس کے کمرے میں داخل ہوئے تو فردوس گھٹنوں میں سر دیے رو رہی تھی۔۔انھیں افسوس نے گھیرا۔۔سردار صلاح الدین خان اسکے پاس بیٹھتے ہوئے بولا بیٹا کیا بات ہوئی تھی کیوں منہاج نے تم پر ہاتھ اٹھایا۔۔۔ فردوس نے اپنا سر اٹھایا۔۔اور آنسو بھری نگاہوں سے سردار صلاح الدین خان کو دیکھتے ہوئے بولی بابا کیا میں اپنے ماں باپ سے ملنے بھی نہیں جاسکتی کیا میرا اتنا بھی حق نہیں ہے۔۔کیا میں اپنے ماں باپ سے ملنے بھی نہیں جاسکتی اتنے دنوں بعد ہی تو گئی تھی۔۔میں کیوں گئی تھی اس لیے وہ

www.kitabibasti.com

مجھ پر غصہ ہو گیا۔۔اور مجھے آوارہ عورت اور بدکردار کہنے لگا۔۔۔بلکہ میں کسی سے ملنے گئی تھی۔۔۔بابا آپ بتایئے کیا میں نے آج تک ایسا کوئی کام کیا ہے جس کی وجہ سے آپ لوگوں کو شرمندگی اٹھانی پڑی ہو یا پھر آپ لوگوں کی عزت پر کوئی

حرف آیا ہو۔۔۔؟؟یہ کہہ کر فردوس پھوٹ پھوٹ کر رو پڑی تھی ان دونوں کو منہاج پر بے حد غصہ آیا تھا۔۔۔۔سردار صلاح الدین خان اسے دلاسہ دینے لگا بس مردوں بیٹا میں اسے دیکھتا ہوں۔۔۔۔نہیں بابا اب مجھے اس انسان کیساتھ ایک سیکنڈ بھی نہیں رہنا جو اس نے میرے کردار پر انگلی اٹھائی میں یہ برداشت نہیں کر سکتی آپ بس مجھے اس سے طلاق دلوائیں۔۔۔۔وہ جزباتی ہو کر بولے جارہی تھی۔۔۔سردار صلاح الدین خان نے اس کے سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا جو تم کہو گی وہی ہو گا۔۔یہ کہہ کر

www.kitabibasti.com

وہ کمرے سے اٹھ کر چلے گئے تھے۔۔۔امیراں بیگم نے افسوس سے روتی ہوئی فردوس کو دیکھا اور کمرے سے نکل گئی۔۔۔ سردار صلاح الدین خان سیدھا منہاج کے کمرے میں چلا آیا تھا۔وہ غصے سے منہاج سے بولا تمھاری ہمت کیسے ہوئی میری بہو پر ہاتھ اٹھانے کی؟؟کس قصور کی بنا پر تم نے اس پر ہاتھ اٹھایا۔۔؟؟وہ شرمندہ سے لہجے میں بولا بابا میں اس پر ہاتھ نہیں اٹھانا چاہتا تھا۔۔مگر اس نے مجھے مجبور کر دیا تھا۔۔۔کیا مجبور کیا تھا؟؟کونسی ایسی بات کہہ دی تھی کہ تم نے اس پر ہاتھ اٹھا دیا۔۔۔؟۔۔یہی قصور تھا ناں کہ وہ اپنے ماں باپ سے ملنے گئی تھی۔۔۔اور ویسے بھی وہ جہاں بھی جائے تم ہوتے کون ہو اسے روکنے ٹوکنے والے۔۔؟؟میں اس گھر کا سربراہ ہوں جب وہ مجھ سے پوچھ کر گئی تھی تو پھر تمھارے پوچھنے کا کیا جواز بنتا ہے؟؟؟ ابھی میں زندہ ہوں مرا نہیں ہوں کہ تم اپنی من مانیوں کرنے لگے ہو۔۔۔۔

تم اپنے گریبان میں جھانک کر دیکھو کتنے کالک لگے ہیں اور چلے ہو کسی اور کے کردار پر انگلی اٹھانے۔۔۔ تمھیں کس نے حق دیا ہے کہ تم اسے بد کردار اور

کالک آوارہ عورت کہو؟؟منہاج سر جھکا گیا تھا تبھی امیراں بیگم اندر آتے ہوئے غصے سے بولی نی تجھے شرم نہیں آئی اس پر ہاتھ اٹھاتے ہوئے؟؟تو نے سب نوکروں کے سامنے اس کے منہ پر تھپڑ دے مارا۔۔ہماری سالوں کی روایت کو تم

نے توڑ ڈالا آج تک ہمارے خاندان کے کسی مرد نے عورت پر ہاتھ نہیں اٹھایا اور تم نے اس پر سب کے سامنے ہاتھ اٹھایا۔۔۔کیا سوچیں گے کہ ہمارے خاندان کی بہو بیٹیوں پر یوں سرے عام سب کے سامنے ہاتھ اٹھایا جاتا ہے؟؟ اگر کسی بات پر اختلاف تھا بھی تو تم اسے کمرے جا کر سمجھاتے ناں کہ یوں

www.kitabibasti.com

سب کے سامنے تماشہ لگاتے ؟؟اماں جی اس نے مجھے موقع ہی کہاں دیا تھا۔ اچھاتو وہ بڑی ہے تو تو دودھ کا دھلا ہے ناں ؟؟امیراں بیگم اس پر طنز کرتے ہوئے بولی۔۔۔اسکے ماں باپ اسکے بجائے فردوس کے ساتھ کھڑے تھے۔۔شرم آرہی ہے مجھے تجھ پر تو نے اس لڑکی پر ہاتھ اٹھایا جس نے ہر بار اس حویلی کی عزت کی لاج رکھی۔۔۔سچ کہتے ہیں سردار جی تو لائق ہی نہیں ہے ایسی بیوی کے۔۔۔منہاج سر جھکا گیا تھا۔۔۔سردار صلاح الدین خان غصے سے بولا اسے کہاں پاکباز بیوی کی قدر۔ہو گی۔میرا فیصلہ کان کھول کر سن لو تم جلد از جلد فردوس کو طلاق دو۔۔اب میں خود بھی نہیں چاہتا کہ فردوس جیسی لڑکی تم جیسے درندے کیساتھ رہے۔۔یہ کہہ کر سردار صلاح الدین خان اور امیراں بیگم وہ سے چلے گئے تھے۔۔اور منہاج غصے سے کمرے کا سامان اٹھا اٹھا کر پھینکنے لگا۔۔۔ نصیبو کا خوف سے خون بھی خشک ہو

www.kitabibasti.com

www.kitabibasti.com

گیا تھا۔۔۔ وہ اپنے بچے کو سینے سے لگائے بیڈ پر سہمی ہوئی بیٹھی تھی۔۔۔ صبح ناشتے پر فردوس نا۔آئی تو سردار صلاح الدین خان خود جاکر فردوس کو لے آیا تھا۔۔ منہاج نے نظر اٹھا کر اسے دیکھا تھا۔۔اسکا چہرہ سرخ تھا اور آنکھیں سوجھی ہوئیں غالباً وہ ساری رات روتی رہی تھے تھی۔۔ منہاج کو بہت افسوس ہوا تھا۔ سردار صلاح الدین خان منہاج سے بولا میں نے تمھیں رات کو کیا کہا تھا؟؟"جی بابا!!! میں آج وکیل سے بات کرتا ہوں۔۔۔اسے طلاق کے پیپر تیار کرنے کا کہتا ہوں یہ کہہ کر منہاج ناشتہ کیے بغیر ہی ہونا سے اٹھ کر چلا گیا تھا۔۔ کسی کو اس سے سرکار نا تھا البتہ نصیبو اس کے لیے پریشان ہو گئی تھی کہ وہ بغیر ناشتہ کیے وہاں سے گیا تھا۔۔۔ سردار صلاح الدین خان کے کہنے پر فردوس خاموشی سے ناشتہ کرنے لگی۔۔۔۔ فردوس محبت سے سردار صلاح الدین خان اور امیراں بیگم کو دیکھنے لگی جو اپنے بیٹے

www.kitabibasti.com

www.kitabibasti.com

کے بجائے اسکے ساتھ کھڑے تھے۔۔اس کے دل میں ان کے لیے محبت مزید بڑھ گئی تھی۔۔وہ انھیں دیکھ کر ہلکے سے مسکرائی۔۔۔منہاج کو کسی پل چین نہیں آرہا تھا۔۔۔اب وہ کیا کرتا وکیل سے بات کرنے کے علاوہ اب اس کے پاس اور کوئی چارہ بھی نہیں تھا۔۔۔مگر وہ فردوس کو کیسے چھوڑ سکتا تھا اسی کو پانے کی خاطر تو اس نے یہ سب کیا تھا۔۔۔۔اس تھپڑ کے بعد فردوس کے دل میں منہاج کے لیے نفرت آگئی تھی۔۔۔منہاج جس راستے سے آتا تھا فردوس وہ راستہ ہی بدل دیتی تھی۔۔۔۔منہاج سے اسکی یہ خفگی دیکھی نہیں جاتی تھی۔۔۔۔منہاج نے وکیل سے بات کرلی تھی۔۔۔

فردوس یہ سن کر بہت خوش تھی۔۔۔وہ اپنے کمرے میں بیٹھی تھی اور سامنے بیڈ پر ابہتاج لیٹا ہوا تھا اور فردوس اس پر جھکی اس سے باتیں کر رہی تھی۔۔۔منہاج ادھر سے گزرا تو اسکے کانوں میں فردوس کی آواز پڑی تو وہ

www.kitabibasti.com

www.kitabibasti.com

ٹھٹھک کر وہیں رک گیا تھا یہ کس کیساتھ باتیں کر رہی ہے ؟؟: میرے پیارے دوست مجھے جانا ہو گا۔۔ میں مجبور ہوں بہت زیادہ مگر تم یہ مت سمجھنا کہ میں بے وفا تھی۔۔ میں تم سے بہت پیار کرتی تھی کرتی

وفا ہوں اور ہمیشہ کرتی رہوں گی۔۔۔ میں تم سے شدید محبت کرتی ہوں۔۔ یہ سن منہاج سمجھا کہ وہ فون پر شاید کسی سے باتیں کر رہی ہے۔ یہ اچھا موقع تھا سے رنگے ہاتھوں پکڑنے کا اس طرح شاید وہ اسے طلاق دینے سے بھی بچ جاتا اس نے زرا سا کمرے میں جھانک کر دیکھا تو سامنے کا منظر دیکھ کر وہ اپنی سوچ پر انتہائی شرمندہ ہوا تھا وہ تو اس کے بیٹے کیساتھ باتیں کر رہی تھی۔۔۔ منہاج کھڑا اسے دیکھنے لگا۔۔ اپنی بے وقوفی اور بے شرمی پر وہ بے اختیار مسکرایا

تھا۔ وہ سوچنے لگا۔۔ کیا واقعی فردوس اسکے بیٹے سے اتنی محبت کرتی ہے ؟؟

www.kitabibasti.com

www.kitabibasti.com

منہاج دبے پاؤں کمرے سے نکل گیا

تھا۔۔۔اب وہ منصوبے سوچنے لگا تھا کہ کس طرح وہ فردوس کو طلاق

نادے۔۔۔۔۔۔

فردوس کو نیک بخت نے پیغام بھجوایا تھا کہ اسکے بھائی کی شادی ہونے والی ہے وہ یہاں آجائے۔فردوس امیراں بیگم کے پاس آئی اسے دیکھ کر امیراں بیگم نے محبت سے کہا آؤ آؤ بہو بیٹھو۔۔۔فردوس امیراں بیگم کے پاس بیٹھ گئی تھی ۔۔کچھ کہنا ہے ؟؟جی اماں جی دراصل اماں نے پیغام بھجوایا ہے کہ فہیم بھائی کی شادی قریب ہے تو انھوں نے مجھے بلوایا ہے کہ میں انکی مدد کردوں وہ اکیلی ہیں تو؟؟اگر آپ اجازت دیں تو کیا میں چلی جاؤں۔۔۔؟؟امیراں بیگم جلدی سے بولی کیوں نہیں پتر جب دل چاہے چلی جائے جتنے دن رہنا چاہے رہ مجھے کوئی مسئلہ نہیں ہے۔۔فردوس مسکرائی تھی شکریہ اماں جی۔۔وہ

www.kitabibasti.com

www.kitabibasti.com

امیراں بیگم کے گلے لگ گئی تھی اور امیراں بیگم اسکی اس محبت پر مسکرا دی تھی۔۔۔فردوس تیار ہوئی اس نے اپنے چند کپڑے بیگ میں ڈالے اور پھر بخشو کیساتھ وہ چلی گئی۔۔۔نیک بخت فہیم اور ماسٹر عظیم احمد نے اسے گلے سے لگا کر پیار کیا تھا۔۔فردوس رو پڑی تھی۔۔ باپ کے پوچھنے پر اس نے روتے ہوئے منہاج کی تھپڑ والی بات بتا دی تھی۔۔ فہیم غصے میں آگیا کہ وہ ہوتا کون ہے میری بہن پر ہاتھ اٹھانے والا میں اسے چھوڑوں گا نہیں۔۔۔ بڑی مشکلوں سے اسے ماسٹر عظیم احمد اور بروچس نے قابو میں کیا تھا۔۔۔ ماسٹر عظیم احمد اور نیک بخت کو بھی منہاج پر آیا تھا۔فردوس سے کہہ دراب کوئی بھی ضرورت نہیں ہے دوبارہ حویلی جانے کی۔۔اسے کہو کہ طلاق کے پیپر ادھر ہی بھیج دے۔۔فردوس کی آنکھوں میں آنسو آگئے تھے بھائی کی یہ محبت دیکھ کر۔۔ فہیم نے اسے سینے سے لگا لیا تھا۔۔فردوس ادھر بہت خوش

www.kitabibasti.com

تھی۔۔۔وہ بھائی کی شادی کی تیاریوں میں ماں کا ہاتھ بٹانے لگی۔۔۔۔۔ادھر جب منہاج حویلی واپس آیا تو اسے فردوس کہیں بھی دکھائی ناں دی تو وہ سیدھا امیر اں بیگم کے پاس چلا آیا اماں جی یہ فردوس کہاں ہے؟؟؟اپنی ماں کے گھر گئی ہے۔۔۔ماں کے گھر؟؟کیا اس نے اجازت لی تھی۔۔۔؟؟ امیر اں بیگم غصے سے بولی تجھے فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے وہ مجھ سے پوچھ کر اور اجازت لیکر گئی ہے۔۔امیر اں بیگم کا جلا کٹا جواب سن کر وہ غصے سے اپنے کمرے میں چلا آیا۔۔۔شادی کی تمام تر تیاریاں مکمل ہو گئی تھیں۔۔رات کو نیک بخت گاؤں کی لڑکیوں کو بلواتی اور ان سے خوشی کے گیت گانے کا کہتی ہر رات کو خوب ہلہ گلہ رہتا تھا۔۔فردوس اپنے بھائی کی شادی کو خوب انجوائے کر رہی تھی۔۔۔بیٹی کو یوں خوش دیکھ کر نیک بخت خوش ہوتی تھی۔۔امیر اں بیگم نے سردار صلاح الدین خان کو فردوس کے

جانے کا بتایا تو اس نے کہا چھا کیا اس نے جو چلی گئی۔۔ کچھ دن وہاں رہے گی تو اسے سکون ملے گا۔۔۔۔۔۔۔۔ فردوس ہو گئے ہوئے آج چوتھا دن تھا اور منہاج تھا کہ اسے کسی پل چین نہیں آرہا تھا وہ جانتا تھا کہ وہ ناراض ہو کر گئی ہے اور اب وہ کبھی بھی واپس نہیں آئے گی۔۔۔ فردوس کے جانے کے بعد حویلی میں بالکل سناٹا سا چھا گیا تھا۔۔ سردار صلاح الدین خان نے بھی اس بات کا ذکر امیراں بیگم سے کیا تھا اور اس نے بھی تائید کی تھی کہ فردوس کے بغیر یہ حویلی سونی سی لگتی ہے۔۔ ہمارے ہنستے کھلتے گجر کو کسی کی نظر لگ گئی ہے سردار جی۔۔ میرا تو اب بالکل بھی دل نہیں لگتا اس حویلی میں۔۔۔ سردار صلاح الدین خان نے کہا بیگم اب اسکی عادت ڈال لو۔۔۔ کیونکہ اب فردوس ادھر کبھی نہیں آنے والی۔۔ اور امیراں بیگم نے ٹھنڈی آہ بھری تھی۔۔۔ شاید معراج کی دلہن سجائے تو حویلی میں ایک بار پھر سے رونق

لگ جائے مگر سچ پوچھیں تو سردار جی جو رونق فردوس بہو کے دم سے ہے وہ کسی اور کے دم سے کہاں۔۔ہاں بیگم یہ تو آپ نے بات سچ کہہ ہے۔۔۔اسکی جگہ کوئی بھی نہیں بھر سکتا۔۔۔آج فہیم کی دلہنیا کو مایوں میں بٹھانے جانا تھا۔۔فردوس نے پہلے رنگ کا خوبصورت کامدار سوٹ زیب تن کیا تھا اور ساتھ میں پہلے رنگ کی ہی چوڑیاں پہنی ہوئی تھیں۔۔پھولوں کا ہی زیور پہن رکھا تھا۔۔وہ خوب دل سے تیار ہوئی تھی اور نیک بخت نے اسکی نظر اتاری تھی۔۔۔وہ بہت خوش تھی۔۔وہ باقی لڑکیوں کیساتھ بیٹھی ڈھولکی بجا رہی تھی اور باقی سب گا رہی تھیں۔۔۔منہاج نے سوچا کہ فردوس خود نہیں آئے گی کیوں نہ میں ہی وہاں چلا جاؤں۔۔۔منہاج تیار ہو کر روانہ ہو گیا تھا۔۔۔پورے گھر میں رونق لگی ہوئی تھی۔۔منہاج گجر میں داخل ہوا تو اسے نیک بخت مل گئی تھی۔۔السلام علیکم خالہ۔۔۔وعلیکم السلام نیک بخت

نے اسکے سلام کا جواب دیا مگر اس کے لہجے میں پہلے جیسی گرمجوشی ناں تھی۔۔۔فردوس کہاں ہے خالہ ؟؟اندر ہے۔۔۔یہ کہہ کر نیک بخت کچن کی طرف بڑھ گئی تھی۔۔اور منہاج آگے بڑھ گیا۔۔سامنے ہی ڈھولکی بجاتی کسی بات پر ہنستی اسے فردوس نظر آئی اسکے ہونٹوں پر بے اختیار مسکراہٹ دوڑ گئی تھی کتنے دنوں بعد وہ اس دشمن جان کو دیکھ رہا تھا۔۔۔وہ پہلے رنگ کے لباس میں انتہائی خوبصورت لگ رہی تھی۔۔۔منہاج نے پاس گزرتی ایک لڑکی سے کہا سنو۔۔جی۔۔۔وہ فردوس کو بلانا ادھر۔۔جی۔۔لڑکی وہاں سے چلی گئی تھی۔۔منہاج وہاں سے دیوار کی اوٹ ہو گیا تھا۔اس لڑکی نے فردوس کو کہا کہ کوئی اسے بلا رہا ہے تو فردوس اٹھ گئی تھی۔۔کون ہے۔۔وہ آگے بڑھ گئی مگر وہاں کوئی بھی ناں تھا۔۔وہ واپس پلٹی اس سے پہلے کہ وہ جاتی کسی نے اسکا چوڑیوں بھرا ہاتھ اپنے مضبوط ہاتھ میں پکڑ لیا تھا۔۔ایک لمحے کو

فردوس ڈر گئی تھی۔۔ منہاج نے ایک ہاتھ اسکا بازو پکڑا اور دوسرا ہاتھ اسکے منہ پر رکھ کر اسے دیوار سے لگا دیا تھا۔۔ منہاج بڑے غور سے مسکراتے ہوئے بہت قریب سے اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔ منہاج کو مسکراتے دیکھ کر ایک نفرت بھری لہر اسکے جسم میں دوڑ گئی تھی۔۔۔اس نے اسکی گرفت سے اپنا بازو چھڑایا اور اسے خود سے دور دھکیلا تھا دور رہو مجھ سے منہاج صلاح الدین خان !!! کیوں آئے ہو تم یہاں ؟؟؟ منہاج نے دوبارہ سے اسکا بازو پکڑ لیا تھا۔۔۔ تمھیں لینے آیا ہوں چلو گھر چلتے ہیں۔۔۔ نہیں چلنا مجھے تمھارے ساتھ۔۔۔ شدید نفرت کرتی ہوں میں تم سے۔۔۔ دیکھو فردوس جو ہوا اتنا اسے بھول جاؤ۔۔۔ ہاں بھول جاؤں۔۔۔ کیسے بھول جاؤں میں۔۔ میں اس دن کو اور اس تھپڑ کو کبھی بھی نہیں بھول سکتی منہاج صاحب !! تم نے میرے کردار پر انگلی اٹھائی تھی اور مجھے تم نے آوارہ عورت کہا تھا۔۔۔

میں شرمندہ ہوں فردوس۔۔میں تم سے معافی مانگ رہا ہوں۔۔۔۔۔مجھے تمھاری معافی کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔۔ چھوڑو میرا ہاتھ۔۔۔ مگر اسکی گرفت مضبوط تھی۔۔دیکھو فردوس اگر تم نا آئی تو پھر میں تمھیں زبردستی اٹھا کر کے جاؤں گا۔۔۔ادھر نیک بخت نے جا کر فہیم کو بتا دیا تھا کہ منہاج آیا ہے تو وہ غصے سے بپھرا وہاں ابلا آیا تھا۔۔اسے اپنی بہن کیساتھ زبردستی کرتے دیکھ کر وہ غصے سے آگے بڑھا اور اسکی گرفت سے فردوس کو چھڑایا۔۔۔یہ کیا بدتمیزی ہے ہاں؟؟ ہمارے گھر آ کر ہماری ہی عزت پر ہاتھ ڈال رہے ہو؟؟ ۔۔دیکھو فہیم تم بیچ میں ناپڑو یہ میری بیوی ہے اور یہ ہم دونوں۔یاں بیوی کا مسئلہ ہے تم بیچ میں ناپڑو۔۔کیوں ناں پڑوں بیچ میں یہ میری بہن ہے اور میں تمھیں اس کے ساتھ زبردستی کرنے نہیں دوں گا۔۔بیہ تمھارے ساتھ نہیں جانا چاہتی تو تم اسکے ساتھ زبردستی نہیں کر سکتے۔۔خوامخواہ میں تماشہ

www.kitabibasti.com

مت بناؤ منہاج اور چلے جاؤ یہاں سے ورنہ مجھے سردار جی کو بلانا پڑے گا۔۔۔ اور تمھیں دھکے دے کر گھر سے نکالنا پڑے گا اس سے پہلے تم

خود ہی یہاں سے نکل جاو۔۔۔ منہاج نے غصے سے فہیم اور پھر فردوس کو دیکھا اور پھر تم فن کرتا وہاں سے چلا گیا۔۔ فہیم نے فردوس کو گلے سے لگا کر مطمئن کیا۔۔۔ نیک بخت نے کہا چلو لڑکیوں دوبارہ سے شروع ہو جاو۔۔۔ محفل دوبارہ سے شروع ہو گئی تھی۔۔۔۔۔۔

منہاج غصے میں بھرا ہوا حویلی میں داخل ہوا اور سیدھا فردوس کے کمرے میں چلا آیا اور آتے ہی وہ فردوس وہ کمرے کا سامان اٹھا اٹھا کر پھینکنے لگا۔۔ وہ غصے بول رہا تھا فردوس تم میری ہو اور کسی کی بھی نہیں۔۔ تمھیں مجھ سے کوئی بھی جدا نہیں کر سکتا کوئی بھی نہیں۔۔۔ صرف موت ہی ہمیں ایک دوسرے سے جدا کر سکتی ہے۔۔ منہاج سر پکڑ کر اب آہستہ آہستہ بڑبڑا رہا

www.kitabibasti.com

www.kitabibasti.com

تھا۔۔ تم میری ہو صرف میری۔۔۔ تم پر صرف میرا حق ہے۔۔ منہاج بے بسی سے رونے لگا تھا۔۔ تبھی نصیبو آواز سن کر کمرے میں آئی تھی۔ منہاج کو روتا دیکھ کر نصیبو کا کلیجہ منہ کو آیا تھا۔۔ نصیبو نے آگے بڑھ کر منہاج کے کندھے پر ہاتھ رکھا تو منہاج نے چونک کر سے اٹھا کر اسے دیکھا۔۔ نصیبو نے دیکھا وہ بہت تکلیف میں تھا۔۔ مت روئیں آپ کیوں رو رہے ہیں؟؟؟

ارے کیسے ناں روؤں۔۔۔ میری بیوی مجھ سے ناراض ہو گئی ہے اور تم کہتی ہو کہ تم مت روؤ۔۔۔ منہاج اٹھ گیا اور غصے سے چیخا میں کیسے ناں روؤں۔۔ وہ مجھ سے ناراض ہو گئی ہے اور میرے ساتھ واپس بھی نہیں آرہی وہ نہیں جانتی کہ میں اس سے کتنا پیار کرتا ہوں۔۔۔ اس کے بغیر میں ادھورا ہوں۔ میری زندگی کچھ بھی نہیں ہے۔۔ تم سمجھ رہی ہو کہ ناروں اب روناں تو رو گیا

www.kitabibasti.com

www.kitabibasti.com

ہے۔۔تم

ہی رہ

ہے۔۔۔ منہاج نے اپنے دونوں ہاتھوں سے اپنے سر کے بال مٹھیوں میں جکڑے اور فرش پر بیٹھ کر وہ پھوٹ

پھوٹ رو پڑا تھا۔۔نصیبو کو بہت تکلیف ہو رہی تھی۔۔میں فردوس کے بغیر نہیں رہ سکتا نصیبو میں نہیں رہ سکتا اس کے بغیر۔۔۔کوئی مجھ سے فردوس کو جدا نہیں کر سکتا اگر کسی نے مجھ سے فردوس کو جدا کرنے کی کوشش کی تو میں اسے مار ڈالوں گا۔۔وہ جنونی ہو رہا تھا۔۔نصیبو کو اس سے ڈر لگنے لگا تھا۔۔چوہ اپنے کمرے میں چلی آئی تھی اور بچے کو سینے سے چمٹا کر لیٹ گئی تھی دوسرے کمرے سے اب بھی توڑ پھوڑ کی آوازیں آ رہی تھیں۔۔۔ صبح منہاج بخار میں تپ رہا تھا۔۔۔وہ آنکھوں پر بازو رکھے بیڈ پر لیٹا تھا۔۔۔نصیبہ

www.kitabibasti.com

اسکے پاس آئی اور بولی اٹھ جائیں اور ناشتہ کریں!! مگر منہاج نے کوئی جواب نہیں دیا۔۔۔ نصیبو نے اسکے بازو پر ہاتھ رکھا تو وہ بخار میں تپ رہا تھا۔۔۔ نصیبو پریشان ہو گئی تھی۔۔۔ باپ کو تو سخت بخار ہے۔۔ میں ڈاکٹر کو بلواتی ہوں۔۔۔ نصیبہ جانے لگی تو منہاج نے اسکا ہاتھ پکڑ کر اسے روک لیا اسکی کوئی ضرورت نہیں ہے میں اپنا علاج نہیں کرواؤں گا۔۔ مگر کیوں منہاج ؟؟؟ کیوں کہ میں مرنا چاہتا ہوں۔۔ آپ بخار میں تپ رہے ہیں۔۔ ہاں تڑپنے دو مجھے میں اسی لائق ہوں۔۔۔ جاؤ تم یہاں سے۔۔۔ نصیبو کمرے سے نکل گئی تھی۔۔۔ وہ واپس آئی تو اس کے ہاتھ میں ناشتہ تھا اٹھ جائیں اور ناشتہ کریں۔۔۔ آپ نے رات کو بھی کچھ نہیں کھایا تھا۔۔ میں نے کچھ بھی نہیں کھانا لے جاؤ یہاں سے۔۔۔ ایسے کیسے آپ منع کر رہے ہیں۔۔ نصیبو روہانسی ہو کر بولی۔۔۔ میں ناشتہ کیا کچھ بھی نہیں لونگا۔۔ ناں اپنا علاج

کرواؤں گا جب تک کہ فردوس واپس نہیں آجاتی۔۔۔نصیبہ اسکی ضد کے آگے بے بس ہو گئی تھی۔۔۔دوپہر کا کھانا بھی اس نے کھانے سے انکار کر دیا تھاب تو۔اسکی حالت بہت خراب ہو گئی تھی۔۔ مگر اس نے علاج سے صاف انکار کر دیا تھا۔۔۔بخار کی شدت سے اس پر غنودگی طاری ہو رہی تھی۔۔۔ منہاج نیم بے ہوشی کی حالت میں بھی بار بار فردوس کو بلا رہا تھا۔۔۔نصیبہ بے حد

پریشان ہو گئی تھی۔۔وہ ٹھنڈے پانی کا کٹورا لے آئی اور اس کے سر پر پانی کی پٹیاں رکھنے لگی تو کہ اسکا بخار کچھ کم ہو۔۔۔وہ منہاج کی صحت یابی کیلئے دعائیں مانگنے لگی۔۔آج دوسرا دن تھا اور منہاج کی صحت سنبھلنے کے بجائے بگڑتی ہی جا رہی تھی۔۔۔نصیبو منہاج کے لیے سوپ بنا کر لے آئی تھی منہاج یہ سوپ پی لیں آپ نے کل سے کچھ بھی نہیں کھایا۔۔۔میں کچھ بھی نہیں

کھاؤں گا۔۔ خدمت کریں منہاج۔۔۔ جب تک فردوس نہیں آجاتی میرے حلق سے بھی کچھ نہیں اترے گا۔۔ وہ مجھ سے ناراض ہو کر گئی ہے اب وہ نہیں آئے گی۔۔ نصیبو اسکی ضد کے آگے بے بس ہو گئی تھی۔۔ خوہ آئے گی اور ضرور آئے گی میں اسے لاؤں گی میر آپ سے یہ وعدہ ہے اب تو آپ پی لیں۔۔ منہاج نصیبو کو دیکھنے لگا تم سچ کہہ رہی ہو؟؟ ہاں سچ کہہ رہی ہوں اب تو آپ ضد چھوڑ دیں۔۔۔ منہاج مان گیا تھا اس نے سوپ بھی پیا تھا اور ڈاکٹر سے اپنا علاج بھی کروایا تھا۔۔۔ نصیبو نے منہاج کو وقت پر دوائیاں کھلائیں جس کی وجہ سے اب وہ صحت یاب ہو رہا تھا۔۔اب جب کہ اسکی طبیعت کافی حد تک بہتر ہو گئی تھی منہاج نصیبو کی اس خدمت گزاری پر اسکا ممنون تھا۔۔۔اب وہ نصیبو کو کہنے لگا کہ اب وہ اپنا وعدہ پورا کرے اور فردوس کو بلالے۔۔۔ نصیبو نے ہاں کہی تھی۔۔ فہیم کی شادی ہو گئی تھی اور

www.kitabibasti.com

عالیہ دلہن بن کر آگئی تھی۔۔ عالیہ بہت اچھی لڑکی تھی۔۔ فردوس کو بھی وہ بہت اچھی لگی تھی۔۔۔ سردار صلاح الدین خان معراج اور امیر اں بیگم بھی شادی پر گئے تھے۔۔ ماسٹر عظیم احمد اور نیک بخت نے انکی خوب خدمت کی تھی۔ امیراں بیگم اور سردار صلاح الدین خان نے فردوس کے گلے سے لگا کر پیار کیا تھا۔۔۔ منہاج کا اصرار اب بڑھتا ہی جا رہا تھا تو مجبوراً نصیبو کو اسکی ضد کے آگے ہتھیار ڈالنے پڑے۔ اس نے فردوس کو کال کر کے جھوٹ کہا کہ ابتہاج بیمار پڑ گیا ہے۔۔ وہ جب سے گئی ہے وہ ناں کچھ کھا رہا ہے اور ناں کچھ پی رہا ہے۔۔ وہ بہت بیمار پڑ گیا ہے۔۔ وہ آکر اسے ایک بار دیکھ لے۔۔۔ یہ سن کر فردوس پریشان ہو گئی تھی۔۔ تم اسے ڈاکٹر کو دکھاؤ ناں۔۔ میں نے دکھایا ہے مگر کوئی فرق نہیں پڑا۔۔۔ وہ دوبارہ حویلی جانا تو نہیں چاہتی تھی۔۔ مگر ابتہاج کا سن کر وہ پریشان ہو گئی تھی۔۔ اس

www.kitabibasti.com

www.kitabibasti.com

نے جلدی سے تیاری پکڑی اور جانے لگی تو فہیم نے اسے روک لیا۔۔اس نے کہا بھائی میں بس ابتہاج کو دیکھ کر واپس آجاؤں گی۔۔۔ پھر فردوس روانہ ہو گئی تھی۔۔۔ نصیبو نے منہاج سے کہا کہ فردوس آرہی ہے تو اسکا چہرہ خوشی سے کھل اٹھا۔۔۔ تھینک یو سوچ نصیبو تم نہیں جانتی کہ تم نے مجھے کتنی بڑی خوشی دی ہے۔۔۔ بتم نے مجھے پر بہت بڑا احسان کیا ہے۔۔ تم نہیں جانتی میں فردوس سے کتنی محبت کرتا ہوں۔۔میں اس کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتا۔۔۔اب جب وہ سجائے گی تو پھر میں اسے کہیں بھی نہیں جانے دوں گا۔۔۔میں اسے کھونا نہیں چاہتا۔۔ تم سے شادی کی وجہ بھی فردوس ہی تھی۔۔۔اگر تم سے شادی ناں کرتا تو فردوس بھی مجھ سے چھن جاتی۔۔۔وہ کتنی سفاکی سے کہہ رہا تھا مجھے تم سے بالکل بھی محبت نہیں ہے۔۔اگر میں تم سے تھوڑی محبت سے بات چیت کرتا ہوں تو صرف اور صرف فردوس کیوجہ

www.kitabibasti.com

سے۔۔ کیونکہ فردوس کو تم سے محبت ہے اور مجھے فردوس سے۔۔۔۔ یہ سن نصیبو کا دل کرچی کرچی ہو گیا تھا۔۔ وہ تو یہ سمجھتی تھی کہ شاید منہاج اس سے محبت کرتا ہے مگر آج منہاج نے اسکی یہ غلط فہمی بھی دور کر دی تھی۔۔۔ اسکی آنکھوں میں آنسو بھر آئے تھے۔۔۔ منہاج مسکراتا ہوا کمرے سے نکل گیا۔۔ اور نصیبو پھوٹ پھوٹ کر رو پڑی۔۔۔ وہ بہت دلبر داشتہ ہو گئی تھی بار بار منہاج کی باتیں اسکے دماغ پر ہتھوڑے کی طرح لگ رہی تھیں۔۔ اس نے میز کی دراز سے گولیاں نکالیں اور ایک گولی پانی کیساتھ نگل لی۔۔ وہ بیڈ پر لیٹ گئی تھی آنسو اب بھی پوری رفتار سے بہہ رہے تھے۔۔۔۔ حویلی پہنچتے ہی اس نے بیگ رکھا اور سیدھی نصیبو کے کمرے میں چلی آئی تھی۔۔ نصیبو بیڈ پر بیٹھی تھی پاس ہی ابتہاج لیٹا ہوا تھا۔۔ کہاں ہے ابتہاج؟؟ کیسا ہے اب یہ۔۔ وہ ابتہاج پر جھکی اسے پیار کرتے

ہیں۔۔وہ ہوئے نصیبو سے بولی۔۔۔اب بہتر ہے۔۔۔شکر ہے میں توڈر ہی گئی تھی اسکی طبیعت کا سن کر تم جانتی ہو ادھر بھائی بھابھی کی دعوت چل رہی تھی اور میں بھاگی بھاگی یہاں چلی آئی۔۔نصیبو اپنے بیٹے کیلیے اسکی محبت دیکھ کر مسکرائی تھی۔۔۔ڈاکٹر کو دکھایا ہے ناں؟؟ہاں اب بہتر ہے۔۔۔تبھی پیچھے سے منہاج کی آواز آئی۔بچے کی طبیعت کا سن کر تم بھاگی بھاگی آئی۔۔لیکن میں بھی پچھلے تین دنوں سے بیمار ہوں مگر تم نے میرا نہیں پوچھا۔۔۔فردوس سیدھی ہوئی اور پلٹ کر دیکھا تو پیچھے منہاج اپنے سینے پر ہاتھ باندھے اسے دیکھ کر مسکرا رہا تھا۔۔۔چلو شکر ہے میرے لیے ناں سہی بچے کے لیے تو تم آئی سہی۔۔وہ بولی زیادہ خوش ہونے کی ضرورت نہیں ہے میں یہاں رہنے نہیں آئی ہوں۔۔۔صرف ابتہاج کو دیکھنے آئی تھی۔۔یہ کہہ کر فردوس کمرے سے نکل گئی۔۔پیچھے منہاج کھڑا مسکرا رہا تھا۔۔۔منہاج بھی

www.kitabibasti.com

اسکے پیچھے کمرے سے نکل گیا۔۔ نصیبو نے دراز سے دو گولیاں نکالیں اور پانی کیساتھ نگل لیں۔۔۔۔ فردوس کے آنے سے امیراں بیگم اور سردار صلاح الدین خان نے بھی اپنی خوشی کا اظہار کیا تھا۔۔۔ یہاں تک کہ خیری نے بھی اسے دیکھ کر اپنی خوشی کا اظہار کیا تھا۔۔۔ شکر ہے بی بی جی آپ آ گئیں۔۔ آپ کے چلے جانے سے تو یہ حویلی کاٹ کھانے کو دوڑتی تھی۔۔ آپ کے بغیر مجھے بھی مزہ نہیں آتا تھا سچی بی بی جی میں آپ کو بہت یاد کرتی تھی۔۔۔ شکر ہے کہ آپ واپس آ گئیں۔۔۔ یہ سن کر فردوس مسکرا کر بولی شکریہ خیری کہ تم میرے لیے ایسے جذبات رکھتی ہو۔۔ بی بی جی آپ بہت اچھی ہیں۔۔۔ تم بھی تو بہت اچھی ہو خیری!! یہ سن کر خیری شرمائی تھی اور فردوس جنسی تھی۔۔ فردوس کے آنے سے ایک بار پھر حویلی کی رونقیں بحال ہو گئی تھیں۔۔۔ منہاج اب احتیاط سے کام لینے لگا تھا وہ

www.kitabibasti.com

www.kitabibasti.com

فردوس کے زیادہ منہ نہیں لگتا تھا۔۔اسلیے کہ کہیں اس سے منہ ماری ناں ہو

جائے۔۔اور اسے یہ منظور ناں تھا کہ فردوس ایک بار پھر یہاں سے چلی

جائے۔۔۔منہاج فردوس کے کمرے سے گزر رہا تھا کہ فردوس کے کمرے

کا دروازہ کھلا دیکھ کر اس نے اندر جھانکا تھا۔۔ابتہاج بیڈ پر لیٹا کھیل رہا تھا۔۔

اور فردوس نماز پڑھ رہی تھی۔۔وہ فردوس کو دیکھنے لگا۔۔کتنی پیاری تھی وہ

۔۔وہ مسکرایا تھا۔۔اس سے پہلے کہ وہ سلام پھیر کر اسکی یہ چوری پکڑ کے وہ

خاموشی سے وہاں چلا گیا تھا۔۔فردوس نے سلام پھیرا کر دروازے کی

طرف دیکھا تھا۔۔وینا کوئی ناں تھا اس نے دعا کیلیے ہاتھ اٹھا دیے۔۔۔نصیبو

ہر روز گولیاں لینے لگی تھی جس کی وجہ سے اسکی صحت دن بدن گر رہی تھی

مگر وہ کسی کو بھی نہیں بتا رہی تھی۔۔اس نے فردوس سے بھی یہ سب چھپایا

تھا۔۔کیونکہ وہ جانتی تھی کہ فردوس اسے خوب ڈانٹے گی اور اسکا علاج

www.kitabibasti.com

www.kitabibasti.com

کروائے گی۔۔ مگر اب اسے زندہ ہی نہیں رہنا تھا۔۔ وہ گھٹ گھٹ کر مر رہی تھی۔۔ معراج کی شادی کی تیاریاں مکمل ہو گئی تھیں۔۔ امیراں بیگم نے فردوس سے درخواست کی تھی کہ جب تک معراج کی شادی نہیں ہو سکتی وہ فی الحال منہاج سے طلاق ناں لے ورنہ لوگ باتیں بنائیں گے۔۔ فردوس مان گئی تھی اور امیراں بیگم اسکے صدقے واری ہوئی تھی۔۔۔ حویلی میں خوب رونق لگی ہوئی تھی۔۔ امیراں بیگم تمام ملازماؤں کو بھاتی اور ان سے خوشی کے گیت گانے کا کہتی خود بھی وہ موجود ہوتی۔ امیراں بیگم نے فردوس اور نصیبو کے لیے سوٹ بھی بھجوائے تھے۔۔۔ نصیبہ کی طبیعت خراب رہنے لگی تھی۔۔ فردوس نے اسے آرام کرنے کا کہا تھا۔۔۔ اور خود کو لیکر وہ وہاں سے چلی گئی تھی۔۔۔ امیراں بیگم نے فردوس کو بلایا تھا کہ ادھر آکر دیکھے کتنا مزہ آرہا ہے۔۔۔ فردوس ابتہاج کو کندھے پر لٹائے وہاں امیراں بیگم

www.kitabibasti.com

www.kitabibasti.com

کے ساتھ آکر بیٹھی تھی۔۔وہ سب نیچے بیٹھیں ڈھولکی بجارہی تھیں۔۔ فردوس بھی مسکرا کرامیراں بیگم کیساتھ تالیاں بجارہی تھی۔۔۔ارے بھئی تیز گاؤاور تیز میرے بچے کی شادی ہے۔۔۔منہاج ادھر سے گزر رہا تھا کہ سامنے کا منظر دیکھ کر تک گیا تھا۔۔اسکی نظر مسکراتی ہوئی فردوس پر جاپڑی تھی۔۔اسے یوں مسکراتا دیکھ کر اسے خوشی محسوس ہوئی تھی۔۔۔وہ اپنے کمرے میں آکر کھڑکی کے پاس رک گیااور باہر کا منظر دیکھنے لگا۔۔۔وہ بے حد خوش نظر آرہا تھا۔۔وہ نصیبو سے بولا تم نہیں گئی باہر۔۔دیکھو تو سہی کتنی رونق لگی ہوئی ہے۔۔۔وہ میری طبیعت کچھ ٹھیک نہیں ہے اسی لیے فردوس مجھے بلانے آئی تھی۔۔۔اچھا جیسے تمھاری مرضی۔۔۔وہ دوبارہ سے باہر کا منظر دیکھنے لگا۔۔۔وہ فردوس کو ہی دیکھ رہا تھا۔۔نصیبہ سے یہ سب برداشت کرنا مشکل ہورہا تھا۔۔باس نے دراز سے گولیاں نکالیں اور پانی کیساتھ نگل لی

www.kitabibasti.com

www.kitabibasti.com

تھیں۔۔اب تو نصیبہ کو کھانسی کیساتھ خون بھی آنے لگا تھا مگر اس نے یہ بات سب سے چھپائی تھی۔۔وہ اب مرنا چاہتی تھی۔۔اسکی زندگی کا اب کوئی مقصد نا تھا وہ جان چکی تھی کہ منہاج فردوس سے محبت کرتا ہے وہ کبھی بھی اس سے محبت نہیں کر سکتا۔۔وہ اس پر ترس تو کھا سکتا ہے مگر اس سے محبت نہیں کر سکتا۔۔۔۔۔اسی لیے اب اس نے خود کو مارنے میں ہی صحیح جانا تھا۔فردوس اپنے کمرے میں موجود تھی اور ابتان جھولے میں سو رہا تھا۔ تبھی منہاج دروازہ کھول کر کمرے میں داخل ہوا تھا۔۔فردوس نے اسے ناگواری سے دیکھا تھا۔۔تم یہاں میرے کمرے میں کیوں آئے ہو منہاج؟؟

فردوس کے پاس آیا جو ابتہاج کے پاس بیٹھی تھی۔۔وہ کھلونے میں سوئے ابتہاج کیطرف جھکتے ہوئے بولا میں تمھارے لیے نہیں آیا۔۔اپنے بیٹے سے

www.kitabibasti.com

ملنے آیا ہوں۔۔ منہاج ابتہاج پر جھک گیا تھا۔ فردوس پیچھے کو ہوئی تھی۔۔ منہاج ابتہاج کے گال پر پیار کرنے لگا۔۔۔ بیٹا؟؟ کونسا بیٹا؟؟ وہی بیٹا جسے تم نے اپنا بیٹا ماننے سے ہی انکار کر دیا تھا۔۔۔ جو بھی ہے ہے تو میر ابیٹا۔۔۔ واہ۔۔۔ بالآخر سچ زبان پر آہی گیا منہاج صلاح الدین خان کہ یہ تمھارا بیٹا ہے۔۔۔ ہاں سچائی بالآخر اپنی ہی پڑتی ہے۔۔ اور ایک دن یونہی تم بھی یہ سچائی مان لوگی۔۔ کہ تم میری بیوی ہو۔۔۔ وہ جھٹ سے بولی ہرگز بھی نہیں۔۔۔ وہ دن کبھی بھی نہیں آئے گا۔۔۔ منہاج نے ان سنی کر کے بچے کو اٹھالیا تھا۔۔۔ وہ بالکل اسکی کاربن کاپی تھا۔۔ بہت پیارا اور خوبصورت۔۔ بے اختیار اسے بچے پر ڈھیر سارا پیرا آیا تھا۔۔ باپ کو دیکھ کر بیٹا قلقاریاں مارنے لگا تھا۔۔ منہاج نے اسکا گال چوم لیا تھا۔۔ یہ محبت دیکھ کر فردوس کو ایک انجانی سی خوشی محسوس ہوئی تھی بلوشاب ابتہاج کو باپ کا

بھی پیار مل رہا ہے۔۔ منہاج کو بچے سے پیار کرنا بے حد اچھا لگ رہا تھا۔۔ اس نے بچے کو واپس جھولے میں ڈالا اور پھر مسکرا کر اسے دیکھنے لگا۔۔۔ پھر وہ کمرے سے نکل گیا۔۔۔ فردوس سوچ میں پڑ گئ تھی۔۔۔۔ آج سیناں کا مالیوں تھا۔۔امیراں بیگم شور مچائے جا رہی تھی کہ جلدی کرو۔۔ دیر ہو رہی ہے۔۔بفردوس تیار ہو چکی تھی اور نصیبو بھی تیار ہو کر کمرے سے نکل آئی تھی۔ نصیبو کا دل نہیں چاہ رہا تھا مگر فردوس کے اصرار پر اس نے حامی بھر لی تھی۔چفر فوس بہت اچھی لگ رہی تھی اور بار بار منہاج کی نگاہوں کا لی اور بار مرکز بھی بن رہی تھی۔۔ منہاج نے اسکی تعریف بھی کی تھی جس پر فردوس نے کوئی رسپانس نہیں دیا تھا۔۔۔ابتاج کو فردوس نے ہی اٹھار کھا تھا۔۔۔وہاں سیناں کی مایوں کی رسم ہو رہی تھی کہ اچانک نصیبو کی طبیعت بگڑی تو

رسمیں مختصر کرنا پڑیں۔۔اور پھر وہ لوگ گھر کو روانہ ہوئے۔۔فردوس نصیبو کیطرف سے بہت پریشان ہو گئی تھی مگر نصیبو نے اسے مطمئن کیا کہ وہ بالکل ٹھیک ہے۔۔۔منہاج اب ہر روز بچے سے ملنے کے بہانے فردوس کے کمرے میں آتا تھا بچے کو اٹھاتا اور اس سے پیار کرتا۔۔فردوس خاموش رہتی اور اسے کچھ بھی ناں کہتی۔۔کیونکہ یہ اس بچے کا حق تھا۔۔۔معلوم ہی ناپڑا اور شادیں کادن بھی آگیا۔۔۔سردار صلاح الدین خان نے بڑی کوچ کروائی تھی جہاں پر گاؤں کی خواتین بیٹھ گئی تھیں۔بخودامیراں بیگم سردار صلاح الدین خان کیساتھ گاڑی میں انتی تھی۔۔معراج فائق علی کیساتھ دوسری گاڑی میں تھا۔۔۔رات ادھر ہی شہر میں گزارنی تھی۔۔جس کیلیئے ہال بک کرالیا گیا تھا۔۔۔نصیبو اور فردوس بھی جانے کو تیار تھیں مگر اچانک نصیبو کی طبیعت خراب ہوئی تو فردوس نے جانے سے انکار کر دیا کہ نصیبو کی طبعیت

ٹھیک نہیں ہے وہ اس کے ساتھ رہے گی۔۔۔ نصیبو نے اسے منع بھی کیا مگر وہ ناں مانی۔۔ منہاج کا بھی دل نہیں چاہ رہا تھا مگر سردار صلاح الدین خان نے کہا کہ وہ معراج کا بڑا بھائی نے وت اس ناطے اسے نکاح میں شرکت کرنی چاہیے اور مجبوراً منہاج کو ان کیساتھ جانا پڑا۔۔۔ چوہ سب چلے گئے تھے۔

فردوس اسکے لیے پریشان تھی۔۔اور نصیبو اسے تسلی دے رہی تھی کہ وہ ٹھیک ہے۔۔ نصیبو کے کہنے پر اس نے ابتہاج کو اسکے برابر میں بیڈ پر سلایا تھا اور نصیبو محبت سے ابتہاج کا ایک ایک نقش چھونے لگی۔۔۔اس کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے تھے۔ تبھی پانک تصیور کی طبیعت بگڑنے کی تھی۔۔وہ بری طرح سے کھانسنے لکھی تھی۔۔ تبھی اس کے منہ سے

لگی تھی۔۔

خون نکلا اور یہ دیکھ کر فردوس گھبرا گئی تھی اس نے جلدی سے اپنی چادر لی اور

www.kitabibasti.com

ڈاکٹر کو لینے جانے لگی کیونکہ اس وقت حویلی میں کوئی ناں تھا۔۔ نصیبو نے اسکا ہاتھ پکڑ کر اسے روک لیا تھا۔۔مت جاؤ فری۔۔۔ نصیبو تمھاری طبیعت خراب ہو رہی ہے مجھے ڈاکٹر کو بلانا ہے تمھارے منہ سے خون آ رہا ہے۔۔۔ نصیبو مسکرائی۔۔۔میرا وقت آ چکا ہے فری۔۔۔اب مجھے کوئی نہیں بچا سکتا بس تم یہ وقت میرے ساتھ گزارو۔۔۔ فردوس رو پڑی تھی۔۔مت کہو ایسا نصیبو مت کہو تمھیں کچھ بھی نہیں ہو گا۔۔۔ نصیبو افسردگی سے مسکرائی فری میں تجھ سے مرنے سے پہلے ایک وعدہ لینا چاہتی ہوں۔۔ کیسا وعدہ؟؟ نصیبو نے فردوس کا ہاتھ پکڑ لیا تھا اور محبت سے پاس لیٹے ہوئے ابتہاج کو دیکھتے ہوئے بولی تم وعدہ کرو کہ میرے مرنے کے بعد تم اس سے سگی ماں کی طرح پیار کرو گی اسے چھوڑ کر نہیں جاؤ گی۔۔اسے پڑھا لکھا کر ایک اچھا انسان بناؤ گی۔۔مجھے تم پر بھروسہ ہے فری کہ تم میرے بچے کو ایک

www.kitabibasti.com

سگی ماں کی طرح پیار دو گی۔۔وعدہ کرو فری تم ابتہاج پر سوتیلی ماں نہیں لاؤ گی۔۔۔فردوس نم ناکھون سے نصیبو کو دیکھ رہی تھی جس کی سانسیں اکھڑ رہی تھیں۔۔بولو فری میں مر رہی ہوں۔۔۔وہ جلدی سے بولی ہاں ہاں نصیبو میں ابتہاج کا ایک ماں سے بڑھ کر خیال رکھوں گی۔پلیز تم خود کو سنبھالو۔۔ نصیبو مسکرائی اب میں مطمئن ہوں فری۔۔۔اور پھر اسکی سانسیں اکھڑنے لگیں۔۔فردوس چیخنے لگی تھی۔۔۔اور پھر نصیبو نے آخری ہچکی لی اور اسکی روح پرواز کر گئی۔۔۔ نصیبو!!!!!فردوس چینی۔۔وہ پھوٹ پھوٹ کر رو رہی تھی۔۔۔پوری حویلی فردوس کی آواز سے گونج رہی تھی۔۔۔ منہاج کا دل اچانک سے گھبرا گیا تھا۔۔اس نے نکاح کے ہوتے ہی واپسی کی راہ لی تھی۔۔اس وجہ سے کہ حویلی میں نصیب اور فردوس کیلی ہیں۔سردار صلاح الدین خان نے اسے جانے کی اجازت دے دی تھی۔۔جب وہ حویلی میں

www.kitabibasti.com

داخل ہوا تو فردوس کی چیخیں سن کر وہ ڈر گیا تھا وہ کمرے کی طرف بھاگا اور سامنے کا منظر دیکھ کر وہ ساکت رہ گیا تھا۔۔اسے یقین ہی نہیں آرہا تھا کہ نصیبو مر چکی ہے۔۔۔منہاج آگے بڑھا اور بری طرح سے روتی ہوئی فردوس کو دلاسہ دینے لگا۔۔اسے دیکھتے ہی فردوس نے نفرت سے اسے خوف سے دور دھکیلا دیا تھا۔۔دور رہو مجھ سے نفرت ہے مجھے تم سے۔۔۔ تم نے مارا ہے نصیبو کو۔۔۔تم قاتل ہو نصیبو کے۔۔۔فردوس چلا رہی تھی۔۔ابتہاج ڈر کر رونے لگا تو منہاج نے آگے بڑھ کر اسے اٹھا لیا تھا۔۔۔ منہاج نے کال کر کے سردار صلاح الدین خان کو نصیبو کی موت کی خبر دی تھی۔۔وہ بھی حیران رہ گئے تھے۔۔سردار صلاح الدین خان نے سیناں کے والدین سے اجازت لی کہ انھیں اب جانا چاہیے دراصل انکی بہو کی وفات ہو گئی ہے۔۔انھیں بھی افسوس ہوا تھا اور وہ بھی ساتھ چل پڑے تھے۔۔۔

www.kitabibasti.com

فردوس ک اروروکر براحال تھا۔۔نیک بخت اور عالیہ بھی وہاں آگئی تھیں۔۔اور فردوس کو دلاسے تسلیاں دینے لگیں۔۔۔۔۔سب حیران تھے کہ سوتن کی موت پر اتناد کھ ؟؟؟؟نصیبو کو دفنادیا گیا تھا۔۔فردوس ہوش میں ہی نہیں تھی۔۔۔وہ بار بار نصیبو کو پکار رہی تھی اور منہاج کو اسکی موت کازمہ دار ٹھہرارہی تھی۔۔۔فردوس کی حالت کے پیش نظر نیک بخت اسے اپنے ساتھ گھر لے آئی تھی۔۔۔وہاں عالیہ اسے واپس اسکی زندگی کیطرف لانے کی کوشش کررہی تھی۔۔فردوس کے جانے کے بعد ابتہاج کو اب منہاج ہی سنبھال رہاتھا۔۔۔وہ کافی حد تک باپ کیساتھ مانوس ہو گیا تھااور اسکے علاوہ وہ کسی کے پاس بھی نہیں جارہاتھا۔۔۔نصیبو کی موت کو ایک ہفتے سے زیادہ ہو گیا تھا۔۔ہر کوئی اپنی روٹین کیطرف لوٹ آیا تھا۔۔۔اب منہاج کے کام کا حرج ہورہاتھا کیونکہ ابتہاج اس سے ہل گیا تھا وہ اس کے علاوہ کسی

www.kitabibasti.com

کے پاس بھی نہیں جارہا تھا۔امیراں بیگم سے منہاج سے لینے کی کوشش کرتی تو ہو منہاج سے لپٹ جاتا۔۔۔ معراج اور سنیناں اپنی زندگی سے خوش تھے۔۔ فردوس بھی اب کافی حد تک نارمل ہو گئی تھی۔۔ مگر وہ ابھی بھی نصیبو کو نہیں بھولی تھی۔۔۔ منہاج کو اب پریشانی ہو رہی تھی۔۔ بچی سکی کے پاس بھی نہیں جارہا تھا۔۔۔بچے کیوجہ سے منہاج ماں صحیح سے کھاتا ناں پیتا اور ناسوتا۔۔۔امیراں بیگم بھی پریشان ہو گئی تھی۔۔۔ سنیناں نے کوشش کی تھی کہ وہ ابتہاج کو خود سے مانوس کرنے کی مگر بے سود اسکے پاس جاتے ہی وہ گلہ پھاڑ کر رونا شروع کر دیتا تھا۔۔۔فردوس کو نصیبو سے کیا وعدہ یاد تھا آج وہ حویلی آئی تھی۔۔ سردار صلاح الدین خان کو بھی اچھا نہیں لگ رہا تھا کہ بچے کیوجہ سے منہاج کام پر نہیں جارہا ہے۔آج بالآخر منہاج کام پر چلا گیا اور بچہ امیراں بیگم کے پاس تھا۔۔ منہاج کے جاتے ہی وہ گلہ پھاڑ کر

www.kitabibasti.com

رونے لگ گیا تھا۔۔امیراں بیگم اسے کب سے خاموش کروانے کی کوشش کر رہی تھی مگر وہ اور زیادہ رونے لگ گیا تھا۔۔ارے چپ کر جا۔۔چپ کر جا۔۔کیوں اتنا تو رہا ہے۔۔۔امیراں بیگم نے اپنے کانوں میں انگلیاں ڈال لی تھیں۔۔ تبھی سنیناں وہاں آئی تھی ماہ جی مجھے دیں میں بچے کو سنبھالتی ہوں۔۔۔سنیناں نے امیراں بیگم سے بچے کو لے لیا تو میراں بیگم نے سکھ کا سانس لیا مگر بچہ تھا کہ چپ ہونے کے بجائے اور زیادہ رونے لگا۔۔اب تو سنیناں بھی پریشان ہو گئی تھی۔۔فردوس حویلی میں داخل ہوئی بچے کو یوں بتی طرح سے روتا دیکھ کر وہ وہاں بھاگی بھاگی آئی تھی اور سنیناں سے بچے کو لے لیا اور اسے سینے سے لگا کر اسکا چہرہ چومنے لگی۔۔۔میرا بچہ۔۔۔میں آ گئی ہوں کیوں تو رہا تھا میرا بچہ۔۔۔۔وہ بچے کو خود سے لگا کر پیار کرنے لگی۔۔۔ ابتہاج فردوس کے پاس جاتے ہی خاموش ہو گیا تھا۔۔۔امیراں بیگم اسے

دیکھ کر خوش ہو گئی تھی شکر ہے بہو کہ تم آ گئی ورنہ اس نے تو ناک میں دم کر کے رکھ دیا تھا کسی کے پاس بھی نہیں جا رہا تھا۔۔ چھوٹی بہو یہ فردوس ہے منہاج بابا کی پہلی بیوی۔۔۔ السلام علیکم۔۔ سیناں نے فردوس کو سلام کیا۔۔۔ فردوس نے پہلی بار سیناں کو دیکھا تو اسے شرمندگی ہوئی تھی۔۔ بچے کیوجہ سے وہ اسے دیکھ ہی ناں پائی تھی۔۔۔۔ وعلیکم السلام کیسی ہو۔۔؟؟ میں ٹھیک ہوں۔۔ معافی چاہتی ہوں کہ میں تم سے مل ہی ناں سکی۔ حالات ہی ایسے ہو گئے تھے کہ میں ہوش میں ہی ناں رہی تھی۔۔ سیناں مسکرائی کوئی بات نہیں اب تو ہم ایک ساتھ ہی ہمیشہ ادھر رہیں گی۔۔ فردوس اور امیراں بیگم مسکرائی تھیں۔۔ وہ دونوں باتیں کرنے لگی تھیں۔۔ ابتہاج کو فردوس کی گود میں ہی نیند آ گئی تھی۔۔۔ فردوس کی سیناں کیسا تھ بہت اچھی دوستی ہو گئی تھی۔۔۔ منہاج رات کو گھر آیا تو اسے ابتہاج کا

خیال ایا۔۔وہ امیراں بیگم سے بولا اماں جی ابتہاج کہاں ہے ؟؟ نظر نہیں ارہا؟؟ امیراں بیگم نے کہا فردوس کے کمرے میں سو رہا ہے۔۔۔ منہاج کھانا کھانے کے بعد ابتہاج کو دیکھنے فردوس کے کمرے میں چلا آیا تھا وہ نہیں جانتا تھا کہ فردوس حویلی واپس آگئی ہے۔۔ جب وہ کمرے میں داخل ہوا تو فردوس ابتہاج کو سلا رہی تھی۔۔ فردوس منہاج کو دیکھنے لگی۔۔۔ منہاج فردوس کے پاس آیا اور جھک کر سوئے ہوئے ابتہاج کو پیار کیا اور اسے اٹھا لیا۔۔۔ وہ ابتہاج کو لے جانے لگا تو فردوس اسکے آگے آگئی کہاں لے جا رہے ہو اسے۔۔۔ ظاہر ہے اپنے ساتھ اپنے کمرے میں اور کہاں ؟؟؟۔۔ نہیں یہ یہیں سوئے گا۔۔۔ اسے مجھے دو وہ ابتہاج کو لینے لگی تو منہاج نے اسے دینے سے انکار کر دیا۔۔ یہ میرا بیٹا ہے اور میرے ساتھ ہی سوئے گا۔۔۔ یہ کہہ کر وہ ابتہاج کو اپنے ساتھ لے گیا۔۔۔ فردوس غصے سے منہاج

www.kitabibasti.com

کو برا بھلا کہنے لگی۔۔ منہاج نے ابتہاج کو بیڈ پر سلایا اور خود بھی اسکے ساتھ لیٹ گیا تھا۔۔۔رات کے ہی کسی پہر انتاج اٹھے گی اور بری طرح سے رونے لگا۔ منہاج اسے گود میں اٹھائے چپ کروانے کی ناکام کوشش کرنے لگا۔۔۔بچے کی رونے کی آواز سن کر فردوس پریشان ہو کر منہاج کے کمرے میں آئی تھی اور اسکے ہاتھ سے بچے کو لے لیا۔۔ منہاج اسے دیکھنے لگا۔۔وہ ابتہاج کو لیکر اپنے کمرے میں چلی آئی تھی۔۔ تھوڑی دیر بعد جب ابتہاج سو گیا

تو منہاج بچے کو لینے اسکے کمرے میں آیا۔۔وہ ابتہاج کو اٹھانے لگا تو فردوس نے اسے روک دیا تھا۔۔ مگر منہاج نے اسکی ایک ناں سنی اور بچے کو اٹھالیا کہ اس کے بغیر اسے نیند نہیں آئے گی۔۔۔وہ ابتہاج کو اٹھا کر لے گی اور پیچھے فردوس اسے برا بھلا کہنے لگی۔۔اور پھر یونہی ہونے لگا۔۔۔فردوس بچے کو

www.kitabibasti.com

پا نے کمرے میں لے آتی تو منہاج اسے اٹھا کر لے جاتا۔۔۔اور جب بچہ رو تا تو فردوس اسے اٹھا کر لے آتی ۔۔یوں ان دونوں میں ہر روز بچے کے لیے چھینا جھپٹی ہوتی تھی۔۔منہاج کو یقین آ گیا تھا کہ فردوس بچے سے بہت محبت کرتی ہے اور یہ بچہ ہی اب ان دونوں کو ملانے کا سبب بن سکتا ہے۔۔۔ منہاج نے بالآخر فردوس سے کہہ ہی دیا کہ یوں ہر روز چھینا جھپٹی سے بہتر ہے کہ تم میرے کمرے میں آ جاؤ۔۔اس طرح بچہ ہم دونوں کیساتھ اور قریب رہے گا۔۔مگر فردوس نے انکار کر دیا تھا۔۔۔۔۔۔سردار صلاح الدین خان کو اپنا وعدہ یاد تھا۔۔وہ سمجھ گیا تھا کہ منہاج طلاق کے معاملے میں حیل وحجت سے کام لے رہا ہے تو آج صبح ناشتے کی میز پر بالآخر اپنا فیصلہ سناتے ہوئے کہا میں جانتا ہوں کہ تم نے جھوٹ بولا ہے کہ تم نے وکیل سے بات کی ہے دراصل تم تو فردوس کو طلاق دینا ہی نہیں بہاتے اسی لیے اب میں نے

www.kitabibasti.com

ہی فیصلہ کیا ہے۔۔میں نے اپنے وکیل دوست نیاز احمد سے بات کی ہے وہ

طلاق کے پیپرز بنا رہا ہے جو دو تین دنوں میں مل جائیں گے پھر تم اس ہر

سائن کر دینا۔۔۔۔یہ سن کر منہاج ناشتہ کیے بغیر ہی وہاں سے اٹھ کر اپنے

کمرے میں چلا آیا۔۔۔دوپہر کے کھانے پر سردار صلاح الدین خان نے

انوکھی بات کہہ دی۔۔امیراں بیگم میرے خیال سے تم منہاج کے لیے

لڑکی ڈھونڈنا شروع کر دو۔۔۔منہاج نے چونک کر اپنے باپ کو دیکھا

تھا۔۔مگر کیوں بابا؟؟؟کیوں کا کیا مطلب ہے کیا ساری زندگی یونہی گزار

دو گے ؟؟ بابا میرا بیٹا ہے میں اپنے بیٹے کیساتھ خوش ہوں۔اور مجھے

نہیں کرنی کوئی شادی وادی۔۔۔برخوردار میں نے پوچھا نہیں ہے بلکہ اپنا

فیصلہ سنایا ہے فردوس کو طلاق دینے بعد ہم تمھاری شادی کر دیں گے۔۔۔

مگر بابا میں ابتہاج پر سوتیلی ماں نہیں لا سکتا۔۔۔ناں جانے وہ سوتیلی ماں اسکے

www.kitabibasti.com

ساتھ کیسا رویہ رکھے۔۔۔فردوس کے پاس یہ بہترین موقع تھا وہ جھٹ سے بولی بابا ابتہاج کو میں گود لوں گی۔۔میں اسے پالوں گی ایک ماں بن کر۔۔۔۔ پلیز ابتہاج کو مجھے دے دیں۔۔۔۔منہاج نے غصے سے فردوس کو دیکھا تھا۔۔۔سردار صلاح الدین خان کو فردوس پر کوئی شک ناں تھا وہ ابتہاج کی بہترین پرورش کر سکتی تھی۔۔اس نے حامی بھر لی تھی۔۔ٹھیک ہے بیٹا۔۔۔ فردوس بہت خوش ہوئی تھی۔۔اب ابتہاج اسکا بیٹا تھا۔۔۔سردار صلاح الدین خان نے امیراں بیگم سے کہہ دیا تھا کہ وہ ابھی سے ہی لڑکی ڈھونڈنی شروع کر دے۔۔۔منہاج کا تو چین و سکون غارت ہو گیا تھا۔۔اب تو اسکا اپنا باپ ہی اسکا دشمن بن بیٹھا تھا۔۔۔منہاج کو معلوم تھا کہ اسکا باپ جو کہتا ہے وہ کر کے ہی رہتا ہے۔۔امیراں بیگم اور سیناں نے لڑکی دیکھنی شروع کر دی تھی۔۔۔فردوس ابتہاج کو گود میں۔بٹھائے اس سے کھیل رہی تھی۔

www.kitabibasti.com

تبھی منہاج کمرے میں داخل ہوا۔۔۔ بوہ فردوس کے پاس آکر بیٹھ گیا تھا۔ فردوس اسے دیکھنے لگی۔۔ منہاج گویا ہوا۔۔ ہمیں اک تم سے کچھ کہنا چاہتا ہوں فردوس۔۔۔ میں آج اپنی تمام تر غلطیوں کا اعتراف کرتا ہوں میں نے تمہارے ساتھ بہت غلط کیا۔۔ مجھے معاف کردو فردوس میں تمھارا گھنگار ہوں۔۔ پلیز مجھے معاف کردو۔ میں بہت برا شخص ہوں۔ مجھے ں ایسا نہیں کرنا چاہیے تھا گر میں کیا کرت میں تم سے بہت محبت کرتا تھا۔۔ میں تمھیں کھونا نہیں چاہتا تھا کب تم میری ضد سے میری محبت بن گئ مجھے پتہ ہی ناں چلا۔۔۔ میں تمھارے بغیر جینے کا تصور بھی نہیں کرسکتا۔۔۔ فردوس حیرانگی سے اسے دیکھ رہی تھی یہ کیسا انکشاف تھا۔۔ مگر وہ اس انسان کو اتنی آسانی سے معاف نہیں کرسکتی تھی۔۔۔ پلیز مجھے چھوڑ کرنے جاؤ۔۔۔ میں تمھیں طلاق نہیں دینا چاہتا۔ فردوس طنزا بولی منہاج صاحب تم نے

www.kitabibasti.com

www.kitabibasti.com

بہت دیر کر دی اپنی غلطی ماننے میں۔۔ بلیکن یقین جانو میرے لیے تمھارے لیے زرا برابر بھی محبت نہیں ہے۔۔ مجھے تم سے شدید نفرت ہے تم نے میری زندگی برباد کر دی میرے سارے خواب مجھ سے چھین لیے۔۔ میں تمھیں ہر گز بھی معاف نہیں کروں گی۔۔۔ ایسا ناں کرو فردوس میں مر جاؤں گا۔۔ وہ گڑ گڑایا تھا۔۔ وہ نفرت سے بولی اللہ کرے تم مر جاؤ منہاج صلاح الدین خان۔۔ میں تب ہی خوش ہو نگی۔۔ یہ کہہ کر فردوس وہاں سے چلی گئی تھی۔۔۔ اور منہاج وہیں بیٹھا تو رہا تھا۔۔۔ وہ اسکی محبت کو اپنے قدموں تلے روند کر چلی گئی تھی۔۔۔ ادھر امیراں بیگم اور سنیناں نے منہاج کے لیے لڑکی پسند کر لی تھی۔۔ لڑکی سنیناں کی دوست تھی۔۔

امیراں بیگم کو بھی لڑکی پسند آئی تھی۔۔ اس نے سردار صلاح الدین خان کو بتایا تو اس نے کہا کہ ٹھیک ہے پھر ہم کل ہی باقاعدہ لڑکی کے گھر رشتہ لینے

www.kitabibasti.com

www.kitabibasti.com

جائیں گے۔۔۔ سردار صلاح الدین خان نے منہاج کو کمرے میں بلایا اور اسکے ہاتھ میں طلاق کے پیپر تھماتے ہوئے بولا یہ طلاق کے کاغذات ہیں ان پر سائن کر کے مجھے دے جاو۔۔۔ منہاج ہارے ہوئے جواری کیطرح اپنے کمرے میں آیا اس نے ایک نظر طلاق کے پیپر پر ڈالی اور اسے غصے سے پھینک دیا۔۔ اس نے کچھ سوچا اور پھر وہ ایک نتیجے پر پہنچا۔ ہاں میں کروں گا مگر فردوس کو سکی بھی صورت طلاق نہیں دوں گا۔۔

صبح ناشتے کے بعد امیراں بیگم، سردار صلاح الدین خان، معراج اور سینیاں تیار ہوئے اور لڑکی کے گھر شہر روانہ ہوئے تا کہ وہ منہاج کی بات پکی کر آئیں۔۔۔ حویلی میں صرف منہاج اور فردوس ہی رہ گئے تھے۔۔ منہاج نے دراز سے پاٹل نکالا اور اسے چھپا کر وہ فردوس کے پاس چلا آیا جو صوفے پر بیٹھی تھی۔ اور ابتہاج کو فیڈر پلا رہی تھی۔۔ منہاج اسکے سامنے گھٹنوں کے

www.kitabibasti.com

بل بیٹھ گیا تھا۔۔فردوس نے چونک کر اسے دیکھا تھا۔۔وہ فردوس کی منتیں کرنے لگا کہ وہ اسے معاف کر دے۔۔ مگر وہ تھی کہ انکاری تھی اور اس سے طلاق لینے کی ضد کیسے بیٹھی تھی۔۔اچانک اس نے پسٹل نکال کر اپنی کنپٹی پر رکھتے ہوئے کہا فردوس میں خود کو مار ڈالوں گا۔۔وہ بری طرح سے اس سے معافی کی فریاد کر رہا تھا مگر وہ ظالم بنی بیٹھی تھی۔۔میں خود کو مار ڈالوں گا فردوس۔۔۔یہ سن کر وہ طنزا بولی کیا تم میں اتنی ہمت ہے کہ تم خود کو مار سکو؟؟میں سچ کہہ رہا ہوں فردوس میں خد کو مار ڈالوں گا۔۔۔وہ سفاکی سے بولی تھی ہاں مار ڈالو خود کو۔۔ایسے انسان کو مر ہی جانا چاہیئے۔۔۔۔یہ کہہ کر فردوس اٹھ گئی تھی۔۔اور جانے لگی تو منہاج بھی اٹھ

رگیا تھا۔۔اس نے اپنی کنپٹی پر پستول رکھ لیا اور ٹریگر پر انگلی رکھی یہ منظر دیکھ کر ریکا یک فردوس کا دل کانپ گیا تھا۔۔ بچپن میں اپنے باپ کی کہی ہوئی

www.kitabibasti.com

ایک بات یاد آئی تھی۔۔اللہ تعالیٰ معاف کرنے والے کو پسند کرتا ہے۔۔۔

فردوس کے دل نے کہا تم یہی چاہتی تھی ناں کہ وہ تم سے معافی مانگے اور

اپنے گناہوں کا اعتراف کرے۔۔جب اس نے وہ کیا تو پھر تم کس وجہ پر اسے

معاف نہیں کر رہی۔؟سوچو اگر اس نے خودکشی کرلی۔جو کہ اسلام میں

حرام ہے۔۔اور اسکی حرام موت کی زمہ دار تم ہی ہو گی فردوس؟؟؟نہیں

نہیں میں ایسا نہیں کر سکتی۔۔وہ جلدی سے پلیٹی آسان سے پہلے کہ گولی

منہاج کی کھوپڑی میں گھس جاتی جلدی سے آگے بڑھ کر اس نے اس کے

ہاتھ سے پستول

چھین کر پھینک دی تھی۔۔وہ روتے ہوئے بولی تھی۔میں نے تمھیں معاف

کر دیا منہاج صلاح الدین خان۔۔میں نے اللہ کے لیے تمھیں معاف کر

دیا۔۔وہ رو رہی تھی۔۔منہاج نے آگے بڑھ کر اسے اپنے سینے سے لگا لیا

www.kitabibasti.com

www.kitabibasti.com

تھا۔۔اور فردوس نے بھی کوئی مزاحمت نہیں کی تھی شاید وہ بھی تھک گئی تھی۔۔وہ اسکے سینے سے لگی تو رہی تھی اور منہاج نے نم آنکھوں سے اسکے بالوں پر اپنے ہونٹ رکھے اور محبت سے اسکے بالوں پر ہاتھ پھیرنے لگا۔۔وہ آج بہت خوش تھا۔۔فردوس نے اسے معاف کر دیا تھا۔۔۔جب سردار صلاح الدین خان اور باقی سب حویلی واپس آئے تو یہ منظر دیکھ کر وہ تو شاکڈ ہی رہ گئے تھے۔۔مگر ان دونوں کی صلح کا سن کر انھیں بے حد خوشی محسوس ہوئی تھی۔۔۔سردار صلاح الدین خان نے فردوس کو اسکے گھر بھیج دیا تھا۔ وہ اسلیے کہ وہ لوگ اب فردوس کو پورے حق کیساتھ حویلی لانا چاہتا تھا۔۔۔ نیک بخت اور ماسٹر عظیم احمد نے بھی فردوس کے اس فیصلے کو سراہا تھا۔۔ منہاج نے ان سے بھی معافی تھی اور انھوں نے سچے دل سے اسے معاف کر دیا تھا۔۔پورے گاؤں میں دعوت کی گئی تھی اور ایسی شاندار دعوت کی گئی

www.kitabibasti.com

www.kitabibasti.com

تھی کہ سب ہی دنگ رہ گئے تھے۔۔ سردار صلاح الدین خان اور امیر ان

بیگم فردوس کو

تھے۔۔ پوری عزت کیساتھ حویلی لے آئے تھے۔۔ وہ دلہن بنی بیٹھی۔۔

خیری کیساتھ باقی سب ملازماؤں کی خوشی بھی دیدنی تھی۔۔۔ آج وہ پورے

حق کیساتھ منہاج کے کمرے میں موجود تھی۔۔ منہاج نے ایک بار پھر اس

سے معافی مانگی تھی اور اس سے اپنی محبت کا اظہار بھی کیا تھا۔ اس نے فردوس

کو وہ جھکے اور لاکٹ دیا تو وہ حیران ہی رہ گئی تھی۔۔ انھیں دیکھ کر اسکی آنکھوں

میں آنسو آ گئے تھے۔۔ وہ بے اختیار وہ منہاج کے سینے سے لگ گئی تھی۔۔

منہاج مسکرایا

تھا۔۔ میں تمھارا یہ احسان کبھی بھی نہیں بھولوں گی۔۔ یہ میرے بابا کی نشانی

تھے۔۔ منہاج مسکرایا تھا۔۔۔ انھوں

www.kitabibasti.com

www.kitabibasti.com

نے ایک نئ زندگی کا آغاز کیا تھا۔۔ منہاج بہت بدل گیا تھا۔۔۔

ان کی شادی کو تین سال ہو گئے تھے اور اللہ نے فردوس کو ایک پیاری سی بیٹی

دی تھی۔۔ جو منہاج کی بہت لاڈلی

تھی۔ آج منہاج فردوس کو سرپرائز دینے کے لئے

یہاں لایا تھا اور یہ سرپرائز دیکھ کر وہ تو دنگ ہی رہ گئ تھی۔۔

منہاج نے گاؤں کے بچوں کی تعلیم کے لیے ایک اسکول بنوایا تھا جہاں پر

گاؤں کے بچے مفت تعلیم حاصل

کر سکتے۔۔ اپنے خواب کی تکمیل کو سامنے دیکھ کر اسکی آنکھوں میں تشکر کے

آنسو آ گئے تھے۔۔ تھینک یو سو سچ منہاج تم نے میرا بہت بڑا خواب پورا کر

دیا۔۔ تھینک یو سو چ۔۔۔ فردوس نے اسکے سینے پر سر رکھا اور منہاج نے

www.kitabibasti.com

www.kitabibasti.com

مسکرا کر اسکے گرد اپنے بازو پھیلاتے ہوئے کہا میں ہر کام میں تمھارے ساتھ ہوں۔۔۔قدم بقدم تم مجھے اپنے ساتھ پاؤ گی۔۔۔فردوس مسکرائی تھی۔۔۔آج وہ بہت خوش تھی منہاج کیساتھ۔۔۔کسی وقت اسے منہاج سے سخت نفرت ہوتی تھی مگر آج اسے اسی منہاج سے بہت محبت تھی۔۔۔ بعض اوقات انسان جو کچھ چاہتا ہے وہ ہوتا نہیں مگر جو اللہ ہمارے لیے بہتر سمجھتا ہے وہی ہمیں ملتا ہے مگر ہم ناشکری کرتے ہیں۔۔ مگر اللہ کے ہر کام میں کوئی ناں کوئی مصلحت ہوتی ہے۔۔اللہ وہ نہیں دیتا جو ہمیں اچھا لگتا ہے بلکہ اللہ ہمیں وہ دیتا ہے جو ہمارے لیے اچھا ہوتا ہے

۔کیونکہ وہ بہترین منصوبہ ساز ہے۔۔۔۔۔

tHE END

www.kitabibasti.com